شادی کے موقع پر دولہا اور دلہن کو دینے کے لیے بہترین گفٹ

تحفہ شادی مبارک

مع علاج و امراض

مؤلف
علامہ محمد اقبال عطاری



اکبر بک سیلرز لاہور



شادی کے موقع پر دولہا اور دلہن کو
دینے کے لیے بہترین گفٹ

شادی تحفہ مبارک

مع

علاج و امراض

مؤلف
علامہ محمد اقبال عطاری

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 042 - 7352022
Mob: 0300-4477371

marfat.com

﴿جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں﴾

نام کتاب	.....	**شادی مبارک** مع علاج وامراض
مؤلف	.....	محمد اقبال عطاری
نظر ثانی	.....	حضرت علامہ علی اصغر ناز نوشاہی پرنسپل فیضان القرآن
معاون مؤلف	.....	محمد یعقوب عطاری
پروف ریڈنگ	.....	حضرت علامہ مولانا ظفر اقبال نوری مدظلہ پرنسپل جامعہ گلشن اسلام (چھبیل پور)
زیر اہتمام	.....	ادارہ تحقیقات قرآنیہ (سیالکوٹ) پاکستان
کمپوزنگ	.....	عبدالسلام (رائل پارک لاہور)
تعداد صفحات	.....	456
ناشر	.....	محمد اکبر قادری
قیمت	.....	**250** روپے

اکبر بک سیلرز ناشر
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

marfat.com

انتساب

شیخ طریقت، رہبر شریعت، ریحانِ ملت، مردِ قلندر، آقائے نعمت، عاشق ماہِ رسالت
امیر اہلسنّت، پروانۂ شمع رسالت، واقفِ اسرارِ حقیقت، عالمِ شریعت، عارفِ معرفت
پیر طریقت، محسن اہلسنّت، ولی باکرامت، رہبر ملت عاشق اعلیٰ حضرت (علیہ الرحمۃ)
نائب اعلیٰ حضرت، سیّدی ومرشدی، نائب غوث الاعظم
یادگارِ امام اعظم، پیکر علم وعمل، مولائی ملجائی وماوائی وآقائی
حضرت علامہ مولانا ابوالبلال

محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ

کے نام

کہ جن کی نگاہِ فیض سے سگِ عطّار اس سعی میں کامیاب ہوا

حرزِ جاں شد گر قبول افتد

marfat.com

تقریظ اوّل

دین اسلام پورے کا پورا فرائض وحقوق کا ایک حسین مجموعہ ہے۔ احکام اسلام کی تین بنیادی قسمیں ہیں۔ حقوق اللہ' حقوق نفس اور حقوق العباد۔ حقوق اللہ میں نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ بلکہ سارا نظام عبادات شامل ہے۔ حقوق النفس میں اپنے جسم کی نگہداشت سے لے کر تہذیب نفس اور درستگی اخلاق کا سارا نظام آتا ہے۔ حقوق العباد میں سب سے پہلا حق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کیونکہ حضور علیہ السلام ہماری جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ **النبی اولٰی بالمؤمنین من النفسھم۔** اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے ساتھ ہی حضور علیہ السلام کی خیر خواہی کرنے کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ **اذا نصحوا اللّٰہ ورسولہ** پھر نسبی وخونی رشتوں کا درجہ آتا ہے جس میں ماں باپ' بیٹے بیٹیاں' بہن بھائی اور دیگر اعزہ واقرباء آجاتے ہیں۔

اس کے بعد سببی رشتے جو علاقہ مصاحرت سے تعبیر کیے جاتے ہیں ان میں میاں بیوی کے باہمی حقوق وفرائض اور زوجین کے رشتہ داروں کی مراعات ومواسات شامل ہیں۔

زیر نظر کتاب میں آخر الذکر طبقہ کے بارے میں نہایت تفصیل کے ساتھ لکھنے کا حق ادا کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی عبادات واذکار کا مفصل بیان کر کے جہاں اس رشتے کو روحانی مضبوطی سے نوازا گیا ہے وہاں حکمت کے بڑے مفید نسخوں کی مدد سے اس بندھن کے ظاہر کو بھی مضبوط سے مضبوط تر بنانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ الغرض ازدواجی زندگی کے سفر میں ہر مرد وزن کے لئے یہ کتاب بہت ضروری بھی ہے اور بہت مفید بھی۔

مفتی غلام حسن قادری

حزب الاحناف' لاہور

۱-۵-۰۸

marfat.com

تقریظ دوم

حضرت علاہ مولانا مفتی محمد ہاشم مدظلہ العالیٰ

رکن دارالافتاء و مدرس جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

جس دور میں ہم اپنی حیات مستعار کے شب و روز بسر کر رہے ہیں بلاشبہ یہ کٹھن دور ہے۔ ہماری اخلاقی اقدار کا دیوالیہ نکل گیا ہے۔ چہار اطراف افراتفری ہے۔ ذہنی آسودگی' عمدہ روایات کی پاسداری اور مناسب اسلامی ماحول کا فقدان اس دور کی ہماری سب سے بڑی محرومیاں ہیں۔ فحاشی و بے حیائی کا ایک سیل بے رواں ہے جو تھمنے کا نام نہیں لے رہا۔

ان حالات میں بہت سی گرامی قدر علماء اکرام نے اپنی ذمہ داریوں کا ادراک کرتے ہوئے مذکورہ خرابیوں کے آگے بند باندھنے اور اصلاحِ امت کا فریضہ بصورت تحریر نبھانے کی قابل تحسین کاوشیں فرمائی ہیں۔ انہیں اصحاب میں سے ایک فاضل نوجوان حضرت مولانا محمد اقبال عطاری صاحب زید علمہ وفضلہ بھی ہیں۔ ان کی متعدد کتب مفید، پہلے ہی عوام و خواص سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔

زیرِ نظر کتاب کو بندہ نے چیدہ چیدہ مقامات سے ملاحظہ کیا۔ اس کے مندرجات' جامعیت' تنوع' سلاست و روانگی اور سب سے بڑھ کر معیار تحقیق اور حوالہ جات کثیرہ کے التزام نے دل کو باغ باغ کر دیا اور مصنف کتاب کیلئے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے پرخلوص دعائیں نکلیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے خواتین و حضرات کیلئے یہ کتاب حد درجہ مفید ہوگی اور ہر گھر میں اس کتاب کی موجودگی نہایت اچھے اثرات مرتب کرے گی۔

marfat.com

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایک اچھی ماں ہی اپنے بچوں کی اچھی پرورش کر سکتی ہے۔ اچھی تربیت کے حامل بچے ہی معاشرے کا ایک مفید حصہ بن سکتے ہیں اور انہیں سے ہی گونا گوں توقعات وابستہ کی جا سکتی ہیں اور وہ واقعی ہی قوم کے تابندہ مستقبل کی ضمانت ہوتے ہیں۔ بحمداللہ زیرِ نظر کتاب سے یہ غرض بطریق احسن پوری ہوگی۔ باری تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کے مصنف' ناشر اور قارئین و معاونین کو حسن خاتمہ نصیب ہو اور اللہ تعالیٰ دنیوی و اُخروی بھلائیاں ان کا مقدر کر دے اور کتاب ہذا کو قبولیت عامہ نصیب فرمائے۔ آمین۔ بجاہ النبی الکریم۔

العبد الضعیف محمد ہاشم

خادم دارالافتاء

جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

بروز منگل' ۲۲ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ

۲۹-۴-۰۸

marfat.com

فہرست

عنوانات	صفحہ
باب نمبر 1	۲۵
نکاح کی اہمیت اور فضائل و برکات	
نکاح کا معنیٰ	۲۵
نکاح کی اقسام	"
نکاح کے فضائل	۲۶
سنت پر عمل کے فضائل	۲۷
نصف ایمان مکمل کرنے کا نسخہ	۲۸
اللہ کی نظرِ رحمت دولہا و دلہن پر	"
نکاح کے فوائد	۲۹
حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا قول	"
شادی شدہ کی عبادت میں برکت	۳۰
حضرت بشر حافی (علیہ الرحمۃ) کا فرمان	۳۱
نیز	"
نیز	"
قابلِ غور بات	"
نکاح کی نیتیں	۳۲
دو مدنی پھول	"
سنت مبارکہ کی برکت	۳۳
فوائد نکاح سے ایک فائدہ نیک اولاد	"
شادی نہ کرنے والے مردوں اور عورتوں پر لعنت	۳۴
ازدواجی زندگی کا پہلا قدم	"
شادی کیلئے نیک بیوی کا انتخاب کرنا	"
نیک بیوی کے انتخاب کیلئے چند مدنی پھول	۳۵
نمازِ استخارہ کی اہمیت اور فضیلت	"
طریقۂ استخارہ	۳۶
حضور کے ساتھ جنت میں داخلہ	۳۹
شادی بدنگاہی اور بدکاری سے بچنے کا ذریعہ	"
چند قابل قدر لمحات	۴۰
1- نیک عورت کا انتخاب	"
ا-اس کا مال	۴۱
2-حسب و نسب	۴۳
3-عورت کا حسن و جمال	۴۴
ایک غور طلب مسئلہ	"
نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنے میں مذاہب اربعہ	۴۵
4-عورت کا دین	"
منگنی کے آداب و احکام	۴۸

marfat.com

عنوانات	صفحہ
منگنی کرتے وقت کے چند مدنی پھول	۴۹
جنسی طبی معائنہ کروانے کی وجوہات	"
دولہا کیلئے مباشرت کے وقت بیوی کی خواہش کے متعلق معرفت کا ہونا	۵۰
جسمانی وجہ	۵۱
نفسیاتی وجہ	"
منگنی کی تقریب	۵۴
نقصانات	"
شادی والا ہفتہ	۵۵
نقصانات	"
تماشہ اور لاؤڈ سپیکر پر گانے چلانا	۵۷
فلم دکھانے کا پروگرام	۵۸
رسمِ حنا (مہندی لگانا)	"
رسمِ حنا کے نقصانات	۵۹
شادی کا دِن	۶۰
اِن رسومات کا شرعی حکم	"
سلامیاں اور سہرا بندی	"
آتش بازی	۶۱
دلہن والوں کے گھر کی رسمیں	۶۲
بارات کو کھانا کھلانا	"
دودھ پلائی کی رسم	"
بارات کی رخصتی	"
نقصانات	"
دودھ پلائی کی رسم	۶۳
رخصتی	۶۴
مدنی التجا	"
شادی کے دن کی جائز اور اسلامی رسمیں	۶۵
شادی کے دن دولہا کا لباس	"
بارات کی روانگی	"
سنت نکاح خوانی	۶۶
بارات کیلئے کھانا	۶۷
کھانا کھانے کی متفرق سنتیں اور آداب	۶۸
دلہن کیلئے جہیز	۶۹
شہزدیٔ کونین رضی اللہ عنہا کا جہیز	۷۰
ایک مدنی مشورہ	۷۱
بارات کی واپسی	"
شب زفاف (سہاگ رات) کے آداب	۷۲
سہاگ رات کے دیگر مدنی پھول	۷۳
جماع اور اس کے آداب	۷۵
جماع کے آداب	"
بیوی سے جماع کے وقت ملاپ کا فطری طریقہ	۷۹
محاسن (Breast) کا بوسہ	۸۰
جماع میں وقفہ	۸۱
ایک ضروری بات	۸۲
ولیمہ کرنا سنت ہے	"
باب نمبر 2	۸۳
شوہر کے حقوق	

marfat.com

عنوانات	صفحہ
شوہر کا حق سب سے زیادہ ہے	۸۴
شوہر کا حق اتنا زیادہ ہے کہ ادا نہیں ہوسکتا	۸۵
خاوند کی اطاعت وفرمانبرداری کرنے والی عورت کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں	۸۷
عورت کیلئے اس کا شوہر جنت یا جہنم	۸۸
شوہر کی بلا اجازت گھر سے نکلنے پر فرشتوں کی لعنت	۸۹
شوہر کو تکلیف پہنچانے والی عورت پر جنت کی حور کی بددعا	۹۰
شوہر کو خوش رکھنے کا حکم	"
شوہر کی خدمت اور اس سے محبت کرنے والی اللہ کو محبوب	۹۱
شوہر کی اطاعت اور اس کی اچھائیوں کا اعتراف جہاد کے برابر	۹۲
لعنت والی عورت کون؟	۹۳
بلا اجازت شوہر نفل روزے کی اجازت نہیں	۹۴
شوہر کی خدمت پر شہادت کے قریب درجہ	۹۵
نہ نماز قبول ہوگی اور نہ نیکی اوپر چڑھے گی	۹۶
عورتوں کیلئے نصیحت آموز حکایت	"
شوہر کی خدمت صدقہ ہے	۹۷
شوہر کی خدمت کا مفہوم	۹۸
عورت گھر کی نگہبان ہے	"
عورتوں کیلئے گھریلو کام کا ثواب جہاد کے برابر	۹۹
موافقت مزاج بیوی انسان کی سعادت میں ہے	۱۰۰
عورت کو شوہر کیخلاف اکسانے کی ممانعت	۱۰۱
آپ ﷺ کے نزدیک کون مبغوض عورت	"
شوہر کی اطاعت ہر حال میں خواہ بے کار ہی معلوم ہو	۱۰۲
بہترین عورت	۱۰۳
شوہر سے طلاق مانگنے پر جنت حرام	"
خلع کا مطالبہ کرنے والی عورت منافق ہے	۱۰۴
کیسی عورت پر اللہ عزوجل کی رحمت	۱۰۵
بیوی اگر شوہر کی شکر گزار نہیں تو اللہ عزوجل کی نگاہ کرم نہیں	"
عورت سے قیامت میں سب سے پہلا سوال کیا ہوگا؟	"
اس نے اللہ عزوجل کا حق ادا نہیں کیا جس نے شوہر کی اطاعت نہ کی	"
شوہر کی اطاعت نہیں تو ایمان کی حلاوت نہیں	"
عورت کا مرد کا کپڑا دھونا صاف کرنا مسنون ہے	۱۰۶
حمل سے لے کر بچہ ہونے تک کا عظیم ثواب	"
بچہ جننے والی سیاہ عورت بہتر ہے خوبصورت بانجھ سے	۱۰۷
اگر عورت اولاد پر مہربان ہو تو جنت میں	"

marfat.com

عنوانات	صفحہ
آپ ﷺ سے پہلے کون عورت جنت میں جائے گی؟	۱۰۷
نیک عورت (بیوی) نصف دین ہے	"
جنتی عورت کون ہے؟	۱۰۸
باب 3	۱۰۹
بیوی کے حقوق	
خاوند کے لئے مقامِ عبرت	۱۰۳
خاوند کا اپنے گھر والوں (بیوی بچوں) پر خرچ کرنے کا ثواب	"
ایک ضروری مسئلہ	۱۱۵
ایک نصیحت آموز واقعہ	۱۱۶
مقامِ عبرت	۱۱۷
خاوند بیوی کے مشترکہ حقوق	۱۱۸
ایک قابل تقلید واقعہ	۱۱۹
مدنی التجاء	۱۲۱
باب نمبر 4	۱۲۳
طلاق کا بیان	
طلاق کی تعریف	۱۲۳
خاوند کا نماز روزہ کی پابندی نہ کرنے پر بیوی کو طلاق دینا	"
کس صورت میں طلاق دینا واجب ہے	"
خاوند کا نشے میں طلاق دینا	۱۲۴
کس نشے میں طلاق واقع نہ ہوگی	"
خاوند کا بیوی کو ''اے طلاقن'' کہنا	"

عنوانات	صفحہ
عورت کی طلاق اور حلالہ	۱۲۴
مجنون شخص کا طلاق دینا	۱۲۵
عورت طلاق کا اقرار کرے اور مرد انکار	"
کیا مذاق میں طلاق ہو جائے گی	۱۲۶
اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی وضاحت	"
کیا طلاق کے خیال سے طلاق ہو جاتی ہے	"
طلاق دینے کا صحیح طریقہ	۱۲۷
اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو ایک سو (100) طلاقیں دے دے تو	"
مرد کا عورت کو دوران حمل طلاق دینا کیسا ہے؟	"
طلاق کے بعد بچے کی پرورش کا ذمہ	۱۲۸
موت و طلاق کی عدت و سوگ' عدت کی تعریف	"
موت کی عدت کتنی ہے	"
حاملہ عورت کی عدت کتنی ہے	۱۲۹
اگر عورت کے ایام عدت میں حمل ضائع ہو جائے تو	"
موت کی عدت کا شمار	"
اگر نابالغہ لڑکی کا شوہر انتقال کر جائے تو کیا وہ عدت گزارے	"
رخصتی سے پہلے شوہر کی وفات پر عدت	"
کیا بوڑھی عورت کے شوہر کے انتقال پر بھی عدت ہے	"

marfat.com

عنوانات	صفحہ
عدت والی عورت عدت کہاں گزارے	۱۳۰
عورت کا عدت میں ڈاکٹر کے پاس جانا.....	"
طلاق والی عورت کی عدت	"
خلوت صحیحہ سے پہلے طلاق	"
عورت کا عدت کے دنوں میں کنگا کرنا کیسا ہے؟	۱۳۱
عدت کے دوران سر میں تیل لگانا	"
باب نمبر 5	۱۳۲
مسلمان عورت کے پردے کی شرعی حیثیت	
عورت کا لفظی معنی	"
کیا آج کل بھی پردہ ضروری ہے؟	۱۳۳
شرعی پردہ کسے کہتے ہیں؟	۱۳۴
آسان لفظوں میں پردہ کا طریقہ	"
بے پردگی سے بچنے کی فضیلت	۱۳۵
عورت کس کس سے پردہ کرے	"
عورت کس کس سے پردہ نہ کرے	۱۳۶
دیور بھابھی کا پردہ	"
گھر میں پردے کا ذہن کیسے بنے؟	۱۳۸
اپنے گھر کی عورتوں کو بے پردگی سے منع نہ کرنے والا دیوث ہے	"
لڑکا کب بالغ ہوتا ہے	۱۳۹
لڑکی کب بالغ ہوتی ہے؟	"
کتنی عمر کے لڑکے سے پردہ ہے	"
کیا استاد سے بھی پردہ ہے	۱۴۰
کیا مرد کو عورت نہیں دیکھ سکتی	۱۴۰
چادر اور چار دیواری کی تعلیم کس نے دی ...	۱۴۱
نور سے محروم عورت	"
بن سنور کے نکلنے والی عورت زانیہ ہے	"
عورت کے لیے دو مقام ہیں	۱۴۲
عورت کا سر منڈوانا اور مردانہ بال کٹوانا...	۱۴۳
کیا عورت ہیجڑے سے بھی پردہ کرے؟	"
عورتوں کو تنہا سفر کی اجازت نہیں	"
عورتوں کو جنازہ میں جانا جائز نہیں	۱۴۴
فیشن کر کے نکلنے والی عورتیں قیامت کے دن سخت تاریکی میں	"
عورتوں کو ضرورت پر باہر نکلنے کی اجازت	"
عورتیں راستے میں کس طرح چلیں	۱۴۵
نظر پھیر لو	"
جان بوجھ کر نظر مت ڈالو	"
نظر کی حفاظت کی فضیلت	"
ابلیس کا زہریلا تیر	۱۴۶
آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی	"
برقع پوش خاتون کی حکایت	"
کیا عورت اجنبی کے گھر ملازمت کر سکتی ہے؟	۱۴۷
احتیاط	۱۴۸
عورت کا تنہا سفر کرنا کیسا ہے؟	"
نرس کی نوکری کرنا کیسا ہے؟	۱۴۹

marfat.com

عنوانات	صفحہ
مخلوط تعلیم کا شرعی حکم	۱۴۹
بیٹا کھویا ہے حیا نہیں کھوئی	"
عورتوں کی مسجد گھر	۱۵۰
صحن کے مقابلہ میں تہہ خانے بہتر ہے	"
گھروں کے سوراخ اور کھڑکیاں بند	۱۵۱
عورتوں کیلئے امارت، دنیاوی عہدہ جائز نہیں	"
باریک دوپٹہ کا حکم	۱۵۲
ٹخنوں سے نیچا کپڑا عورتوں کو ممنوع نہیں	"
گھنگھرو دار زیور پہننے والی عورت	۱۵۳
عورتیں جہنم میں زیادہ ہوں گی	"
عورتوں کے زیادہ جہنم میں جانے کی وجہ	"
بیوی اپنے مرحوم شوہر کو غسل دے سکتی ہے یا نہیں	۱۵۴
خاوند اپنی مرحومہ بیوی کو غسل دے سکتا ہے یا نہیں	"
خاوند اپنی بیوی کو نہیں نہلا سکتا جبکہ بیوی اپنے خاوند کو نہلا سکتی ہے، اس میں کیا حکمت ہے	"
باب نمبر 6	۱۵۶
بچوں کی پیدائش، تربیت اور دیگر معمولات	
ماں کیلئے خوشخبری	"
اچھی اچھی نیتیں کیجئے	"
فرمانِ مصطفیٰ ﷺ	"
دو مدنی پھول	۱۵۷
زمانۂ حمل کی احتیاطیں	۱۵۸
پندرہ پارے سنا دیئے	۱۵۹
مشتبہ غذا نکالنا پڑتی	"
معذرت کرنا پڑی	"
ماں بننے والی چاہے تو اس طرح بھی دعا مانگ سکتی ہے	۱۶۱
عظیم ماں	"
اولادِ نرینہ مل گئی	۱۶۲
اولاد مل گئی	۱۶۳
بغیر آپریشن کے اولاد نصیب ہوگئی	"
مدنی منے کی آمد	۱۶۴
منہ مانگی مُراد نہ ملنا بھی انعام	۱۶۵
دربارِ مشتاق سے کرم	۱۶۶
زچہ و بچہ کی حفاظت کا روحانی نسخہ	"
پیدائش پر ردِ عمل	۱۶۷
مدنی آقا ﷺ کی بیٹیوں پر شفقت	۱۶۸
سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اپنی بیٹی پر شفقت	۱۷۰
ایثار کرنے والی ماں	"
پیدائش کے بعد کرنے والے کام	"
1- کان میں اذان	"
2- تحنیک (گھٹی دلوانا)	۱۷۱
مفتیٔ اعظم ہند کی تحنیک	۱۷۳
5,4,3 نام رکھنا، بال مُونڈنا اور عقیقہ کرنا	"
کیسے نام رکھے جائیں؟	۱۷۴
اللہ جل جلالہ کے پسندیدہ نام	۱۷۶

marfat.com

عنوانات	صفحہ
نام محمد کی برکتیں	۱۷۶
بال منڈوانا	۱۷۸
عقیقہ	"
عقیقہ کب کریں؟	۱۷۹
عقیقے کے جانور	"
عقیقے کے چند مسائل	۱۸۰
بچے کا ختنہ	۱۸۱
بچے کو اس کی ماں دودھ پلائے	"
دودھ پلانے کی فضیلت	۱۸۲
گھٹنے نہ کھولنے پڑیں	۱۸۴
اپنے بچوں کو کسی پیرِ کامل کا مرید بنوا دیجئے	"
بچوں سے محبت کیجئے	۱۸۵
شیر خوار بچے کے رونے کے چند اسباب اور چپ کرانے کے طریقے	۱۸۷
1- بھوک	"
2- پیاس	"
3- کپڑے گیلے ہونا	"
4- پیٹ کی خرابی	"
5- بوریت	۱۸۸
6- دانت نکلنا	"
7- نیند پوری نہ ہونا	"
8- کان میں درد	"
جگر کا کینسر ٹھیک ہوگیا	۱۸۹
مدنی منّی کا علاج ہوگیا	۱۹۰
دودھ پیتے بچوں کیلئے 16 مَدَنی پھول	۱۹۱
بچے کو لوری دینا	۱۹۲
بچوں پر خرچ کیجئے	"
بچوں کو رزقِ حلال کھلایئے	۱۹۴
تنگ دستی کی وجہ سے حرام کمانے والا	۱۹۶
احتیاطِ نبوی	"
بچوں کو نیا پھل کھلایئے	"
بچے کی صحت کا خیال رکھئے	۱۹۷
بینائی واپس آگئی	۱۹۸
علاج ہوگیا	"
زبان کھلنے کے بعد اللہ دل کا نام سکھایئے	۱۹۹
باپ کا نام اور گھر کا پتہ یاد کرایئے	۲۰۰
ضروری عقائد سکھایئے!	"
بچے کے دل میں نبی کریم ﷺ کی محبت ڈالئے	۲۰۲
صحابہ کرام واہلِ بیت رضی اللہ عنہم کی محبت سکھایئے	۲۰۵
اولیاء کرام رحمہم اللہ کا ادب سکھایئے	۲۰۶
اپنے بچے کو قرآن پڑھایئے	"
مدرسۃ المدینہ	۲۰۸
سات برس کی عمر سے نماز کی تاکید کیجئے	"
نماز کے عادی	"
روزہ رکھوایئے	۲۰۹
روزہ کشائی	"

marfat.com

عنوانات	صفحہ
دینی تعلیم دلوایئے	۲۱۰
استاذ کا انتخاب	۲۱۱
جامعۃ المدینہ	۲۱۲
شوقِ علم	"
اپنی اولاد کو آداب سکھایئے	"
کھانے کے آداب	۲۱۳
پینے کے آداب	۲۱۶
چلنے کے آداب	۲۱۷
لباس پہننے کے آداب	"
جوتا پہننے کے آداب	۲۱۹
ناخن کاٹنے کے آداب	۲۲۰
بال سنوارنے کے آداب	۲۲۱
ملاقات کے آداب	"
گھر یا کمرے میں داخل ہونے کے آداب	۲۲۶
گفتگو کے آداب	۲۲۷
چھینکنے کے آداب	۲۲۸
جماہی کی مذمت	"
سونے، جاگنے کے آداب	۲۲۹
بچوں سے سچ بولئے	۲۳۰
اپنے بچوں کو سکھایئے	"
1-حُسنِ اخلاق	"
2-پاکیزگی	۲۳۱
3-مختلف دعائیں	"
4-سخاوت	"
5-ذوقِ عبادت	۲۳۱
تہجد پڑھنے کی ترغیب	۲۳۲
6-توکل	"
7-خوفِ خدا عزوجل	۲۳۳
8-دیانت داری	۲۳۴
9-شکر کرنا	۲۳۵
10-ایثار	۲۳۶
11-صبر	"
12-قناعت	۲۳۷
13-وقت کی اہمیت	"
14-خود اعتمادی	"
15-پڑوسیوں سے حسن سلوک	۲۳۸
اسلام قبول کرلیا	"
16-غم خواری	۲۳۹
17-والدین کا ادب واحترام	۲۴۰
19-اساتذہ وعلماء کا ادب	۲۴۱
20-عاجزی	"
21-اخلاص	۲۴۲
22-سچ بولنا	"
مدنی مشورہ	"
اپنے بچوں کو ان امور سے بچایئے	"
1-سوال کرنا	"
2-اُلٹا نام لینا	۲۴۳
باب نمبر 7	۲۴۴

marfat.com

عنوانات	صفحہ
طہارت کا باب	
استنجا کرنے کا طریقہ	۲۴۴
نجاستوں کے متعلق احکام	۲۴۵
نجاست غلیظہ	"
نجاست غلیظہ کا حکم	"
نجاست خفیفہ	۲۴۶
نجاست خفیفہ کا حکم	"
نجاست سے چیزوں (کپڑے یا بدن) کے پاک کرنے کا طریقہ	"
حیض کا بیان	۲۴۷
حیض کے ابتداء کی وجہ	"
حیض کے مسائل	
حیض والی عورت کے ساتھ کھانا کھانا	۲۴۸
(9) نو سال کی عمر سے پہلے خون آنا	"
حیض والی کو چھپ کر کھانا	۲۴۹
حالتِ حیض میں جماع کرنا	"
روزے کی حالت میں حیض آنا	"
معلّمہ حائضہ قرآن مجید کیسے پڑھائے	"
حیض یا استخاضہ	"
حیض کی حالت میں نماز کا حکم	"
نفاس کا بیان	"
نفاس کی ضروری وضاحت	۲۵۰
نفاس کے مسائل	"
ایک مدنی پھول	۲۵۱
حیض ونفاس والی عورت کا قرآن کا چھونا	۲۵۱
ضروری بہت ضروری	۲۵۲
استحاضہ کا بیان	"
استحاضہ کے مسائل	"
ماہواری کے دور کی احتیاطیں	۲۵۳
جنب کے احکام ومسائل	۲۵۵
جنب کی تعریف	"
غسل فرض ہونے کے پانچ اسباب	"
غسل جنابت نہ کرنے پر وعید	"
جنبی (جس پر غسل فرض ہے) کے احکام	۲۵۶
طہارت کے احکام ومسائل	۲۵۷
طہارت کی قسمیں	۲۵۸
وضو کا بیان	"
وضو کے فرائض	"
فرض کی تعریف	"
وضو کی سنتیں	"
وضو کی بارہ سنتیں ہیں	"
سنت کی تعریف	۲۵۹
سنت پر عمل کے فضائل	۲۶۰
باب نمبر 8	۲۶۱
اسلامی آداب	
کھانے کے آداب	۲۶۱
کھانے کی نیت کس طرح کریں	"
نیت کی اہمیت	"

marfat.com

عنوانات	صفحہ
کھانے کا وضو محتاجی دور کرتا ہے	۲۶۲
مل کر کھانا کھانے میں برکت ہے	"
کھڑے ہو کر کھانا کیسا ہے	"
کھانے کی سنتیں	"
کھانا کھانے کے آداب	۲۶۴
پانی پینے کی سنتیں اور آداب	۲۶۶
ٹھنڈا پانی پینا سنت	"
پانی تین سانس میں پینا سنت ہے	"
ایک ہی سانس میں پانی پینا اونٹ کا طریقہ ہے	
پانی پینے کی متفرق سنتیں اور آداب	"
مہمان نوازی کے آداب	۲۶۷
مہمان کے لیے مدنی پھول	۲۶۸
میزبان کے آداب	"
سلام کے آداب	۲۶۹
سلام کی متفرق سنتیں اور آداب	۲۷۰
مجلس میں بیٹھنے کے آداب	۲۷۱
مجلس کے مدنی پھول	۲۷۲
عیادت کے آداب	"
مریض کے لیے دعا کرنے کی فضیلت	۲۷۳
بیماری کے فضائل	"
چھینک کے آداب	۲۷۴
چھینک کی متفرق سنتیں اور آداب	۲۷۵
جماعی کے آداب	"
جماہی کے متفرقات	۲۷۶
سفر کے آداب	۲۷۶
سفر کے متفرقات	۲۷۷
گفتگو کے آداب	"
گفتگو کی متفرق سنتیں اور آداب	۲۷۸
باب نمبر 9	۲۸۰
حسن اخلاق	
حسن اخلاق کیا ہے؟	"
حسن اخلاق کی برکات اور انعام	"
بداخلاقی کا انجام	۲۸۲
اچھی بات کے علاوہ خاموش رہنے کی فضیلت	"
جسمانی اعضاء میں سے خطرناک چیز	۲۸۵
زبان کی پیدائش کا مقصد	۲۸۶
جھوٹ کا وبال اور فرشتوں کو اس سے نفرت	۲۸۷
جھوٹ کی تعریف	"
جھوٹ رزق میں کمی کا سبب	۲۸۸
مومن جھوٹا نہیں ہو سکتا	۲۸۹
جھوٹی گواہی شرک کے برابر ہے	"
جھوٹ کی مذمت اور سچ کی برکت	۲۹۰
زباں کی پیدائش کا مقصد	۲۹۱
صلہ رحمی کی فضیلت	"
نیت کا بیان	۲۹۳
نیت کی تعریف	"
اچھی نیت کے فضائل	"

marfat.com

عنوانات	صفحہ
اچھی نیت کا پھل	۲۹۴
بری نیت کے نقصانات	"
بری نیت والا زانی اور چور	۲۹۵
اہل خانہ پر خرچ کرنے کی فضیلت	"
یتیم کی کفالت اور اس پر خرچ کرنے کا ثواب	۲۹۶
یتیم کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرنے کی فضیلت	۲۹۷
مسلمان کو خوش کرنے کا ثواب	"
مریض کی عبادت کے فضائل	"
عیادت کرنے والے کے لیے فرشتوں کی دعائے مغفرت	"
مریض کے لیے دعا کرنے کی برکت	۲۹۸
حیاء کی برکات	۲۹۹
حکم اختیار کرنے اور غصہ پینے کی فضیلت	۳۰۰
حلم والا روزے داروں اور قیام کرنے والوں کے درجہ میں	"
غصہ پینے کی فضیلت	"
کمزور مخلوق پر شفقت و رحمت کی فضیلت	۳۰۱
مسلمان کی پردہ پوشی کا ثواب	۳۰۲
ناراضگی والوں کے درمیان صلح کرانے کا ثواب	۳۰۳
بخار کے فضائل	"
اللہ عزوجل کے خوف سے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی فضیلت	۳۰۴
توبہ کے فضائل و برکات	۳۰۵
قابل غور بات	۳۰۶
خوف الٰہی سے رونے کا اجر و ثواب	"
والدین کے حقوق	۳۰۷
والد کا مقام	"
باپ کو تیز نظر سے دیکھنا منع ہے	۳۰۸
ماں کا مقام	"
ماں کو بوسہ جہنم کی آگ سے حجاب	۳۰۹
والدین کا مقام	"
عمر اور رزق میں زیادتی والا عمل	۳۱۰
تین چیزوں کی طرف دیکھنا عبادت اور ثواب کا ذریعہ	۳۱۱
اُف کا کفارہ	"
والدین کی پسند پسند کرو	"
مقام عبرت	۳۱۲
والدین کے نافرمان کو سزا	"
والدہ کے سامنے زبان درازی کا انجام	"
والدین کی وفات کے بعد ان سے نیکی	۳۱۳
عورتیں قبرستان یا مزارات اولیاء پر جاسکتی ہیں یا نہیں؟	۳۱۴
گھر میں مدنی ماحول بنانے کے لیے	
(12) مدنی پھول	"
ہمسایوں کے حقوق	"

marfat.com

عنوانات	صفحہ
ہمسایہ کی تعریف	۳۱۴
ہمسائے کے متعدد حقوق	"
ہر وقت باوضو رہنے کا ثواب	۳۱۷
چھپا کر صدقہ دینے کا ثواب	"
باب نمبر 10	۳۱۸
زکوٰۃ کا بیان	
زکوٰۃ کی تعریف	۳۱۸
منکر زکوٰۃ کافر اور نہ دینے والا فاسق اور مستحق قتل ہے	"
زکوٰۃ کی فرضیت کی شرائط	"
1-مسلمان ہونا	۳۱۹
2-بلوغ، 3-عقل	"
4 آزاد ہونا	"
5-مال بقدر نصاب اس کی ملک میں ہونا	"
6-پورے طور پر اس کا مالک ہو	"
7-نصاب کا دین (قرض) سے فارغ ہونا	"
8-نصاب حاجت اصلیہ سے فارغ ہو	"
حاجت اصلیہ کی تعریف	"
9-مال نامی ہونا	۳۲۰
10-سال گزرنا	"
زکوٰۃ ادا کرنے کا اجر و ثواب	"
احادیث مبارکہ سے زکوٰۃ ادا کرنے کے فضائل	۳۲۱
مال محفوظ کرنے اور بُری موت سے بچنے کا سبب	۳۲۱
زکوٰۃ ادا کرنے پر جنت میں داخلہ	"
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتوں کو زکوٰۃ کی تلقین	۳۲۲
زکوٰۃ کے متفرق مسائل	"
زکوٰۃ کی ادائیگی کیلئے نیت شرط ہے	۳۲۲
مردہ کی تجہیز و تکفین و تعمیر مسجد میں زکوٰۃ خرچ نہیں کی جا سکتی	۳۲۳
سونے چاندی کی زکوٰۃ	"
نصاب سے بطور زکوٰۃ چالیسواں حصہ ادا کیا جائے گا	"
مالِ زکوٰۃ کن لوگوں پر خرچ کیا جائے	"
سونے چاندی کے زیورات اور مال پر زکوٰۃ نہ دینے پر وعید	۳۲۴
زکوٰۃ نکالنے کا طریقہ	"
غریب سیّد کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے	۳۲۵
بدمذہب کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے	"
صدقہ فطر کا بیان	"
صدقۂ فطر کب واجب ہوتا ہے	۳۲۶
صدقۂ فطر کس پر واجب ہے	"
ماں پر صدقۂ فطر اولاد کا واجب نہیں	"
بغیر اجازت صدقۂ فطر دینا	"
صدقۂ فطر کی مقدار	۳۲۷
صدقۂ فطر کی ادائیگی کا وقت	"

marfat.com

عنوانات	صفحہ
صدقۂ فطر کے مصارف	۳۲۷
باب نمبر 11	۳۲۸
حج کا بیان	
حج کی تعریف	"
حج کا وقت	"
حج فرض ہونے کی شرائط	۳۲۹
1-اسلام	"
2-دارالحرب	"
3-بلوغ	"
4-عاقل	"
5-آزاد ہونا	"
6-سفرخرچ اور سواری پر قدرت	۳۳۰
7-وقت	"
اے خواتین! مجھے ضرور پڑھیے	"
بلاوجہ شرعی حج میں تاخیر گناہ ہے	۳۳۱
رشوت کے مال سے حج کرنا کیسا ہے	"
باب نمبر 12	۳۳۲
فیضانِ صیام	
جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں	"
نفلی روزے	۳۳۴
روزہ جسم کی زکوٰۃ ہے	"
ماہ شعبان میں نفلی روزوں کی کثرت	"
رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے ...	۳۳۶
ہر مہینہ میں تین نفلی روزے کافی ہیں	۳۳۷

عنوانات	صفحہ
مہینہ کے تین روزوں کے بارے میں	
رسول اللہ ﷺ کا معمول	۳۴۲
ایام بیض کے روزے	۳۴۳
یوم عاشورہ کا روزہ اور اس کی تاریخی اہمیت	۳۴۴
عشرۂ ذی الحجہ اور یوم العرفہ کا روزہ	۳۴۷
پندرھویں شعبان کا روزہ	۳۴۸
خاص دنوں میں نفلی روزے	"
حضور ﷺ نے اپنی ولادت کے دن روزہ رکھا	۳۴۹
وہ جن میں نفلی روزہ رکھنا منع ہے	۳۵۱
باب نمبر 13	۳۵۳
تلاوت قرآن کے فضائل	
قرآن مجید کی عظمت وفضیلت	"
تلاوت قرآن کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے	۳۵۴
خاص خاص سورتوں اور آیتوں کے فضائل	۳۵۶
سورۃ الفاتحہ کا مقام	"
سورۂ بقرہ کی فضیلت	۳۵۷
سورہ الکہف جمعہ کے دن پڑھنے کی فضیلت	۳۵۸
سورہ یٰسین کی تلاوت کے فضائل	۳۵۹
ورہ واقعہ کی برکات	۳۶۰
سورہ الملک کے فضائل وبرکات	"
آلٓمٓ تنزیل کی قرأت کی فضیلت	"
سورہ الاعلیٰ کی فضیلت	"

marfat.com

عنوانات	صفحہ
سورۃ التکاثر کے فضائل	۳۶۱
سورہ زلزال، سورہ کافرون، سورہ اخلاص کے فضائل و برکات	"
معوذتین کی فضیلت	۳۶۴
چند مخصوص آیات کی فضیلت و برکات	۳۶۵
آیۃ الکرسی کے فضائل	۳۶۶
سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں اور ان کی تلاوت کے فضائل	"
آل عمران کی آخری آیات کی برکات	۳۶۸
باب نمبر 14	۳۷۱
دُعائیں اور ان کے فضائل	
دعا کے فضائل	۳۷۲
دعا عبادت کا مغز ہے	"
دعا نہ مانگنے والے پر اللہ عزوجل ناراض	۳۷۳
دعا کی مقبولیت اور فضیلت	۳۷۴
دعا سے متعلق سنتیں اور آداب	۳۷۵
دعا میں جلدی کی ممانعت	۳۷۷
حرام کھانے اور پہننے والے کی دعا قبول نہیں	۳۷۸
وہ دعائیں جن کی ممانعت ہے	"
آداب دعا	۳۸۰
ہاتھ اٹھا کے دُعا کرنا سنت ہے	۳۸۱
دعا سے قبل درود کی فضیلت	۳۸۲
دعا کے آخر میں آمین کہنے کی فضیلت	"
اپنے سے چھوٹے سے دعا کروانا	۳۸۳
وہ دعائیں جو خصوصیت سے قبول ہوتی ہیں	"
قبولیت دعا کے خاص احوال و اوقات	۳۸۵
دعا قبول ہونے کا مطلب اور کیفیات	۳۸۷
سرکارِ مدینہ ﷺ کی دعائیں	
پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مختلف اوقات میں پڑھی جانے والی پیاری دعائیں	۳۹۰
1-سوتے وقت کی دعا	"
2-نیند سے بیدار ہونے کی دعا	"
3-بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے کی دعا	۳۹۱
4-بیت الخلاء سے باہر آنے کے بعد کی دعا	"
5-گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا	"
6-گھر سے نکلتے وقت کی دعا	"
7-مومن سے مومن کی ملاقات کے وقت کی دعا	
8-مصافحہ کرتے وقت کی دعا	۳۹۲
9-کسی مسلمان کو ہنستا دیکھ کر پڑھنے کی دعا	"
10-مغفرت کی دعا دینے پر اس کے لیے دعا	"
11-محسن کا شکریہ ادا کرنے کی دعا	"
12-ہدیہ لیتے وقت کی دعا	"
13-ادائے قرض کی دعا	"
14-ادائے قرض پر قرض خواہ کی دعا	"
15-غصہ آنے کے وقت کی دعا	۳۹۳
16-تھکن کے وقت کی دعا	"

marfat.com

عنوانات	صفحہ
17-چھینک آنے پر دعا.....	۳۹۳
18-چھینک آنے پر الحمدللہ کہنے والے کے لیے دعا.....	"
19-چھینک آنے پر کوئی جواب دینے والا ہو تو اس وقت کی دعا.....	"
20-چھینک کا جواب دینے والا اگر کافر ہو تو اس وقت کی دعا.....	"
21-جماہی کے وقت کی دعا.....	"
22-کوئی بھی نیا کام شروع کرتے وقت کی دعا.....	۳۹۴
23-علم میں اضافے کی دعا.....	"
24-جب بھی چاند پر نظر پڑے اس وقت کی دعا.....	"
25-آئینہ دیکھتے وقت کی دعا.....	"
26-ستاروں کو دیکھتے وقت کی دعا.....	"
27-مرغ کی بانگ سن کر پڑھنے کی دعا.	۳۹۵
28-گدھے کی رینکنے (آواز) پر پڑھنے کی دعا.....	"
29-طلب بارش کی دعا.....	"
30-سورج گرہن اور چاند گرہن کے وقت کی دعا.....	"
31-نیا پھل لیتے وقت کی دعا.....	"
32-وضو کرتے وقت کی دعا.....	"
33-مسجد کو دیکھتے وقت کی دعا.....	"
34-مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دعا.	۳۹۶
35-مسجد سے نکلتے وقت کی دعا.....	"
36-نماز فجر اور مغرب کے بعد کی دعا.....	"
37-انگوٹھے چومتے وقت کی دعا.....	"
38-شب قدر کی دعا.....	"
39-کھانا کھانے سے پہلے کی دعا.....	۳۹۷
40-ہر لقمہ کھاتے وقت کی دعا.....	"
41-کھانے کے بعد کی دعا.....	"
42-دعوت کھانے کے بعد کی دعا.....	"
43-کھانا کھانے سے قبل اگر بسم اللہ بھول جائے تو یہ دعا پڑھے.....	"
44-دودھ پینے کے بعد کی دعا.....	"
45-افطار کے وقت کی دعا.....	۳۹۸
46-آب زم زم پیتے وقت کی دعا.....	"
47-لباس اتارتے وقت کی دعا.....	"
48-لباس پہنتے وقت کی دعا.....	"
49-دوست کو نیا کپڑا پہنتے ہوئے دیکھتے وقت کی دعا.....	"
50-تیل اور عطر لگاتے وقت کی دعا.....	"
51- نکاح کے بعد' دولہا' دلہن کیلئے دعا..	۳۹۹
52-شب زفاف (سہاگ رات) میں ملاقات کی دعا.....	"
53-بیوی کے ساتھ صحبت کے وقت کی دعا.	"
54-بچہ کی ولادت کے بعد کی دعا.....	"

marfat.com

عنوانات	صفحہ
55-طلب اولاد کی دعا	۳۹۹
56-بلندی پر چڑھتے وقت کی دعا	۴۰۰
57-بلندی سے اترتے وقت کی دعا	"
58-نظر بد لگنے پر پڑھنے کی دعا	"
59-پاؤں سن ہونے کے وقت کی دعا	"
60-جب کوئی چیز غمگین کرے اس وقت کی دعا	"
61-ناگواری اور خلاف مرضی بات ہونے پر دعا	"
62-سخت خطرے کے وقت کی دعا	"
63-کفر وفقر سے پناہ کی دعا	۴۰۳
64-دردسر کی دعا	"
65-ستر بلاؤں سے عافیت کی دعا	"
66-جانکنی کے وقت تلقین کرنے کی دعا	"
67-جنازہ اٹھاتے وقت کی دعا	"
68-قبرستان میں داخل ہوتے وقت کی دعا	"
69-انتقال کے وقت کی دعا	۴۰۲
70-سوالات قبر کی آسانی کے لیے دعا	"
باب15	۴۰۳
علاج وامراض	
عورتوں کی بیماریاں اور ان کا علاج	
اندام نہانی	۴۰۳
رحم یا بچہ دانی	"
خصیئے	"

عنوانات	صفحہ
خون	۴۰۴
عورتوں کی حیض کی بیماریاں	"
خون حیض کا بند ہو جانا	۴۰۵
خون حیض کا تکلیف سے آنا	۴۰۶
اکسیر حیض نمبر۲	"
اکسیر حیض نمبر۳	"
مدر حیض نمبر۴ (ڈاکٹری)	"
مدر حیض نمبر۵ (ڈاکٹری)	"
خون حیض کا بکثرت آنا	۴۰۷
سفوف شفا	"
عورت کا جریان	"
آسانی ولادت	۴۰۸
حمل کا گر جانا	"
سوزاک	۴۰۹
علاج سوزاک	"
اکسیر سوزاک نمبر۱	۴۱۰
اکسیر سوزاک نمبر۲	"
دافع سوزاک نمبر۳	"
نسخہ ڈاکٹری دافع سوزاک نمبر۴	"
اکسیر سوزاک نمبر۵	۴۱۱
آتشک	"
نرآتشک	"
علاج آتشک	۴۱۲
مادی آتشک	"

marfat.com

عنوانات	صفحہ
اکسیر آتشک نمبر ۱	۴۱۲
اکسیر آتشک نمبر ۲	۴۱۳
نسخہ ڈاکٹری نمبر ۳	"
متفرق بیماریاں اور ان کا علاج	"
جلاب	۴۱۴
تریاق آنکھ	۴۱۵
لیپ چشم نمبر ۲	"
نمبر ۳ سرمہ دافع دھند و غبار و جالہ چشم	"
تریاق بخار	۴۱۶
ہیضہ	"
طاعون	۴۱۷
لیپ طاعون نمبر ۱	"
بواسیر خونی	۴۱۷
کھانسی بلغمی	۴۱۸
پیچش (مروڑ)	"
باب نمبر 16	۴۱۹
بچوں کی بیماریاں اور ان کا علاج	
بچوں کی قسمیں	۴۱۹
بیمار بچے کا معائنہ	۴۱۹
یاد رکھنے کی چند باتیں	۴۲۲
دانت نکالنا	۴۲۳
ہیضہ اطفال	۴۲۵
سسپنشن آف سلفا گٹناڈین	۴۲۶
کھانسی	"

عنوانات	صفحہ
کالی کھانسی	۴۲۸
ہوپنگ کف (Whooping Cough)	"
دمہ اطفال	۴۲۹
ڈبہ اطفال (نمونیہ)	"
بدہضمی	۴۳۰
قے، متلی	۴۳۱
پیٹ درد	۴۳۲
بچوں کو پیچش	"
بچوں کو قبض	۴۳۳
بچوں کا بستر پر پیشاب کر دینا	۴۳۴
بندش بول	"
ملیریا بخار	"
بچوں کو خسرہ	۴۳۵
چیچک	۴۳۶
رال بہنا	"
قلاع الفم	۴۳۷
بچے کا یرقان	۴۳۸
باب نمبر 17	۴۳۹
مردوں کی بیماریاں اور ان کا علاج	
احتلام	"
نامردی	۴۴۱
علاج نامردی	۴۴۲
پرہیز	۴۴۴
نسخہ جات	"

marfat.com

عنوانات	صفحہ
اکسیر نامردی	۴۴۴
اکسیر نامردی نسخہ نمبر ا	۴۴۵
تریاق نامردی	۴۴۶
اکسیر نامردی نمبر ۳	۴۴۷
تریاق نامردی نمبر ۴	"
اکسیر نامردی نمبر ۵	"
اکسیر نامردی نمبر ۶	"
اکسیر نامردی نمبر 7	"
اکسیر نامردی نمبر 8	۴۴۸
دافع نامردی نسخہ نمبر 9	"
دافع نامردی نسخہ نمبر 10	"
معجون مقوی باہ	"
سفوف مقوی باہ	۴۴۹
حلوہ مقوی باہ	"
عرق ماءاللحم	"
نسخہ جات طلا و پٹی کیمیائے آلہ تناسل	۴۵۰
نسخہ طلائے شاہی	"
طلائے نایاب دافع نامردی ضرر جلق وغیرہ	۴۵۱
نسخہ پٹی یا لیپ	"
پٹی نمبر 2	۴۵۲
ٹکور	"
کوتاہی ولاغری آلہ تناسل	۴۵۳
نسخہ دافع کوتاہی ولاغری آلہ تناسب	"
جریان منی	۴۵۴
تریاق جریان نمبر 1	۴۵۴
نمبر 2	۴۵۵
نمبر 3	"
نمبر 4	"
نمبر 5	"
نمبر 6	"
نمبر 7	"

marfat.com

باب نمبر 1

نکاح کی اہمیت اور فضائل و برکات

نکاح کا معنیٰ:

حضرت علامہ ابن منظور (علیہ الرحمۃ) لکھتے ہیں ازہری نے کہا ہے کہ کلام عرب میں نکاح کا معنیٰ عمل ازدواج ہے اور تزوج (یعنی شادی) کو بھی نکاح اس لیے کہتے ہیں کہ وہ عمل ازدواج کا سبب ہے۔ جوہری نے کہا ہے کہ نکاح کا اطلاق عمل ازدواج پر ہوتا ہے اور کبھی عقد پر بھی نکاح کا اطلاق ہوتا ہے۔ (لسان العرب، جلد 2 صفحہ 426)

نکاح کرنا نبیوں اور رسولوں کی سنتِ مبارکہ ہے۔ چنانچہ

حدیث نمبر 1: حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیدنا دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزیں سنت انبیاء (علیہم السلام) سے ہیں۔ (i) حیاء کرنا (ii) عطر لگانا (iii) مسواک کرنا اور (iv) نکاح کرنا۔

(ترمذی شریف جلد 1 صفحہ 552 ابواب النکاح رقم 1070)، (مشکوۃ شری جلد 1 صفحہ 92 کتاب الطہارت رقم 6)

تشریح و توضیح: معلوم ہوا کہ نکاح کرنا صرف پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی نہیں بلکہ دوسرے انبیاء (علیہم السلام) کی بھی سنت مبارکہ ہے۔

نکاح کی اقسام

صاحبِ روح المعانی حضرت علامہ آلوسی (رحمۃ اللہ علیہ) نکاح کے موضوع پر بحث کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ ''(i) اگر مرد کو یقین ہو کہ اگر اس نے نکاح نہیں کیا تو زنا میں مبتلا ہو جائے گا۔ تو اس پر نکاح کرنا فرض ہے۔ (ii) اگر مرد پر غلبہ شہوت ہو تو غلبہ شہوت کے وقت

marfat.com

نکاح کرنا واجب ہے۔(iii) مزید لکھتے ہیں کہ اسی طرح نہایہ میں لکھا ہے یہ اس وقت ہے کہ جب وہ مہر ادا کرنے اور بیوی کا خرچ اٹھانے کی طاقت رکھتا ہو ورنہ نکاح نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور صحیح مذہب یہ ہے کہ نکاح سنت مؤکدہ ہے اور اس کے ترک سے انسان گنہگار ہوگا۔ اور جب اسے مہر، بیوی کے خرچ اور عمل ازدواج پر قدرت ہو اور وہ پاکیزگی اور اولاد کے حصول کے لئے نکاح کرلے تو اس کو ثواب ملے گا۔

(تفسیر روح المعانی جلد 6 صفحہ 196)

نکاح کے فضائل

نکاح کرنے شادی کرنے کے بہت زیادہ فضائل و برکات ہیں۔ چنانچہ

حدیث نمبر2: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تین مرد حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازراج مطہرات کے حجروں کے نزدیک آئے تا کہ حضور سید المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں دریافت کریں جب انہیں مطلع کیا گیا تو گویا اسے کم سمجھتے ہوئے کہنے لگے کہ ہم بھلا کس قد کاٹھ کے مالک ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت دیکھنے لگے جبکہ ان کی تو ہر اگلی پچھلی لغزش (اگر اس کا کوئی وجود ہو تو) معاف فرما دی گئی ہے۔ ان میں سے ایک نے کہا میں اب ہمیشہ ساری رات نماز پڑھوں گا۔ دوسرے نے کہا کہ میں عمر بھر روزے رکھتا رہوں گا۔ اور کسی ایک دن کا بھی روزہ نہیں چھوڑوں گا۔ تیسرے نے کہا میں عورتوں سے ہمیشہ دور رہوں گا۔ اور کبھی شادی نہیں کروں گا اسی دوران حضور مختار کل کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے پس آپ نے فرمایا کہ تم ہی وہ لوگ ہو جنہوں نے ایسا کہا ہے حالانکہ خدا کی قسم، میں تمہاری نسبت اللہ عزوجل سے زیادہ ڈرنے والا ہوں اور اس سے ڈر کر گناہوں سے زیادہ بچنے والا ہوں اس کے باوجود میں روزے رکھتا ہوں اور چھوڑتا بھی ہوں۔

''نماز (راتوں کو) پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں نیز عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں پس جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ مجھ سے نہیں ہے''۔

(بخاری شریف جلد 3 صفحہ 55 کتاب النکاح رقم 56، مسلم شریف جلد 3 صفحہ 780 کتاب النکاح رقم 3299، مشکوۃ شریف جلد 1 صفحہ 47 باب الاعتصام بالکتاب رقم 6، الترغیب والترہیب جلد 3 صفحہ 43)

marfat.com

حدیث نمبر3: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم، نے فرمایا کہ نکاح میری سنت ہے لہٰذا جس نے میری سنت سے منہ موڑا اس نے مجھ سے منہ موڑا۔

(مسند ابویعلی، فتح الباری شرح بخاری شریف جلد 9 صفحہ 111 کتاب النکاح، احیاء العلوم جلد 2 باب النکاح صفحہ 41)

حدیث نمبر4: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے تنگدستی (Poverty) کے ڈر سے شادی نہ کی وہ میری امت سے نہیں ہے۔ (مسند فردوس، احیاء العلوم جلد 2 صفحہ 41 باب النکاح)

سنت پر عمل کے فضائل

حدیث نمبر5: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نیر تاباں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میری امت کے بگڑتے وقت میں میری سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھا (یعنی اس پر عمل کیا) تو اس کیلئے سو شہیدوں کے برابر ثواب ہے۔

(طبرانی اوسط جلد 5 صفحہ 315 رقم 5414، حلیۃ اولیاء جلد 8 صفحہ 200، مسند الفردوس جلد 4 صفحہ 198 رقم 6608، مشکوٰۃ شریف جلد 1 صفحہ 41 رقم 65، مجمع الزوائد جلد 1 صفحہ 172، میزان الاعتدال جلد 2 صفحہ 270)

حدیث نمبر6: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکمل واطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے خلفاء پر اللہ عزوجل کی رحمت ہو یہ تین مرتبہ فرمایا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے خلفاء کون لوگ ہیں؟ حضور تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے خلفاء وہ ہیں جو میری سنتوں کو زندہ کرتے ہیں۔

(ابن عساکر جلد 51 صفحہ 46، کنز العمال جلد 10 صفحہ 229 رقم 29209)

حدیث نمبر7: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھے زندہ کیا اور جس نے مجھے زندہ کیا وہ میرے ساتھ جنت میں جائے گا۔ (ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 241 ابواب علم رقم 576)

تشریح وتوضیح: محترم اسلامی بھائیو! احادیث مذکورہ میں سنت پر عمل کرنے والوں کیلئے رحمت الٰہی کے انعامات کا ذکر ہے کہ جو حضور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل

marfat.com

کرے گا حضور ﷺ اس کیلئے فرمارہے ہیں کہ جو سنت پر عمل کرے گا اس کو تین سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ اور اس کے بعد والی حدیث میں فرمایا کہ جو میری سنت پر عمل کرلے گا۔ اس پر اللہ ﷻ کی رحمت کا نزول ہوا ایک دعا حضور ﷺ سنت پر عمل کرنے والوں کے متعلق ایک مرتبہ نہیں بلکہ راوی فرماتے ہیں کہ تین مرتبہ دعا فرمائی اور اس کے بعد والی حدیث میں فرمایا کہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھے زندہ کیا اور جس نے مجھے زندہ کیا وہ میرے ساتھ جنت میں جائے گا۔ اے سنت پر عمل کرنے والو تمہیں حضور پرنور ﷺ کی زبان اقدس سے مژدۂ جنت مبارک ہو۔

نصف ایمان مکمل کرنے کا نسخہ

حدیث نمبر8: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اولاد آدم کے سردار ﷺ نے فرمایا کہ جب بندہ شادی کر لیتا ہے تو اس کا نصف ایمان مکمل ہو گیا اور نصف باقی میں اللہ ﷻ سے ڈرے۔

(مجمع الزوائد جلد 4 صفحہ 255، الترغیب والترہیب جلد 3 صفحہ 42، مشکوٰۃ شریف جلد 2 صفحہ 150 کتاب النکاح رقم 17، شعب الایمان جلد 4 صفحہ 382 رقم 5486، فتاویٰ رضویہ جلد 12 صفحہ 289 باب النکاح)

تشریح وتوضیح: معلوم ہوا کہ نکاح کرنے سے بندے کا نصف ایمان محفوظ ہو جاتا ہے۔

اللہ ﷻ کی نظرِ رحمت دولہا و دلہن پر

حدیث نمبر9: حضرت میسرہ بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ راحتِ قلب وسینہ ﷺ نے فرمایا کہ جب مرد (دولہا) اپنی بیوی کو دیکھتا ہے۔ اور بیوی (دلہن) اپنے خاوند کو دیکھتی ہے تو اللہ ﷻ ان دونوں کی طرف نظر رحمت فرماتا ہے اور جب خاوند اپنی بیوی کا ہاتھ پکڑتا ہے تو دونوں (دولہا، دلہن) کے گناہ جھڑ جاتے ہیں حتیٰ کہ انگلیوں کے درمیان سے بھی گناہ جھڑ جاتے ہیں حتیٰ کہ انگلیوں کے درمیان سے بھی گناہ جھڑ جاتے ہیں۔

(جامع صغیر جلد 1 صفحہ 122 رقم 1977)

marfat.com

تشریح وتوضیح: نکاح کرنے کی، شادی کرنے کی کتنی برکت ہے کہ اللہ ﷻ دولہا، دلہن دونوں کی طرف نظرِ رحمت فرماتا ہے اوراس کے علاوہ ان کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔

نکاح کے فوائد

نکاح کے بہت سے روحانی وجسمانی فائدے ہیں۔نکاح کے فوائد میں درج ذیل فائدے بھی شامل ہیں۔مثلاً نسلِ انسانی کی افزائش،قوم وملت کی بقا،معاشرہ کا قیام، باہمی تعلقات میں ہمیشگی، نکاح سے شادی سے دل ونگاہ کی حفاظت، ایمان کی تقویت، اخلاق و عادات کی اصلاح، شہوت پرستی اور محض جنسی لطف اندوزی کا خاتمہ، خیالات کی پاکیزگی، نفسانی جذبات پر کنٹرول اور عزتوں کا تحفظ یہ نکاح ہی کی مرہون منت ہیں۔اس کے علاوہ اے مستقبل کے دولہا میاں نکاح دلوں کا چین، روح کی تسکین، زندگی کا سہارا، امید کی کرن اور عفت کا نشان ہے۔اس کے ساتھ لوگوں میں پیدا ہونے والی برائیوں کا خاتمہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔ اور اس کے علاوہ نکاح سے زنا کاری و .بدکاری جیسی لعنت (Reproach) جو دین ودنیا کی بربادی کا سبب ہے ختم ہوسکتی ہے۔اس لئے دینِ اسلام نے نکاح کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے۔اور یہ نکاح کے ہم نے مختصر وجامع فوائد بیان کیے ہیں آیئے نکاح کے فائدے بالتفصیل پڑھئے اوران پر عمل کی کوشش کیجئے۔چنانچہ فرمان رسول ﷺ ہے کہ

حدیث نمبر10: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین، راحت العاشقین ﷺ نے فرمایا کہ جو مرد چاہتا ہے کہ میں اللہ ﷻ سے پاک وصاف ہوکر ملوں تو اس کو چاہئے کہ آزاد عورتوں سے نکاح کرے۔

(مشکوٰۃ شریف جلد2 صفحہ 149 کتاب النکاح رقم15، جامع صغیر جلد2 صفحہ 511رقم8387)

پیارے اسلامی بھائیو! یہی اعزاز حاصل کرنے کیلئے.....

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میری عمر میں سے صرف دس دن

marfat.com

باقی رہتے ہوں تو میں پسند کروں گا۔ کہ میری شادی ہو جائے تا کہ میں اللہ عزوجل کے دربار غیر شادی شدہ نہ جاؤں۔ (احیاء العلوم جلد 2 صفحہ 23 کتاب النکاح)

یہ تھا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا جذبۂ اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔

حکایت: ایک عابد یعنی عبادت گزار شادی شدہ تھا وہ اپنی بیوی کے ساتھ بہت اچھا سلوک (Behaviour) کیا کرتا تھا۔ اس کی بیوی فوت ہوگئی تو اس کے رشتہ داروں نے اس عابد کو شادی کرنے کا مشورہ دیا لیکن اس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ تنہائی بہت اچھی ہے دل پر سکون رہتا ہے پھر کچھ دنوں کے بعد اس عابد نے خواب میں دیکھا اور بیان کیا کہ آسمان کے دروازے کھلے ہیں اور کچھ لوگ آسمان سے اتر رہے ہیں اور ہوا میں تیر رہے ہیں اور جب ان میں سے کوئی میرے پاس سے گزرتا تو کہتا کہ ''یہ ہے منحوس'' یہ سن کر دوسرا کہتا ہاں یہی منحوس ہے پھر تیسرا پھر چوتھا یہی کہتا لیکن میں ہیبت کی وجہ سے نہ پوچھ سکا کہ کون منحوس ہے اور جب آخری ان کا میرے پاس سے گزرا تو میں نے اس سے پوچھ لیا کہ وہ کون منحوس ہے جس کی طرف آپ لوگ اشارہ کر رہے ہیں اس نے کہا وہ آپ ہیں، میں نے اس سے پوچھا میں منحوس کس وجہ سے ہوں اس نے بتایا ہم آپ کے اعمال مجاہدین کے اعمال کے ساتھ اٹھایا کرتے تھے لیکن جب سے آپ کی بیوی فوت ہوئی ہے ہمیں حکم ملا ہے کہ آپ کے اعمال مخالفین کے اعمال کے ساتھ اُٹھائیں اور جب اس عابد کی آنکھ کھلی تو کہنے لگے میری شادی کرو میری شادی کرو۔ (احیاء العلوم جلد 2 صفحہ 24 کتاب النکاح)

معلوم ہوا کہ شادی شدہ کے اعمال میں برکت شادی کی وجہ سے بھی ہوتی ہے۔

شادی شدہ کی عبادت میں برکت

حدیث نمبر 11: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکارِ دو عالم، فخرِ نبی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شادی شدہ کی دو رکعتیں غیر شادی شدہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔ (جامع صغیر جلد 1 صفحہ 274 رقم 4473)

تشریح و توضیح: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نکاح کرنے والے کی، شادی

marfat.com

شدہ کی دو رکعتیں غیرِ شادی شدہ کی ستر رکعتوں سے بہتر ہیں۔

حضرت بشر حافی (علیہ الرحمۃ) کا فرمان

حضرت بشر حافی (علیہ الرحمۃ) نے فرمایا کہ حضرت امام احمد بن حنبل مجھ پر تین وجہ سے درجے میں بلند ہیں۔ ایک یہ کہ وہ طلبِ حلال اپنے لئے بھی کرتے ہیں اور دوسروں کیلئے بھی اور میں صرف اپنے لئے کرتا ہوں دوم یہ کہ حضرت امام احمد بن حنبل نے شادیاں کی ہیں مگر میں نے شادی نہیں کی سوم یہ کہ وہ مسلمانوں کے امام منتخب ہوئے ہیں۔

(احیاء العلوم جلد 2 صفحہ 24)

نیز

حضرت بشر حافی (رحمۃ اللہ علیہ) کو کسی نے خواب میں بعد وصال دیکھا اور پوچھا آپ کو کیا مقام عطا ہوا فرمایا مجھے ستر بڑے بڑے بلند سے بلند مرتبے عطا ہوئے ہیں لیکن میں شادی شدہ اولیاء کرام کے درجے کو نہیں پہنچ سکا۔ (احیاء العلوم جلد 2 صفحہ 24)

نیز

حضرت بشر حافی (علیہ الرحمۃ) نے بعد وصال فرمایا کہ میرے رب عزوجل نے مجھ سے فرمایا کہ اے بشر حافی مجھے یہ پسند نہیں کہ تو میرے دربار میں بغیر شادی کے آتا۔

(احیاء العلوم جلد 2 صفحہ 24)

معلوم ہوا کہ شادی شدہ ہونا اللہ عزوجل کو محبوب ہے۔

قابلِ غور بات

پیارے مسلمان بھائیو! ہم مسلمان ہیں اور ہمیں مسلمان ہونے کے ناطے چاہئے کہ جب بھی کوئی کام کرنے لگیں تو اس میں اچھی اچھی نیتیں کر لیں کیونکہ جیسی نیت ہوگی ویسا اجر ملے گا۔ اور ایک مسلمان ہونے کی وجہ سے ہمیں چاہئے کہ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت سے شادی کریں۔ کیونکہ مذکورہ بالا جتنے نکاح کے فضائل و فوائد بیان ہوئے ہیں یہ سب سنت مبارکہ ہی کی برکت سے ہیں۔ ورنہ شادی تو سارے ہی کرتے ہیں۔ ہندو، بھی، سکھ

marfat.com

بھی، یہودی بھی، عیسائی بھی لیکن ایک مسلمان کا شادی کا انداز ان تمام سے (Different) ہونا چاہئے۔

نکاح کی نیتیں

حدیث نمبر12: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کی نیت عمل سے بہتر ہے۔ (طبرانی کبیر جلد 6 صفحہ 185 رقم 5942)

دو مدنی پھول

1- بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

2- جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

نکاح کرنے والے کو چاہئے کہ اچھی اچھی نیتیں کرے تا کہ دیگر فوائد کے ساتھ ساتھ وہ ثواب کا بھی مستحق ہو سکے۔

1- سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ادائیگی کروں گا۔

2- نیک عورت سے نکاح کروں گا۔

3- اچھی قوم میں نکاح کروں گا۔

4- اس کے ذریعے ایمان کی حفاظت کروں گا۔

5- اس کے ذریعے شرم گاہ کی حفاظت کروں گا۔

6- خود کو بدنگاہی سے بچاؤں گا۔

7- محض لذت یا قضائے شہوت کیلئے نہیں حصول اولاد کیلئے تخلیہ کروں گا۔

8- ملاپ سے پہلے ''بسم اللہ'' اور مسنون دعا پڑھوں گا۔

9- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں اضافے کا ذریعہ بنوں گا۔ (فتاوی رضویہ جلد 23 صفحہ 385)

اگر نکاح سے قبل اچھی اچھی نیتیں کر لیں گے تو ثواب ملے گا ورنہ نہیں۔ اس پر مثال حکایت ذیل ہے۔

marfat.com

حکایت: ایک شخص اپنے مکان میں روشن دان بنا رہا تھا وہاں سے کسی اللہ والے کا گزر ہوا آپ نے اس سے پوچھا کیا کر رہا ہے اس مالک مکان نے کہا روشن دان بنا رہا ہوں تا کہ ہوا آیا کرے یہ سن کر اللہ والے بزرگ نے فرمایا ارے بندہ خدا کیوں نیت نہیں کرتا کہ روشن دان بناؤں تا کہ اذان کی آواز آیا کرے اور پھر تجھے ہوا جھونگے میں آجایا کرے گی۔ لہٰذا مسلمان کو چاہئے کہ جو کام کرے، سنت جان کر کرے، شادی کرے تو اتباعِ سنت کی نیت سے کرے جبھی تو ثواب زیادہ ہوگا۔

سنت مبارکہ کی برکت

اور یہ سنت مبارکہ ہی کی برکت ہے کہ ہمارے امام الائمہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک نکاح کرنا عبادت میں مشغول ہونے سے افضل ہے۔ (احیاء العلوم جلد 2 صفحہ 21)

یعنی ایک مسلمان شادی نہیں کرتا اور اللہ عزوجل کی نفلی عبادت میں مشغول ہے رات کو جاگ کر عبادت کرتا ہے دن کو روزہ رکھتا ہے دوسرا مسلمان جس نے سنت کے مطابق شادی کی ہے لیکن وہ راتوں کو قیام نہیں کرتا ہے اور نفلی روزے نہیں رکھتا تو یہ دوسرا اس پہلے سے افضل ہے کیونکہ اس دوسرے نے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنایا ہے۔

فوائد نکاح سے ایک فائدہ نیک اولاد:

حدیث نمبر 13: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل جنت میں کسی مومن بندے کے درجے بلند کرتا ہے تو وہ بندہ عرض کرتا ہے یا اللہ عزوجل یہ میرے درجے کس وجہ سے بلند کیے گئے ہیں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اے بندے تیرے بیٹے نے تیرے لئے دعا و استغفار کی ہے۔ اس وجہ سے تیرے درجے بلند کیے گئے ہیں۔ اور ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ اے بندے تیرے درجے بلند اس لئے گئے ہیں کہ تیرے بیٹے نے تیرے لئے بلند درجات کی دعا کی ہے۔

(سنن الکبریٰ بیہقی جلد 7 صفحہ 79، کشف الغمہ جلد 2 صفحہ 52، مصنف ابن ابی شیبہ جلد 10 صفحہ 397)

تشریح وتوضیح: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر انسان نیک اولاد چھوڑ جائے تو

marfat.com

یہ بہت بڑا انعام ہے بندے کیلئے اور یہ سب کس سے ہے یہ سب نکاح کے فوائد وثمرات میں سے ہے۔

شادی نہ کرنے والے مردوں اور عورتوں پر لعنت

حدیث نمبر14: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور طٰہٰ ویٰس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو کہتے ہیں ہم شادی نہیں کریں گے۔ اسی طرح ان عورتوں پر اللہ عزوجل کی لعنت ہو جو کہتی ہیں شادی نہیں کروں گی۔

(کنز العمال جلد 16 صفحہ 167)

ازدواجی زندگی کا پہلا قدم

شادی کیلئے نیک بیوی کا انتخاب کرنا

کسی بھی انسان کا اپنی روزمرہ زندگی میں کسی بھی اہم کام میں یا مسئلہ میں اقوٰل کرنا یعنی کہ اپنی رائے کا اپنے لئے یا اپنے گھر والوں کیلئے یا اپنے خاندان والوں کیلئے یا اپنے اِردگرد کے معاشرے کے لوگوں کیلئے اظہار کرنا اور اسی پر قائم رہنا ایک مشکل ترین مرحلہ ہوتا ہے۔ اور اسی طرح ازدواجی زندگی کا پہلا قدم مرد کا اپنی مستقبل کی ازدواجی زندگی گزارنے اور بسر کرنے کیلئے نیک بیوی کا انتخاب کرنا بھی ہے۔ یہ ایک ایسا معاملہ ہے کہ اس میں جلد بازی کرنا بہت نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔ اور اسی طرح اس معاملہ میں مرد کا مایوس ہونا اور کم ہمت ہونا بھی زہر قاتل ہے۔ اس سلسلہ میں ہمارے معاشرے میں ہوتا ہے کہ اگر کسی مرد کا رشتہ دو چار جگہ پر گیا اور وہاں سے جواب ہاں میں نہیں ملا تو اکثر گھروں کے لوگ، خاندان کے لوگ مایوس و ناامید ہو جاتے ہیں۔ کہ اب کون دے گا رشتہ، سارے خاندان میں چھان بین کر لی، اب تو کوئی نہیں رشتہ، لہٰذا اب کوئی لڑکی بھی مل جائے چاہے اس کے لئے غیر مناسب (Unsuitable) ہی کیوں نہ ہو، رشتہ کر دو اسی طرح اچھے بھلے پڑھے لکھے نوجوان کا نکاح ایسی لڑکی سے کروایا جاتا ہے جو کسی بھی طرح سے اس کیلئے مناسب نہیں

marfat.com

ہوتی۔ پھر ہوتا کیا ہے کہ ساری زندگی میاں بیوی کی آپس میں ان بن، لڑائی جھگڑے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ کرے مار پیٹ اور طلاق وخلع تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور نہ ہونے کا ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ایسے دقیق مسئلہ میں یعنی نیک بیوی کے انتخاب کے سلسلے میں لڑکے کو چاہئے کہ خود بھی ہمت سے کام لے اور گھر والوں کی بھی حوصلہ افزائی کرے اور انہیں مایوس بھی نہ ہونے دے، اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اچھے رشتے کی امید رکھتے ہوئے احکام الٰہی کی پابندی کے ساتھ خلوص دل سے دعا مانگتا رہے اور گھر والوں کو بھی از خود چاہئے کہ ہمت وکوشش کرتے ہوئے ٹھنڈے دل سے خوب غور وخوص کر کے اچھی طرح چھان بین کر کے رشتہ طے کریں۔

نیک بیوی کے انتخاب کیلئے چند مدنی پھول

1- سب سے پہلا کام صلوٰۃ الحاجت کم از کم دو رکعت، ورنہ جتنی اللہ عَزَّوَجَلَّ توفیق دے پڑھیں اور پڑھیں۔ اس وقت جو مکروہ اور ممنوع اوقات نہ ہوں پھر خوب عاجزی واخلاص سے رو رو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا مانگیں اور بار بار مانگیں کہ ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ میں شادی کرنا چاہتا ہوں اپنے فضل وکرم سے مجھے نیک بیوی عطا کر'' اور اس کے علاوہ یہ دعا بھی مانگ سکتے ہیں کہ

اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَ اَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ۔

''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے دل میں وہ بات ڈال دے جس میں میرے لئے بہتری ہو اور میرے نفس کے شر سے میری حفاظت فرما''۔

(کنز العمال شریف جلد 2 صفحہ 85 رقم 3710)

2- اور دوسرا یہ کہ اس معاملے میں کسی ایسے شخص سے مشورہ لینا ضروری ہے کہ جو نیک و صالح اور دیندار ہو اور اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ جس کام کے بارے میں آپ مشورہ لینا چاہتے ہیں اس شخص کو اس کام کا کچھ تجربہ بھی ہو۔

نمازِ استخارہ کی اہمیت اور فضیلت

بعض اوقات آدمی کو اپنے کام میں یہ تردد وتذبذب ہوتا ہے کہ کروں یا نہ کروں مثلاً سفر بیرونِ ملک جانا یا کسی رشتہ کو قبول کرنا چاہتا ہے یا نکاح وشادی بیاہ وغیرہ ایسی ہی کوئی

marfat.com

تقریب انجام دینا چاہتا ہے۔لیکن دل میں طرح طرح کے وسوسات وخیالات آتے ہیں۔ آدمی گھبرا جاتا ہے کہ کیا کروں کیا نہ کروں ایسے موقعوں کیلئے شریعت میں نمازِ استخارہ آئی ہے۔اس نماز کا پڑھنے والا وہ مرد ہو یا عورت گویا کہ یہ اپنے رب ﷻ سے مشورہ لینا ہے اور نماز استخارہ کا مطلب بھی یہی ہے کہ اللہ ﷻ سے بھلائی طلب کرنا یعنی جب کسی اہم کام کے کرنے کا ارادہ کرے تو کرنے سے پہلے استخارہ کرے استخارہ کرنے والا گویا اللہ ﷻ کی بارگاہ میں التجا کرتا ہے کہ اے علام الغیوب ﷻ مجھے اشارہ فرمادے کہ یہ کام میرے حق میں بہتر ہے یا نہیں؟ (ماخوز فیضان سنت قدیم صفحہ 1045، سنی بہشتی زیور صفحہ 225)

طریقۂ استخارہ

پہلے دو رکعت اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قل یا ایھا الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قل ھُوَ اللّٰہُ احد پڑھے اور اسی طرح دو رکعت پوری کرنے کے بعد سلام پھیر کر پھر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَ اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْم، فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ، وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبَ، اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعِیْشَتِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ، وَ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعِیْشَتِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَ اقْدِرْلِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ۔

''اے اللہ ﷻ میں تیرے علم کے ساتھ تجھ سے خَیر طلب کرتا ہوں۔ اور تیری قدرت کے ذریعہ سے طلب قدرت کرتا ہوں اور تجھ سے تیرا فضلِ عظیم مانگتا ہوں کیوں کہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا تو سب کچھ جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔اے اللہ ﷻ اگر تیرے علم میں یہ کام (جس کا میں ارادہ رکھتا ہوں) میرے دین و ایمان اور میری زندگی اور

marfat.com

میرے انجام کار میں دنیا و آخرت میں میرے لئے بہتر ہے۔ تو اس کو میرے لئے مقدر کر دے اور میرے لئے آسان کر دے پھر اس میں میرے واسطے برکت کر دے۔ اے اللہ ﷻ اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لئے برا ہے میرے دین و ایمان میری زندگی اور میری انجام کار دنیا و آخرت میں تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے پھیر دے اور جہاں کہیں بہتری ہو میرے لئے مقدر کر پھر اس سے مجھے راضی کر دے"۔

(ترمذی شریف جلد 1 صفحہ 292 ابواب الوتر رقم 463، ابن ماجہ شریف صفحہ 395، ابواب اقامۃ الصلوٰۃ رقم 1441)

مسئلہ: بہتر یہ ہے کہ کم از کم سات مرتبہ استخارہ کرے اور دعائے مذکورہ پڑھ کر با طہارت قبلہ رو سو رہے۔ دعا کے اول آخر سورۃ فاتحہ اور درود شریف پڑھے۔ پھر دیکھے جس بات پر دل جمے اسی میں بھلائی ہے بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ استخارہ (Divination) کرنے میں اگر خواب کے اندر سپیدی یا سبزی دیکھے تو اچھا ہے بہتر ہے اور اگر سرخی (یا سیاہی) دیکھے تو برا ہے۔ (درمختار جلد 1 صفحہ 461)

حدیث نمبر ۱: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور ﷺ مجھے (ہمیں) تمام کاموں میں استخارہ سیکھاتے تھے جس طرح ہمیں قرآن پاک کی کوئی سورت سکھاتے تھے۔ (ترمذی شریف جلد 1 صفحہ 292 ابواب الوتر رقم 463)

حدیث نمبر ۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نیر تاباں ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اہم کاموں میں استخارہ کر لیتا ہے وہ خسارے میں نہیں رہتا نقصان اور ندامت سے بچ جاتا ہے اور اپنے کیے پر نادم نہیں ہوتا۔

(جامع صغیر جلد 2 صفحہ 482 رقم 7895، طبرانی اوسط رقم 6623)

تشریح و توضیح: معلوم ہوا کہ انسان استخارہ کرنے سے خسارے سے بچ جاتا ہے اور استخارہ سے انسان اللہ ﷻ سے مشورہ طلب کرتا ہے کہ فلاں کام کروں کہ نہ کروں اسی لئے تو حضور سید المبلغین، راحت العاشقین ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اہم کاموں میں استخارہ کر کے کام کیا وہ کبھی خسارے اور نقصان میں نہیں ہوگا۔ اور شادی انسانی زندگی کا ایک اہم

marfat.com

پہلو ہوتا ہے۔اس لئے اس کیلئے بھی ہمیں استخارہ کر لینا چاہئے۔

حدیث نمبر ۱۵: حضرت ابو نجیح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکمل واطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نکاح کر سکتا ہو پھر نکاح نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں''۔(کنز العمال جلد 16 صفحہ 119)

تشریح وتوضیح: محترم اسلامی بھائیو! معلوم ہونا چاہئے کہ عورتوں اور مردوں کیلئے جو اللہ عزوجل نے شادی ونکاح مشروع کیا ہے اس میں دین اور دنیا کے بہت سے مصالح اور ضروریات پوشیدہ ہیں۔شادی شدہ انسان بہت سی برائیوں اور نقصانات اور پریشانیوں اور مختلف قسم کی بیماریوں سے بچ جاتا ہے۔سب سے اہم فائدہ تو ظاہر ہے کہ دل اور آنکھ کی بیماریوں سے اس میں نجات ہے۔صرف عورت ہی نہیں مرد بھی بیوی کا محتاج ہے۔خصوصاً گھریلو نظام مرد نہیں چلا سکتا۔معاشرتی تجربہ (Experience) گواہ ہے۔مرد کی ابتدا میں تو زندگی والدہ، بہنوں وغیرہ کی مدد وتعاون سے گزر جاتی ہے۔مگر ان کے گزرنے کے بعد یا پھر آخری زندگی میں سخت پریشانی ہوتی ہے۔وقت پر کھانا، بیمار پڑنے کی صورت میں دوا اور پرہیز کا نظام وغیرہ کی ضروریات میں مرد کو سخت پریشانی ہوتی ہے۔پھر اس وقت انسان زندگی پر موت کو ترجیح دینے لگتا ہے۔شادی کا مقصد صرف اور صرف خواہشات کی تکمیل ہی نہیں ہوتی بلکہ نظام زندگی اور صحت کو سنبھالنے کے لئے اس کی سخت ضرورت پڑتی ہے جو شادی نہیں کرتا وہ بڑھاپے میں اولاد کے تعاون اور اس کے فوائد سے محروم رہتا ہے۔ ہماری شریعت میں شادی کرنا سنت اور عبادت ہے۔اس وجہ سے شادی نہ کرنے والے مردوں اور عورتوں پر حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کی لعنت ہو۔

حکایت: ایک نیک اور صالح آدمی کو نکاح کی پیش کش کی جاتی تو وہ انکار کر دیتے چھ دنوں کے بعد وہ خواب سے بیدار ہوئے تو فرمانے لگے میری شادی کر دو اہل خاندان و احباب نے شادی کرنے کے بعد استفسار کیا کہ حضرت پہلے تو آپ شادی سے نکاح سے انکار کرتے رہے اور پھر خود ہی فرمایا کہ میری شادی کر دو اس کی کیا وجہ ہے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ قیامت قائم ہے اور مخلوق خدا اکٹھی ہے میں بھی ان میں ہوں مجھے سخت اور تباہ کن پیاس لگی ہے بلکہ ساری مخلوق پیاس سے تڑپ رہی ہے اچانک دیکھا کہ کچھ

marfat.com

بچے آ گئے ان پرنور کے رومال ہیں ان کے ہاتھوں میں چاندی کے جگ اور سونے کے گلاس ہیں وہ بچے ایک ایک مرد کو پانی پلا رہے ہیں لیکن کچھ لوگوں کو چھوڑے جا رہے ہیں میں نے ایک بچے کی طرف ہاتھ بڑھایا اور کہا مجھے بھی پانی پلاؤ مجھے پیاس ہلاک کر رہی ہے یہ سن کر اس بچے نے کہا کہ ہم میں آپ کا کوئی نہیں ہے ہم تو اپنے والدین کو پانی پلاتے ہیں میں نے پوچھا تم کون ہو اس بچے نے بتایا ہم مسلمانوں کے وہ بچے ہیں جو بچپن میں فوت ہو گئے تھے اور جب بیدار ہوا تو آپ احباب سے کہا کہ میری شادی کر دو یہ اس لئے ہے کہ شاید کہ اللہ ﷻ مجھے بھی بیٹا عطا کرے اور وہ بچپن میں فوت ہو جائے اور میرے لئے آگے کا سامان یعنی روز قیامت پانی پینے کا سبب بن جائے۔ (احیاء العلوم جلد 2 صفحہ 28)

حضور کے ساتھ جنت میں داخلہ

حدیث نمبر ۱۶: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مسلمان کی نماز اچھی ہو اور اس کے اہل وعیال زیادہ ہوں مال کی قلت ہو اور وہ مسلمان غیبت سے بچا رہے وہ میرے ساتھ جنت میں یوں ہوگا جیسے ہاتھ کی یہ دو انگلیاں ہیں۔

(احیاء العلوم جلد 2 صفحہ 33)

معلوم ہوا جس کے اہل وعیال زیادہ ہوں گے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنت میں داخل ہوگا۔ اور اہل وعیال کا زیادہ ہونا شادی ہی سے ممکن ہے۔

شادی بدنگاہی اور بدکاری سے بچنے کا ذریعہ

حدیث نمبر ۱۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے نوجوانو! جو کوئی تم میں سے نکاح کرنے کی استطاعت رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ شادی کر لے کیونکہ شادی کرنے سے انسان بدنگاہی اور بدکاری سے بچ جاتا ہے اور اگر کسی کو نکاح کی استطاعت نہ ہو تو روزے رکھے کیوں کہ روزے (فعل مذکورہ سے) بچاؤ کا ذریعہ ہیں۔

(بخاری شریف جلد 3 کتاب النکاح رقم 59، مشکوۃ شریف جلد 2 صفحہ 147 کتاب النکاح رقم 1، الترغیب ،

marfat.com

الترہیب جلد 3 صفحہ 40 کتاب النکاح)

تشریح وتوضیح: معلوم ہوا کہ شادی کرنا اور نکاح کرنا بدنگاہی اور بدکاری سے بچنے کا ذریعہ ہے۔

تشریح وتوضیح: اس آخری حدیث مبارکہ میں حضور مختارِ کل کائنات ﷺ نے نکاح کے دو جامع ترین فوائد بیان فرما کر دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے کہ یہ دونوں ؑ یعنی نظر اور فرج یعنی شرم گاہ کی حفاظت انسان کو سینکڑوں گناہوں سے بچا سکتے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ حضور پرنور ﷺ کی یہ پاکیزہ سنت اور بھی ہزاروں فوائد اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے مگر یہ فوائد اسی وقت حاصل ہو سکتے ہیں جب حضور تاجدار رسالت ﷺ کے اس فعل مبارک کو سنت سمجھ کر اسلامی طریقہ کے مطابق اس پر عمل کیا جائے۔ نفسانی خواہشات اور بری رسومات کو اس میں دخل نہ ہو۔

چند قابل قدر لمحات

یوں تو انسان کی ساری زندگی ہی قرآن وسنت کے مطابق ہونی چاہئے مگر چند لمحات و مواقع ایسے ہیں۔ جن کا اولاد کے وجود میں آنے سے پہلے لحاظ رکھنا بے حد ضروری ہے کیونکہ اولاد کی پرہیز گاری ان امور سے بھی وابستہ ہوتی ہے

1- نیک عورت کا انتخاب:

قابل غور بات ہے کہ عمدہ سے عمدہ بیج بھی اسی وقت اپنے جوہر دکھا سکتا ہے جب اس کیلئے عمدہ زمین کا انتخاب (Choice) کیا جائے۔ ماں بچے کیلئے گویا زمین کی حیثیت رکھتی ہے، لہٰذا بیوی کے انتخاب کے سلسلے میں مرد کو بہت احتیاط سے کام لینا چاہئے کہ ماں کی اچھی یا بری عادات کل اولاد میں بھی منتقل ہوں گی۔ متعدد احادیثِ کریمہ میں مرد کو نیک، صالحہ اور اچھی عادات کی حامل پاک دامن بیوی کا انتخاب کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ چنانچہ

حدیث نمبر ۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ کسی عورت سے نکاح کرنے کیلئے چار چیزوں کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ ''ایک اس کا مال، دوسرا

marfat.com

اس کا حسب نسب، تیسرا اس کا حسن و جمال اور چوتھا اس کا دین"۔ پھر فرمایا: "تمہارا ہاتھ خاک آلود ہو تم دیندار عورت کے حصول کی کوشش کرو"۔

(بخاری شریف جلد 3 صفحہ 64 کتاب النکاح رقم 81)

تشریح وتوضیح: اس حدیث مبارکہ میں حضور سرکار مدینہ ﷺ نے بیوی کے انتخاب کے وقت اس میں جن صفات کا دیکھنا ضروری ہے۔ان کو مختصر الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

۱-اس کا مال

حضور پرنور ﷺ نے انتخاب بیوی کے وقت جن چیزوں کو پسندیدہ قرار دیا ہے۔اُن میں سب سے پہلے عورت کے مال کو بیان فرمایا ہے۔ کہ اس کا مال دیکھ کہ شادی کرنی چاہئے۔ اس سے عورت کا مالدار ہونا یا اس کے والدین کا مالدار ہونا مراد ہے۔ تا کہ اگر لڑکے کو کوئی پریشانی بن جائے یا رقم وغیرہ کی ضرورت بن جائے تو اس کے کام آسکے۔لیکن اگر لڑکی کا صرف اور صرف مال دیکھ لیا جائے اور باقی تینوں باتوں کو اگر مدنظر نہ رکھا جائے تو بے شمار خرابیاں لازم آئیں گی۔ سب سے پہلے تو دین سے بے پرواہو کر صرف مال و دولت کی بنا پر شادی کرنا حماقت (Stupidity) ہے۔ کیونکہ دولت تو ایک ڈھلتا سایہ ہے اس کا کوئی بھروسہ نہیں۔ صبح کا بادشاہ شام کو فقیر اور شام کا فقیر صبح کو بادشاہ ہوسکتا ہے۔

لیکن اگر لڑکی والے مالدار ہوں تو غریب کا لڑکا ان کا غلام اور خادم بن کر رہ جاتا ہے۔اور اگر دونوں دولت کے نشے میں مدہوش ہوں تو نت نئے فتنے اور فساد ظاہر ہوتے ہیں، حتیٰ کہ لڑائی جھگڑے بلکہ طلاق تک کی نوبت آجاتی ہے، پھر ساری دولت عدالتوں کی ملک ہو کر رہ جاتی ہے۔اسی لئے تو حضور مصلح اعظم ﷺ نے فرمایا ہے کہ

حدیث نمبر ۱۹: حضور پرنور ﷺ نے فرمایا کہ عورتوں سے ان کے مالدار ہونے کی وجہ سے نکاح نہ کرو ہوسکتا ہے ان کا مال نہیں (یعنی میاں بیوی کو) طغیاں ورسرکشی میں مبتلا کر دے۔عورتوں سے دینداری کی بنا پر نکاح کرو۔

(بیہقی شریف جلد 7 صفحہ 129، کنز العمال جلد 16 صفحہ 304)

marfat.com

اس حدیث مبارکہ کے علاوہ ایک اور جگہ پر حضور ﷺ کا فرمان موجود ہے وہ یہ کہ

حدیث نمبر ۲۰: حضور سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی عورت کے ساتھ اس کی عزت (اور مرتبے) کی وجہ سے شادی کی (تا کہ اس کی وجہ سے خود بھی معزز ہو جائے) تو اللہ ﷻ اسے معزز کی بجائے) ذلیل کرے گا اور جس نے کسی عورت کے ساتھ اس کے مال کی وجہ سے شادی کی، (تا کہ اس کی وجہ سے خود بھی مالدار ہو جائے) تو اللہ ﷻ اسے (مالدار کی بجائے) محتاج کرے گا۔ (کنز العمال جلد 16، صفحہ 301)

مذکورہ دونوں حدیثوں سے واضح ہو گیا کہ مال و دولت کے لالچ میں کی ہوئی شادی نفع بخش نہیں ہو سکتی اور پھر اس میں ایک اور فتنے کا بھی اندیشہ ہے اور وہ یہ ہے کہ مال و دولت کی تلاش شادی میں تاخیر کا سبب بھی بن سکتی ہے جس کے نتائج بہت برے نکلتے ہیں۔ جوان اولاد جب نفسانی خواہشات پر قابو نہیں پا سکتی تو حرام کاری اور بدکاری جیسے گناہ کبیرہ کا ارتکاب کر کے نہ صرف یہ کہ اپنے ایمان کی دولت کو کمزور کر بیٹھتی ہے بلکہ جسمانی امراض میں مبتلا ہونے کی وجہ سے شادی کے قابل بھی نہیں رہتی۔ پھر حرام کاری کی وجہ سے صرف اولاد ہی نہیں بلکہ والدین بھی گناہ گار ہوں گے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ

حدیث نمبر ۲۱: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نورِ مجسم ﷺ نے فرمایا کہ جس آدمی کے گھر لڑکا پیدا ہو تو چاہئے کہ اس کا نام اچھا رکھے اور اسے اچھی تعلیم دے اور جب بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کر دے اور اگر لڑکا بالغ ہو گیا اور باپ نے اس کی شادی نہ کی اور اس سے کوئی گناہ سرزد ہو گیا تو اس لڑکے کا گناہ اس کے باپ پر (بھی) ہو گا۔ (مشکوٰۃ شریف جلد 2 صفحہ 157 کتاب النکاح رقم 12، شعب الایمان جلد 6 صفحہ 401 رقم 8666)

اسی طرح لڑکی کے متعلق ارشاد ہے کہ

حدیث نمبر ۲۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور آمنہ لال ﷺ نے فرمایا کہ توریت میں لکھا ہے کہ جس کی لڑکی بارہ برس کی ہو جائے اور وہ اس کا نکاح نہ کرے اور اس لڑکی سے کوئی گناہ سرزد ہو گیا تو وہ گناہ اس کے باپ پر (بھی) ہو گا۔
(مشکوٰۃ شریف جلد 2 صفحہ 157 رقم 13، شعب الایمان جلد 6 صفحہ 402 رقم 8675)

marfat.com

تشریح وتوضیح: ان مذکورہ حدیثوں سے معلوم ہوا کہ باپ نے اگر اپنی بالغ اولاد کی شادی میں تاخیر کی تو اسے بدلے میں اولاد سے جن گناہوں کا صدور ہوگا اس میں باپ بھی مجرم ہے کہ اس نے اولاد کی شادی میں بلاوجہ تاخیر کی اور جوان اولاد اپنی نفسانی خواہشات پر قابو نہ پانے کی وجہ سے گناہ کی مرتکب ہوئی اور اگر ان کی شادی کر دی جاتی تو عین ممکن تھا کہ ایسا نہ ہوتا۔ افسوس (Perentance) آج کل دنیوی رسم و رواج کی وجہ سے شادیوں میں غیر معمولی تاخیر کی جاتی ہے جس کی وجہ سے عشق مجازی بھی پروان چڑھتا ہے اور بے شمار گناہوں کا سلسلہ چلتا ہے۔ کاش کوئی ایسا مدنی رواج قائم ہو جائے کہ بچہ اور بچی جوں ہی بلوغت کی دہلیز پر قدم رکھیں ان کے نکاح ہو جایا کریں کہ ان شاء اللہ عزوجل اس طرح ہمارا معاشرہ بے شمار برائیوں سے بچ جائے گا۔

2-حسب ونسب

حدیث مذکورہ میں عورت سے شادی کے وقت جن چار چیزوں کا دیکھنا مستحب ہے اُن میں عورت کا مال کے بعد جس چیز کا دیکھنا بہتر ہے وہ عورت کا حسب ونسب ہے۔ اس سے مراد عورت کے گھر، خاندان اور آباؤ اجداد کو بھی دیکھنا چاہئے۔ اس کی تہذیب اور اس کی عقل ودانش سب پر غور کرنا چاہئے کہ اولاد پر اس کا اثر ہوتا ہے۔ اسی لئے علماء فرماتے ہیں کہ

> ''عورت کے گھر والوں سے یہ نہیں پوچھنا چاہئے کہ آپ کی بیٹی نے کس جامعہ سے تعلیم حاصل کی بلکہ یہ پوچھنا چاہئے کہ اس کا بچپن، جوانی، اور دیگر زندگی کیسے گھرانے میں گزری''۔

ہمیں اپنی سوچ مدنی رکھتے ہوئے یہ کوشش کرنی چاہئے کہ نکاح ایسی لڑکی سے کیا جائے کہ جس کے والدین نیک وصالحہ ہوں۔ لڑکی کی والدہ اپنے شوہر کی اطاعت گزار ہو کہ اگر لڑکی کی ماں اپنے شوہر کی اطاعت گزار ہوگی اور اپنے شوہر سے سچی محبت کرنے والی اور دل سے عزت کرنے والی ہوگی تو ظاہر ہے کہ یہ لڑکی بھی اپنے ہونے والے شوہر کے ساتھ اسی طرح پیش آئے گی۔ کیونکہ صحبت اثر رکھتی ہے۔ اس لئے شادی دیکھ کر کرنی چاہئے نا کہ صرف مال ودولت، جہیز میں گاڑی، بنگلہ، ویزہ دیکھیں۔ بلکہ لڑکی کی تربیت، شرافت، شرم و

marfat.com

حیاء، اخلاق، حرکات وسکنات، دین سے لگاؤ دیکھیں۔ پھر شادی پر آمادہ ہوں ان شاء اللہ عزوجل فائدہ ہوگا۔

3-عورت کا حسن وجمال

عورت کا مال اور حسب ونسب دیکھنے کے بعد جو دیکھنے والی چیز ہے وہ ہے عورت کا حسن و جمال جو کہ ایک طرح سے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ بہت سے مرد حضرات اور ان کے والدین وبہنیں وغیرہ فقط عورت کے ظاہری کیے ہوئے میک اپ کو دیکھ کر ہی راضی ہو جاتے ہیں۔ اور جلدی سے رشتہ طے کر لیتے ہیں۔ لیکن پھر جب ظاہری میک اپ اترتا ہے اور حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے تو اس وقت اپنے کیے ہوئے فیصلے پر افسوس (Repentance) ہوتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ لڑکی کو میک اپ کے بغیر دیکھا جائے تا کہ بعد میں ندامت نہ اٹھانی پڑے۔

ایک غور طلب مسئلہ:

مرد جس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے اسے اس نیت سے دیکھنا جائز ہے کہ ان دونوں کے درمیان محبت بڑھے۔ اس پر دلیل ذیل حدیث مبارکہ ہے۔ چنانچہ

حدیث نمبر ۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا میں نے ایک انصاریہ عورت سے نکاح کیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اس کو دیکھ لیا ہے؟ اس شخص نے عرض کیا نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اسے دیکھ لو۔ کہیں انصار کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے۔ (یعنی انصاری عورتیں قد کی چھوٹی ہوتی ہیں)

(مسلم شریف جلد 3 صفحہ 833 کتاب النکاح رقم 3381، مشکوٰۃ شریف جلد 2 صفحہ 150 کتاب النکاح رقم 18)

اس حدیث کے علاوہ ایک اور حدیث میں اس کی وجہ بتلائی گئی ہے۔

حدیث نمبر ۲۴: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا تو مجھ سے حضور نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے اُسے دیکھ لیا ہ۔ میں نے کہا نہیں۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے دیکھ لو کہ یہ دیکھنا تم دونوں کے درمیان محبت کا باعث ہو

marfat.com

گا۔

(ترمذی شریف کتاب النکاح، ابن ماجہ شریف کتاب النکاح، مشکوٰۃ شریف جلد 2 صفحہ 152 کتاب النکاح رقم 27)

تشریح وتوضیح: حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی (علیہ الرحمۃ) لکھتے ہیں: ''مگر بہتر یہ ہے کہ پیغام سے پہلے دیکھا جائے اور وہ بھی کسی بہانہ (Pretence) سے کہ عورت کو پتہ نہ چلے تا کہ ناپسندیدگی کی صورت میں عورت کو رنج نہ ہو۔ (مزید لکھتے ہیں کہ) دیکھنے سے مراد چہرہ دیکھنا ہے۔ کہ حسن وقبح چہرے میں ہی ہوتا ہے۔ اور اس سے مراد ہی صورت ہے جو ابھی عرض کی گئی یعنی کسی بہانہ سے دیکھ لینا یا کسی معتبر عورت سے دکھوا لینا نہ کہ باقاعدہ عورت کا انٹرویو کرنا''۔ (مرأۃ المناجیح جلد 5 صفحہ 11)

نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنے میں مذاہب اربعہ:

حضرت علامہ نووی (علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ حضرت امام شافعی حضرت امام مالک، حضرت امام احمد اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ (رحمۃ اللہ علیہ) کے نزدیک یہ مستحب ہے کہ جو شخص کسی عورت سے نکاح کا ارادہ رکھتا ہو وہ نکاح سے پہلے اس عورت کو دیکھ لے۔

(شرح صحیح مسلم جلد 1 صفحہ 456 مطبوعہ نور محمد کراچی)

جس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ اگر اس کو دیکھنے کی ترکیب نہ بن سکے تو اس شخص کو چاہئے کہ اپنے گھر کی کسی عورت کو بھیج کر دِکھوا لے وہ آکر اس کے سامنے سارا حلیہ و نقشہ وغیرہ بیان کر دے تا کہ اسے اس کی شکل وصورت کے متعلق اطمینان ہو جائے۔

(ردالمختار جلد 9 صفحہ 611)

اسی طرح عورت اس مرد کو جس نے اس کے پاس پیغام بھیجا دیکھ سکتی ہے۔ اگر چہ اندیشہ شہوت ہو مگر دیکھنے میں دونوں کی نیت یہی ہو کہ حدیث مبارکہ پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔

(ردالمختار جلد 9 صفحہ 610)

4-عورت کا دین

کسی بھی عورت سے نکاح کرتے وقت اس میں سب سے پہلی خوبی دینداری کو دیکھنا چاہئے کہ آیا وہ دین سے کتنی لگن رکھنے والی ہے۔ کیونکہ اگر وہ دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والی ہو

marfat.com

گی یعنی اللہ عزوجل کے سارے احکامات کو پورا کرنے والی اور حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اگر زندگی گزارنے والی ہو گی تو اس کے بہت زیادہ فائدے آپ کو حاصل ہو سکتے ہیں۔ مثلاً ازدواجی زندگی پائیدار خوش گوار، باوقار اور باہم پیار و محبت سے بھرپور ہو گی۔

آپ دیکھیں گے کہ شادی حقیقتاً خانہ آبادی ڈھیروں خوشیاں لانے کا سبب بنے گی اور آنے والی نسل بھی ایک باشعور اور باپردہ خاتون کی گود میں پرورش پا کر امت مسلمہ کیلئے ایک عظیم نعمت بن سکتی ہے۔ شادی کیلئے عورت کے انتخاب (Selection) کے وقت سب سے پہلے یہی صفت تلاش کرنا ہر مسلمان کیلئے بہت زیادہ ضروری ہے۔ یہ بات ہر مرد کو سمجھ لینی چاہئے کہ دینِ اسلام ہی وہ واحد دین ہے۔ جو لڑکی کو شوہر، ساس و سسر کے، نند و بھاوج کے غرض کے تمام گھر والوں کے اور ساری دنیا کے لوگوں کے، حتیٰ کہ جانوروں کے حقوق ادا کرنا بھی سکھاتا ہے۔ دین ہی اس کو جھوٹ، وعدہ خلافی، بدتمیزی، غیبت، دغابازی، فلموں ڈراموں سے نفرت، بے حیائی اور بے وفائی جیسے امور سے بچاتا ہے۔ جس سے زندگی کی گاڑی ٹھیک ٹھیک چلتی ہے۔ دین ہی نفسانی خواہشات اور شیطان کی بات ماننے اور اس کے پسندیدہ کاموں سے روکتا ہے۔ دین ہی بچوں کی اصلاح و تربیت اور ان کو حسن اخلاق و آداب، عزت و شرافت اور شرم و حیا سکھلانے میں مددگار بنتا ہے۔ نہ کہ صرف دولت و حسن۔

پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! نکاح کا مقصد باہمی موافقت، آپس میں الفت و محبت پر موقوف ہے۔ قیامت کے دن تمام تعلقات ختم ہو جائیں گے۔ اور اگر کوئی اس دن تعلق قائم رہے گا تو وہ دین کا ہی تعلق جو کہ قائم رہے گا۔ اسی لئے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت سے شادی کرنے سے پہلے یہ دیکھو کہ وہ دیندار ہے۔ یعنی دین کی سمجھنے والی ہے کہ نہیں چنانچہ

حدیث نمبر ۲۵: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حبیب پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تقویٰ کے بعد مومن کیلئے نیک بیوی سے بہتر کوئی چیز نہیں اگر اسے حکم کرتا ہے تو وہ اطاعت کرتی ہے اور (اگر مرد) اسے دیکھے وہ خوش کر دے اور اس پر قسم کھا بیٹھے تو قسم سچی کر دے اور وہ کہیں چلا جائے تو اپنے نفس اور شوہر کے مال میں بھلائی کرے۔ (یعنی

marfat.com

خیانت وضائع نہ کرے)(ابن ماجہ شریف جلد 1 صفحہ 521 کتاب النکاح رقم 1924)

حدیث نمبر ۲۶: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک دنیا استعمال کی چیز ہے۔ لیکن اس کے باوجود نیک اور صالحہ عورت دنیا کے مال ومتاع سے بھی افضل وبہترین ہے۔

(ابن ماجہ شریف جلد 1 صفحہ 521 کتاب النکاح رقم 1922)

حدیث نمبر ۲۷: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا ساز وسامان کی جگہ ہے اور اس کا بہترین سرمایہ نیک عورت ہے۔

(مسلم شریف جلد 2 صفحہ 1090 کتاب الرضاع رقم 1467، نسائی شریف جلد 2 صفحہ 69 کتاب النکاح رقم 3232، صحیح ابن حبان جلد 9 صفحہ 340 رقم 4031، مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 168 رقم 6567، طبرانی اوسط جلد 8 صفحہ 281 رقم 8639)

حدیث نمبر ۲۸: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حسن کی وجہ سے نکاح نہ کرو اور نہ ہی ان کے مال کی وجہ سے نکاح کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کا حسن اور مال انہیں سرکشی اور نافرمانی میں نہ مبتلا کر دے۔ بلکہ ان کی دینداری کی وجہ سے ان کے ساتھ نکاح کرو۔ کیونکہ چپٹی ناک، اور سیاہ رنگ والی کنیز دین دار ہو تو بہتر ہے۔

(ابن ماجہ شریف جلد 1 صفحہ 521 کتاب النکاح رقم 1926)

حدیث نمبر ۲۹: حضور طہ ویٰس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اچھے خاندان میں شادی کرو اس لئے کہ خاندانی اثرات سرایت کرتے ہیں۔ (کنز العمال جلد 16 صفحہ 125 رقم 44552)

تشریح وتوضیح: معلوم ہوا کہ شادی کے خواہش مند ایسی بیویوں کا انتخاب کریں جو نیک وصالح ماحول میں پلی بڑھی ہوں۔ جنہوں نے ایسے گھر میں پرورش پائی ہو جو شرافت و پاکدامنی کا گہوارہ (Swing) ہو۔ ایسے والدین کی اولاد ہوں جو خاندانی لحاظ سے شریف النفس اور آباء واجداد کے لحاظ سے مکرم ومحترم ہوں۔ کیونکہ اس کا اثر اولاد پر بھی پڑتا ہے۔

marfat.com

منگنی کے آداب واحکام

عورت کو نکاح کا پیغام اور دعوت دینا اور بات چیت کے بعد شادی کا عہد کرنا اور شادی کی بات پکی و پختہ کر لینا منگنی کہلاتا ہے۔ منگنی شادی کرنے کا عہد ہوتا ہے۔ اور اس کے ضمن میں ایک خاص بات یہ ہے کہ جب ایک دفعہ کسی سے پختہ عہد کر لیا جائے تو پھر اس عہد کو توڑنا (Break) جائز نہیں۔ کیونکہ عہد کو توڑنا شرعاً مذموم و بیجا و قابل مواخذہ ہے چنانچہ امام اہل سنت، مجدد دین وملت، اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''مخطوب منہ (جسے منگنی کا پیغام دیا ہو) کا اپنے اقرار سے پھرنا اور خاطب اول کو زبان دے کر دوسرے سے قصد تزوج کرنا شرعاً مذموم و بیجا و قابل مواخذہ ہے''۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 5 کتاب النکاح)

لیکن وعدہ منگنی کا توڑنا کسی عذر شرعی کی بنا پر ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں چنانچہ محبوب مرشد، امام اہل سنت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اور اگر در حقیقت کوئی عذر مقبول پیدا ہوا اور اس نکاح میں اس نے حرج شرعی سمجھا اور خاطب ثانی کو حق دختر میں بہتر جانا تو شرع مطہر ہرگز اس پر لازم نہیں کرتی کہ تو اپنی زبان پالنے کیلئے محذور شرعی گوارا یا دیدہ و دانستہ بیٹی کے حق میں برا کرنے نیک و بد ہر کامل نظر ذمہ پدر واجب وضرور اور آدمی نہ تبدیل رائے سے محفوظ و مصئون نہ کسی وقت بعض مصالح پہ نہ اطلاع پانے سے مامون یہ تو صرف اقرار ہی تھا۔ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے در بارۂ قسم ہمیں حکم دیا کہ اگر تم کسی بات پر قسم کھا بیٹھو پھر خیال میں آئے کہ اس کا خلاف شرعاً بہتر ہے تو اس بہتر ہی پر عمل کرو اور قسم کا کفارہ دے دو''۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 5 کتاب النکاح)

لہٰذا اگر نکاح کے بعد ناچاقی کا قوی اندیشہ ہو تو منگنی توڑ سکتے ہیں۔

اور اس کے علاوہ اپنے کسی دوسرے بھائی کی کی ہوئی منگنی پر منگنی نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ مسلمان کو اپنے مسلمان بھائی کی منگنی پر منگنی کرنا حرام ہے۔ بلکہ اس پر آقا علیہ السلام فرماتے

marfat.com

ہیں کہ

حدیث نمبر ۳۰: کوئی آدمی اپنے مسلمان (بھائی) کی منگنی پر منگنی نہ کرے، یہاں تک کہ وہ خود ہی منگنی چھوڑ دے یا اس کو (منگنی کی) اجازت دے دے۔

(جامع صغیر جلد 2 حدیث نمبر 7666)

منگنی کرتے وقت کے چند مدنی پھول

- منگیتروں کو چاہئے کہ وہ شادی کرنے سے پہلے اپنا اپنا طبی معائنہ (Medical Test) کروالیں تا کہ دونوں کی صحت وسلامتی کے بارے میں یقین ہو جائے کہ لڑکی اور لڑکے دونوں پر لازم ہے کہ وہ کسی سپیشلسٹ سے اپنا طبی معائنہ کروائیں۔ تا کہ بعد میں کوئی پریشانی لاحق نہ ہو۔

جنسی طبی معائنہ کروانے کی وجوہات

1- لڑکی یا لڑکے میں سے کوئی اگر کسی پوشیدہ مرض میں مبتلا ہو تو اس کا بروقت پتہ چل جاتا ہے۔
2- اگر دونوں میں سے کسی کو علاج کی ضرورت ہو تو شادی سے پہلے علاج کروانے کا موقع مل جاتا ہے۔
3- شادی سے پہلے لڑکے اور لڑکی کو طبی معلومات حاصل ہو جاتی ہیں۔ جن پر عمل کر کے وہ اپنی ازدواجی زندگی کو صحیح سلامت گزار سکتے ہیں اور وہ ازدواجی زندگی کے دوران ایسی حرکات سے اجتناب کریں گے جو ان کیلئے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہیں۔
4- طبی معائنہ کروانے سے اس بات کا پتہ چلے گا کہ لڑکی اور لڑکے کے آلات جنسیہ درست ہیں یا نہیں۔ لڑکا اگر کسی خطرناک جنسی بیماری میں مبتلا ہے مثلاً ''آتشک'' وغیرہ میں یا اس کے عضو خاص میں کوئی مسئلہ ہے یا کوئی اور جنسی خطرناک بیماری ہے تو بروقت پتہ چل سکتا ہے۔
5- اسی طرح شادی سے پہلے لڑکی کو بھی کسی ماہر لیڈی ڈاکٹر سے اپنے اعضاء تناسل چیک

marfat.com

کروالینے چاہئیں تا کہ پتہ چل سکے کہ لڑکی کا پردہ بکارت سلامت ہے یا نہیں۔نرم ہے یا سخت ہے اور یہ کہ وہ بہت نازک ہے یا مضبوط ہے تا کہ شب زفاف کے بعد لڑکا اس پر کوئی الزام تراشی نہ کر سکے کہ میں نے کوئی خون نہیں دیکھا یا کوئی اور بات وغیرہ۔اسی طرح یہ بھی معلوم ہو سکے کہ کیا لڑکی کے بظر یعنی شرمگاہ کے اوپر والے حصے میں ایک چھوٹا سا دانہ جو شہوت کے وقت ابھر جاتا ہے کیا وہ سوجا ہوا تو نہیں یا اس میں کوئی رکاوٹ تو نہیں کیونکہ ان تمام چیزوں کا علاج ممکن ہے۔

6- بلڈ گروپ چیک کروانا چاہئے تا کہ پتہ چل سکے کہ حمل ٹھہرنے کا قوی امکان ہے اور پیدا ہونے والا بچہ کسی بیماری میں مبتلا تو نہیں ہوگا۔

7- لڑکے کو اپنے عضو خاص کو چیک کروانا چاہئے کہ وہ سکڑا ہوا یا بالکل اندر تو نہیں دھنسا ہوا یا ابھی ختنہ تو نہیں ہونے والا کیونکہ لڑکے کا اگر ختنہ نہ ہوا ہو تو شادی کے بعد عورت میں مختلف بیماریاں پیدا کر سکتا ہے اور غیر مختون ہونے کیوجہ سے عضو خاص میں جراثیم اور میل کچیل نفرت کا باعث بنتے ہیں۔

مذکورہ بالا چیزوں کے بارے میں معلومات کرنا منگنی کرنے والے لڑکے اور لڑکی دونوں کیلئے سود مند ہو سکتا ہے جس کی وجہ ان کا شادی کا بندھن زندگی بھر مضبوط اور مستحکم رہے گا۔

دولہا کیلئے مباشرت کے وقت بیوی کی خواہش کے متعلق معرفت کا ہونا

خاوند پر ضروری ہے کہ وہ اپنی بیوی کی جنسی خواہشات کی تسکین کے بارے میں جانے اور اس کو پوری پوری تسکین فراہم کرے تا کہ وہ جماع کی لذت سے پوری پوری طرح لطف اندوز ہو۔

محققین نے ازدواجی زندگی کے حوالے سے اس طرف پوری پوری توجہ دی ہے اور اپنی کتابوں میں اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے۔انہوں نے کہا ہے کہ خاوند پر ضروری ہے کہ وہ عورت کی جنسی خواہش بڑھانے کے ان طریقوں کو اپنائے جن سے اس میں جنسی برانگیختگی پیدا ہو اور جب وہ جماع کریں تو دونوں کو پوری پوری تسکین حاصل ہو، اگر خاوند

marfat.com

اپنی بیوی کی جنسی خواہش کی تسکین کے طریقوں (Manners) کو نہیں جانتا تو اس طرح عورت میں جسمانی اور نفسانی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ بس وہ خاوند جس کو سرعت انزال ہو یا وہ جماع کے وقت اپنی بیوی کی پوری طرح جنسی تسکین نہ کر سکتا ہو تو ایسی صورت میں عورت کی شرمگاہ کا اندرونی نظام سکڑ جاتا ہے، پس جب ایسی حالت میں خاوند اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے، تو عورت اپنی شرمگاہ میں تکلیف محسوس کرتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جماع سے قبل اگر خاوند بیوی باہم ملاعبت نہ کریں یعنی ایک دوسرے سے چھیڑ چھاڑ نہ کریں تو اس طرح عورت کی شرمگاہ میں رقیق اور ملین مادہ پیدا نہیں ہوتا اور عورت کی شرمگاہ کا اندرونی حصہ بدستور سکڑا رہتا ہے تو اس وجہ سے عورت کو تکلیف ہوتی ہے۔ عورت کی شرمگاہ کے اندرونی حصے میں سکڑاؤ کے باعث پیدا ہونے والی تکلیف کی دو وجوہات ہیں: ایک جسمانی، دوسری نفسیاتی۔

جسمانی وجہ

عورت کی شرمگاہ کے سکڑاؤ کا جسمانی سبب یا تو یہ ہے کہ کبھی کبھی طبعی اور فطری طور پر عورت کی شرمگاہ تنگ ہوتی ہے یا یہ کہ خاوند کا آلۂ تناسل بہت موٹا ہو تو اس وجہ سے تکلیف ہو یا یہ کہ پردہ بکارت کے زائل ہونے کا زخم ابھی مندمل نہ ہوا ہو یا یہ کہ رحم کی اندرونی نالیوں میں کوئی زخم ہو یا یہ کہ فرج سے زخم تک کی نالی چھوٹی ہو یا اس وجہ سے تکلیف ہوتی ہے کہ رحم میں حساسیت زیادہ ہو۔

نفسیاتی وجہ

نفسیاتی اثر اس وجہ سے ہوتا ہے کہ عورت اپنے پردہ بکارت کے زائل ہونے کے خوف سے متردد رہتی ہے جس سے اسے تکلیف زیادہ ہوتی ہے یا نفسیاتی سکون نہ ہونے کی وجہ سے عورت جماع کی طرف راغب نہیں ہوتی۔

اگر یہ تمام تکالیف جسمانی وجوہات کی بنا پر ہوں تو ان کا علاج کسی امراض نسواں کی ماہر ڈاکٹر سے کروانا ممکن ہے کہ رحم کی سوزش یا پردہ بکارت کے زائل ہونے سے جو زخم

marfat.com

ہوئے ہیں ان کا علاج ممکن ہے۔اسی طرح اگر عورت کی شرمگاہ کی اندرونی نالی تنگ ہے تو اس کو بھی تدریجاً کھولا جا سکتا ہے تا کہ جماع کے دوران کوئی دقت پیش نہ آئے یا اس کیلئے کوئی چکنی کریم وغیرہ استعمال کروائی جائے گی، پس اگر کسی نفسیاتی سبب کی وجہ سے تکلیف ہے تو عورت سے خوف اور ڈر کو ختم کرنے کی وجہ تلاش کی جا سکتی ہے مثلاً شوہر بیوی کو اعضاء تناسل کی کارکردگی سمجھائے اور بتائے کہ ہر عورت کا پردہ بکارت زائل ہوتا ہے لیکن اس سے زیادہ تکلیف نہیں ہوتی۔اسی طرح جب عورت میں شہوت پیدا ہوتی ہے تو اس کی شرمگاہ میں رطوبت (Moisture) پیدا ہوتی ہے جو شرمگاہ کو اندر سے نرم و ملائم کر دیتی ہے جس سے اندرونی حصہ کھل جاتا ہے۔رحم کی نالی کی تنگی جنسی ملاپ سے ختم ہو سکتی ہے۔اور زوجین کے درمیان جماع کا عمل ایسا اہم رابطہ ہے جو دونوں کو ملاتا ہے۔اس سے بڑھ کر یہ کہ عورت اپنے بچے کی ماں بننے کیلئے تیار ہو جائے جس کیلئے ماں کے دل میں محبت اور شفقت کثرت سے ہوتی ہے۔عورت کی شرمگاہ اور رحم کی نالی کا تنگ ہونا ہی کوئی ایسا بڑا سبب نہیں جس کی وجہ اسکو جماع کے دوران تکلیف ہوتی ہے بلکہ کئی ایسے دیگر اسباب بھی موجود ہیں جو جماع کے دوران تکلیف کا باعث بنتے ہیں مثلاً رحم کا پیچھے کی طرف جھکاؤ اور یہ یا تو عورت کی شرمگاہ سے رحم تک جانے والی نالی کے چھوٹا ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے یا خاوند کے عضو تناسل کے لمبا ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے کہ جماع کے دوران جب مرد کا عضو تناسل رحم کے منہ تک پہنچتا ہے تو یہ عورت کیلئے سخت تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔ایک تکنیکی اور تخلیقی مشکل اور بھی ہے اگر چہ بہت کم ہوتی ہے لیکن اس کے بارے میں جاننا بھی ضروری ہے۔وہ یہ کہ بعض لڑکیوں میں پردہ بکارت بہت سخت ہوتا ہے جو شب زفاف میں جماع کے دوران نہیں پھٹتا تو ایسی حالت میں خاوند جب خون کا کوئی نشان نہیں دیکھتا (جو پردہ بکارت کے وقت نکلتا ہے) تو اپنی بیوی کے بارے میں اس میں بدگمانی (Suspicious) پیدا ہو جاتی ہے۔لہٰذا ایسی حالت کے بارے میں جاننا بھی ضروری ہے تا کہ پاکدامن دوشیزاؤں کو بدکاری اور فحاشی کی تہمت سے بچایا جا سکے، پس اگر خاوند اپنی بیوی میں بعض ایسے نقائص دیکھے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے دل کے اطمینان کیلئے اس کی پوری تحقیق کرے، پھر اس

marfat.com

خاوند پر ضروری ہے کہ وہ جماع کے وقت ان چیزوں کا خیال رکھے تا کہ عورت کو زیادہ تکلیف نہ ہو۔ اس وجہ سے خاوند پر یہ بھی ضروری ہے کہ وہ ایسی حرکات سے پرہیز کرے جن سے عورت کو خوف آتا ہے تا کہ جماع کے وقت دونوں پر سکون حالت میں ایک دوسرے سے لطف اندوز ہو سکیں۔ یہ ساری تحقیق اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جماع کے وقت خاوند کے بیوی سے پوری طرح جنسی تسکین حاصل نہ کرنے کے اسباب ایسے ہیں ک خاوندان باتوں سے ناواقف ہوتا ہے کہ اس کی بیوی میں کس طرح شہوت متحرک ہوتی ہے یا اس کو پتہ ہوتا ہے لیکن جماع کے وقت ان کا لحاظ نہیں رکھتا، اس لئے خاوند کو اس بات کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ جماع سے پہلے بوس و کنار اور باہم چھیڑ چھاڑ سے اس بات کا پتہ چلائے کہ اس کی بیوی میں شہوت کیسے متحرک ہوتی ہے۔ اس بات کو معلوم کر لینے سے دونوں کو جماع کے وقت پوری تسکین اور دلی اطمینان حاصل ہوگا اور دونوں ایک دوسرے سے اچھی طرح لطف اٹھائیں گے۔ اگر ان چھوٹی چھوٹی باتوں کو ملحوظ خاطر نہ رکھا جائے تو اچھی طرح جنسی تسکین نہ ہونے کے باعث ان دونوں میں نفرت پیدا ہو گی جس سے خاندانی وازدواجی زندگی تباہ ہو کر رہ جائے گی۔ وہ عورت جس میں جنسی خواہش زیادہ ہو اس کے خاوند کو اس بات پر پوری توجہ دینی چاہئے کہ اس کی بیوی کی جنسی تسکین کیسے صحیح طور پر پوری ہو سکتی ہے کیونکہ ایسی عورتیں جو زیادہ شہوت والی ہوتی ہیں۔ اگر اپنے خاوندوں سے پوری طرح جنسی تسکین حاصل نہ کر سکیں تو وہ پھر دوسرے مردوں کی طرف مائل ہوتی ہیں۔ اس بات کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے خاوند اپنی بیوی کو ضائع کرنے کی صورت میں گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ اکثر مردوں کو خوبصورت حسین وجمیل عورتیں نہیں ملتیں بلکہ گندمی رنگ کی یا چھوٹے قد کی یا ظاہری حسن و جمال اور خوبصورت جسم سے عاری مل جاتی ہیں تو اس صورت میں عورت کی جنسی خواہش تو ویسے ہی رہتی ہے البتہ خاوند کے ذہن میں مذکورہ وجوہات (Reasons) کی بنا پر فتور پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن عورت کیسی ہی ہو خاوند پر ضروری ہے کہ وہ اپنی بیوی کی جنسی تسکین کا پوری طرح خیال رکھے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ گنہ گار ہوگا۔ وہ خاوند جو اپنی بیوی کی جنسی رغبت کا صحیح پتہ چلا لیتا ہے

marfat.com

اوراس کا اہتمام کرتا ہے تو ایسی صورت میں وہ اپنی بیوی کی طرف سے گہری محبت اور خالص پیار حاصل کرتا ہے۔ یہی پیار و محبت ازدواجی زندگی میں قیمتی متاع ہے۔

منگنی کی تقریب

جب منگنی کا وقت آتا ہے تو دونوں طرف سے ایسے مطالبات پیش کیے جاتے ہیں جن میں ہر ایک کی خواہش ہوتی ہے کہ دوسرے کا سارا دھن دولت میرے ہی پاس آجائے اور وہ خود چاہے تہی دست کیوں نہ ہو جائے۔ پھر منگنی کے دن برادری کے اجتماع سے جو میلہ لگتا ہے وہ ان کا دیوالیہ نکال دیتا ہے۔ اس کے بعد شادی ہونے تک لڑکے والوں کی طرف سے عیدی دینا لازم سمجھا جاتا ہے۔ جب تاریخ کا تعین ہوتا ہے تو اس میں بھی بہت فضول خرچی کی جاتی ہے اور بعض حضرات ان موقعوں پر بینڈ باجے اور فلموں تک کا انتظام کرتے ہیں۔

نقصانات

منگنی میں ایک دوسرے سے روپے پیسے کے مطالبات بہت نامناسب بات ہوتی ہے بالخصوص لڑکی والوں کیلئے مقام غور ہے کہ جب جگر کا ٹکڑا دے دیا تو اب زیور کا ٹکڑا چہ معنیٰ دارد؟ اور اگر یہ لڑکی کے عوض میں ہو تو سخت حرام ہے اسی طرح لڑکے والوں کو بھی یہ لائق نہیں کہ لڑکی کے ساتھ ان کا دھن دولت بھی چھین کر انہیں مصائب و آلام کے بھنور میں ڈال دیں۔ ان مطالبات کا دوسرا نقصان یہ ہے کہ بسا اوقات انہیں سودی قرض لے کر پورا کیا جاتا ہے اور قرآن پاک میں اللہ ﷻ کا فرمان ہے کہ

وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا۔

جس طرح اللہ ﷻ نے قرآن پاک میں سود کو حرام فرمایا ہے اسی طرح حضور پر نور ﷺ نے بھی سود کی حرمت و نقصان کو بیان فرمایا ہے چنانچہ

حدیث نمبر ۳۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار ﷺ نے سود کھانے والے اور سود کھلانے والے اور سود کے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی اور یہ فرمایا کہ یہ سب گناہ میں برابر ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف جلد 1 صفحہ 246)

marfat.com

حدیث نمبر ۳۲: حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سود کا ایک درہم جان بوجھ کر کھانا چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ سخت اور بڑا گناہ ہے۔

مسئلہ: سود کی حرمت قطعی اور یقینی ہے جو سود کو حلال بتائے یا جانے وہ کافر ہے۔ وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ کیونکہ ہر حرام قطعی کو حلال جاننے والا کافر ہے۔ (خزائن العرفان صفحہ 69)

اس لئے ہمیں سود جیسی لعنت سے پرہیز کرنا چاہئے۔

یہی نہیں بلکہ ہر عید پر عیدی دینا بھی اکثر صرف اپنی اہمیت جتلانے کیلئے ہوتا ہے۔ کسی کی امداد مقصود نہیں ہوتی۔ اس لئے یہ سب ریاکاری کی وجہ سے اسراف اور فضول خرچی میں شمار ہوگا۔ اور اللہ عزوجل فضول خرچی کے متعلق فرماتا ہے کہ

كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا ۔ (سورۃ الاعراف آیت نمبر 13)

معلوم ہوا کہ فضول خرچی سے بچنا بہتر ہے۔

شادی والا ہفتہ

شادی کے قریب ایک ہفتہ پہلے سے لے کر شادی کے دن تک مندرجہ ذیل افعالِ غیر شرعیہ کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔ جن کی شریعت میں کوئی وقعت نہیں۔

- ہر رات محلے کی عورتوں کا لہو ولعب رقص وناچ اور گانوں کے لئے جمع ہونا۔
- شائقین کیلئے تماشہ کا اہتمام۔
- فحش وگندے گانوں کیلئے سپیکر کا اہتمام۔
- سی-ڈی، وی-سی-آر پر گندی فلمیں دکھانے کا پروگرام کرنا۔
- رسم حنا یعنی مہندی لگانا۔

ان کے علاوہ بھی مختلف مقامات پر کئی رسمیں ادا کی جاتی ہیں جن کا شمار نہیں۔

نقصانات:

ان مذکورہ پانچ اُمور میں سے پہلے چار میں بلکہ اس کے علاوہ بھی کثیر مواقع پر جو چیز

marfat.com

مشترک طور پر اور عام طور پر پائی جاتی ہے۔ وہ ''گانا باجا'' ہے۔ جس کی شریعت میں ممانعت آئی ہے چنانچہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّ یَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ۔

(پارہ ۲۱ سورۃ لقمان آیت نمبر ۶)

''اور کچھ لوگ کھیل کی بات خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے اور اسے ہنسی بنالیں ان کیلئے ذلت کا عذاب ہے''۔ (کنزالایمان)

پیارے اسلامی بھائیو! صوفیا فرماتے ہیں ک جو چیز اللہ عزوجل کے ذکر سے غافل (Negligent) کرے وہ ''لہوالحدیث'' میں داخل ہے حرام ہے۔ (نورالعرفان)

اوراس بات سے کسی کو بھی انکار نہیں کہ مروجہ گانے باجے ڈھول ڈھمکے سبھی یقیناً اللہ عزوجل کے ذکر سے غافل کرتے ہیں کہ ان میں مشغول ہونے والے فرض نماز بھی چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ نیز حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم اس آیت کریمہ میں ''لہو الحدیث'' سے مراد عناد (گانا) ہے۔ اس کے علاوہ بہت سی احادیث میں گانے باجے کی برائی کو بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ

حدیث نمبر ۳۳: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ راگ اور گانا دل میں اس طرح نفاق اگاتا ہے جس طرح پانی کھیتی اگاتا ہے۔ اور ذکر دل میں اس طرح ایمان اگاتا ہے جس طرح پانی کھیتی اگاتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف جلد 2 صفحہ 411، بیہقی شریف جلد 10 صفحہ 377)

حدیث نمبر ۳۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو آوازیں دنیا اور آخرت میں ملعون (Damned) ہیں۔

(i) آسائش کے وقت گانا بجانا (ii) اور دوسرا مصیبت کے وقت بین کرنا۔

(کنزالعمال جلد 15 صفحہ 219 رقم 40661، فتاویٰ رضویہ جلد 24 صفحہ 122)

حدیث نمبر ۳۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی گانے والی گویّا کے پاس بیٹھ کر اس کا گانا سُنے تو اللہ عزوجل قیامت کے دن اس کے دونوں

marfat.com

کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈال دے گا۔

(کنزالعمال جلد15 صفحہ220 رقم40669، فتاویٰ رضویہ جلد24 صفحہ123)

ان احادیث مذکورہ سے معلوم ہوا کہ گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے اور اس کے علاوہ یہ کہ آسائش کے وقت گانے والے کو ملعون کہا گیا ہے اور علاوہ ازیں جو گانا سنے گا اس کے دونوں کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈال دیا جائے گا اس لئے اس سے بچنا بہت بہتر ہے۔

تماشہ اور لاؤڈ سپیکر پر گانے چلانا

تماشہ میں لغویات جھوٹی اور بے ہودہ باتیں ہوتی ہیں۔ جو شرعاً ناجائز ہیں۔ چنانچہ

حدیث نمبر ۳۶: حضور سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی جھوٹی بات سنا کر لوگوں کو ہنساتا ہے اس کیلئے ہلاکت ہے۔ (مشکوٰۃ شریف جلد2 صفحہ413)

اور سپیکر میں فحش گانے سننا تماشہ سے بھی بدتر فعل ہے کیونکہ تماشہ میں تو وہی حضرات شامل ہوتے ہیں جن کی نگاہوں سے شرم وحیاء کے پردے اٹھ گئے ہوں مگر سپیکر کی آواز ان پاکیزہ لوگوں اور پاکدامن عورتوں کے کانوں سے بھی ٹکراتی ہے جو اس سے سخت بیزار ہوتی ہیں۔ اور غیرت ایمانی کا تقاضہ بھی یہی ہے۔ کہ اس طرح کی برائی سے مکمل طور پر بیزاری کا اظہار کیا جائے جیسا کہ حدیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ

حدیث نمبر ۳۷: حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک راستہ میں تھا کہ آپ نے ایک باجے کی آواز سنی تو اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں لگالیں اور راستہ سے ہٹ گئے اور دوسری طرف چلنے لگے پھر دور جا چکنے کے بعد مجھ سے فرمایا اے عبداللہ! کیا تم کچھ سن رہے ہو میں نے کہا نہیں تب آپ نے اپنی انگلیاں کانوں سے نکالیں فرمایا میں حضور پرنور ﷺ کے ساتھ تھا تو آپ نے بانسری کی آواز سُنی تو یونہی کیا جو میں نے کیا۔ حضرت نافع فرماتے ہیں میں اس وقت چھوٹا تھا۔

(مشکوٰۃ شریف جلد2 صفحہ411)

marfat.com

فلم دکھانے کا پروگرام

ہمارے معاشرے میں شادی کے موقع پر وی-سی-آر پر گندی فلمیں دکھانا بے حد برائیوں کی جڑ ہے کہ اس میں مردوں اور عورتوں کا اختلاط (Conversation) اور وہ بھی رات کے وقت زہر قاتل ہے فلم میں عورتوں کا رقص ناچ اور گانا وغیرہ سب کچھ حرام اور غیر محرموں کا انہیں دیکھنا سخت ناجائز ہے اور زنا کی دعوت دینا ہے۔ اور مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے کہ

اَلْغِنَاءُ رُقْیَۃُ الزِّنَاءِ. ''گانا زنا کا منتر ہے''۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد 8 صفحہ 557)

نیز ان سب کاموں میں وقت ضائع ہوگا۔ جو کہ ناجائز ہے۔ الغرض یہ امور بے شمار خرافات ونقصانات پر مشتمل ہیں۔ مگر افسوس کہ مسلمان ان کو جانتے بوجھتے ہوئے بھی ان سے گریز نہیں کرتے نہ جانے ان کے دل سے خوف ربانی اور غیرتِ ایمانی کہاں رخصت ہوگئی۔ شرم وحیاء کے پردے ان کی نگاہوں سے کیوں اٹھ گئے کہ نہ انہیں اپنی عزت کا پاس نہ بیوی بیٹی کی عصمت کا احساس نہ شریعت کی پاسداری نہ اندھیری قبر کیلئے کوئی تیار نہ موت کی ہچکیوں کا فکر نہ جسم کی جھلسا دینے والی آگ کا ڈر اللہ ﷻ ہمیں دین کی سمجھ عطا فرمائے۔ آمین۔

رسمِ حنا (مہندی لگانا)

رسم حنا ایک ایسی رسم ہے۔ جس کیلئے مختلف علاقوں اور برادریوں میں مختلف طریقے اختیار کیے جاتے ہیں۔ بعض جگہ رواج ہے کہ لڑکے والے لڑکی کی مہندی سجا کر لاتے ہیں۔ اور لڑکی والے لڑکے کی مہندی سجا کر لاتے ہیں۔ اس کیلئے خواہ انہیں دور دراز سے ہی کیوں نہ آنا پڑے مگر عام رواج یہ ہے کہ قرب وجوار کے اعزاز اور ہمسایوں یا دوستوں کی طرف سے مہندی سجائی جاتی ہے اور یہ رسم رات کو ادا کی جاتی ہے۔ نوجوان لڑکیاں ہاتھوں میں قندیلیں، موم بتیاں اور پھلجھڑیاں وغیرہ لے کر بھڑکیلے لباس پہن کر آتی ہیں۔ پھر دولہا کو کرسی پر بٹھا کر اس کے گرد چکر لگاتی ہیں۔ اور گانے ڈانس وغیرہ سے محفل کو خوب گرمایا جاتا ہے۔ آخر میں دولہا کا ہاتھ پکڑ کر اس پر مہندی سے پھول بناتی ہیں۔ اس میں محرم غیر محرم کا

marfat.com

کوئی امتیاز (Difference) نہیں ہوتا۔اس رسم میں تو بے پردگی اور بے حیائی کی انتہا کر دی جاتی ہے۔

رسمِ حنا کے نقصانات

شریعت میں مرد کیلئے مہندی لگانا شرعاً ناجائز ہے۔ کیونکہ مہندی عورتوں کی زینت ہے۔مردوں کواس کی اجازت نہیں ہے۔چنانچہ

حدیث نمبر۳۸: حضور سرکار مدینہ ﷺ کی بارگاہ میں ایک مخنث (ہجڑا) لایا گیا۔جس نے عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتے ہوئے اپنے ہاتھ اور پاؤں مہندی سے رنگے ہوئے تھے۔حضور نور مجسم ﷺ کے حکم سے اسے شہر بدر کر دیا گیا۔

(ابوداؤد شریف جلد2 صفحہ326، مشکوٰۃ شریف جلد2 صفحہ384)

امام اہل سنت، امام عشق ومحبت اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

''مرد کو مہندی لگانا حرام ہے کہ عورتوں سے تشبہ ہے اور حدیث میں ہے کہ اللہ ﷻ نے ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں سے مشابہت اختیار کریں۔لہٰذا تحریم یعنی کراہت تحریمی صحیح ہوئی۔(فتاویٰ رضویہ جلد24 صفحہ542)

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے کہ

اَلْحِنَاءُ سُنَّةٌ لِلنِّسَاءِ وَ يُكْرَهُ لِغَيْرِ لِهِنَّ مِنَ الرِّجَالِ.

''مہدنی لگانا عورتوں کیلئے سنت ہے لیکن مردوں کیلئے مکروہ (تحریمی) ہے''۔

(مرقاۃ جلد8 صفحہ217)

پھر نوجوان لڑکیوں کا بن سنور کر ایک اجنبی (دولہا) کے گرد بے پردہ چکر لگانا اور اس کے سامنے گانا اور ڈانس کرنا سخت حرام ہے اور اللہ ﷻ کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ اللہ ﷻ ہمیں ایسے افعال سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

marfat.com

شادی کا دِن

شادی کے دن جب دولہا غسل سے فارغ ہوتا ہے۔تو غسل کے بعد دولہا کی سہرا بندی کی جاتی ہے۔اور تمام عزیز واقارب اور غیر محرم عورتیں دولہا کو سلامیاں دیتی ہیں۔اس کے بعد بارات روانہ ہوتی ہے۔اور بارات کی روانگی کے وقت آتش بازی، ہیجڑوں کا ناچ، بینڈ باجے، ڈھول ڈھمکے زوروں پر ہوتے ہیں۔پھر چلتے وقت بے تحاشہ روپے پیسہ کی نچھاور کی جاتی ہیں۔

اِن رسومات کا شرعی حکم

ان رسومات میں جو بات سب سے زیادہ نقصان دہ اور ہزاروں خرابیوں کی جڑ ہے وہ دولہا کی سلامیوں کے وقت عورتوں کا جمع ہونا ہے۔غیر محرم عورتوں کا دولہا کے گرد یوں بے پردہ کھڑے ہونا کہ جوان لڑکے بھی موجود ہوں اور نوجیز لڑکیاں بھی اور انہیں ایک دوسرے سے آنکھیں ملانے کا موقعہ فراہم ہو یا وہ دولہا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر باتیں کریں یا اس کے بٹن میلیں (اگر چہ بھابی ہی کیوں نہ ہو وہ بھی غیر محرم ہے) سب ناجائز ہے اور سخت بے ہودہ ہے۔

سلامیاں اور سہرا بندی

اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''خالی پھولوں کا سہرا جائز ہے''۔(فتاویٰ رضویہ جلد 10 صفحہ 278)

یہی حکم نیوتہ کا ہے۔مگر آج کل نیوتہ اور سلامیاں جس اہتمام سے چل رہی ہیں کہ باقاعدہ انہیں تحریر کیا جاتا ہے۔اور واپس لینے کی بھی نیت ہوتی ہے اگر وہ واپس نہ دے تو سخت ناراضگی کا اظہار کیا جاتا ہے۔اور واپس لینے کی بھی نیت ہوتی ہے اگر وہ واپس نہ دے تو سخت ناراضگی کا اظہار کیا جاتا ہے۔بالکل فرض شمار ہوں گی اور ان کا واپس کرنا بھی ضروری ہے اور اس میں بہتر تو یہ ہے کہ اس رسم کو ختم کر دیا جائے کیونکہ یہ قرض ایک ایسا قرض ہے کہ جس میں ادا نہ ہونے کا قوی احتمال ہوتا ہے۔اور قرض (Loan) ایک ایسا حق ہے جو

marfat.com

صاحب قرض کے معاف کیے بغیر معاف نہیں ہوسکتا اگر ادا نہ کیا تو قیامت کے دن ہر صورت میں اسے راضی کرنا پڑے گا۔ سب سے پہلے اپنی نیکیاں اسے دینی پڑیں گی۔ اگر قرض پورا نہ ہوا تو اس کے گناہ بھی اپنے سر اٹھانے پڑیں گے۔ اور قیامت کا دن پیارے اسلامی بھائیو! ایسا ہوگا کہ والدین بھی اپنی اولاد کو معاف کرنے کیلئے تیار نہ ہوں گے بلکہ ان کی یہ خواہش ہوگی کہ کاش اس پر ہمارا مزید قرض ہوتا تا کہ ہم اس کے بدلے اپنا گناہ اس کے سر پر ڈال کر اپنا بوجھ ہلکا کر لیتے۔ تو سوچنے کا مقام یہ ہے کہ جب والدین اپنے جگر کے ٹکڑے کو معاف کرنے کیلئے تیار نہ ہوں گے تو پھر دوسروں سے یہ امید کیسے کی جاسکتی ہے۔ لہٰذا اس وبال سے بچنے کے لئے آسان طریقہ یہ ہے کہ اس رسم یعنی نیوتہ اور سلامیوں کو بالکل ختم کر دیا جائے تا کہ ابتداء سے ہی فتنے کا دروازہ بند ہو جائے۔ یا پھر انہیں وصول کرنے سے پہلے یہ اعلان کر دیا جائے کہ جس نے نیوتہ یا سلامیاں دینی ہوں اپنی خوشی سے دے بطور قرض کوئی نہ دے کل اگر ہم سے ہوسکا تو حسب استطاعت پیش کر دیں گے ورنہ کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہئے، تو اس طرح کرنے سے یہ قرض بھی نہ رہیں گے اور ان کا واپس دینا بھی ضروری نہ ہوگا۔ اور اگر یہ دونوں صورتیں بھی نہ ہوسکیں تو کم از کم اتنا ضرور ہونا چاہئے ک مکمل احتیاط سے انہیں نوٹ کیا جائے اور وقت آنے پر انہیں واپس کیا جائے۔ اور اگر کسی وجہ سے کسی آدمی کے ساتھ لین دین اور خوشی غمی میں شرکت ختم ہو جائے تو اس کی طرف سے آئی ہوئی سلامیاں اور نیوتہ ضرور اسے بھجوا دیا جائے نہ یہ کہ اسے ہضم کر کے اپنی آخرت کو تباہ کر بیٹھے۔

آتش بازی:

بارات کی روانگی کے وقت آتش بازی ناچ بینڈ باجے ڈھول سب ناجائز اور حرام ہیں۔ آتش بازی کے متعلق اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ

"آتش بازی جس طرح شادیوں اور شب براءت میں رائج ہے بے شک حرام اور پورا جرم ہے۔ کیونکہ یہ مال کا ضیاع ہے"۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 279)

marfat.com

دلہن والوں کے گھر کی رسمیں

شادی والے دن دلہن کے گھر مندرجہ ذیل رسوم غلط طریقہ سے ادا کی جاتی ہیں۔

بارات کو کھانا کھلانا:

جس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ پہلے میزوں پر کھانا چن کر لگا دیا جاتا ہے پھر سب باراتیوں کو میزوں پر لا کر کھڑا کر دیا جاتا ہے اور سب باراتی جوتے پہنے چلتے پھرتے خلاف سنت کھانا کھاتے ہیں۔

دودھ پلائی کی رسم:

جس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ نکاح کے بعد دولہا کو گھر بلایا جاتا ہے اور اس کا مذاق اڑانے کیلئے کئی تدابیر اختیار کی جاتی ہیں مثلاً کبھی دودھ میں کسی مضر چیز کی آمیزش کر کے اور کبھی دولہا کے منہ میں نازیبا طریقوں سے زبردستی زیادہ مقدار میں مٹھائی وغیرہ ڈال کر، پھر خوب ہنسیوں اور تالیوں سے دولہا کو شرمسار کیا جاتا ہے اس کے بعد سب عورتیں بالخصوص سالیاں بے پردہ دولہا کے گرد جمع ہو کر اسے ٹھٹھہ مذاق کرتی ہیں مختلف قسم کے من گھڑت جھوٹے طعنے دیتی ہیں، گندے اور فحش بول سنا کر اسے شرمندہ کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اسی طرح دولہا کے باپ کے ساتھ شرم ناک حرکتیں کی جاتی ہیں پھر کئی مرتبہ انہیں آگے سے ایسے جواب ملتے ہیں کہ شرم کے مارے انہیں کہیں سر چھپانے کو جگہ نہیں ملتی۔

بارات کی رخصتی:

رخصتی کے وقت دولہا والوں کی طرف سے روپوں پیسوں کی نچھاور اور گانوں باجوں کا شور ہوتا ہے۔

نقصانات:

بارات کا کھانا کھانے میں حرج نہیں لیکن ان کا کھڑے ہو کر جوتے پہنے چلتے پھرتے

marfat.com

کھانا خلاف سنت ہے۔اے پیارے اسلامی بھائیو! کم ازکم مسلمان کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ کسی بھی قول وفعل میں اپنے نبی ﷺ کی مخالفت کرے۔ ہمارے پیارے محبوب ﷺ جوتے اتارکر دسترخوان پر بیٹھ کر کھانا تناول فرمایا کرتے تھے۔اسی لئے حضور پرنور ﷺ نے تعلیم امت کیلئے فرمایا ہے کہ

حدیث نمبر ۳۹: حضور سید المبلغین ﷺ نے فرمایا جبکھانا رکھا جائے تو جوتے اتارلیا کروکہ اس میں تمہارے پاؤں کیلئے راحت ہے۔(مشکوٰۃ شریف جلد 2 صفحہ 368)

محبوب مرشد، امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جوتے پہن کر کھانا اگر کسی عزر سے ہو کہ زمین پر بیٹھا ہے اور فرش نہیں جب تو صرف ایک سنت مستحبہ کا ترک۔ اس کے لئے بہترین (Best) یہی تھا کہ جوتے اتار لیتا اور اگر میز پر کھانا ہے اور یہ کرسی پر جوتا پہنے۔تو عیسائیوں کا طریقہ ہے۔اس سے دور رہے۔اور حضور مختار کل کائنات ﷺ کا فرمان یاد کرے کہ جو کسی قوم سے مشابہت اختیار کرے وہ انہی میں سے ہے۔

(فتاویٰ افریقہ صفحہ 52)

اے میرے پیارے اسلامی بھائیو جب کرسی پر بیٹھ کر کھانے میں اس قدر حرج ہے تو چلتے پھرتے کھانا کیسے درست ہوسکتا ہے۔چنانچہ حدیث پاک میں ہے کہ

حدیث نمبر ۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور مکی مدنی سرکار ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص کھڑے ہوکر نہ پیئے اور جس نے بھول کر کھڑے ہوکر پی لیا وہ قے (یعنی الٹی) کردے۔(مسلم شریف جلد 2 صفحہ 173)

اللہ عزوجل ہمیں دین کی سمجھ عطا فرمائے۔آمین!

مسئلہ: وضو کا پانی اور آب زم زم کھڑے ہوکر پینا مستحب ہے۔باقی دوسرے پانی بیٹھ کر۔

دودھ پلائی کی رسم:

دودھ پلانے میں کوئی حرج نہیں مگر اس میں مذکورہ خرافات کا ارتکاب حرام ہے دودھ اللہ عزوجل کی عظیم نعمت ہے۔اس کی قدر کرنا لازم ہے۔اس کو تمسخر کا ذریعہ بنانا اللہ عزوجل کی عظیم

marfat.com

نعمت کے ساتھ استہزاء اور اس کی ناشکری ہے۔ پھر دولہا یا کسی بھی فرد کے ساتھ ٹھٹھہ مذاق اور طعنے وغیرہ دینا سب گندی مردود اور حرام رسمیں ہیں۔ جن سے غیرت ایمانی کا جنازہ نکل جاتا ہے اور ان رسموں کا کرنا رب عزوجل کے عذاب کو دعوت دینا ہے ہے اور ان کا مرتکب سخت گنہگار ہے۔

رخصتی:

رخصتی کے وقت نچھاور سے بعض علماء نے منع فرمایا ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ رضویہ میں ہے کیونکہ اس میں مال کا ضائع کرنا ہے۔ جو کہ جائز نہیں اور گانے باجے کی ناپاک رسم جس کو ہر جگہ مقدم رکھا جاتا ہے بالکل حرام اور ناجائز ہے۔ جیسے کہ پیچھے گزرا ہے۔ نیز رخصتی کے وقت دولہا والوں کے گانے وغیرہ سے دلہن والوں کے دل کو ٹھیس پہنچے گی کیونکہ ان کے جگر کا ٹکڑا ان سے جدا ہو رہا ہے تو انہیں اس قسم کا شور وغل (Noise) کہاں اچھا لگے گا۔ اور کسی کا دل دکھانا بہت بڑا جرم ہے اور پھر خلاف شرع کام کے ساتھ تو اس سے بھی بدتر ہے۔ جب دلہن، دولہا کے گھر جاتی ہے تو اس وقت بھی کئی غلط رسمیں ادا کی جاتی ہیں مثلاً دلہن کا دروازہ میں رک کر کچھ مطالبہ کرنا حالانکہ یہ نہایت گھٹیا اور معیوب حرکت ہے۔ پھر دلہن کے سر پر دودھ یا پانی کا برتن سات مرتبہ گھمانا جو کہ ایک جاہلانہ رسم ہے۔ اسی طرح رسم جلوہ یعنی منہ دکھائی کی رسم جس میں دولہا اور اس کے بعد باقی لوگوں کو پیسے لے کر دلہن دکھائی جاتی ہے۔ جن میں محرم، غیر محرم سب شامل ہوتے ہیں۔ حالانکہ غیر محرم مردوں سے پردہ لازم ہے یہ محض روپے پیسے کے لالچ میں بے غیرتی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ ان مذکورہ رسموں کے علاوہ مختلف مقامات پر کئی اور غلط رسمیں ادا کی جاتی ہیں اور کئی رسمیں تو ایسی شرم ناک ہیں جنہیں بیان کرتے وقت بھی شرم محسوس ہوتی ہے الغرض یہ تمام رسمیں جاہلانہ ہیں۔ جن میں سے بعض غیر مناسب اور بعض مکروہ یا حرام ہیں۔

مدنی التجا:

تمام اسلامی بھائیوں سے میری دردمندانہ مدنی التجا ہے کہ وہ کچھ خوف خدا کریں اس دردناک اور تڑپا دینے والی جہنم کی آگ سے ڈریں جو جنوں اور انسانوں کیلئے تیار کی گئی

marfat.com

ہے۔ اپنی چند روزہ زندگی کو مختلف قسم کے لغویات میں گزار کر اپنی حیات آخرت کو تباہ نہ کریں۔ اور یہ غلط رسوم بالکل بند کر کے اسلامی طریقہ کے مطابق شادی کریں۔ اور جس شادی میں یہ بے ہودہ رسمیں ادا کی جائیں اس میں ہرگز ہرگز شرکت نہ کریں۔ اور اگر بھول سے شرکت ہو جائے تو جونہی ان غلط رسوم کو ہوتا دیکھیں فوراً اٹھ کر واپس آ جائیں کیونکہ جو اللہ عزوجل اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا حیا نہیں کرتا اس کے ساتھ تعلقات قائم کر کے اس کی عزت کا خیال کرنے کی کوئی ضرورت نہیں اور یہی اللہ اللہ والوں کا طریقہ ہے۔

اے اللہ عزوجل مسلمانوں کو بدعات سیئہ سے بچنے اور شریعت مطہرہ کے سنہری اصولوں پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین!

شادی کے دن کی جائز اور اسلامی رسمیں:

شادی کے دن دولہا کا ابٹن ملنا اس کے متعلق میرے آقا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (دولہا) کو ابٹن ملنا جائز ہے اور (اگر) دولہا کی عمر نو دس سال کی ہو تو اجنبی (Stranger) عورتوں کا اس کے بدن میں ابٹن ملنا بھی گناہ و ممنوع نہیں ہاں بالغ کے بدن میں نامحرم عورتوں کا ملنا جائز ہے اور بدن کو ہاتھ تو ماں بھی نہیں لگا سکتی یہ حرام اور سخت حرام ہے اور عورت، اور مرد کا مذاق کا رشتہ شریعت نے کوئی نہیں رکھا۔ یہ شیطانی اور ہندوانی رسم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 22 صفحہ 542)

شادی کے دن دولہا کا لباس:

شادی کے دن غسل کرنے کے بعد دولہا کیلئے مستحب یہ ہے کہ سفید لباس پہنے کہ یہ حضور شفیع روز محشر صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پسند ہے مگر ریشم اور زنانہ مشابہت والے لباس کو نہ پہنے کہ حرام ہے۔ اسی طرح سونا اور چاندی کا استعمال نہ کرے سوائے چاندی کی ایک نگ والی ساڑھے چار ماشہ سے کم وزن کی انگوٹھی پہنے اور خوشبو استعمال کرے۔

بارات کی روانگی:

بارات کی روانگی کے وقت اعلان کروانا چاہئے اور وہ بھی مسجد میں نہیں بلکہ دنیاوی

marfat.com

اعلانوں کیلئے علیٰحدہ جگہ بنی ہوئی ہونی چاہئے۔اسی طرح دولہا کو پالکی میں سوار کرنا جائز ہے اس کے بعد مذہبی طریقے سے منہیات برائیوں سے بچتے ہوئے بارات روانہ ہو اور اگر روانگی کے وقت دولہا بلکہ تمام باراتی گھر یا مسجد میں دو دو رکعت نفل ادا کرلیں اور کچھ صدقہ و خیرات بھی کرلیں (جیسا کہ اکثر ہمارے اسلامی بھائی کرتے بھی ہیں) اس سے انشاءاللہ بہت برکتیں ہوں گی۔

اور اگر ہو سکے تو بارات کا مدنی رنگ بنائیں یعنی بارات میں تمام لوگ حمد و نعت پڑھتے جائیں اور اس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ باراتی اتنے زیادہ نہ ہوں کہ اگلوں کیلئے بوجھ بن جائیں نیز کچھ دن پہلے انہیں مطلع کر دیا جائے کہ کتنے باراتی آئیں گے تا کہ وہ اس کے مطابق پورا انتظام کر سکیں۔ جب بارات دلہن والوں کے گھر پہنچے تو انہیں چاہئے کہ اچھے طریقے سے باراتیوں کا استقبال کریں خوش آمدید کہیں اور دائرہ تہذیب سے گری ہوئی کوئی بات نہ کریں اور انہیں عزت احترام کے ساتھ عمدہ جگہ بٹھا دیں اس کے بعد موسم کے مطابق انہیں مشروب پیش کیا جائے کہ یہ ان کا اخلاقی فرض بنتا ہے۔

سنت نکاح خوانی:

نکاح خانی میں مستحب یہ ہے کہ نکاح مسجد میں جمعہ کے دن ہو۔اگر چہ باقی دنوں میں اور مسجد کے علاوہ جگہ میں نکاح کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔اور بہتر یہ ہے کہ جس سے نکاح پڑھوایا جائے وہ کوئی باعمل عالم ہو۔اس لئے کہ جاہل آدمی کی نکاح خوانی خلاف اولیٰ ہے۔ نکاح کا اعلان اور تشہیر (Proclamation And Defamation) کرنا بھی مستحب ہے۔جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ

حدیث نمبر ۱٤: حضور پرنور ﷺ نے فرمایا کہ لوگو! نکاح کا اعلان کرو اور نکاح مسجدوں میں کیا کرو اور اس کی تشہیر کیا کرو۔ (مشکوٰۃ شریف جلد 2 صفحہ 272)

(i) نکاح کا اعلان کرنا (ii) خطبہ کو نکاح سے مقدم کرنا (iii) نکاح مسجد میں ہونا (iv) نکاح جمعہ کے دن ہونا (v) اور نکاح کرنے والے کا عالم باعمل ہونا۔

(درمختار جلد 4 صفحہ 76)

marfat.com

عقد نکاح سے پہلے عاقلہ بالغہ لڑکی سے اجازت لی جائے۔لڑکی اگر کنوارای کنواری ہواور اجازت لینے والا ولی اقرب ہوتو انکار کے علاوہ سب صورتوں میں رضا شمار ہوگی۔مثلاً سکوت کیا،ہنسی یا مسکرائی،یا بغیر آواز کے روئی۔اوراگر بیوہ یا مطلقہ(Divorced) ہے۔ یا اجازت لینے والا کوئی اجنبی یا ولی بعید ہوتو زبان سے صراحتہً اجازت دینا ضروری ہے۔ عورت سے اجازت لینے میں خاوند اوراس کے باپ دادا کا نام بھی ذکر کیا جائے تا کہ کسی بھی وہم کا گمان نہ رہے۔اجازت لیتے وقت گواہوں کی ضرورت نہیں۔لیکن گواہ کر لینا بہتر ہے کہ اگر عورت اذن کا انکار کر دے تو گواہوں سے اذن ثابت کیا جائے گا اوراگر لڑکی نابالغ ہوتو نکاح کیلئے ولی کی اجازت ضروری ہے۔(ہدایہ شریف کتاب النکاح)

اسی طرح اجازت لینے میں مہر کا ذکر کر دینا بہتر ہے۔اس کے بعد نکاح پڑھانے والا کھڑے ہوکر خطبہ مسنونہ پڑھے۔پھر گواہوں کی موجودگی میں پہلے کی طرح اب پھر ایجاب وقبول کروائے۔اور ایجاب وقبول دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کے سامنے ہو۔اور گواہ عاقل بالغ مسلمان ہوں۔اور سب نے ایک ساتھ نکاح کے الفاظ سُنے ہوں۔اگر ایجاب و قبول سے پہلے برکت کی نیت سے کلمہ شریف اور ایمان کی صفتیں وغیرہ پڑھا دی جائیں تو بہتر ہے۔ضروری نہیں اس کے بعد سب مل کر دعائے خیر کریں۔آخر میں چھوہارے تقسیم کیے جائیں جو کہ حضور سرکار مدینہ،راحت قلب وسینہ ﷺ کی سنتِ مبارکہ ہے۔

باراتیوں کیلئے کھانا

اور جب نکاح سے فارغ ہو جائیں تو دلہن والے حسبِ توفیق باراتیوں کو کھانا پیش کریں کیونکہ تمام براتی مہمان ہیں۔اور مہمان ہزاروں برکتوں اور رحمتوں کا باعث بنتا ہے۔چنانچہ

حدیث نمبر ۲۴: حضرت ابی درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مہمان اپنا رزق لے کر آتا ہے اور کھلانے والے کے گناہ لے کر جاتا ہے۔ان کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

(کنز العمال جلد 9 صفحہ 242 رقم الحدیث 25835،فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 150)

marfat.com

مگر میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں بناؤ سنگھار کی خاطر تکلفات میں نہیں پڑھنا چاہئے کہ ہماری بڑائی ظاہر ہو یہ حرام ہے۔ نیز کھانا میز اور کرسیوں کے بجائے دسترخوانوں پر دینا چاہئے۔ کیونکہ یہ حضور ﷺ کی سنت ہے۔

کھانا کھانے کی متفرق سنتیں اور آداب

- کھانا کھانے سے پہلے اور بعد دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا سنت ہے۔ اگر کھانے کیلئے کسی نے منہ نہ دھویا تو یہ نہیں کہیں گے کہ اس نے سنت ترک کردی۔ (بہار شریعت)
- کھانا کھانے کے وقت الٹا پاؤں بچھا دیں اور سیدھا کھڑا رکھیں یا سرین پر بیٹھ جائیں اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھیں یا دورانوں بیٹھیں۔ تینوں میں سے جس طرح بیٹھیں سنت ادا ہو جائے گی۔
- کھانے پینے سے پہلے یہ دعا پڑھ لی تو اگر کھانے میں زہر (Poison) بھی ہوگا۔ تو اثر نہیں کرے گا۔ (ان شاء اللہ عزوجل) دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِا اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ۔ (دیلمی شریف)

''اللہ عزوجل کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اے ہمیشہ سے زندہ و قائم رہنے والے''۔

- اگر شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا بھول گئے تو درمیان طعام یاد آنے پر کہہ لیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَ اٰخِرَهٗ ۔

''اللہ کے نام سے اس کے پہلے اور اس کے پیچھے''۔

- کھانے کے اول آخر نمک یا نمکین کھائیں کہ اس سے ستر بیماریاں دور ہوتی ہیں۔
- اگر طباق میں کئی قسم کے کھانے ہیں تو مختلف جگہوں سے کھانے میں حرج نہیں۔
- گرم کھانا نہ کھائیں، نہ کھانے پر پھونک ماریں، نہ سونگھیں۔
- کھانا کھانے کے بعد یہ دعا پڑھیں۔

marfat.com

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَ اَطْعَمْنَا خَیْرًا مِّنْهُ۔

''اے اللہ عزوجل ہمارے لئے اس کھانے میں برکت عطا فرما اور اس سے بہتر ہمیں کھانا کھلا''۔(ابن ماجہ شریف)

- گوشت میں دست (بازو) گردن اور کمر کا گوشت بہت پسند تھا۔
- تولیہ (Towel) سے ہاتھ پونچھ سکتے ہیں۔ پہنے ہوئے کپڑے سے ہاتھ منہ نہ پونچھیں کہ اس سے حافظہ کمزور ہوتا ہے۔
- کھانے کے بعد کم از کم اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ضرور کہیں۔

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل ہمیں سنت کے مطابق کھانے پینے کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔(فیضان سنت قدیم صفحہ 796 از امیر اہل سنت مدظلہ العالی)

باراتیوں کو چاہئے کہ وہ ضرورت سے زائد کھانا ڈالکر یا کسی دوسرے طریقے سے کھانے کو ضائع نہ کریں۔ بلکہ حسب ضرورت لیں اور برتن کو انگلی سے چاٹ کر اچھی طرح صاف کر دیں تا کہ سنت پر عمل ہو جائے اور کھانا بھی ضائع نہ ہو۔

دلہن کیلئے جہیز

گھر والوں کو دلہن کو جہیز دینا جائز ہے۔جس طرح ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہزادی حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کو جہیز (Dowry) میں ضروریات کی چیز دی تھیں۔ لیکن اسے فرض یا واجب سمجھنا یا فرض یا واجب کا درجہ دے دینا درست نہیں۔جس طرح کے آج کل لڑکی والوں کی طرف سے جہیز اور لڑکے والوں کی طرف بری کے کپڑے اور زیورات اس طرح لازم سمجھے جاتے ہیں گویا اس کے بغیر شادی ہی نہ ہوگی۔اور پھر عام طور پر یہ سب کچھ برادری میں اپنی ناموری کی خاطر کیا جاتا ہے تا کہ ہماری واہ واہ ہو اس طرح کا جہیز اور بڑھاوا وغیرہ ممنوع ہے۔آج ہمارے معاشرے میں کتنے ہی گھروں بلکہ خاندانوں کا شادیوں کے ان بے جا اخراجات نے دیوالیہ کر کے رکھ دیا ہے۔ایک شادی کرنے کے بعد کئی سالوں تک قرض کے بوجھ کی وجہ سے ان کی کمر سیدھی نہیں ہوتی۔لہٰذا شادی کے تمام

marfat.com

اخراجات بالخصوص جہیز وغیرہ میں اعتدال (Temperance) سے کام لیا جائے۔ البتہ لڑکی کے مستقبل کو بہتر بنانے کیلئے مناسب جہیز دے دیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ بلکہ حالاتِ زمانہ کے تحت یہ اقدام قابل تحسین ہے اور اس میں کئی فوائد ہیں مثلاً جہیز کی وجہ سے سسرال والوں کے دل میں دلہن کی قدر پیدا ہوتی ہے اور باہمی محبت بڑھتی ہے نیز سسرال والے گھر میں جہیز کو دیکھ کر لڑکی اسے اپنا گھر سمجھنے لگتی ہے اور اسے ادھر، غبت پیدا ہوتی ہے۔ تاکہ وہاں رہ کر سامان کی حفاظت کر سکے اور بار بار اپنے میکے جانے کیلئے تیار نہیں ہوتی۔ اور اس طرح سے وہ اپنا گھر بسانے میں کامیاب ہو جاتی ہے۔ مگر جہیز اس قدر زیادہ نہ دیا جائے کہ خود مقروض اور تنگ دست ہو بیٹھے۔ بلکہ استطاعت کے مطابق صرف ضروریات کی چیزوں پر ہی اکتفا کیا جائے۔ اور جو امیر اور دولت مند حضرات ہیں انہیں بھی چاہئے کہ وہ اس قدر زیادہ جہیز نہ دیں جو رواج پکڑ جانے کی وجہ سے غریبوں کیلئے دشواری اور مشکل کا باعث بنے آپ کو ہمارا مدنی مشورہ ہے کہ آپ اپنی بیٹی کو جہیز دیتے وقت خاتون جنت، جگر گوشۂ رسول حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جہیز کا ضرور جائزہ لیں۔

شہزدیٔ کونین رضی اللہ عنہا کا جہیز:

1- ایک بستر مصری کپڑے کا جس میں اون بھری ہوئی تھی۔
2- ایک نقشی پلنگ یا تخت۔
3- ایک مشکیزہ۔
4- ایک چکی۔
5- ایک جائے نماز۔
6- مٹی کے برتن۔
7- ایک پیالہ۔
8- دو چادریں۔
9- دو بازو بند نقرئی۔

marfat.com

10- ایک چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔(ازالۃ الخفاء)

ایک مدنی مشورہ

ہر مسلمان کو چاہئے کہ جہیز میں قرآن پاک مترجم اور وہ بھی عاشق مدینہ، محبوب بمرشد، مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کا مع خزائن العرفان یا نور العرفان ضرور دیں کیونکہ جب قرآن مجید جہیز میں دے دیا تو کسی چیز کی کمی نہ رہے گی۔اس کے علاوہ اپنی بیٹیوں کو جہیز میں مختلف علماء اہل سنت کی مستند کتب بھی دیجائیں۔ان میں

1- بہار شریعت مصنف مولانا امجد علی اعظمی رضی اللہ عنہ۔
2- سنی بہشتی زیور مصنف مفتی خلیل احمد برکاتی رضی اللہ عنہ۔
3- فیضان سنت مصنف مرشدی امیر اہل سنت، حضرت علامہ مولانا ابو البلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی۔
4- جنتی زیور مصنف حضرت علامہ عبدالمصفیٰ اعظمی رضی اللہ عنہ۔
5- سنی تحفۂ خواتین مؤلف محمد اقبال عطاری حفظہ اللہ بھی دیں تاکہ ضروریات دین میں لڑکی کو مشکل پیش نہ آئے۔

بارات کی واپسی:

بارات کی واپسی کا جب وقت آئے تو باراتیوں کو چاہئے کہ وہ کسی قسم کا شور وغل (Noise) اور دائرہ تہذیب سے گری ہوئی کوئی بات نہ کریں۔ اور کوئی چیز اوپر نہ پھینکیں۔لڑکی والے دعاؤں اور نیک تمناؤں سے اپنی لڑکی روانہ کریں۔ کیونکہ مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہم پر لازم ہے کہ اپنے ہر کام کو شریعت کے موافق کریں اللہ عزوجل اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت سے بچیں اسی میں دین ودنیا کی بھلائی ہے۔(بہار شریعت حصہ ہفتم صفحہ 95)

اور جب دلہن گھر پہنچ جائے تو دلہن کو علیحدہ کمرے میں بٹھایا جائے جس کو آپ نے پہلے ہی سے سجا کے رکھا ہو۔اور وہاں غیر محرم کا داخلہ بھی بند کر دیا جائے۔

marfat.com

شب زفاف (سہاگ رات) کے آداب

سہاگ رات ایک ایسا موقع ہوتا ہے کہ جس میں دولہا اور دلہن کے درمیان نئی زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔ اس لئے یہ رات دولہا و دلہن کیلئے بڑی اہم تصور کی جاتی ہے۔

۞ سہاگ رات میں دولہا میاں کو جو سب سے پہلا کام کرنا ہے وہ یہ ہے کہ دولہا دلہن کے ساتھ نرمی اور حلیمی والا رویہ اختیار کرے اور اس کیلئے تواضع میں کوئی مشروب (یعنی پینے والی کوئی چیز) یا کوئی مٹھائی وغیرہ پیش کرے۔ جس کا اہتمام پہلے سے ہو۔ چنانچہ

حدیث نمبر ۴۳: حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے پہلی ملاقات (Meeting) میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیالہ میں دودھ خود پیا پھر اسے ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کو پیش کیا وہ شرمائیں تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے انہیں آمادہ کیا۔ بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیکر علم و حکمت، مجسمہ حسن اخلاق، راز دار شریعت حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے اس پیالے کو اپنی سہیلیوں اور اس موقع پر موجود دوسری خواتین کی خدمت میں پیش کرنے کو کہا۔ (مسند امام احمد بن حنبل)

۞ شادی کی پہلی رات کا دوسرا ادب یہ ہے کہ بیوی سے پہلی ملاقات کے وقت شوہر اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَ خَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ۔

''اے اللہ عزوجل میں تجھ سے اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور خاص طور پر جو بھلائی تو نے اس کی فطرت میں رکھی ہے اور اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو اس کی فطرت میں ہے''۔ (ابوداؤد شریف جلد 2 صفحہ 362 رقم الحدیث 2160)

اس دعا کی برکت سے اللہ عزوجل اس عورت سے بری فطرت کے اثر کو دور کر دے گا۔ اور اس کے گھر میں اس عورت کی نیکی کو پھیلائے گا۔

۞ شادی کی پہلی رات کا تیسرا ادب یہ ہے کہ نئے دولہا دلہن مل کر دو رکعت نماز نفل پڑھیں اس کے بعد دوسرے مشاغل میں مصروف ہوں کہ یہ سلف و صالحین کا معمول ہے۔

marfat.com

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو سہاگ رات سے پہلے انہیں دو رکعت پڑھنے کی تاکید فرمائی۔

سہاگ رات کے دیگر مدنی پھول:

- سہاگ رات میں کمرہ حتی الامکان سجایا جائے اور خوشبو اور پھولوں سے معطر ہو۔ بستر صاف اور ستھرا ہو عام دلہنیں شرم وحیاء کی وجہ سے کھانا بھی نہیں کھاتیں انہیں کھانا ضرور کھلایا جائے نیز کمرے میں کچھ پھل، مٹھائی اور دودھ وغیرہ رکھا ہو کیونکہ دولہا دلہن کو بات چیت کرنے اور آپس میں بے تکلفی (Frankness) پیدا کرنے کیلئے یہ چیزیں مدد بہم پہنچاتی ہیں۔
- مرد کو چاہئے کہ عورت کے خوف وہراس اور شرم وحیاء کو اپنی میٹھی اور پیاری پیاری باتوں سے دور کرنے کی کوشش کرے۔ ابتداء میں دلہن مرد کی باتوں کا پورا جواب نہیں دیتی لیکن آہستہ آہستہ وہ مائل ہو جاتی ہے۔ مرد کو حوصلہ اور تدبر سے کام لینا چاہئے۔ دولہا جتنی شریں گفتاری، دلجمعی اور نرمی سے پیش آئے گا اسی قدر اس کی اپنی صحبت کا نقش گہرا ثبت کرسکیں گے۔
- گفتگو کا جادو مسمریزم کی طرح معمول پر اثر کرتا ہے اگر آپ چاہیں تو اچھی دل پسند اور نرم گفتگو سے عورت کو مطیع، خوش اور بے تکلف بنا سکتے ہیں یہی کامیابی کا پہلا گر ہے۔
- گفتگو کی خوبی کے ساتھ ہاتھوں کی ملائمت اور حرکات کی نرمی کیلئے ضروری جزو ہیں اس سے دلہن مسرت محسوس (Feel) کرتی ہے۔ ورنہ کھینچ تان زبردستی چھین چھپٹ سے اس کے خوف وہراس میں اضافہ ہوتا ہے اس سے مسرت کی جگہ اسے پریشانی محسوس ہونے لگتی ہے۔ جس سے جسمانی اور نفسیاتی خطرات کا اندیشہ ہوگا۔
- دولہا کی گفتگو ایسی ہونی چاہئے جس سے دلہن آپ کو پسند کرنے لگے اور آپ کو خیر خواہ اور ہمدرد سمجھنے لگے۔ موسم کی بات چیت کیجئے۔ آج کی تھکاوٹ کا تذکرہ کیجئے، کھانے پینے کے متعلق پوچھئے کہ اس نے کھایا پیا ہے یا نہیں اسے کوئی تکلیف اور بے قرار تو نہیں ہے۔
- پھر کچھ پھل اور میوہ وغیرہ اس کے سامنے رکھئے خود بھی کھایئے اور اسے بھی کھلایئے بلکہ اپنے

marfat.com

ہاتھ سے اس کے منہ میں ڈالئے تا کہ آپ کی محبت اور خلوص اس کے دل میں بڑھ جائے۔

۞ دولہا میاں کو اس بات کا بھی خیال کرنا ہوگا کہ اس کی بیوی کے جذبات کیا ہیں۔ وہ کیا احساس رکھتی ہے آخر وہ اپنے آشیانے کو خیر باد کہہ کر آئی ہے جہاں اس نے بچپن اور جوانی کے حسین دن گزارے اور اب ایک نئے آشیانے میں قدم رکھا جو اس کیلئے اجنبی اور الگ تھلگ ہے۔ کیا اسے وحشت، دوری اور شرم وحیاء کا احساس نہ ہوگا۔ اس کے دولہا کو بڑا چست (Active) ہونا ضروری ہے اس لئے اس کو چاہئے کہ سہاگ رات ایسی گزارے جس سے آپس کے روابط گہرے ہوں۔ پیار و محبت اور تعلقات میں اضافہ ہو اور یہ رشتہ تا دیر استوار رہے ایسا نہ ہو کہ دونوں اُکتاہٹ اور گھبراہٹ کا شکار ہوں۔ مرد بھی ایک سرے سے ایک دم اپنی مردانگی اور جوانی کا سکہ جمانے میں لگا رہے اور جو چیز آہستہ آہستہ کرنی چاہئے اس کو یکبارگی کر گزرنے کے درپے ہو ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے بلکہ اس کو چاہئے کہ بیوی کی طرف سے رغبت، خواہش اور تیاری کا اشارہ ملنے پر اقدام کرے ورنہ کام اگلی فرصت پر چھوڑ دے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے جس ہنسی مذاق اور کھیل کود کی طرف اشارہ کیا اس پر گفتگو کرنے سے پہلے میں اس طرف توجہ دلانا بھی بہتر سمجھوں گا کہ محبت کے بعد ہنسی مذاق کے سلسلہ کو جاری رکھنا چاہئے لیکن افسوس یہ ہے کہ عام طور پر اس سے غفلت برتی جاتی ہے۔ چنانچہ اکثر شوہروں کی عادت یہ ہے کہ صحبت سے فارغ ہونے کے بعد بیوی سے فوراً دور ہو جاتے ہیں۔ یہ جہالت اور لاپرواہی (Carelessness) ہے کہ مرد ایک طرف منہ کر کے گہری نیند کی آغوش میں چلا جاتا ہے جبکہ دوسری طرف بیوی ایک قسم کی تنہائی محسوس کرتی ہے کیونکہ اس کے جذبات رفتہ رفتہ سرد پڑتے ہیں ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ مرد انزال کے فوراً بعد علیٰحدہ نہ ہو..... بہر حال یہ ساعت آپس کے اشتراک اور پیار و محبت کی گھڑی ہوتی ہے اس وقت بھی عورت بوس و کنار اور نرم و لطیف مزاح کو اتنا چاہتی ہے جتنا جسمانی قرب عزیز ہوتا ہے۔ شوہر کو چاہئے کہ بیوی کو لطف اندوز ہونے دے۔ جنسی اور مناسب کھیل کود سے اس کی خواہش کی تسکین پوری کرے۔ نرمی اور محبت سے

marfat.com

بات چیت کرے۔ ہلکے ہلکے بوسے اس کے رخسار پر ثبت کرتا رہے نرمی سے اس کو دبائے اور آغوش یعنی گود میں سمیٹے رہے۔

جماع اور اس کے آداب

جماع کرنا انسان کی طبعی اور اہم ضرورت ہے کہ جس کے بغیر انسان کا صحیح طریقے سے زندگی گزارنا مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس خواہش کی تکمیل کا جذبہ صرف انسانوں میں ہی نہیں بلکہ تمام حیوانوں میں رکھا ہوا ہے۔ مگر شریعت نے انسان کی اس فطری خواہش کی تکمیل کیلئے کچھ آداب اور طریقے بتائے ہیں تا کہ انسان اور حیوان میں فرق رہے۔ اگر جماع سے مقصد فقط شہوت کی تکمیل ہو تو پھر انسان اور حیوان میں فرق مٹ جاتا ہے۔ اس لئے اس کے شرعی آداب کی رعایت ہونے کے ساتھ ساتھ یہ انسانی حق بھی ہے۔ شریعت نے جماع کو انسانی حق کے ساتھ شرعی حق بھی دیا ہے۔ چنانچہ

حدیث نمبر ٤٤: حضور سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی بیوی سے جماع کرنا بھی صدقہ ہے اور اس پر ثواب ملتا ہے صحابہ کرام علیہم رضوان اللہ علیہ اجمعین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ایک شخص اپنی بیوی سے نفسانی خواہش پوری کرتا ہے کیا اس میں بھی ثواب ملے گا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر وہ اپنی خواہش کسی غلط جگہ پر پوری کرتا تو اس پر گناہ ہوتا یا نہیں صحابہ نے عرض کیا ضرور۔ جب گناہ سے بچنے کیلئے اس کو حلال جگہ صرف کیا تو ضرور ثواب ملے گا۔ (مسلم شریف جلد 2 کتاب النکاح)

جماع کے آداب:

- جماع سے پہلے غسل کرنا مستحب ہے۔ اگر غسل کرنا ممکن نہ ہو تو استنجا اور وضو کے بعد صحبت کرنی چاہئے۔
- اگر نکاح کے بعد پہلی مرتبہ صحبت کرنی ہو تو پہلے دونوں میاں بیوی دو رکعت نفل نماز بطور شکرانہ کے ادا کریں۔
- جماع میں حتی الامکان ستر اور پردہ ہونا چاہئے تا کہ کوئی دیکھ نہ سکے۔ حضور ﷺ نے اندھیرا کرنے اور چادر اوڑھنے کی بھی تاکید فرمائی ہے۔ اس لئے ایسا مکان ہونا چاہئے

marfat.com

جس میں کوئی دوسرا نہ ہو بلکہ ناسمجھ بچہ بھی نہیں ہونا چاہئے۔ اسی طرح کلام پاک یعنی قرآن پاک یا دینی کتابیں ہوں تو ان پر کپڑا ڈال دیا جائے غرضیکہ حیاء کا کوئی پہلو ہاتھ سے چھوٹنے نہ پائے۔

۞ دولہا میاں کیلئے بہتر یہ ہے کہ ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب، منگل اور بدھ کی درمیانی شب صحبت (Sexual Intercourse) کرنے سے بچہ بے حیاء، بدنصیب اور مفلس وحریص پیدا ہونے کے امکانات ہیں۔

۞ دولہا، دلہن خلوت میں کی جانے والی باتیں اپنے دوست احباب اور سہیلیوں کے سامنے بیان کرنے سے بچیں کیونکہ یہ گناہ ہے۔ حدیث پاک میں فرمایا گیا ہے کہ دوسروں کے سامنے اس طرح کی باتیں کرنا ایسے ہی ہے جیسے ان کے سامنے یہی کام کیا جائے جو انتہائی بے شرمی کی علامت ہے۔

۞ دولہا و دلہن خالی پیٹ یا کھانا کھاتے ہی صحبت نہ کریں کیوں کہ اس سے معدہ کمزور ہو جاتا ہے اور دیگر امراض بھی جنم لیتے ہیں۔ لہٰذا دوپہر کے قیلولہ کے بعد یا رات کے آخری حصہ میں کچھ سو لینے کے بعد جماع کرنا صحت کیلئے بہتر ہے۔ اور دوران صحبت گفتگو سے پرہیز کریں کیونکہ اس سے بچے کا گونگا پیدا ہونے کا امکان ہے۔ عورت کی شرم گاہ پر نظر نہ ڈالیں کہ اس سے بچہ اندھا پیدا ہوسکتا ہے۔

۞ بیوی سے صحبت کرتے وقت مسنونہ دعا پڑھ لینی چاہئے جو کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے چنانچہ

حدیث نمبر ٤٥: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَ جَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا۔

''اللہ عزوجل کے نام سے، اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور جو (اولاد) ہمیں دے اسے بھی شیطان سے محفوظ رکھ''۔

''پس اگر ان کیلئے کوئی بچہ مقدر ہوگیا تو اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ شیطان سے محفوظ رکھے

marfat.com

گا''۔ (صحیح مسلم، کتاب النکاح)

اس جذباتی موقع پر شرعی احکام پر عمل ہمیں شیطانی پنجوں سے بچائے گا اور ہماری نسلوں کی بھی حفاظت ہوگی۔ وقت جماع ایک دوسرے کی شرم گاہ دیکھنے اور زیادہ باتیں کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنی لونڈی یا بیوی سے جماع کرے تو اس کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے کہ اس سے بچہ کے نابینا ہونے کا اندیشہ ہے''۔

حضرت سیدنا قبیصہ بن ذوہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''جماع کے وقت زیادہ گفتگو نہ کرو کہ اس سے (بچے کے) گونگا یا تو تلا ہونے کا خطرہ ہے''۔ (کنز العمال: کتاب النکاح)

۞ جماع سے پہلے عورت کو پیار و محبت اور بوس و کنار کے ساتھ مانوس کر لیا جائے تا کہ عورت بھی آمادۂ جماع ہو جائے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کہ اچھی طرح کھیلو کودو، ایک دوسرے کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کا ذوق پاؤ۔ جب جذبات انتہائی برانگیختی کی حد تک پہنچیں تو پھر صحبت کا لطف اٹھاؤ''۔

عورت کو مائل کرنے اور اس کی خواہش کو ابھارنے کے بہت سے طریقے ہیں جو اس کے مزاج و احوال کے اعتبار سے مختلف رہتے ہیں مثلاً پیار و محبت کی باتیں کرنا، بغل گیر ہونا، بوس و کنار کرنا وغیرہ۔ اطباء نے لکھا ہے کہ عورت میں جنسی خواہش اس کے پستان دبانے، پستان کے سرے کو آہستہ آہستہ ملنے اور چوسنے سے بہت جلد اور زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ اطباء یہ بھی کہتے ہیں کہ عورت کے جسم میں شہوت کا مرکز مختلف اعضاء میں ہوتا ہے جن کے چھونے اور ملنے سے اس کی شہوت اُبھرتی ہے۔ لہٰذا جب تک عورت کی شہوت نہ اُبھرے جس کا اظہار وہ خود ہی مختلف حرکتوں سے کرتی ہے۔ (مثلاً شوہر کے قریب ہوتے جانا، آنکھوں میں خمار پیدا ہونا، شوہر کے بدن پر ہاتھ پھیرنا، اس کو چوم لینا، انگڑائی لے کر اپنے جسم کے محاسن ظاہر کرنا وغیرہ) اس وقت تک جماع شروع نہ کرے۔ جماع سے پہلے ذہن کو جماع اور اس کی لذت سے خالی رکھے۔

فطری طور پر عورتوں کی طبیعتیں ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں اس لئے شوہر کو اس

marfat.com

کی طبیعت وفطرت کا پتہ لگا کر قدم اُٹھانا چاہئے اگر عورت کسی وقت کسی وجہ سے جماع کیلئے آمادہ نہ ہو تو اس کو مجبور نہ کیا جائے۔ اصل بات یہ ہے کہ جس طرح شریعت میں حرام کی ہوئی چیزیں مثلاً زنا کی طرف دعوت دینے والی چیزیں ناپسند ہیں اسی طرح حلال چیزیں یعنی جماع کی طرف رغبت دلانے والی چیزیں محبوب وپسندیدہ ہیں۔

- صحبت کے وقت قبلہ رو نہ ہوں کیونکہ یہ احترامِ قبلہ کے خلاف ہے۔
- جماع سے پہلے بلکہ ملاقات سے پہلے مسواک یا پیسٹ سے منہ صاف کر لینا چاہئے۔ منہ صاف رکھنا ویسے بھی مسنون (Legal Action) ہے مگر اس موقع پر اس کا زیادہ اہتمام کرنا چاہئے تاکہ ابتدائی مراحل میں منہ کی بُو سے ایک دوسرے کی طبیعت پراگندہ نہ ہو۔ اس لئے الائچی۔ سپاری یا اور کوئی خوشبودار چیز منہ میں ڈال لی جائے تو بہتر ہے۔
- جماع سے جب تک دونوں فارغ نہ ہو جائیں الگ نہ ہوں۔ عورت کے فارغ ہونے سے پہلے الگ ہو جانا صحت کیلئے مضر ہے۔ فراغت کی ایک علامت یہ ہے کہ عورت کی وہ گرفت جو شہوت کی حالت میں تھی۔ ختم ہو جائے اور بدن میں نرمی پیدا ہو جائے۔ عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ مرد جلد فارغ ہو جاتا ہے اور عورت کو فراغت نہیں ہوتی جس کی وجہ یہ ہے کہ عورت فطری طور پر سرد مزاج ہے اور اس کے اعضاء جنسی پوشیدہ ہوتے ہیں۔ اس لئے اس کے فارغ ہونے میں دیر لگتی ہے اور مرد گرم طبیعت ہوتا ہے۔ اس کے اعضاء ظاہر ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ جلد فارغ ہو جاتا ہے۔ بہر حال جب مرد فارغ ہو جائے اور عورت ابھی فارغ نہ ہو تو مرد کو اسی حالت پر برقرار رہنا چاہئے تاکہ عورت کو بھی انزال ہو جائے۔
- کمسن حائضہ، بڑی عمر کی بڑھیا یا شادی شدہ عورت سے جماع نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ صحت کیلئے نقصان دہ ہیں۔ اس لئے لڑکی کی عمر لڑکے سے کم ہونی زیادہ بہتر ہے۔
- جماع صرف اور صرف خواہش پوری کرنے کی نیت سے نہ ہو بلکہ اچھی نیت سے کیا جائے مثلاً نفس ونگاہ کو پراگندہ ہونے سے بچانا، بیوی کا حق ادا کرنا، نیک اولاد کی نیت

marfat.com

کرنا ان جیسے امور کی نیت کر لی جائے۔ تو لطف ولذت کے ساتھ ثواب بھی حاصل ہوگا۔

بیوی سے جماع کے وقت ملاپ کا فطری طریقہ

مرد کو شریعت نے بیوی کے پورے بدن سے ہر طرح نفع اٹھانے کی اجازت دی ہے البتہ لواطت (Sodomy) یعنی دبر میں صحبت کرنا حرام ہے۔ (دبر پچھلے مقام کو کہتے ہیں اور فرج عورت کے اگلے مقام کو) مرد اپنی بیوی کے پیچھے کے مقام یعنی دُبر کو ہرگز استعمال نہیں کر سکتا۔ اگلے مقام یعنی فرج کو جس طرح چاہے استعمال کرے۔ اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں بڑے اچھے انداز میں مرد وعورت کے ملاپ کو بیان فرمایا کہ

''تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح جاؤ''۔

(کنز الایمان، البقرہ، آیت نمبر 233)

یعنی خاوند کو اختیار ہے کہ اپنی بیوی سے آگے سے صحبت کرے یا پیچھے سے مگر شرط یہ ہے کہ صحبت فرج میں ہو۔ اسی لئے اللہ عزوجل نے فرمایا کہ اپنی کھیتی کے پاس آؤ اور ظاہر ہے کہ کھیتی فرج ہے نہ کہ دبر لہٰذا اگلے مقام میں ہی صحبت ہونی چاہئے اور اس کیلئے جو بھی طریقہ اختیار کیا جائے شریعت میں اس کی ممانعت نہیں۔ اور فطری طریقہ یہی ہے کہ مرد اوپر ہے اور عورت نیچے ہو۔ اس سے مرد کو حرکت کرنے کا پورا موقع ملے گا۔ جس سے لذت زیادہ حاصل حرکت کرنے کا پورا موقع ملے گا۔ جس سے لذت زیادہ حاصل ہوگی۔ اللہ عزوجل قرآن پاک میں فرماتا ہے کہ

فَلَمَّا تَغَشّٰهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا .

''پھر جب مرد اس پر چھایا اسے ایک ہلکا سا پیٹ رہ گیا''۔

(کنز الایمان، سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۸۹)

تغشا غشیان سے بنا ہے جس کا معنیٰ ہے چھا جانا۔ یہاں غشیان سے مراد جماع اور صحبت ہے۔ اگر چہ صحبت دونوں طرف سے ہوتی ہے مگر چھا جانا خاوند کی طرف سے ہوتا ہے۔ شوہر کا بیوی پر چھا جانا اس حالت (Condition) میں ہوگا کہ عورت پیٹھ کے بل اس طرح لیٹے کہ اس کی پیٹھ زمین سے لگی ہو اور وہ اپنی ٹانگوں کو پھیلائے ہوئے ہو اور مرد

marfat.com

اس کے اوپر اس طرح لیٹے کہ دونوں عضو خاص ایک دوسرے کے سامنے آجائیں پھر مرد جماع کرنا شروع کرے۔ اس وقت جب وہ حرکت کرتا ہے۔ تو اس فعل میں اور لذت پاتا ہے۔ پھر وہ مقام آجاتا ہے کہ مرد کے ذکر سے منی خارج ہو کر عورت کی بچہ دانی تک جا پہنچتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی عورت کا جسم نرم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور مرد کا ذکر سکڑنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں عورت کے سرین اور کمر کے نیچے ہلکا سا تکیہ بھی رکھ دیا جائے تو یہ لذت و مزہ حاصل ہونے اور حمل ٹھہرنے کیلئے زیادہ مفید ہے۔

محاسن (Breast) کا بوسہ:

عورت کے جسم میں بعض اعضاء ایسے ہیں کہ جن کے چومنے گدگدانے اور مسلنے سے عورت کو ایک خاص قسم کی لذت محسوس ہوتی ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص عورت کے پستان چومے یا چوسے تو وہ جائز ہے۔ مگر اس چومنے میں یہ لحاظ ضروری ہے کہ عورت کا دودھ منہ میں جا کر حلق میں نہ جائے کیونکہ یہ حرام ہے۔ البتہ روزے کی حالت میں اس سے بچنا چاہئے جیسا کہ علماء کرام نے روزے کے دوران بلاضرورت کسی شئے کے چکھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 10)

مسئلہ: میاں بیوی کا بوقت جماع ایک دوسرے کی شرم گاہ کو مس کرنا بلاشبہ جائز بلکہ با نیت حسنہ مستحب و موجب اجر ہے۔ جس طرح کے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ مگر اس وقت شرمگاہ کو دیکھنے کی حدیث میں ممانعت ہے۔ کیونکہ یہ بچہ کے نابینا ہونے کا سبب ہے۔ علماء نے فرمایا کہ یہ بھی احتمال (Apprehension) ہے کہ بچہ اندھا ہو۔ یا وہ اولاد اندھی ہو جو اس جماع سے پیدا ہو یا معاذ اللہ دل کا اندھا ہونا مراد ہو جو کہ بہت ہی برا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 5)

مسئلہ: اگر پستانوں میں دودھ ہو اور مرد کو چوسنے کی صورت میں دودھ اترنے کا اندیشہ ہو تو پستان چوسنا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 5)

جس طرح پھول کو مسلنے سے اس میں تروتازگی نہیں رہتی بالکل اسی طرح عورت کے خوشنما پھولوں سے کثرت یعنی ورزش کرنے سے ان کی خوشنمائی اور تروتازگی ختم ہو جاتی ہے

marfat.com

اور پھر وہ کملا کر لٹک جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے مرد غیر خواتین کے پھولوں پر نظر کے تیر چلاتا ہے اور اپنی بیوی سے نفرت کرتا ہے اور اگر بیوی کے پھولوں سے زور آزمائی نہ کرے تو ساٹھ سال کی عمر میں بھی وہ پھول پہلے کی طرح خوشنما نظر آتے ہیں۔

جماع میں وقفہ:

مسئلہ: ایک بیوی ہے مگر مرد عبادت کے باعث اس کے پاس نہیں جاتا تو عورت شوہر سے مطالبہ کر سکتی ہے اور اسے حکم دیا جائے گا کہ عورت کے پاس بھی رہا کرے کیونکہ حدیث میں آتا ہے۔

وَ اِنَّ لِزَوجَكَ عَلَيْكَ حَقًّا ۔

''تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے''۔

ہر روز شب بیداری اور روزے رکھنے سے اس کا حق تلف ہوتا ہے رہا یہ کہ اس کے پاس رہنے کی مدت کیا ہے؟ اس کے متعلق ایک روایت میں یوں ہے کہ چار دِن میں سے ایک دن بیوی کیلئے اور تین دن عبادت کیلئے۔ (بہار شریعت ہشتم)

یہ تین دن عبادت کیلئے اس لئے دیئے گئے کہ اگر یہ شخص چار بیویاں رکھتا تو ضرور وقفہ آتا۔ اب 3 دن بیویوں کی جگہ تین دن عبادت اور چوتھا دن تین وقفوں کے بعد بیوی کیلئے ہے۔ حکیم اور ڈاکٹر حضرات جسمانی کمزوری اور ناقص (Detective) غذا کے پیش نظر کم از کم چھ دن اور زیادہ سے زیادہ ستائیس دن کا وقفہ بیان کرتے ہیں یعنی چوتھے ہفتے کے آخری دِن۔

مسئلہ: نکاح کے بعد پہلی بار جماع کرنا واجب ہے اور اس کے بعد سنت ہے۔ جو شخص اپنی جوان بیوی سے بلا عذر چالیس دن جدا رہے اور جماع نہ کرے تو وہ گنہگار ہوگا یعنی اتنی مدت بیوی سے دور رہنا ممنوع ہے کیونکہ اس سے وہ پریشان ہوتی ہے۔

مسئلہ: بیوی کی رضا کے بغیر چار ماہ تک ترکِ جماع بلا عذر صحیح شرعی ناجائز ہے۔

(فتاویٰ رضویہ کتاب الطلاق)

جلد جلد صحبت کرنے سے دماغ بھی کمزور ہوگا۔ اور بینائی بھی کمزور ہوگی۔ نیز ہر ماہ کی

marfat.com

پہلی، پندرہویں اور آخری شب جماع نہ کیا جائے کیونکہ ان راتوں میں شیاطین (Devils) جمع ہوتے ہیں۔ اِسی طرح ہر اتوار اور بدھ کی رات کو بی پرہیز کرنا چاہئے۔

مسئلہ: جو آدمی دو بیویاں رکھتا ہو تو ایک کمرہ میں دونوں سے بے پردہ مباشرت کرنا مکروہ ہے۔ مرد کو اگرچہ بیوی سے حجاب (Veil) نہیں ہے مگر عورت کو تو عورت سے ستر فرض ہے اور حیاء لازم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 10)

ایک ضروری بات:

جماع کے بعد مرد عورت کے اور عورت مرد کے راز اور پوشیدہ باتوں کو کسی پر ظاہر نہ کرے۔ یونہی جماع کے وقت کوئی مرد یا عورت روشندان کھڑکی یا دروازے سے دیکھنے کی کوشش نہ کرے کہ اندر سے کسی چیز سے سوراخوں وغیرہ سے جھانکنے والے کی آنکھ پھوڑ دے تو قصاص نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 10)

ولیمہ کرنا سنت ہے:

شادی کے بعد ولیمہ کرنا سنت مبارکہ ہے۔ اس لئے ہمیں ولیمہ کرنا چاہئے۔ اس کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ

حدیث نمبر ٥٤: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بیوی کا ایسا ولیمہ نہیں کیا جیسا حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا کیا تھا۔ یہ ولیمہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری (کے گوشت) سے کیا۔ (بخاری شریف جلد 3 صفحہ 95 رقم الحدیث 154)

معلوم ہوا کہ ولیمہ کرنا سنت مبارکہ ہے اس لئے کرنا چاہئے۔ اور حضور کا فرمان بھی ہے کہ (شادی کے بعد) ولیمہ کیا کرو خواہ ایک ہی بکری میسر ہو۔

(بخاری شریف جلد 3 کراب النکاح رقم 153)

marfat.com

باب نمبر2

شوہر کے حقوق

اللہ عزوجل نے انسانی دنیا میں عورتوں کو جو مقام ومرتبہ بخشا ہے اور جن خوبیوں اور گوناگوں صفات سے نوازا ہے اوراس دنیا میں انسانی خوشگوار زندگی اور پرسکون حیات کیلئے عورت کو جو اساس و بنیاد کا درجہ حاصل ہے یہ کسی بھی باشعور انسان کی معرفت پر مخفی (Hidden) نہیں۔

اسی طرح اللہ عزوجل نے مردوں کو بھی بہت زیادہ مقام ومرتبہ عطا فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ مرد کو عورت کا حاکم بنایا ہے جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ عزوجل ارشاد فرماتا کہ

"اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ"

ترجمہ کنزالایمان: مرد افسر ہیں عورتوں پر۔[سورۃ النسآء جز آیت نمبر34]

اس کی تفسیر میں حضرت صدرالافاضل سید مفتی محمد نعیم الدین مرادآبادی (رحمت اللہ علیہ) بیان کرتے ہیں کہ "تو عورتوں کو ان (مردوں) کی اطاعت لازم ہے اور مردوں کو حق ہے کہ وہ عورتوں پر رعایا کی طرح حکمرانی کریں اور ان کے مصالح اور تدابیر اور تادیب و حفاظت کی سرانجام دہی کریں۔[خزائن العرفان فی تفسیر القرآن صفحہ 107]

معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل نے مردوں کو عورتوں کا حاکم بنایا ہے اور مرد کو بڑی فضیلت عطا کی ہے اس لئے بیوی کا فرض ہے کہ وہ خاوند کا حکم مانے اور ہر شرعی مسئلے میں خاوند کی اطاعت کرے بلکہ عورت کیلئے اپنے شوہر کو راضی رکھنا بڑے اجر کا کام ہے۔لہٰذا بیوی ہر لحاظ

marfat.com

سے خاوند کی اطاعت گزاری اور اس کے حقوق میں ہرگز کوتاہی نہ کرے بلکہ خود تکلیف جھیل کر اپنے خاوند کو آرام پہنچانے کی کوشش میں رہے کیونکہ عورت کیلئے اپنے شوہر کو راضی رکھنا بہت بڑی سعادت مندی جیسا کہ حدیث نمبر 1:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور تاجدار کائنات ﷺ نے فرمایا کہ جس عورت کا انتقال اس حالت میں ہو کہ اس کا شوہر اس سے خوش و راضی ہو تو وہ عورت جنت میں جائے گی۔

[(۱) شعب الایمان، جلد 6، صفحہ 421] [(۲) الترغیب والترہیب، جلد 3، صفحہ 33]

تشریح وتوضیح: محترم اسلامی بہنوں اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ شوہر کی رضا اور خوشنودی جنت میں جانے کا باعث ہے۔ لہٰذا شوہر کو ناراض رکھنا، بات بات پر اختلاف اور جھنجھٹ کرنا، ان سے شاکی رہنا، مال یا دیگر سلسلے میں اسے پریشان کرنا، ان کی خوشی اور ناخوشی کی پرواہ نہ کرنا، یہ سب اچھی بات نہیں اور جنتی عورت کا یہ مزاج اور شیوہ نہیں۔

بہت سی عورتوں کو دیکھا گیا ہے کہ ان کے شوہر بوڑھے ضعیف اور بیمار ہو جاتے ہیں تو ان کی پرواہ نہیں کرتیں۔ کمزوری اور بیماری کی وجہ سے ان کو خدمت اور کھانے پینے میں وقت کے لحاظ کی ضرورت ہوتی ہے تو عورت ایسی خدمت سے ہاتھ کھینچ لیتی ہے۔

جوانی میں خط نفس کی وجہ سے تو موافقت (Conformity) کی لیکن اب جب خدمت کا وقت آیا تو اس سے بچتی ہے۔ اپنی اولاد میں مصروف رہتی ہے اور اس کا شوہر اس دنیا سے نالاں اور رنجیدہ رخصت ہوتا ہے۔ ایسی عورت جنت کی مستحق نہیں۔ یہی حال بعض مردوں کا بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ بیوی کو جوانی میں تو اچھی طرح رکھا اور بڑھاپے میں اس سے کنارہ کر لیا اور اس سے بے پرواہی برتنے لگا یہ بداخلاقی و حق تلفی ہے اور ایسا خودغرض انسان جنت کے لائق نہیں۔

شوہر کا حق سب سے زیادہ ہے

حدیث نمبر 2: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور روحی فداہ ﷺ سے پوچھا کہ عورتوں پر سب سے زیادہ کس کا حق ہے۔ حضور پرنور ﷺ نے

marfat.com

ارشاد فرمایا کہ شوہر کا۔ میں نے پوچھا کہ مرد پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے۔ حضور نور مجسم ﷺ نے فرمایا اس کی والدہ کا۔

[(۱) الترغیب والترہیب' جلد 3' صفحہ 34] [(۲) مسند بزار]

محترم اسلامی بہنوں جب تک عورت کی شادی نہ ہو۔ والدین کی اطاعت اور ان کی خدمت کا حق ہے اور جب شادی ہو جائے اور شوہر کے گھر آ جائے تو اب شوہر کا حق سب سے زیادہ ہو جاتا ہے اور شوہر کی خدمت اور رعایت عورت کے ذمہ عقد نکاح کی وجہ سے واجب ہو جاتی ہے اور مرد کے ذمہ سب سے زیادہ خدمت اور خوشی کے متعلق والدہ کا حق ہے کہ وہ اپنے والدہ کی خدمت واطاعت کرے اور اس کی ناراضگی سے بچے۔ بیوی کی خوشی پر والدہ کی خوشی کو فوقیت (Preference) دے۔ بیوی کی وجہ سے والدہ کی حق تلفی نہ کرے۔ ایسی صورت نکالے کہ اگر بیوی اور والدہ کے درمیان اختلاف ہو جائے تو بیوی کی بھی رعایت کرے اور والدہ کی بھی رعایت اور خدمت واطاعت کرے۔ خیال رہے کہ رعایت اور خدمت الگ الگ چیز ہے۔ بیوی کی رعایت کرے اور والدہ کی اطاعت و خدمت کرے۔ بیوی کے مقابلہ میں والدہ کی رضا کو مقدم رکھے اور اس کوشش میں رہے کہ دونوں کے حقوق پورے پورے ادا کرے۔ **وما توفیقی الا باللّٰہ۔**

شوہر کا حق اتنا زیادہ ہے کہ ادا نہیں ہوسکتا

حدیث نمبر 3: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور ﷺ کی خدمت میں ایک شخص اپنی بیٹی کو لے کر حاضر ہوا اور کہا کہ یہ میری بیٹی ہے شادی سے انکار کرتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے بیٹی اپنے والد کا کہنا مان لو۔ اس نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ میں اسوقت تک شادی نہیں کروں گی جب تک کہ مجھے یہ نہ معلوم ہو جائے کہ بیوی پر شوہر کا کیا حق ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ شوہر کا بیوی پر یہ حق ہے کہ خاوند کو اگر کوئی زخم ہے تو بیوی چاٹ لے یا اس کی ناک سے پیپ یا خون بہے اور بیوی اسے پی بھی جائے تب بھی اس نے خاوند کا حق ادا نہ کیا (یہ مبالغہ ہے غایت خدمت اور محبت سے حقیقتاً پینا مراد نہیں کیونکہ مذکورہ چیزیں ناپاک ہیں)

marfat.com

اس نے کہا۔قسم اس کی جس نے آپ کوحق کے ساتھ بھیجا ہے میں شادی نہیں کروں گی۔ (کیونکہ مجھ سے حق ادانہیں ہوسکے گا)(الترغیب والترہیب' جلد3' صفحہ35)

تشریح وتوضیح: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ عورت شوہر کا حق کماحقہ (Exactly) ادانہیں کرسکتی۔مطلب یہ ہے کہ بیوی یہ نہ سوچے کہ میں نے فلاں خدمت کر دی حق ادا ہوگیا بلکہ خدمت کرتی رہے۔

حدیث نمبر 4: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور' مکی مدنی سرکار ﷺ کا فرمان عبرت نشان ہے کہ اگر میں اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کوسجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کوحکم دیتا کہ اپنے شوہر کوسجدہ کرے کہ اس کے ذمے اس کا بہت بڑا حق ہے۔اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔اگر پاؤں سے سر تک شوہر کے تمام جسم پر زخم ہوں۔جن سے پیپ اور خون بہتا ہو۔پھر عورت اسے چاٹے تو بھی حق شوہر ادا نہ کیا۔(مسند امام احمد بن حنبل)

حدیث نمبر 5: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ ایک اونٹ (Camel) نے حضور مکی مدنی سرکار ﷺ کوسجدہ کیا تو آپ ﷺ کے صحابہ کرام علیہم رضوان نے آپ کوکہا یارسول اللہ ﷺ اشجار (درخت) بہائم آپ کوسجدہ کرتے ہیں ہم تو ان سے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کوسجدہ کریں۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ عبادت اللہ عزوجل کی کرو۔اپنے بھائی کا احترام کرو اگر میں کسی کوسجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کوحکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کوسجدہ کریں۔(مجمع الزوائد' جلد4' صفحہ213)

محترم اسلامی بہنوں! ان دو حدیثوں میں حضور سید دو عالم ﷺ نے شوہر کے حقوق کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اگر میں اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کیلئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کوحکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کوسجدہ کریں۔(مجمع الزوائد' جلد4' صفحہ213)

محترم اسلامی بہنوں! ان دو حدیثوں میں حضور سید دو عالم ﷺ نے شوہر کے حقوق کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اگر میں اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کیلئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کوحکم دیتا کہ اپنے شوہر کوسجدہ کرے' اس سے شوہر کے حقوق کا خصوصی

marfat.com

خیال رکھنے کی تاکید کی گئی ہے۔

خاوند کی اطاعت وفرمانبرداری کرنے والی عورت کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں

حدیث نمبر 6: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین، راحت العاشقین ﷺ نے فرمایا جو عورت اللہ عزوجل سے (گناہ کے بارے میں ڈرے اور گناہ نہ کرے) اور اپنی عزت کی حفاظت کرے اور شوہر کی اطاعت وفرمانبرداری کرے اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ان سے کہا جائے گا۔ جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (مجمع الزوائد، جلد 4، صفحہ 306)

تشریح وتوضیح: جنت کے آٹھ دروازے ہوں گے۔ لوگ اپنے اپنے خصوصی اعمال کی وجہ سے جنت کے دروازے سے جائیں گے۔ عموماً (Generally) لوگ ایک دروازے سے جانے کے مستحق ہوں گے لیکن بعض مرد اور بعض عورتیں ایسی ہوں گی کہ ان کو جنت کے آٹھوں دروازوں سے جانے کی اجازت ہوگی اور ان کو اختیار ہوگا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہئیں۔ جنت میں چلے جائیں۔

یہ کون عورت ہوگی جس میں یہ تین اوصاف ہوں گے:

(1) ایک یہ کہ تقویٰ والی زندگی یعنی تمام ناجائز اور شریعت کے منع کردہ چیزوں سے بچتی ہوگی۔ ہر گناہ کی بات سے بچتی ہوگی۔ مثلاً پانچوں نمازوں کی پابند، خصوصاً صبح کی نماز کی۔ اپنے زیوروں کے حساب سے اگر نصاب کے برابر ہو زکوٰۃ نکالتی ہوگی۔ کسی سے لڑتی جھگڑتی نہ ہوگی۔ لعن طعن نہ دیتی ہوگی، کوستی نہ ہوگی، احسان نہ جتلاتی ہوگی۔ اسی طرح بے پردہ مدنی برقعہ کے بغیر کہیں نہ جاتی ہوگی۔ اجنبی مردوں سے سخت احتیاط کرتی ہوگی۔ بلا شدید ضرورت کے گھر سے باہر نہ پھرتی ہوگی۔ رشتہ داروں میں سے کسی سے کینہ اور بغض وعناد نہ رکھتی ہوگی۔ غیبت سے بچتی ہوگی۔ نامحرم رشتہ داروں اور دیور سے پردہ کرتی ہوگی۔ نہ ٹی وی خود دیکھتی ہوگی اور نہ گھر میں رکھتی ہوگی ناچ وگیت گانے میں شریک نہ ہوگی۔ غرض کہ ہر گناہ کبیرہ سے بچتی ہوگی اور اگر کسی وجہ سے گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کر لیتی ہوگی۔

marfat.com

(2) یہ کہ شوہر کے علاوہ کسی پر نظر اور نگاہ نہ رکھتی ہوگی۔

(3) شوہر کی اس امر میں جس سے شریعت نے منع نہیں فرمایا۔ اطاعت وفرمانبرداری کرتی ہوگی۔ اس میں غفلت وسستی کا بہانہ نہ تلاش کرتی ہوگی۔

مثلاً عادت اور ضرورت کے مطابق وقت پر تمام کام کر دیتی ہوگی۔ بیماری وتھکن کی حالت میں خدمت کر دیتی ہوگی۔ مثلاً شوہر کا مزاج (Disposition) معلوم ہے کہ گرم گھانا کھاتے ہیں۔ گرم پانی سے وضو کرتے ہیں تو ان (شوہر) کے حکم دینے سے پہلے ہی اس کا اہتمام رکھتی ہوگی۔ مطلب یہ کہ اس کی خوشی اور آرام کا لحاظ رکھتی ہوگی تو ایسی عورت کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ محترم ماؤں' بہنوں ان تینوں چیزوں پر ہمیشگی سے عمل کرلو اور اسی کی تعلیم موجودہ بیٹیوں اور کل کی ہونے والی ماں کو دور اور جنت کے آٹھوں دروازے کھلوا لو۔ آج تھوڑی نفس اور ماحول کیخلاف مشقت برداشت کرلو۔ کل جنت کے مزے لوٹ لو جو ہمیشہ ہمیشہ کا مزہ ہے۔ اللہ عزوجل ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

عورت کیلئے اس کا شوہر جنت یا جہنم

حدیث نمبر 7: حضرت حصن بن محصن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کی پھوپھی حضور مکی مدنی سرکار ﷺ کے پاس تشریف لائیں۔ ضرورت پورے ہونے کے بعد آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کیا تم شوہر والی ہو۔ کہاں ہاں تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ تم ان کے ساتھ کس طرح برتاؤ کرتی ہو۔ انہوں نے کہا ہر ممکن طریقہ سے خدمت کرتی ہوں کوئی کوتاہی (Irresponsibility) نہیں کرتی ہوں ہاں مگر یہ کہ کوئی مجبوری ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم ان کی رعایت کرو کیونکہ وہ تمہارے لئے جنت یا جہنم ہے۔

(الترغیب والترہیب' جلد 3' صفحہ 34)

تشریح وتوضیح: محترم اسلامی بہنوں اس حدیث مبارکہ میں حضور طٰہٰ ویٰسٓ ﷺ نے فرمایا کہ اے عورتوں تمہارا شوہر تمہارے لئے جنت یا جہنم ہے۔ مطلب یہ کہ اس کی خدمت اس کی رضا وخوشنودی سے تم جنت جا سکتی ہو۔

marfat.com

اور اگر اس کے برخلاف تم نے اس سے اچھا برتاؤ نہیں کیا۔ اس کو ناراض کیا اس سے زبان درازی کی اور مقابلہ کیا۔ ان کی خدمت واطاعت سے تم نے آپ اپنے آپ کو بچایا اس میں کوتاہی کی تو تمہارے لئے جہنم ہے۔

عموماً آج کل کے اس دور میں شروع عمر میں خواہش نفسانیہ کی وجہ سے تو کچھ خدمت ورعایت کرتی ہے۔ جب جوانی ڈھل جاتی ہے تو دونوں طرف سے معاملات خراب ہو جاتے ہیں۔ بہرصورت ہمیشہ اس کی خدمت ورعایت سے جنت کی دولت حاصل کرسکتی ہے۔ اللہ عزوجل کا حکم سمجھ کر آج دنیا میں خدمت میں کوتاہی نہ کرو اور کل اللہ عزوجل کی عظیم نعمت جنت میں آسانی سے داخل ہو جاؤ گی۔ انشاءاللہ عزوجل

شوہر کی بلا اجازت گھر سے نکلنے پر فرشتوں کی لعنت

حدیث نمبر 8: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور، شافع روز محشر ﷺ سے سنا کہ آپ فرمارہے تھے۔ جب عورت شوہر کے گھر سے شوہر کی ناراضگی میں نکلتی ہے تو آسمان کے سارے فرشتے اور جس جگہ سے گزرتی ہے۔ ساری چیزیں انسان اور جن کے علاوہ سب لعنت کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک حدیث میں یہ ہے کہ شوہر کی بلا اجازت کے جب عورت باہر نکلتی ہے تو آسمان کے فرشتے رحمت کے فرشتے عذاب کے فرشتے سب اس پر لعنت کرتے ہیں۔ جب تک کہ وہ واپس نہ آجائے۔ (الترغیب والترہیب، جلد 3، صفحہ 39)

تشریح وتوضیح: پیاری ماؤں، بہنوں اللہ عزوجل کی پناہ شوہر کو ناراض کر کے مطلب یہ کہ جھگڑا (Strife) کر کے نکلنے یا اس کی اجازت کے بغیر نکلنے کی کتنی سخت وعید ہے کہ ہر چیز اس پر لعنت کرتی ہے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ناراض ہی کرنا درست نہیں اور اگر کسی وجہ سے ناراضگی ہوگئی تو غصہ ٹھنڈا ہونے پر معافی تلافی کر لینی چاہئے نہ کہ محلے دار یا رشتہ داروں کو بلانا چاہئے کیونکہ اس سے معاملات خراب ہو سکتے ہیں۔

marfat.com

شوہر کو تکلیف پہنچانے والی عورت پر جنت کی حور کی بددعا

حدیث نمبر 9: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیدی و مرشدی ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی عورت اپنے شوہر کو دنیا میں پریشان (Confused) کرتی ہے تو اس کی (جنتی) حورعین بیوی اسے کہتی ہے کہ اسے مت پریشان کرو۔ اللہ عزوجل تمہارا بھلا نہ کرے وہ تمہارے پاس تھوڑے ہی دن رہنے والا ہے۔ عنقریب تم سے جدا ہو کر ہمارے پاس چلا آئے گا۔

[(۱) ترمذی شریف، صفحہ 222] [(۲) ابن ماجہ شریف، صفحہ 145] [(۳) مشکوٰۃ شریف، صفحہ 281]

تشریح وتوضیح: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ عورتوں کا اپنے شوہر کو غربت و مسکنت کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ وہ ذرا سیدھا سادھا زیادہ چالاک نہیں ہے یا اور کسی وجہ سے اس کی رعایت اور خدمت نہ کرنا یا اس وجہ سے کہ شوہر ضعیف بیمار کمزور بوڑھا ہے۔ اس کے حقوق کی دیکھ بھال نہ کرنا خدمت میں کوتاہی اور ضروریات کی پرواہ نہ کرنا۔ یہ اچھی بات نہیں۔ ایسیوں پر حورعین کی بددعا ہوتی ہے کہ اللہ عزوجل تجھے رحمت سے دور کرے۔ تمہارا شوہر تمہارے پاس تھوڑے دنوں کا مہمان ہے۔ پھر تم سے جدا ہو کر ہمارے پاس پہنچ جائے گا۔ (مرقات شریف، جلد 6، صفحہ 42)

شوہر کو خوش رکھنے کا حکم

حدیث نمبر 10: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین، رحمۃ العلمین ﷺ نے عورتوں سے فرمایا کہ اے عورتوں کی جماعت اللہ عزوجل سے ڈرو اور اپنے شوہر کی خوشیوں کو پیش نظر رکھو۔ اگر عورت جان لے کہ اس کے شوہر کا کیا حق ہے تو صبح وشام کا کھانا لے کر کھڑی رہے۔

[(۱) کنز العمال، جلد 16، صفحہ 145] [(۲) کشف الاستار، صفحہ 75]

تشریح وتوضیح: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جن باتوں سے شوہر ہوتا ہے جو اس کی مرضی اور میزاج کے موافق (Conformity) ہو جس میں اسے راحت معلوم ہوتی

marfat.com

ہے جس کو وہ پسند کرے (اور اس میں گناہ نہ ہو) اس کو معلوم کرتی رہے اور اسی کو اختیار کرے۔ مثلاً شوہر کو پسند ہے کہ گرم کھانا ہو گرم روٹی ہو تو تازہ اور گرم کھانے کا لحاظ رکھے۔ اسے پسند ہو کہ ناشتہ صبح جلدی مل جائے تو صبح جلد اٹھ کر اس کا انتظام کر دیا اور اسی طرح اگر وہ کسی وقت چائے پینے کے عادی ہوں تو ان کے حکم دینے اور انتظار سے پہلے انتظام رکھے۔ اسی طرح اگر شوہر گھر میں زینت اختیار کرنے کیلئے عمدہ لباس پہننے کو کہے۔ بال و چہرہ وغیرہ کو بہتر بنائے رکھنے کو کہے تو اس میں ہرگز مخالفت نہ کرے کہ یہ شوہر کا حق ہے۔ یہ تو بغیر کہے عورت کو ایسا کرنا چاہئے کہ اسی کا فائدہ ہے اس موقعہ پر بے پردگی کی اجازت نہیں۔

اور کھڑے رہنے کا معنی یہ ہے کہ اس کے کہنے اور بولنے کا انتظار نہ کرے وقت سے پہلے ہی تیار رکھے۔ بلا تقاضا کہ حسب عادت پیش کر دے یا تقاضا پر تاخیر (Delay) نہ ہو کہ ابھی کر رہی ہوں' ابھی لا رہی ہوں اور شوہر انتظار کی زحمت میں پریشان ہے۔ ایسا ہرگز نہ کرے۔

شوہر کی خدمت اور اس سے محبت کرنے والی اللہ کو محبوب

حدیث نمبر 11: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور مکی مدنی سرکار ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل اس عورت کو محبوب (یعنی پسند) رکھتا ہے جو اپنے شوہر کے ساتھ محبت رکھنے والی' خوش مزاج اور دوسرے مرد سے اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کرنے والی ہو۔ (کنز العمال' جلد 16' صفحہ 169)

تشریح و توضیح: محترم بہنوں ایسی عورت اللہ عزوجل کو محبوب اور پسند ہے جو اپنے شوہر سے محبت رکھنے والی اور اس سے دلی لگاؤ رکھنے والی ہو۔ صرف اور صرف ضابطہ اور غرض کی محبت نہ ہو۔ ایسی محبت میں ایک دوسرے کو شکایت (Complaint) ہوتی ہے اور اگر محبت اور خالص تعلق اور قلبی و دلی لگاؤ ہو تو برائیوں اور تکلیفوں کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ اگر ہوتا بھی تو خوشی سے برداشت کر لیتا ہے اس لئے شوہر اور بیوی کے درمیان عشق محبت ہونی چاہئے۔

اور دوسری صفت اللہ عزوجل کے محبوب ہونے کی یہ بیان کی گئی ہے کہ بیوی دوسرے

marfat.com

اجنبی شخص سے اپنی حفاظت کرے۔ مطلب یہ کہ شوہر کے علاوہ دوسرے اجنبی شخص سے دلچسپی (Interest) نہ ہو۔ اس سے کسی قسم کا لگاؤ اور تعلق نہ ہو۔ آج کل کی اسی نئی تہذیب میں شوہر کے علاوہ دوسرے اجنبی شخص سے بلا تکلیف' دل لگی' انس اور ہنسی مذاق کرتی ہیں اور اسے وہ خوش اخلاقی سمجھتی ہیں۔ یاد رکھئے عورتوں کیلئے اجنبی مردوں سے ہنسی مذاق اور انس کی باتیں جائز نہیں۔

یاد رکھئے یہ حکماً زنا ہے۔ گناہ گناہ کے اسباب ہیں۔ یہ اللہ عزوجل اور رسول ﷺ کے نزدیک ناپسندیدہ اعمال ہیں اس لئے ایسے اعمال سے توبہ کیجئے اور سخت احتیاط کیجئے۔

شوہر کی اطاعت اور اس کی اچھائیوں کا اعتراف جہاد کے برابر

حدیث نمبر 12: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں مجھے حضور نور مجسم ﷺ نے فرمایا کہ جن عورتوں سے تمہاری ملاقات ہو تو تم ان سے کہہ دو کہ شوہر کی اطاعت اور ان کے احسان کا اعتراف (Recognition) کرنا تمہارے لئے جہاد کے برابر ہے۔

[(۱) مجمع الزوائد' جلد 4' صفحہ 308] [(۲) الترغیب والترہیب' جلد 3' صفحہ 34]

تشریح و توضیح: اے وفا کی پیکر اسلامی بہنوں' شوہر اور بیوی کے درمیان حسن معاشرت و خوشحال زندگی کیلئے یہ دو چیزیں بہت اہم ہیں۔ اے مجسمہ اخلاق اسلامی بہنوں! خدمت اور خوبیوں کے اعتراف اور احسان مندی سے ایک کا تعلق دوسرے سے بڑھتا ہی رہے گا۔ اس مذکورہ حدیث مبارکہ میں اور اس کے علاوہ ایک حدیث میں ہے کہ عورتوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ عورتوں کا غزوہ جہاد کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ شوہر کی اطاعت اور اس کے احسان کا اعتراف کرنا عورت کا غزوہ جہاد ہے۔

(شعب الایمان' جلد 6' صفحہ 417)

اے وفا کی تصویر' صابرہ' شاکرہ اسلامی بہنوں دیکھئے! عورتوں کے ساتھ ہمارے پیارے رب عزوجل کا کتنا بڑا خصوصی (Especially) فضل و کرم ہے۔ کس قدر معمولی کام اور وہ بھی جس میں ان کا دنیاوی نفع بھی ہے کہ شوہر کی خدمت سے شوہر کی نگاہ میں

marfat.com

محبوب رہے گی تو شوہر اس کا دنیاوی خیال رکھیں گے اور آخرت کا بھی عظیم ثواب ان کو ہوگا۔

اے نجابت سے آراستہ اسلامی بہنوں احسان کے اعتراف کا مطلب یہ ہے کہ شوہر کی طرف سے جو کچھ بھی ملے بیوی اسے خوشی سے قبول کرے اور اسے بہت سمجھے۔ ہرگز ہرگز کمی پر شکایت نہ کرے۔ ناشکری نہ کرے بلکہ کہے آپ نے ہماری خاطر بہت کچھ کیا ہے اور ہمارا بہت زیادہ خیال رکھا ہے۔

لعنت والی عورت کون؟

حدیث نمبر 13: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پرنور، شافع روز محشر ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب عورت (بیوی) اپنے شوہر سے (غصہ کی وجہ سے) الگ بستر (Bed) پر رات گزارے تو فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ عورت شوہر کے پاس آجائے۔ (بخاری شریف، جلد 2، صفحہ 782)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ ﷺ نے فرمایا کہ شوہر جب بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ (شرعی عذر کے بغیر) انکار کر دے تو فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ صبح ہو جائے۔

(بخاری شریف، جلد 2، صفحہ 782)

تشریح وتوضیح: اے ذکر وفکر اور فہم وفراست کی خوگر اسلامی بہنوں اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ بیوی کو شوہر کی مرضی اور ضرورت وخواہش کا خیال رکھنا چاہئے۔ اگر کوئی شرعی عذر نہ ہو اور نہ ہی بیماری وغیرہ ہو جس سے نقصان کا اندیشہ ہو تو اس کی خواہش کی رعایت واجب ہے ورنہ فرشتوں کی لعنت کی مستحق ہوگی۔ جب تک کہ شوہر کو خوش نہ کر دے۔ خواہ کسی بھی طرح سے ہو بات چیت کے ذریعے سے ہو یا تکمیل خواہشات کے ذریعہ سے۔ (عینی شرح بخاری شریف جلد 2، صفحہ 185)

حدیث نمبر 14: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ حضور طٰہٰ ویٰسٓ ﷺ نے مفسلہ پر اور ایک حدیث مبارکہ میں ہے کہ مسوفات پر لعنت

marfat.com

فرمائی۔(کنزالعمال' جلد16' صفحہ161)

صبر وتحمل کی خوگر اسلامی بہنوں مفسلہ تو وہ عورت ہے کہ اس سے جب شوہر ارادہ کرے تو کہہ دے میں حائضہ ہوں اور مسوفات وہ عورت ہے کہ اس سے جب شوہر ارادہ کرے تو ٹالتے ہوئے کہتی رہے' اچھا آ رہی ہوں۔ یہاں تک کہ نیند آ جائے۔

(کنزالعمال شریف' جلد16' صفحہ161)

اس سے معلوم ہوا کہ بلا عذر جھوٹ یا بہانا بنانا اور ٹالنا جیسا کہ بعض عورتوں کی عادت ہوتی ہے درست نہیں۔ تاہم دونوں ایک دوسرے کی صحت کی رعایت ضروری ہے اگر بیماری یا صحت کی وجہ سے مضر ہو تو شوہر کو بھی اس کا خیال رکھنا لازم ہے۔ عورتوں کو بھی چاہئے کہ وہ مرد کو کسی نہ کسی طرح خوش رکھیں اور اس کی ہر ضرورت خصوصاً انسانی ضرورت کا تاکید سے خیال رکھیں۔ عورتوں کو اس کی خدمت کی تاکید کا حکم ہے۔ چنانچہ

حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المذنبین' راحت العاشقین ﷺ نے فرمایا کہ جب شوہر بلائے تو آ جائے خواہ وہ تنور پر ہی کیوں نہ ہو یعنی اگر وہ کھانا پکا رہی ہو اور روٹی کے جلنے اور خراب ہونے یا ناقص ہونے کا اندیشہ ہو یا چولہا بجھ جانے کا اندیشہ ہو تب بھی اس کی خواہش اور ضرورت کا خیال رکھے۔ اسی طرح ایک عورت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں آئی اور اس نے پوچھا کہ شوہر کا بیوی پر کیا حق (Right) ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنے نفس کو اس سے نہ روکے اگرچہ وہ پلان کی لکڑی پر ہو اور ایک حدیث میں ہے اگر وہ تنور (چولہے پر) کیوں نہ ہو۔ (عمدۃ القاری' صفحہ185)

بلا اجازت شوہر نفل روزے کی اجازت نہیں

حدیث نمبر 15: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نور مجسم ﷺ نے فرمایا کہ کسی عورت کیلئے درست نہیں کہ وہ شوہر کی موجودگی میں روزہ رکھے مگر یہ کہ شوہر کی اجازت سے رکھ سکتی ہے اور ایک حدیث ہے کہ اس نے اگر روزہ رکھا تو بھوکی پیاسی رہی اور قبول نہ کیا جائے گا۔ (بخاری شریف' جلد2' صفحہ782)

تشریح وتوضیح: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی تقلید کرنے والی اسلامی بہنوں عورت

marfat.com

کوشوہر کی خدمت واطاعت کے پیش نظر نفلی روزہ رکھنے کی اجازت نہیں۔ ہوسکتا ہے کہ شوہر کوکسی وقت ضرورت پیش آ جائے۔ البتہ (Certainly) وہ خود اجازت دے تو پھر عورت کے لئے نفلی روزہ رکھنا درست ہے۔ ہاں اگر شوہر گھر میں موجود نہ ہو سفر پر ہو تو نفلی روزہ عورت کو رکھنے کی اجازت ہے۔

اور یہ خیال رہے کہ یہ مذکورہ بالا حکم نفلی روزے کے متعلق ہے۔ رمضان المبارک کے روزے کے متعلق یہ بات نہیں۔ اگر رمضان المبارک کے روزہ سے خاوند اگر منع کرے تب بھی چھوڑنا جائز نہیں۔ چونکہ اللہ عزوجل کی نافرمانی ہو تو مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔ اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے کہ رمضان المبارک کے علاوہ عورت روزہ نہ رکھے جبکہ اس کا شوہر موجود ہو۔ (کنز العمال، صفحہ 216)

محترم اسلامی بہنوں دیکھا شریعت نے عورتوں کو کتنی تاکید کی ہے کہ وہ شوہروں کی رعایت کریں کیونکہ اسی رعایت کی وجہ سے تو دونوں کے درمیان خوشگوار تعلقات قائم رہیں گے۔

شوہر کی خدمت پر شہادت کے قریب درجہ

حدیث نمبر 16: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور پرنور، فخر بنی آدم ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت اپنے شوہر کی اطاعت کرے، اس کے حق کو ادا کرے، نیک باتوں کو قبول کرے، نفس اور مال کی خیانت (Misappropriation) سے پرہیز کرے (تو ایسی عورت کا) جنت میں شہیدوں سے ایک درجہ کم ہوگا۔ اگر شوہر بھی اس کا مومن اور بہتر اخلاق والا ہے تو یہ عورت اسے ملے گی ورنہ ایسی عورت کی شادی اللہ عزوجل شہیدوں سے کردے گا۔ (کنز العمال، جلد 16، صفحہ 144)

تشریح وتوضیح: اے اپنے شوہر کی خدمت گزار اسلامی بہنوں تمہیں مبارک ہو کہ حدیث مذکورہ میں شوہر کی خدمت اور اس کے ساتھ نیکی پر شہداء کے قریب درجہ ملنا بتایا گیا ہے۔ یہ کس قدر فضیلت کی بات ہے کہ صرف ایک ہی درجہ کا فرق رہ جاتا ہے۔

اس حدیث پاک کے دوسرے جز میں یہ بتایا گیا ہے کہ عورت نیک اور صالح اور اس

marfat.com

کا شوہر بھی نیک ہو تو جنت میں اسی طرح میاں بیوی بن کر رہیں گے۔

نہ نماز قبول ہوگی اور نہ نیکی اوپر چڑھے گی

حدیث نمبر 17: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ ﷺ نے فرمایا کہ تین لوگوں کی نہ نماز قبول ہوتی ہے اور نہ کوئی نیکی اوپر چڑھتی ہے۔

(1) بھاگے ہوئے غلام کی اس وقت تک کہ جب تک اپنے مالک کے پاس نہ آ جائے۔

(2) اور اس عورت کی جس سے اس کا شوہر ناراض (Displeased) ہو۔

(3) اور مست شرابی کی تاوقتیکہ شراب کا اثر ختم نہ ہو جائے۔ (شعب الایمان، جلد 6، صفحہ 417)

تشریح وتوضیح: مرد عورت پر نگران ہے اور عورت اس کے ماتحت ہے۔ اللہ عزوجل کے بعد عورت کیلئے شوہر ہی ہے۔ والدین کے حق پر شوہر کا حق غالب ہے اور اگر شریعت میں کسی کو سجدہ تعظیمی کی اجازت ہوتی تو عورت کو ہوتی کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ حدیث پاک میں ہے کہ عورت کیلئے اس کا شوہر جنت یا جہنم ہے کہ اس کے حق کو ادا کر کے جنت پا سکتی ہے۔ جس کا اتنا بڑا حق ہو بھلا اسے ناراض کیسے چھوڑا جا سکتا ہے۔ پھر اللہ عزوجل نے جس کو رفیق حیات بنایا ہو زندگی بھر کا ساتھی اور معاون بنایا ہو۔ دنیاوی اعتبار سے جس کے بغیر گزارہ نہیں ہو سکتا اسے کیسے ناراض رکھا جا سکتا ہے۔ اس لئے وہ اگر کسی وجہ سے ناراض ہو جائے اگرچہ بلاوجہ معقول کے سہی تو اسے یونہی نہیں چھوڑ دیا جائے بلکہ اسے خوش کرنے کی کوشش کی جائے۔ اسی لئے شریعت نے تاکید کی جب تک اسے راضی نہ کیا ایسی عورت کی نہ نماز قبول ہوتی ہے اور نہ کوئی نیکی۔ اللہ عزوجل ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عورتوں کیلئے نصیحت آموز حکایت

حدیث نمبر 18: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضور مکی مدنی سرکار، سرکار ابد قرار ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص گھر سے باہر جاتے ہوئے اپنی بیوی سے کہہ گیا کہ گھر سے نہ نکلنا۔ اس کے والد گھر کے نچلے حصہ میں رہتے تھے اور وہ گھر کے اوپر رہا کرتی تھی۔ اس کے والد بیمار ہوئے تو اس نے حضور نور مجسم ﷺ کی خدمت میں بھیج کر

marfat.com

عرض کیا اور معلوم کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اپنے شوہر کی بات مانو چنانچہ اس کے والد کا انتقال ہوگیا۔ پھر اس نے حضور طہ ویٰس ﷺ کے پاس آدمی بھیج کر معلوم کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا شوہر کی اطاعت کرو۔ پھر حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ ﷺ نے اس کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ اللہ عزوجل نے تمہارے شوہر کی اطاعت کرنے کی وجہ سے تمہارے والد کی مغفرت (Absolution) کردی۔ (اور جنت عطا فرمادی۔ حدیث)

(مجمع الزوائد' جلد 4' صفر 316)

تشریح وتوضیح: حدیث مذکورہ میں عورت کا اپنے والد کے پاس نہ جانا صرف شوہر کی اطاعت کی وجہ سے تھا۔ یہ جذبہ ایمانی صحابیہ رضی اللہ عنہ ہے۔ ورنہ آج کے اس پرفتن دور میں کون عورت ہے کہ باپ وفات پا جائے اور وہ نہ جائے بلکہ اس زمانہ میں تو کوئی شریعت کی اجازت لینا ہی گوارا نہ کرے۔ اللہ عزوجل ہماری اسلامی بہنوں کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین حدیث مذکورہ پر غور کیجئے کہ حضور فخر بنی آدم ﷺ نے بھی اس صحابیہ رضی اللہ عنہ کو اسی بات کی تاکید کی تھی کہ جب شوہر نے گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں دی ہے تو مت نکلو اور شوہر کی بات کا نصیحت کا لحاظ رکھو۔ یہاں تک کہ والد کی وفات ہوگئی۔ اللہ عزوجل نے خاوند کی اطاعت کی برکت سے اس کے والد کی مغفرت فرمادی اور جنت عطا فرمادی۔ جب بیوی کی اطاعت سے اس کے والد کی مغفرت ہوگئی تو خود عورت بھی مغفرت کے لائق نہ ہوگی۔ یقیناً ہوگی۔ اے ہمارے رب عزوجل ہماری اسلامی بہنوں کو خاوند کا اطاعت گزار بنا۔ آمین۔

شوہر کی خدمت صدقہ ہے

حدیث نمبر 19: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بیوی کا شوہر کی خدمت کرنا صدقہ ہے۔ (کنز العمال' جلد 16' صفحہ 169)

تشریح وتوضیح: شوہر کی خدمت گزار اسلامی ماؤں' بہنوں تمہیں مبارک ہو کہ اس کی خدمت کرنے کی کتنی فضیلت ہے کہ جس طرح اہل مال کو اللہ عزوجل کے راستہ میں مال خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اسی طرح تمہیں شوہروں کی خدمت میں ثواب ملتا ہے۔

marfat.com

شوہر کی خدمت کا مفہوم

ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ خدمت کا مفہوم وسیع ہے۔اس میں لیل ونہار یعنی دن اور رات کے تمام معمول شامل ہیں مثلاً ناشتہ اور کھانا ان کے وقت اور مزاج کی رعایت کر کے بنانا' ان کے نجی سامان کی حفاظت اور طریقہ سلیقہ سے رہنا' غسل ووضو میں تعاون کرنا اور اگر غسل کی حاجت ہو تو ان کے کہے بغیر انتظام کرنا اور پہلے سے تیار رکھنا' حسب ضرورت کپڑے دھو دینا۔ پھٹے ہوں تو سی دینا۔ حسب ضرورت سر پاؤں دبا دینا' بیمار ہوں تو ان کی دوا اور کھانے کے پرہیز کا اہتمام کرنا' صبح فجر کیلئے دوپہر کو ظہر کیلئے جگا دینا' سونے سے پہلے تکیہ وبستر کا اہتمام کرنا۔ شوہر کے احباب اور مہمانوں کی خدمت کرنا' رات میں کچھ دیر ہو جائے تو انتظار کرنا' موسم کے موافق (Conformity) ٹھنڈا گرم کھانا دینا۔ غرض کہ ہر وہ کام جس میں شوہر کو راحت اور سکون ملے۔ اس کا اہتمام اور خیال کرنا خدمت ہے جس کے کرنے پر عورت کو صدقہ وخیرات کا سا ثواب ملتا ہے۔ لہٰذا جو عورت صدقہ مالی کا ثواب حاصل نہیں کر سکتی وہ خدمت سے صدقہ کا ثواب حاصل کر سکتی ہے۔ انشاءاللہ عزوجل۔

عورت گھر کی نگہبان ہے

حدیث نمبر 20: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور سید دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ (اے لوگو) تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے۔ تم میں سے ہر ایک سے ماتحتوں (Subordinates) کے بارے میں پوچھا جائے گا اور امام لاعی ہے اور اس سے اپنی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا اور آدمی اپنے اہل وعیال کا نگہبان ہے۔ عورت اپنے گھر میں نگہبان ہے اور خادم ہو کر اپنے آقا کے مال میں نگہبان ہے۔ (1 بخاری شریف' جلد 2' صفحہ 783)' (2 الادب المفرد بخاری' صفحہ 44)

تشریح وتوضیح: اللہ عزوجل نے جس طرح گھر کے باہر کے تمام اہم ترین معاشی امور ہیں۔ مرد کو ان تمام کاموں کا حاکم ونگہبان بنایا ہے اور عورت کو اللہ عزوجل نے گھر کی نگہبان بنایا ہے۔ وہ گھر کے تمام کاموں کی ذمہ دار ہے۔ کھانا پکانے' گھر کی صفائی ستھرائی' سودا وغیرہ کیا اور کتنا منگوانا ہے۔ گھریلو سامان کون کہاں پر رہے گا۔ کس میں کیا کمی وبیشی

marfat.com

ہے۔ باورچی خانہ کا سارا نظام بیوی کے ذمہ رہے گا۔ اب مرد باہر سے لا کر دے دے اور عورت محبت وضرورت اور تجربے کے پیش نظر جو کرے گی بہتر کرے گی۔ گھریلو معاملہ میں عورت خودمختار ہے۔ اس کے نظر میں مرد بلاضرورت دخل نہ دے ورنہ گھر کا نظام درہم برہم رہے گا۔ اللہ عزوجل نے بیوی کی فطرت (Nature) میں گھر کے نظام کے سنوارنے کی صلاحیت دی ہے۔ وہ خود بخود بہتر سے بہتر نظام چلائے گی۔ اس پر مرد اعتبار کرے۔ اللہ عزوجل نے اسکے مزاج میں گھر کا نظام رکھا ہے۔ یہ اللہ عزوجل کی عطا ہے۔ اس میں دخل اندازی کرنا گھر کے نظام کو فاسد کرتا ہے۔

عورتوں کیلئے گھریلو کام کا ثواب جہاد کے برابر

حدیث نمبر 21: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عورتوں نے حضور روحی فداہ ﷺ سے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ جہاد کرنے سے مرد تو فضیلت لے گئے۔ ہم عورتوں کے لئے بھی کوئی عمل ہے جس سے جہاد کی فضیلت کو ہم پاسکیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا گھریلو کام میں تمہارا مصروف رہنا تمہارے لئے جہاد کے برابر ہے۔

(شعب الایمان، جلد 6، صفحہ 430)

تشریح وتوضیح: اے جہاد کے ثواب کی خوشخبری پانے والی اسلامی بہنوں گھر کے اندرونی جتنے کام ہیں خواہ ان کا تعلق کھانے سے ہو چاہے صفائی اور بچوں کی تعلیم وتربیت و پرورش سے متعلق ہو ان سب کی نگرانی اور دیکھ بھال اور تمام کاموں کو اچھے طریقے سے کرنا تمہارے ذمہ ہے اور اس پر تمہارے لئے بڑا اجر وثواب ہے اور وہ یہ کہ مردوں کو جو جہاد اور قتال میں ثواب ہے وہی ثواب تمہارے لئے شریعت نے گھریلو کاموں پر رکھا ہے۔

اور افسوس کہ مال دار گھروں کی عورتیں خود برتن دھونے، جھاڑوں دینے کو، گھر صاف کرنے کو، گھر کے چھوٹے کاموں کو معیوب (Defective) اور عزت وشان کے خلاف سمجھتی ہیں اس لئے یہ تمام کام خادمہ سے لیتی ہیں۔ اگر چہ خادمہ رکھنا مال دار ہونے کی وجہ سے جائز ہے مگر ان تمام کاموں کے کرنے میں کوئی عیب نہیں بلکہ مذکورہ حدیث پاک کی رو سے جہاد کا سا ثواب ہے۔ پیاری ومحترم ماؤں، بہنوں آج ثواب اکٹھا کرلو۔ توشۂ آخرت

marfat.com

اکٹھا کرلو اسی میں بہتری ہے۔اے ہمارے اللہ عزوجل ہماری ماؤں' بہنوں کو گھر کے کام کاج دلجمعی سے کرنے اور جہاد کا سا ثواب پانے کی توفیق عطا فرما۔آمین

موافقت مزاج بیوی انسان کی سعادت میں ہے

حدیث نمبر22: حضرت عبداللہ بن حسین رضی اللہ عنہ اپنے والد اور دادا کے ذریعہ سے مروی ہیں کہ حضور مکی مدنی سرکار ﷺ نے فرمایا کہ چار چیزیں انسان کی سعادت (مندی) میں سے ہیں۔(1) انسان کی بیوی اس کی موافق مزاج ہو (2) اس کی اولاد نیک وصالح ہو (3) اس کے بھائی نیک ہوں (4) اور اس کا رزق اسی کے شہر میں ہو۔

(اتحاف' جلد4' صفحہ457)

تشریح وتوضیح: اس فرمان رسول مختشم ﷺ میں انسان کی سعادت مندی اور خوش نصیبی کن چیزوں سے وابستہ ہے۔بیان کیا گیا ہے کہ اگر یہ چیزیں حاصل ہوں تو انسان کی زندگی دینی اور دنیاوی اعتبار سے چین وسکون عافیت اور اچھے احوال سے گزرتی ہے اور دینی ودنیاوی اور آخرت کی بھلائی حاصل ہوتی ہے۔

ان میں بڑی خوشی والی چیز بیوی کا شوہر کے موافق مزاج ہونا ہے۔واقعی باہم موافقت بہت بڑی نعمت ہے کیونکہ اس سے میاں بیوی کے درمیان محبت وانس رہتی ہے۔ موافقت کی وجہ سے ایک دوسرے سے شکایت کا موقع نہیں ملتا۔تکلیف(Affliction) محسوس نہیں ہوتی۔ اگر دونوں میں مزاج کی موافقت نہ ہو۔ایک کا مزاج دینی ہو اور دوسرے کا دنیاوی ہوتو بڑی پریشانی لاحق ہوگی۔ایک بے پردگی چاہے گا دوسرا بے پردگی کی مخالفت کرے گا۔ایک ٹی وی کا عاشق' دوسرا متنفر' ایک اولاد کو دینی تعلیم کی جانب لائے گا' دوسرا اس کے خلاف سکول کی تعلیم کو پسند کرے گا۔اس طرح گھر کا ماحول بخلاف اس کے اگر دونوں کا مزاج یکساں ہوتو گھر اور آپس کا نظام خوش اسلوبی(Graceful) سے چلے گا۔اس بات کا خیال رکھیں کہ عورت چونکہ ماتحت ہے اور شوہر کے زیر اقتدار ہے اس لئے اگر شوہر بیوی کے مزاج کے برعکس ہو تب بھی اللہ عزوجل کی بارگاہ میں گناہگار بننے اور نافرمانی کے علاوہ میں شوہر کی موافقت کرے تاکہ گھر کا نظام اور آپس کا نظام بہتر چلے اور

marfat.com

اللہ عزوجل بھی انشآءاللہ عزوجل آپ کے صبر کا اجر دے گا ورنہ تو گھر جہنم بن جائے گا۔

عورت کو شوہر کیخلاف اکسانے کی ممانعت

حدیث نمبر 23: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور، نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص (یا عورت) ہم میں سے نہیں جو کسی عورت کو اس کے شوہر کیخلاف اکسائے یا کسی غلام کو اس کے آقا کا مخالف بنائے۔ (مشکوٰۃ شریف، جلد 2، صفر 282)

تشریح وتوضیح: ہمارے معاشرے کے اندر بعض لوگوں کو عادت ہوتی ہے کہ وہ اکسانے اور دوسروں کے خلاف بنانے کے عادی ہوتے ہیں۔ چنانچہ بعض عورتیں ہوتی ہیں کہ کسی عورت کو اس کے شوہر کیخلاف اکساتی ہیں۔ اس کی شکایت اور بے توجہی اس کے ذہن میں اس طرح ڈالتی ہیں کہ عورت کو شوہر سے نفرت اور شکایت ہوتی ہے۔ پھر بھی تمہیں اچھی طرح نہیں رکھتے۔ زیور نہیں بناتے۔ دوسروں پر خرچ کرتے ہیں۔ تم کو ڈھیلا بھی نہیں دیتے۔ بھائی، بہن اور ماں باپ کو تم سے چرا چھپا کر دیتے ہیں۔ تم کو کیا دیتے ہیں۔ اپنی بہن کو فلاں چیز لا کر دی اور تم کو پوچھا تک نہیں اس قسم کی باتوں (Affairs) سے شوہر کیخلاف یہ ذہن بنا دیتی ہیں یہ جائز نہیں۔ کسی کے گھر کو بگاڑنا تعلقات کو خراب کرنا کسی بھی طرح درست نہیں اس سے بچنا چاہئے۔ یہ جہنم کے اعمال سے ہے۔ اللہ عزوجل ہمیں ہماری ماؤں، بہنوں کو ایسے برے فعل سے بچائے۔ آمین

آپ ﷺ کے نزدیک کون مبغوض عورت

حدیث نمبر 24: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا کہ مجھے وہ عورت مبغوض ہے جو اپنے گھر سے (بلا اجازت شوہر) شوہر کی شکایت (Complaint) کرتے ہوئے نکلے۔ (مجمع الزوائد، جلد 4، صفحہ 214)

تشریح وتوضیح: محترم ماؤں، بہنوں یہ خیال رہے کہ ہمیشہ ہر وقت ایک ساتھ رہنے سے ضرور کچھ نہ کچھ حق تلفی ہو جاتی ہے۔ مختلف عوارض اور شریعت کی رعایت وخوف خدا نہ ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کے حقوق کا ضائع ہونا ایک معمولی بات ہے۔ پھر جبکہ ہمیشہ ایک ساتھ رہنا اور ہر ایک کا فائدہ دوسرے سے وابستہ ہے تو ایسی صورت میں آپس میں

marfat.com

شکایت کی بات ہو جائے۔ کبھی کچھ معمولی تکلیف پہنچ جائے تو زبان پر شکایت نہیں لانی چاہئے کہ اس سے خوشگوار تعلقات جو بہت ہی ضروری ہیں اور جن کیلئے بے شمار فوائد و منافع ہیں۔ ان میں فرق پڑتا ہے اور شاکی ہو کر میکہ جانے سے معاملہ خراب ہی ہوتا ہے۔ عموماً (Generally) ہماری اسلامی بہنیں شادی بیاہ کے بعد کچھ کمی و بیشی ہو جانے پر والدین سے شوہر اور خوش دامن وغیرہ کی شکایت کرتی ہیں جس کی وجہ سے اس کے والدین مشاہد ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ شکایت ازالہ کی کوشش کرتے ہیں جس کی وجہ سے بعض اوقات معاملہ اور شدید خراب ہو جاتا ہے۔ اس لئے حتیٰ الامکان جہاں تک ہو سکے برداشت کرے۔ محبت اور سنجیدگی کے ساتھ خوشی کے موقع پر اپنی پریشانی تکلیف مسئلہ ظاہر کر دے تو انشاء اللہ عزوجل شریف اور سمجھدار شوہر اس کا دفاع کرے گا اور ہماری اسلامی بہنیں خلوص نیت سے دعا بھی کرتی رہیں کہ دل اللہ عزوجل کے قبضہ میں ہے اور وہی دلوں کو پھیرنے والا ہے۔ انشاءاللہ۔

شوہر کی اطاعت ہر حال میں خواہ بے کار ہی معلوم ہو

حدیث نمبر 25: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور مکی مدنی سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر اپنی بیوی کو حکم دے کہ وہ جبل احمر (کہ چٹان کو) جبل اسود کی طرف منتقل (Transferred) کرے یا جبل اسود (کہ چٹان کو) جبل احمر کی طرف منتقل کرے۔ اس کا حق ہے کہ وہ ایسا کرے۔

(1-ابن ماجہ شریف، جلد 2، 134)، (2-الترغیب والترہیب، جلد 3، 56)

تشریح وتوضیح: اے شوہر کی فرمانبردار اسلامی بہنوں اس حدیث بالا میں حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ ﷺ نے مبالغۃ اور تاکیداً یہ فرمایا ہے کہ اگر اسے (بیوی کو) پہاڑ یا اس کی چٹان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کیلئے کہے باوجود اس کے کہ یہ ایک بیکار اور مشکل ترین کام ہے لیکن اس کی زوجیت کا تقاضا ہے وہ شروع کرے انکار نہ کرے خواہ اس سے ہو یا نہ ہو۔ خواہ مشکل ہو یا آسان ہو خواہ اس میں فائدہ یا فائدہ نہ ہو۔ علامہ ملا علی قاری (رحمۃ اللہ علیہ) نے بیان کیا ہے کہ کوئی مشکل مشقت آمیز کام یا عبث و بے کار کام کا

marfat.com

خاوند حکم دے تب بھی اس سے نا ہی انکار کرے۔ (مرقات شرح مشکوٰۃ شریف' صفحہ 471)

بہترین عورت

حدیث نمبر 26: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ حضور سید المبلغین' راحت العاشقین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں میں بہتر وہ ہے جو پاک دامن اور خاوند سے محبت کرنے والی ہو۔ اپنے ناموس عزت کی حفاظت کرنیوالی اور شوہر سے غایت درجہ محبت کرنے (یعنی عشق کرنے) والی ہو۔ (کنز العمال' جلد 16' صفحہ 170)

تشریح وتوضیح: اس حدیث رسول ﷺ سے معلوم ہوا کہ عورت کا شوہر سے زیادہ تعلق ومحبت رکھنا اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ اور قابل تعریف چیز ہے۔ حدیث مبارکہ میں ایسی عورت کی تعریف کی گئی ہے جو شوہر سے حد درجہ عشق ومحبت رکھنے والی ہو۔ یاد رکھئے جنت کی عورتوں کی بھی یہ صفت ہوگی کہ وہ شوہر سے حد درجہ فریفتگی اور محبت کا برتاؤ کریں گی جبکہ وہاں دنیا کی طرح محتاج معیشت نہ ہوں گی۔ آج کے اس پرفتن دور میں بہت ہی کم ایسی عورتیں ہوں گی جو شوہروں سے شوہر ہونے کی حیثیت سے محبتانہ برتاؤ کرتی ہوں گی۔ اب تو دنیاوی غرض سے پیش نظر آپس کے تعلقات قائم رہتے ہیں۔ اسی وجہ سے تو غرض میں جب کمی ہوتی ہے تو اس کا اثر محبت اور تعلق پر بھی پڑتا ہے۔ اسے سمجھدار ماؤں' بہنوں یہ محبت قابل تعریف نہیں کیونکہ یہ رشتہ صرف دنیاوی زندگی ہی میں نہیں بلکہ جنت میں بھی قائم رہنے والا ہے اس لئے میاں اور بیوی کے درمیان حقیقی محبت ہونی چاہئے تاکہ میاں وبیوی کے درمیان رشتہ زوجیت میں محبت قائم رہے۔ اے ہمارے اللہ عزوجل ہماری اسلامی بہنوں کو خاوند کی محبت عطا فرما۔ آمین

شوہر سے طلاق مانگنے پر جنت حرام

حدیث نمبر 27: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت اپنے شوہر سے بلا کسی ضرورت شدید و پریشانی کے طلاق مانگے

marfat.com

اس پر جنت کی خوشبو(Fragrance) حرام ہے۔

(1۔ابن ماجہ شریف'صفحہ148)'(2۔ابوداؤد شریف'صفحہ303)'(3۔ترمذی شریف'صفحہ226)

تشریح وتوضیح: محترم اسلامی بہنوں! طلاق اللہ عزوجل کے نزدیک غضب والا کام ہے کیونکہ اس سے دو خاندانوں کے درمیان عناد اور مخالفت پیدا ہوتی ہے۔عورت کا طلاق مانگنا لڑائی جھگڑے کے علاوہ بہت سے گناہوں کا سبب ہے۔اس پر سخت وعید ہے۔اسی وجہ سے طلاق کے مطالبہ پر سخت وعید ہے کہ ایسی عورت جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گی۔ حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی دوری سے آئے گی۔

ہمارے معاشرے میں عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ میاں بیوی میں لڑائی ہوئی' گھریلو زندگی میں ایسی باتیں پیش آ جاتی ہیں۔جن کی وجہ سے عورت غصہ میں آ کر یہ کہتی ہے کہ ہمیں چھوڑ دیجئے۔ ہمارا رشتہ ختم کر دیجئے اور بعض اوقات شوہر غصہ اور غیظ میں ہونے کی وجہ سے کہتا ہے جاؤ۔ایسے موقعوں پر بیوی کو ہرگز زبان سے ایسی بات نہیں نکالنی چاہئے کہ جہاں مرد کو پریشانی بھگتنی پڑتی ہے۔ وہاں عورت کی زندگی بھی ویران محل کی طرح ہو جاتی ہے اور اگر اس کے چھوٹے بچے ہوں تو اس کو اور پریشانی اٹھانی پڑتی ہے اور پھر طلاق شدہ عورت کی شادی ہمارے دور میں ایک مشکل ترین مسئلہ بن جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ عورت ہر اعتبار سے پریشان ہوتی ہے اور بہت سے دوسرے گناہوں کا راستہ نکلتا ہے۔عورت کے دین و دنیا دونوں برباد ہو جاتے ہیں۔اسی لئے شیطان کوشش کرتا ہے کہ طلاق تک معاملہ پہنچ جائے اور گناہوں کا دروازہ کھل جائے اس لئے جہاں تک بھی ہو سکے طلاق کی صورت پیدا نہ کرے۔ زندگی صبر اور شکر سے گزار لے۔تکالیف (Trubles) برداشت کرے۔ انشاء اللہ عزوجل بہت بڑا ثواب پائے گی۔ اللہ عزوجل ہماری اسلامی بہنوں کو صبر و شکر کی دولت عطا فرمائے۔آمین

خلع کا مطالبہ کرنے والی عورت منافق ہے

حدیث نمبر 28: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور روحی فداہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شوہر سے علیحدگی (Separation) چاہنے والی خلع کا مطالبہ

marfat.com

کرنے والی عورت منافق ہے۔(مشکوٰۃ شریف'284)

کیسی عورت پر اللہ عزوجل کی رحمت

حدیث نمبر 29: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیدی و مرشدی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت رات کو بیدار ہو اور نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو جگائے کہ وہ بھی نماز پڑھے اور اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے منہ پر چھینٹا مارے تو ایسی عورت پر اللہ عزوجل کی رحمت ہے۔(ابوداؤد شریف' جلد 1' صفحہ 185)

بیوی اگر شوہر کی شکر گزار نہیں تو اللہ عزوجل کی نگاہ کرم نہیں

حدیث نمبر 30: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور طہ ویٰس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل ایسی عورت پر اپنی نگاہ کرم نہیں فرماتا جو کہ اپنے شوہر کا شکریہ ادا نہیں کرتی حالانکہ خاوند اس کی ضرورت ہے۔(کنز العمال شریف' جلد 16' صفحہ 165)

عورت سے قیامت میں سب سے پہلا سوال کیا ہوگا؟

حدیث نمبر 31: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور سید الانبیاء ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن عورتوں میں سے سب سے پہلے نماز کے متعلق سوال کیا جائے گا۔(کہ پابندی کے ساتھ وقت پر ادا کیا تھا کہ نہیں) پھر شوہر کے متعلق سوال ہوگا کہ اس کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا تھا۔(کنز العمال شریف' جلد 16' صفحہ 166)

اس نے اللہ عزوجل کا حق ادا نہیں کیا جس نے شوہر کی اطاعت نہ کی

حدیث نمبر 32: حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکمل و اطہر ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔عورت اللہ عزوجل کا حق اس وقت تک ادا کرنے والی نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے۔

(الترغیب والترہیب' جلد 3' صفحہ 36)

شوہر کی اطاعت نہیں تو ایمان کی حلاوت نہیں

حدیث نمبر 33: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم شافع

marfat.com

روز محشر ﷺ نے فرمایا کہ عورت ایمان کی حلاوت (Relish) اس وقت تک نہیں پا سکتی۔ جب تک کہ وہ اپنے شوہر کے حق کو ادا نہ کرے۔ اگر وہ اسے بلائے (خواہش پوری کرنے کیلئے تو آ جائے) اگرچہ وہ پشت پلان پر بیٹھی ہو یعنی ضروری کام میں مصروف ہو۔ تب بھی اس کی خواہش کی رعایت کرے۔ اگرچہ خواہش وضرورت نہ ہو۔

(الترغیب والترہیب' جلد 3' صفحہ 36)

تشریح وتوضیح: محترم اسلامی بہنوں! اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ وہ عورت ایمان کا مزہ اور اس کی شیرینی بھی نہیں پا سکتی جو شوہر کی اطاعت اور اس کی بات نہ مانتی ہو۔

عورت کا مرد کا کپڑا دھونا صاف کرنا مسنون ہے

حدیث نمبر 34: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ میں حضور طیب و طاہر ﷺ کے کپڑوں سے نجاست (Filth) وغیرہ دھوتی تھی۔ پھر آپ ﷺ (اسے پہن کر) نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے جاتے۔ (بخاری شریف' جلد 1' صفحہ 36)

حمل سے لے کر بچہ ہونے تک کا عظیم ثواب

حدیث نمبر 35: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے (ایک طویل حدیث) مروی کہ حضور رؤف رحیم ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی اس بات پر خوش نہیں ہے کہ جب عورت اپنے شوہر سے حاملہ ہو اس حال میں کہ وہ (خاوند) اس سے راضی ہو تو اس کو اس کا اتنا ثواب ملتا ہے جتنا کہ اس روزہ دار کو جو راہ خدا عزوجل جہاد میں روزہ رکھ رہا ہو اور جب اسے دردزہ ہوتا ہے تو نہ آسمان والوں کو نہ زمین والوں کو علم ہوتا ہے کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا چھپا رکھا گیا ہے اور جب وہ بچہ جن دیتی ہے تو اس کے دودھ کا کوئی قطرہ نہیں نکلتا اور اسکا بچہ ایک مرتبہ چوستا نہیں مگر یہ کہ اسے ہر قطرہ اور گھونٹ پر ایک نیکی ملتی ہے اور اگر کوئی عورت رات (بچہ کی وجہ سے) جاگے تو اسے ستر صحیح وسالم غلام اللہ عزوجل کے راستے میں آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ یہ ان خوش نصیب (Cheerful) عورتوں کیلئے ہے جو نیک ہیں۔ شوہر کی فرمانبردار ہیں جو اپنے شوہروں کی

marfat.com

ناشکری نہیں کرتی ہیں۔ (مجمع الزوائد' جلد 4' صفحہ 308)

بچہ جننے والی سیاہ عورت بہتر ہے خوبصورت بانجھ سے

حدیث نمبر 36: حضرت حرملہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور روحی فداہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بچہ جننے والی عورت اللہ عزوجل کو زیادہ محبوب ہے اس عورت سے جو خوبصورت بانجھ ہو۔ (1۔ کنز العمال' جلد 16' صفحہ 124)' (2۔ جامع صغیر' جلد 1' صفحہ 102)

اگر عورت اولاد پر مہربان ہو تو جنت میں

حدیث نمبر 37: حضرت ابوامامہ باھلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا حمل اور ولادت کی مشقت (Labour) کو برداشت کرنے والی اپنے بچوں پر کرم مہربانی شوہر کی نافرمانی نہ کریں گی تو جنت میں داخل ہو جائیں گی۔

(شعب الایمان' جلد 3' صفحہ 409)

آپ ﷺ سے پہلے کون عورت جنت میں جائے گی؟

حدیث نمبر 38: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پہلے میں جنت کا دروازہ کھولوں گا۔ ہاں مگر یہ کہ ایک عورت کو میں دیکھوں گا کہ وہ مجھ سے بھی آگے جارہی ہوگی۔ میں اس سے پوچھوں گا کیا بات ہے تم کون ہو (کہ مجھ سے پہلے جنت میں جارہی ہو) وہ کہے گی میں وہ عورت ہوں جو شوہر کی وفات کے بعد یتیم بچہ کی پرورش کی وجہ سے شادی سے رکی رہی۔

(1۔ مجمع الزوائد' جلد 8' صفحہ 162)' (2۔ فتاویٰ رضویہ' جلد 12' صفحہ 306)

نیک عورت (بیوی) نصف دین ہے

حدیث نمبر 39: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین' راحت العاشقین ﷺ نے فرمایا کہ جسے اللہ عزوجل نے نیک عورت (بیوی) سے نواز دیا۔ وہ اس طرح ہے کہ جس طرح اللہ عزوجل نے اسے آدھا دین سے مدد کردی۔ یعنی اسے نصف دین مل گیا۔ (1۔ مجمع الزوائد' جلد 4' صفحہ 275)' (2۔ کنز العمال' جلد 16' صفحہ 116)

marfat.com

جنتی عورت کون ہے؟

حدیث نمبر 40: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ساقی کوثر، شفیع روز محشر، تاجدار دو عالم مالک کوثر، سرکار دو عالم ﷺ نے پوچھا کیا میں تم کو جنتی عورت کے بارے میں نہ بتادوں وہ کون ہے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا یارسول اللہ ﷺ بتایئے۔ آپ ﷺ نے بتایا شوہر پرفریفتہ، زیادہ بچے جننے والی، جب یہ غصہ ہو جائے یا اسے برا بھلا کہہ دیا جائے یا اس کا شوہر ناراض ہو جائے تو یہ عورت (شوہر کو راضی کرتے ہوئے) کہے میرا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں ہے۔ میں اس وقت تک نہ سوؤں گی جب تک کہ آپ خوش نہ ہو جاؤ۔ (الترغیب والترہیب، جلد 3، صفحہ 37)

اے ہمارے رب عزوجل ہماری اسلامی بہنوں! (ماؤں، بہنوں، بیٹیوں) کو حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہ کی طرح صابرہ، شاکرہ، زاہدہ، عابدہ بنا۔ آمین۔

marfat.com

باب3:

بیوی کے حقوق

جس طرح اللہ عزوجل نے مردوں میں خاوند کو ایک منفرد مقام عطا فرمایا ہے اسی طرح عورتوں میں بیوی کو بھی مقام عطا فرمایا ہے۔ جس طرح خاوند کے کچھ حقوق ہیں اسی طرح بیوی کے بھی کچھ حقوق ہیں۔ جن کو ادا کرنا خاوند کی ذمہ داری ہے۔ بیوی کے حقوق میں سے یہ ہے کہ خاوند اپنی بیوی کے ساتھ خوش اخلاقی' نرمی اور محبت کے ساتھ زندگی بسر کرے اور اس کے علاوہ بیوی کے جو رشتہ داروں میں معاملات ہیں اور گھریلو تمام معاملات کو اچھے طریقے سے حل کرنا خاوند کی عظیم ترین ذمہ داری ہے اور یہ بات اللہ عزوجل کو بھی محبوب ہے اور اس کے پیارے محبوب حضور پُرنور ﷺ کو بھی محبوب ہے۔ اسی لئے تو آقا ﷺ نے فرمایا ہے کہ

حدیث نمبر 1 - حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرکار مدینہ' راحت قلب وسینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے میری امت تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں (بیوی بچوں) کے ساتھ بہتر ہے اور میں (محمد ﷺ) تم سب سے اپنے گھر والوں کے ساتھ بہتر ہوں۔ بیوی کی عزت کرنے والا کریم شخص ہے اور بیوی کو ذلیل (Disgraceful) کرنے والا کمینہ ہے۔

(جامع صغیر جلد۲ صفحہ ۲۵۰ رقم ۴۱۰۲)

(۱۲الترغیب والترھیب جلد۳ صفحہ ۴۹)

تشریح وتوضیح: اس حدیث مبارک میں حضور روحی فداہ ﷺ نے کتنی پیاری نصیحت

marfat.com

اپنے امتیوں کوفرمائی کہ تم لوگوں میں سے بہتر وہ ہے کہ جو اپنے گھر والوں یعنی والدین، بیوی و بچوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آنے والا ہے اور فرمایا کہ بیوی کی عزت کرنے والا کریم ہے۔ مطلب یہ کہ اپنی بیوی کے حقوق مکمل طور پر ادا کرنے والا کریم ہے اور اپنی بیوی کے حقوق کو پامال کرنے والا اور اسے ذلیل کرنے والا شخص کمینہ ہے۔ اس لئے خاوند کو اپنی بیوی کے حقوق کا خیال رکھنا چاہئے۔

حدیث نمبر 2- حضور ﷺ نے فرمایا کہ، مومنو! مسلمانوں میں سے کامل ایمان والا وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہو اور اے میری امت تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ بہتر زندگی بسر کرے اور بیوی کے ساتھ لطف و مہربانی کرے اور اے میری امت میں تم سب سے اپنے گھر میں بہتر زندگی بسر کرتا ہوں۔

(ترمذی شریف جلد ا صفحہ ۷۲)

(مسند امام احمد بن حنبل جلد ۷ صفحہ ۲۰۸ رقم ۱۰۰۶۲)

(الترغیب والترہیب جلد ۳ صفحہ ۴۹)

(کشف الغمہ جلد ۲ صفحہ ۷۹)

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۸۲)

حدیث نمبر 3- حضور پُرنور ﷺ نے فرمایا کہ اے میری امت بیویوں کے حق میں میری اچھی نصیحت (Advice) پر عمل کرو (ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو) کیونکہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی لہٰذا وہ سیدھی نہیں رہ سکتی۔ اگر تم اس کے ٹیڑھے پن کے ساتھ گزارا کر سکو تو کرو اور اگر تم چاہو کہ وہ بالکل سیدھی ہو جائے تو وہ ٹوٹ جائے گی مگر سیدھی نہ ہوگی لہٰذا تم اپنی بیویوں کے بارے میں میری اچھی نصیحت پر عمل کرو اور ٹیڑھی کے ساتھ ہی گزارا کرو۔

(مسلم شریف جلد ا صفحہ ۴۷۵)

(الترغیب والترہیب جلد ۳ صفحہ ۵۰)

(مشکوٰۃ شریف جلد صفحہ ۲۰۰)

marfat.com

حدیث نمبر 4- حضور مکی مدنی سرکار ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ کوئی مسلمان اپنی ایماندار بیوی (Honest Wife) کے ساتھ بغض نہ رکھے کیونکہ اگر اس کی ایک خصلت تمہارے لئے ناپسندیدہ ہے تو دوسری خصلت اسکی پسندیدہ ہوگی۔

(مسلم شریف جلد ا صفحہ ۴۷۵)

(مسند امام احمد بن حنبل جلد ۸ صفحہ ۲۹۰ رقم ۸۳۴۵)

(الترغیب والترہیب جلد ۳ صفحہ ۵۵)

(سنن الکبریٰ للبیھقی جلد ۲ صفحہ ۲۹۵)

(کشف الغمہ جلد ۲ صفحہ ۷۹)

(مشکوٰۃ شریف جلد صفحہ ۲۸۰)

حدیث نمبر 5- حضور روحی فداہ ﷺ نے فرمایا کہ جو خاوند اپنی بیوی کی بدخلقی پر صبر کرے اس کو اللہ عزوجل ایسا ثواب عطا کرے گا جیسے کہ ایوب علیہ السلام کو ان کی آزمائش پر صبر کرنے سے عطا ہوا اور جو بیوی اپنے خاوند کی بداخلاقی پر صبر کرے۔ اس کو اللہ عزوجل ایسا ثواب عطا کرے گا جیسے کہ فرعون کی ایماندار بیوی آسیہ کو عطا ہوا۔

(احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۲۴)

نوٹ: اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایسا خاوند حضرت ایوب علیہ السلام کے درجے کو پہنچ گیا کیونکہ غیر نبی کسی نبی علیہ السلام کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا اور اجر وثواب میں مثال بھی صرف ترغیب کے لئے ہے کیونکہ تشبیہ من کل الوجوہ نہیں ہوا کرتی اور ترغیب وترہیب کے لئے شریعتِ مطہرہ میں اسکے بے شمار نظائر (Examples) ہیں۔

اور مزید یہ ہے کہ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جان لینا چاہئے کہ بیوی کے ساتھ حسن سلوک یہی نہیں کہ اسکو تکلیف نہ دی جائے بلکہ حسن سلوک یہ ہے کہ بیوی جب طیش اور غصہ میں آئے اس کے غصے کو برداشت کیا جائے اور حتی الامکان حضور سید دو عالم ﷺ کی پیروی کرے۔

حدیث نمبر 6- حضرت عرباض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید المبلغین ﷺ

marfat.com

نے ارشاد فرمایا کہ اگر خاوند اپنی بیوی کو پانی پلائے تو اس پر بھی اس خاوند کو اجر و ثواب عطا ہو گا۔

(جامع صغیر جلد ا صفحہ ۴۸ رقم ۶۸۰)

(کنز العمال جلد ۱۶ صفحہ ۲۷۵ رقم ۴۴۴۳۵)

(الترغیب والترہیب جلد ۳ صفحہ ۶۴)

تشریح وتوضیح: اس حدیثِ مبارکہ سے ہمارے وہ اسلامی بھائی عبرت حاصل کریں جو گھر میں ساری ذمہ داریاں بیوی پر ہی ڈال دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ پانی پینا ہو تو خود نہیں پیتے بلکہ بیوی ہی پلائے اور اس کے علاوہ گھر سے باہر کسی دکان پر سبزی، دودھ یا دوسرے کام جو کہ شوہر ہی کرے تو بہتر رہتے ہیں' وہ بھی خود نہیں کرتے۔ وہ حضور پُرنور ﷺ امت کے والی کے عمل سے نصیحت حاصل کریں۔ چنانچہ

حدیث نمبر 7 - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سید المذنبین ﷺ گھر کے کام خود کرتے اور جب نماز کا وقت ہوتا تو نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۱۹)

حدیث نمبر 8 - حضرت عرباض رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور مکی مدنی سرکار ﷺ کو فرماتے سنا کہ اگر خاوند اپنی بیوی کو پانی پلائے تو اس کو اجر و ثواب ملے گا۔ یہ سن کر میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور اسے پانی پلا کر حضور روحی فداہ ﷺ کا ارشاد مبارک سنا دیا۔

(الترغیب والترہیب جلد ۲ صفحہ ۹۰)

اسی طرح اگر خاوند بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالے تو اس پر بھی اسے اجر و ثواب ملے گا۔

حدیث نمبر 9 - حضرت مطلب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ ﷺ نے فرمایا کہ خاوند بیوی آپس میں ہنسیں کھیلیں کیونکہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ تمہارے دین میں سختی ہو۔

(جامع صغیر جلد ا صفحہ ۹۱ رقم ۱۵۸۲)

پیارے اسلامی بھائیو! انسان کو خاوند ہونے کی حیثیت سے چاہئے کہ بیوی کی

marfat.com

ایذا رسانی کو احسن طریقے سے برداشت کرے۔اس کے ساتھ مزاح، خوش طبعی کرے کہ یوں بیوی کا دل خوش ہو جائے گا اور یہ حضور نیر تاباں ﷺ کے عمل سے ثابت ہے۔

خاوند کے لئے مقام عبرت

حدیث نمبر 10 - حضرت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ گھر والوں (بیوی بچوں) پر تنگی کرنے والا بدترین انسان ہے۔

(جامع صغیر جلد ۲ صفحہ ۳۰۰ رقم ۴۷۷۸)

(کنز العمال جلد ۱۶ صفحہ ۳۷۵ رقم ۴۴۹۷۲)

(طبرانی اوسط جلد ۹ صفحہ ۳۶۹ رقم ۸۷۹۳)

تشریح وتوضیح: محترم اسلامی بھائیو! حدیث مذکورہ میں حضور سید الانبیاء ﷺ نے فرمایا کہ اپنے اہل وعیال یعنی بیوی بچوں پر تنگی کرنے والا بدترین انسان ہے تو صحابہ کرام علیہم رضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ تنگی کرنے والا کیسے تنگی کرتا ہے۔ یہ سن کر حضور سید المبلغین، راحت العاشقین ﷺ نے فرمایا کہ جب خاوند گھر میں داخل ہوتا ہے تو اس کی بیوی ڈر جاتی ہے۔اس کے بچے اس سے دور بھاگ جاتے ہیں اور اس سے اس کے نوکر اور غلام بھی سہم جاتے ہیں اور جب وہ گھر سے نکل جاتا ہے تو اس کی بیوی ہنسنے لگتی ہے (جیسے کہ اس سے مصیبت ٹل گئی ہے) اور اس کے بچے اور نوکر و غلام راحت محسوس کرتے ہیں۔

(طبرانی الاوسط جلد ۹ صفحہ ۳۶۹)

ہمارے معاشرے کے ہر مسلمان کو حضور مکی مدنی سرکار ﷺ کے اس فرمان عبرت نشان پر غور وحوض کرنا چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ کیا میں مذکورہ فرمان رسول ﷺ کا مصداق تو نہیں بن رہا۔اور اگر ہے تو اپنے آپ کو درست کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

خاوند کا اپنے گھر والوں (بیوی بچوں) پر خرچ کرنے کا ثواب

حدیث نمبر 11 - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سیدی و مرشدی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی مرد ایک دینار تو فی سبیل اللہ خرچ کرے اور ایک دینار

marfat.com

غلام آزاد کرنے میں خرچ کرے اور ایک دینار کسی مسکین پر صدقہ کرے اور ایک دینار اپنے گھر والوں (بیوی بچوں) پر خرچ کرے تو ان سب میں سے زیادہ اجر وثواب اس دینار کا ہے جو خاوند نے اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا۔

(مسلم شریف جلد ا صفحہ ۳۲۲)

(جامع صغیر جلد ۲ صفحہ ۲۵۸)

(الترغیب والترہیب جلد ۲ صفحہ ۶۱)

(سنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ صفحہ ۴۶۷)

حدیث نمبر 12 - حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پُرنور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن مسلمان (خاوند) کی نیکی کے پلڑے میں جو چیز سب سے پہلے رکھی جائے گی وہ نفقہ ہے جو اس نے اہل وعیال (بیوی، بچوں، رشتہ داروں) پر خرچ کیا ہوگا۔

(الترغیب والترہیب جلد ۲ صفحہ ۶۸۹)

تشریح وتوضیح: ان مذکورہ دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ فی سبیل اللہ مال خرچ کرنے، غلام آزاد کرنے، مسکین پر خرچ کرنے بلکہ ان سب سے بڑھ کر ثواب گھر والوں یعنی بیوی بچوں پر خرچ کرنے سے ملتا ہے اور خاوند کے لئے بڑی سعادت (Felicity) کی بات یہ ہے کہ قیامت کے دن اس کے نیکیوں والے پلڑے میں وہ چیز رکھی جائے گی جو کہ اس نے اپنے اہل وعیال یعنی بیوی بچوں پر خرچ کی ہوگی۔ اس لئے ان سعادتوں اور انعامات کو پانے کے لئے خاوند کو چاہئے کہ وہ خرچ کرنے کے معاملے میں اپنے گھر والوں پر تنگی نہ کرے۔

اور بیوی کے حقوق میں سے یہ ہے کہ خاوند جب کھانا کھائے تو بیوی بچوں کے ساتھ مل کر کھائے چنانچہ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب مرد (خاوند) کھانا کھائے تو اپنے بیوی بچوں کو دسترخوان پر بٹھائے کیونکہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہمارے پاس یہ مبارک بات پہنچی ہے کہ جو گھر والے اکٹھے کھانا کھاتے ہیں۔

marfat.com

ان پر اللہ عزوجل اور اسکے فرشتے رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔(احیاء العلوم جلد۲ صفحہ۴۹)

ایک ضروری مسئلہ

جب گھر کے تمام افراد ایک دسترخوان پر اکٹھے کھائیں تو کوئی اجنبی عورت ان کے ساتھ نہ کھائے۔ بیوی کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ خاوند اپنی بیوی کے ساتھ بالکل بے تکلف نہ ہو جائے ورنہ خاوند کا بیوی پر سے رعب اٹھ جائے گا اور وہ خود بھی آدابِ شرع کی حدود(Boundaries) سے تجاوز کر جائے گی اور خاوند کو پیچھے لگا لے گی اور جہنم رسید کر دے گی۔ لہٰذا کوئی کام خلاف شرع دیکھے تو خاوند اپنی بیوی کو سختی سے منع کرے اسی میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔

حدیث نمبر 13- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور ﷺ فرمایا کرتے (اے خاوند) کوڑا ایسی جگہ لٹکائے رکھو جہاں سے گھر والے (بیوی، بچے) اس کو دیکھتے رہیں کیونکہ یہ ان کے لئے تادیب ہے۔

(مصنف عبدالرزاق جلد۹ صفحہ۴۴۷ رقم ۱۷۹۶۳)

(کنز العمال جلد۱۶ صفحہ۳۷۱ رقم ۴۴۹۴۸)

حدیث نمبر 14- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فرمان عالیشان ہے کہ (خلاف شرع کاموں میں) عورتوں کی مرضی کے خلاف کرو کیونکہ اسی میں برکت ہے۔

(احیاء العلوم جلد۲ صفحہ۴۶)

تشریح وتوضیح: اس مذکورہ قول عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے معلوم ہوا کہ اگر خاوند خلاف شرح اپنی بیوی کی بات نہیں مانے گا تو اس میں برکت ہے اور اگر خلافِ شرع کے کاموں مثلاً بے پردگی، بے مقصد اس کی ضروریات کو پورا کرنا، گھر میں V.C.R اور T.V لے آنا اور والدین کی بات پر بیوی کو ترجیح دینا وغیرہ میں بیوی کی اطاعت کریگا تو اللہ عزوجل کا نافرمان ہو کر دوزخ کا ایندھن (Fuel Of Hell) بن جائے گا۔

بیوی کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ خاوند اپنی بیوی کو رزق حلال کھلائے' حرام کا

marfat.com

لقمہ نہ کھلائے کیونکہ حرام کھانے والے کے متعلق سخت وعید ہے۔

حدیث نمبر 15 - حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید المبلغین راحت العاشقین ﷺ نے فرمایا کہ جس جسم کی پرورش حرام مال سے ہوئی وہ دوزخ کا حقدار ہے۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۴۲)

(مستدرک حاکم جلد ۴ صفحہ ۴۲۲)

(شعب الایمان جلد ۵ صفحہ ۵۷)

حدیث نمبر 16 - حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المذنبین ﷺ نے فرمایا کہ وہ جسم جس کی پرورش حرام سے ہوئی وہ جنت میں نہ جا سکے گا۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۴۳)

اور اللہ عزوجل قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ

''یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا''

اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ جب اپنے اہل وعیال کو حرام کھلائے گا تو اللہ عزوجل کی حکم عدولی کرتے ہوئے بیوی بچوں کو دوزخ کا حقدار بنائے گا اور پھر قیامت کے دن بیوی بچے حرام کا لقمہ کھلانے والے باپ اور خاوند کے گریبان کو پکڑ کر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں پیش ہوں گے اور عرض کریں گے۔

یا اللہ عزوجل یہ باپ ہے، (بیوی کہے گی) یہ میرا خاوند ہے۔ اس نے ہمیں علم دین نہ پڑھایا اور ہمیں حرام کھلاتا رہا اور ہمیں معلوم نہیں تھا۔ لہٰذا ہمیں اس سے ہمارا حق دلایا جائے۔ اس مطالبہ پر ان بیوی بچوں کے حق میں فیصلہ دیا جائے گا۔ (بیوی، بچوں کو باپ اور خاوند سے حق دلایا جائے گا) (احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۳۴)

ایک نصیحت آموز واقعہ

حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا

marfat.com

کہ میرا ایک دوست اور اسکی بیوی دوزخ میں ہیں اور میں نے دیکھا ایک ہنڈیا ہے۔اس میں کھولتا ہوا گندھک (Sulphur) ہے۔میرے دوست کی بیوی نے مجھے بتایا کہ یہ آپ کے دوست کے پینے کی چیز ہے۔اس پر میں نے دوست کی بیوی سے پوچھا کہ میرے اس دوست کو یہ سزا کیوں ملی؟ حالانکہ یہ نیک آدمی تھا۔اس سوال پر دوست کی بیوی نے بتایا کہ میرا خاوند اگرچہ نیک تھا مگر یہ مال اکٹھا کیا کرتا تھا اور یہ نہیں دیکھتا تھا کہ یہ حلال ہے یا حرام، یہ جائز ہے یا ناجائز' اس وجہ سے اسے یہ سزا ملی۔

(سعادت الدارین صفحہ ۱۱۸)

ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ خاوند ہونے کی حیثیت سے اپنے بیوی بچوں کو حرام نہ کھلائے ورنہ قیامت کے دن چھٹکارا مشکل ہو جائے گا۔

مقام عبرت

پیارے اسلامی بھائیو، بہنوں! دکھ اس بات کا ہے کہ آج مسلمان کی سوچ غیر مسلموں کی سی ہوگئی ہے کیونکہ کافر لوگ صرف ظاہری دنیا کو جانتے ہیں وہ آخرت سے بے خبر ہیں۔ آج کا مسلمان بھی صرف اور صرف دنیا کو اپناتا ہے اور آج کے مسلمان نے بیوی بچوں کے حقوق کو پورے کرنے کے لئے حلال وحرام کی تمیز (Distention) ہی اٹھا دی ہے۔ ادھر نمازیں بھی ہو رہی ہیں، فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفلی روزے بھی ہیں اور تسبیح بھی چل رہی ہے۔ادھر رشوت بھی عروج پر ہے۔دھوکہ فریب سے بھی مال کمایا جا رہا ہے۔سود کا لین دین بھی چل رہا ہے۔حالانکہ سود کا اتنا وبال ہے کہ الامان الحفیظ۔

حدیث نمبر 17 - حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید دو عالم ﷺ نے فرمایا سود کا ایک درہم جان بوجھ کر کھانا یہ چھتیس بار زنا کرنے سے بدتر ہے۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۴۶)

حدیث نمبر 18 - حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سیدی ومرشدی

marfat.com

ﷺ نے سود کھانے والے پر، لکھنے والے پر، گواہوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا یہ گناہ میں برابر ہیں۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۴۴)

اے آج کے مسلمان! ذرا اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے ہوئے سوچ کہ جن بیوی بچوں کی خاطر تو حرام کماتا ہے، وہی بیوی بچے قیامت کے دن اس حرام کھلانے سے تیری گردن پکڑیں گے، ذرا جاگ مسلمان جاگ! کیا یہ عقلمندی ہے؟ کیا تجھے ہوش نہیں آتی؟ کیا تجھے دنیا کی محبت نے اتنا ہی اندھا کر دیا۔

دلا غافل نہ ہو یک دم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
بغیچے چھوڑ کر خالی زمین اندر سمانا ہے
نہ بیلی ہو سکے بھائی نہ بیٹا باپ تے مائی
تو کیوں پھرتا ہے سودائی عمل نے کام آنا ہے
غلام ایک دم نہ کر غفلت حیاتی پر نہ ہو عزہ
خدا عزوجل کی یاد کر ہر دم کہ جس نے کام آنا ہے

(از رسالہ غفلت صفحہ ۶، از امیر اہل سنت مدظلہ)

خاوند بیوی کے مشترکہ حقوق

خاوند اور بیوی کے حقوق میں سے بعض تو ایسے ہوتے ہیں کہ جو صرف خاوند کو ادا کرنے ہوتے ہیں اور بعض صرف بیوی کو ادا کرنے ہوتے ہیں اور بعض دونوں خاوند اور بیوی دونوں کو مشترکہ طور پر ادا کرنے ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ خاوند بیوی ایک دوسرے کو نام لے کر نہ پکاریں۔ یہ شریعت میں ناپسند (Disapproved) ہے اس لئے ایسا نہیں ہونا چاہئے۔

اس کے علاوہ خاوند بیوی کے مشترکہ حقوق میں سے یہ ہے کہ ایک دوسرے کی غیبت نہ کریں کیونکہ

marfat.com

حدیث نمبر 19- حضور سید دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ غیبت زنا سے بدتر ہے۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۱۵)

(الترغیب والترہیب جلد ۳ صفحہ ۵۱۱)

ایک قابل تقلید واقعہ

ایک بزرگ (علیہ الرحمۃ) کی بیوی کی طبیعت کرخت تھی جس کی بنا پر آپس میں ناچاقی رہتی۔ کسی دوست نے اس بزرگ سے پوچھ لیا کہ آپ کی بیوی کیسی ہے تو فرمایا وہ میری بیوی ہے لہٰذا میں اس کی غیبت کیوں کروں۔ بعد میں اس بزرگ نے طلاق دیدی تو پھر اسی دوست نے پوچھا اب تو وہ آپ کی بیوی نہیں رہی اب آپ اس کے متعلق کچھ بتائیں۔ یہ سن کر فرمایا اب میرا اس سے کوئی تعلق نہیں رہا لہٰذا میں کیوں کسی بیگانی عورت کی غیبت کرو۔

تو پتہ چلا کہ کبھی بھی خاوند بیوی ایک دوسرے کی برائی کسی کے سامنے بیان نہ کریں۔ عموماً عورتوں کو عادت ہوتی ہے کہ جگہ جگہ خاوند کی برائی بیان کرتی ہیں ان کو اس واقعہ سے عبرت حاصل کرنی چاہئے۔

اور اس کے علاوہ خاوند اور بیوی کے مشترکہ حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ ایک دوسرے کو کسی خلاف شرع کام پر اکسائیں اور اگر بالفرض خاوند بیوی کو خلافِ شرع کام کرنے کے متعلق کہے، مثلاً خاوند بیوی سے کہے کہ تو بے پردگی کر، فیشن کیا کر، باریک لباس پہنا کر جس سے جسم نظر آئے وغیرہ وغیرہ تو بیوی کو چاہئے کہ بالکل انکار کر دے۔ اور اگر اسی طرح بیوی خاوند کو خلافِ شرع کام کرنے کے متعلق کہے مثلاً خاوند کو کہے مجھے گھر میں T.V اور V.C.V اور کیبل لگوا دو، یا کہے تم اپنی داڑھی کاٹ دو، نماز نہ پڑھا کرو، دینی اجتماعات پر نہ جایا کرو وغیرہ وغیرہ کاموں کے متعلق کہے تو خاوند کو چاہئے کہ بالکل انکار کر دے۔ کیونکہ

حدیث نمبر 20- حضرت عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرکار مدینہ راحتِ قلب وسینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کام میں اللہ عزوجل کی نافرمانی لازم آتی ہو وہاں کسی کی بھی مخلوق میں سے اطاعت و پیروی نہیں کی جائے گی۔

marfat.com

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۲۱)

(جامع صغیر جلد ۲ صفحہ ۵۸۵)

اس لئے معلوم ہوا کہ خاوند اور بیوی حرام کاموں میں اللہ عزوجل کو ناراض کرنے والے کاموں میں کسی کی بھی بات نہیں مانی جائے۔ چاہے وہ خاوند ہو چاہے وہ بیوی ہو، چاہے وہ والدین، استاد و پیر و مرشد ہوں۔ اللہ عزوجل ہمیں دین اسلام پر چلنے والا بنائے۔ آمین

اور اس کے علاوہ بیوی کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ نیک کام میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون فرمائیں۔ جیسا کہ،

حدیث نمبر 21: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور مجسم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل اس بندے پر رحمت نازل کرے جو رات کو تہجد کے لئے اٹھا اور نمازِ تہجد پڑھی اور اپنی بیوی کو بھی اٹھایا اور اس نے بھی نماز تہجد پڑھی اور اگر بیوی نہ اٹھے تو خاوند اپنی بیوی کے منہ پر پانی کا چھینٹا مارے اللہ عزوجل رحمت کرے اس عورت پر جو رات کو تہجد کے لئے اٹھی اور تہجد پڑھی اور خاوند کو بھی جگایا اور اگر خاوند نہ اُٹھے تو بیوی اپنے خاوند کے منہ پر پانی کا چھینٹا لگائے (تاکہ وہ اٹھ کر نماز تہجد پڑھے) اور اسی طرح دوسرے تمام اچھے کاموں میں خاوند بیوی ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں کیونکہ قرآن پاک میں اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ نیک کام میں تعاون کرو۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۰۹)

اور اس کے علاوہ خاوند اور بیوی کے مشترکہ حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ خاوند بیوی جنسی تعلق یعنی آپس کے ملاپ کا کسی کے سامنے ذکر نہ کریں۔ نہ خاوند کسی کے سامنے بیان کرے اور نہ ہی بیوی کسی عورت کے سامنے بیان کرے کیونکہ حدیث رسول محتشم ﷺ میں اس کی سخت ممانعت (Prohibition) آتی ہے اور ایسے لوگوں کو بدترین کہا گیا ہے۔ جیسا کہ

حدیث نمبر 22- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نور مجسم

marfat.com

ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں میں سے بدترین وہ خاوند اور بیوی ہیں جو آپس میں ہم بستر ہوتے ہیں اور پھر ایک دوسرے کے کردار کو لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں۔

(مسلم شریف جلد ا صفحہ ۴۶۴)

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۷۶)

اللہ عزوجل ہمیں اس سے بچنے کی توفیق دے۔ آمین۔ اور خاوند اور بیوی کے مشترکہ حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ اپنی اولاد کی شادی کسی بد مذہب، بے ادب، گستاخ رسول ﷺ اور کسی شرابی بدکردار کے ساتھ نہ کریں۔ اسی لئے تو حدیثِ مبارک میں آیا ہے۔ کہ

حدیث نمبر 23- حضور سید المبلغین ﷺ نے فرمایا کہ اے میری امت! تم بد عقیدہ لوگوں سے بچو اور ان کو اپنے سے دور رکھو کہیں تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور کہیں تمہیں فتنہ میں مبتلا نہ کر دیں۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۸)

اس لئے خاوند بیوی کو چاہئے کہ اپنی اولاد کی شادی اچھے گھر اور اچھے خاندان میں کرے اور اس کے علاوہ جب کسی نے اپنی بیٹی کا نکاح کسی ظالم یا فاسق یا بد مذہب یا کسی شرابی سے کر دیا تو اس نے اپنے مذہب کا نقصان کیا اور اس نے اپنے آپ کو رب عزوجل کی ناراضگی میں پیش کر دیا۔

(احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۴۳)

مدنی التجاء

موجودہ دور میں کچھ جاہلیت کی بری رسمیں لوٹ آئی ہیں۔ ان رسموں میں ایک یہ بھی ہے کہ برادری سے رشتہ باہر نہیں کرنا خواہ کسی شرابی، بدمعاش، سود خور، دنیا دار بلکہ کسی بے ادب بدعقیدہ سے کرنا پڑے تو رشتہ کر دیتے ہیں۔ مگر برادری سے باہر نہیں کرتے۔ حالانکہ حکم یہ ہے کہ کوئی دیندار اچھے اخلاق والا رشتہ ملے تو اسے ترجیح دو۔ چنانچہ

marfat.com

حدیث نمبر 24- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پُرنور ﷺ کا فرمان عبرت نشان ہے کہ نکاح میں چار باتوں کا لحاظ رکھو۔

۱- مال، ۲- برادری، ۳- حسن و جمال، ۴- دین۔

لہٰذا اے میری امت تم دین کو ترجیح دو۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۶۷)

(الترغیب والترہیب جلد ۳ صفحہ ۴۵)

اللہ عزوجل ہمیں توفیق دے کہ سنت کے مطابق ہم زندگی گزارنے کی کوشش کریں۔

marfat.com

باب نمبر 4

طلاق کا بیان

طلاق کی تعریف

نکاح سے عورت شوہر کی پابند ہو جاتی ہے۔ اس پابندی کے اٹھا دینے کو طلاق کہتے ہیں۔ (بہار شریعت' حصہ ہشتم' صفحہ 4)

خاوند کا نماز روزہ کی پابندی نہ کرنے پر بیوی کو طلاق دینا

اگر بیوی نماز روزہ کی پابندی نہ کرے تو خاوند کا بیوی کو طلاق دینا جائز ہے مگر بغیر وجہ شرعی ممنوع ہے اور وجہ شرعی ہو تو مباح بلکہ بعض صورتوں میں مستحب' مثلاً عورت اس کو یا کسی اور کو ایذا دیتی ہے یا نماز نہیں پڑھتی ہے۔

حدیث نمبر 1: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ بے نمازی عورت کو طلاق دے دوں اور اس کا حق مہر میرے ذمہ ہو اس حالت کے ساتھ خدا عزوجل کی بارگاہ میں میری پیشی ہو۔ یہ اس حالت سے بہتر ہے کہ میں اس کے ساتھ زندگی گزاروں۔ (بہار شریعت' حصہ ہشتم' صفحہ 4)

کس صورت میں طلاق دینا واجب ہے

بعض صورتوں میں طلاق دینا واجب ہے۔ مثلاً شوہر نامرد یا ہیجڑا ہے یا اس پر کسی نے جادو یا عمل کر دیا ہے کہ عورت سے جماع کرنے پر قادر نہیں ہے اور اس کے ازالے (Removal) کی بھی صورت نظر نہیں آتی کہ ان صورتوں میں طلاق نہ دینا سخت تکلیف پہنچانا ہے۔ (درمختار' بہار شریعت' حصہ ہشتم' صفحہ 4)

marfat.com

خاوند کا نشے میں طلاق دینا

خاوند نشے میں ہے اس نے اگر اپنی بیوی کو طلاق دی تو طلاق ہو جائے گی کیونکہ نشے والا عاقل کے حکم میں ہے اور نشہ خواہ شراب پینے سے ہو یا بھنگ وغیرہ کسی اور ایسی چیز سے یا افیون کے نشہ میں طلاق دی، جب بھی طلاق ہو جائے گی۔ (درمختار، فتاویٰ عالمگیری)

کس نشے میں طلاق واقع نہ ہوگی

ایسے نشے میں طلاق واقع نہیں ہوگی کہ کسی نے مجبور کر کے خاوند کو نشہ پلا دیا یا حالت اضطراری میں مثلاً پیاس سے مر رہا تھا اور پانی نہ تھا اور نشہ میں طلاق دے دی تو صحیح یہ ہے کہ طلاق واقع نہ ہوگی۔ (بہار شریعت، حصہ ہشتم، صفحہ 5)

خاوند کا بیوی کو ''اے طلاقن'' کہنا

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ''طلاقن'' یا ''اے طلاق یافتہ'' وغیرہ کہہ کر پکارے اور وہ کہتا ہے کہ میرا مقصد اسے گالی دینا تھا، طلاق دینا نہ تھا تو ایسی صورت میں طلاق ہو جائے گی یا اگر وہ شخص یہ کہتا ہے کہ چونکہ یہ عورت پہلے طلاقیافتہ تھی۔ (شوہر اول کی) اور اگر حقیقت میں ایسا ہی ہے تو طلاق نہیں ہوگی۔ (فتاویٰ عالمگیری)

عورت کی طلاق اور حلالہ

کئی بار طلاق دینے سے عورت خاوند پر حرام ہو سکتی ہے؟ جب طلاقیں تین تک پہنچ جائیں پھر وہ عورت اس کیلئے بے حلالہ کے کسی طرح بھی حلال نہیں ہو سکتی۔ اللہ عزوجل قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ

ترجمہ کنز الایمان: ''پھر اگر تیسری طلاق دی تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک کہ دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے۔ (سورۃ البقرہ، آیت نمبر 230)

کیا جو شخص اپنی بیوی کو دس (10) بار طلاق دے تو کیا وہ عورت بغیر حلالہ اس کیلئے حلال ہو سکتی ہے؟

جس شخص نے دس (10) طلاقیں دیں۔ تین سے طلاق مغلظہ ہو گئی اور باقی سات

marfat.com

شریعت سے اس کا استہزاء (Derision) تھیں۔ بغیر نکاح کے تو مطلقہ بائن بھی حلال نہیں ہوسکتی اور یہ تو نکاح سے حرام محض رہے گی۔ جب تک کہ حلالہ نہ ہو کہ اس طلاق کی عدت گزرے پھر عورت دوسرے سے نکاح کرے اور اس سے ہم بستر بھی ہو۔ پھر وہ طلاق دے دے یا مر جائے اور بہر حال اس کی عدت گزر جائے اس کے بعد اس پہلے سے نکاح ہوسکتا ہے ورنہ نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ)

اگر کوئی شخص بغیر حلالہ کیے مطلقہ کے ساتھ رہے۔ طلاق دینے والا خاوند محبت کرتا رہے تو اس کا کیا حکم ہے۔ اس کی اولاد کیسی ہے اور اس کی جائیداد کی مستحق ہوگی یا نہیں؟

وہ محبت زنا ہوگی اور اگر مسئلہ معلوم ہے تو یہ زانی ہے اور شرعاً سزائے زنا کا مستحق ہے اور اس کی اولاد ولد الزنا اور جائیداد سے محروم رہے گی۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 12، صفحہ 389)

جب حرام ہونا معلوم ہے تو یہ زنا ہے اور اس میں برابر ہے کہ تین طلاقیں ایک ساتھ یا متفرق۔ (ردالمحتار)

مجنون شخص کا طلاق دینا

مجنون کی طلاق باطل ہے وہ لاکھ مرتبہ طلاق دے ہرگز نہ ہوگی اور نہ ہی عورت کا دوسرے مرد سے نکاح جائز ہوگا نہ اس کی طرف سے اسکا ولی طلاق دے سکتا ہے کھانا پینا اور مکان میں رہنا منافی جنون نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 11، صفحہ 387)

عورت طلاق کا اقرار کرے اور مرد انکار

عورت اگر اپنے شوہر کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی اور شوہر طلاق دینے کا اقرار نہیں کرتا تو عورت صبر کرے یا پھر جس طرح بھی ممکن ہو خاوند سے طلاق حاصل کرے کہ جب عورت کے پاس کوئی گواہ نہ ہو تو صرف اس کا بیان کہ میرے شوہر نے مجھے چار پانچ مرتبہ طلاق دی ہے فضول ہے تاوقتیکہ شوہر اقرار نہ کرے اور عورت کو طلاق دینے کا یقین ہے تو جس طرح بھی ہو سکے اور روپیہ وغیرہ دے کر خاوند سے چھٹکارا حاصل کرے اور اگر اس طرح بھی نہ چھوڑے تو جیسے بھی ممکن ہو اس سے دور رہے۔ (فتاویٰ فیض الرسول، جلد 2، صفحہ 155)

marfat.com

کیا مذاق میں طلاق ہو جائے گی

اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو مذاق میں طلاق دی تو طلاق واقع ہو جائے گی جیسا حدیث مبارکہ میں ہے کہ

حدیث نمبر 2: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین، راحت العاشقین ﷺ نے فرمایا کہ تین چیزیں واقع ہو جاتی ہیں خواہ انہیں کوئی قصداً کرے یا ہنسی مذاق میں (یعنی ان درج ذیل تین چیزوں کی حقیقت بھی حقیقت ہے اور مذاق بھی حقیقت ہے)

(1) نکاح (2) طلاق (3) رجعت

(ابوداؤد شریف، جلد 2، صفحہ 163، کتاب الطلاق، رقم 428)

معلوم ہوا کہ اگر اپنی بیوی کو اگر کوئی شخص مذاق میں بھی طلاق دیتا ہے تو طلاق ہو جائے گی۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی وضاحت

میرے آقا امام اہل سنت، مجدد دین وملت، پروانۂ شمع رسالت اعلیٰ حضرت الحافظ القاری علامہ الشاہ احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''طلاق بخوشی دی جائے خواہ بہ جبر، واقع ہو جائے گی۔ نکاح شیشہ ہے اور طلاق سنگ شیشہ پر پتھر خوشی سے پھینکے یا جبر سے یا خود ہاتھ سے چھٹ پڑے شیشہ ہر طرح سے ٹوٹ جائے گا مگر یہ زبان سے الفاظ طلاق کہنے میں ہے''۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 12، صفحہ 385)

کیا طلاق کے خیال سے طلاق ہو جاتی ہے

علماء کا اس پر عمل ہے کہ جب کوئی دل میں طلاق کا خیال کرے تو کچھ نہیں جب تک زبان پر نہ لائے جیسا کہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''صرف نیت سے طلاق نہیں ہو سکتی اگر چہ دل میں سو (100) بار نیت کرے جب تک زبان سے لفظ نہ کہے گا طلاق نہ ہوگی''۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 12، صفحہ 373)

marfat.com

طلاق دینے کا صحیح طریقہ

طلاق دینے کیلئے تین طریقے ہیں۔

(1) طلاق احسن (2) طلاق سنت (3) طلاق بدعت

(1) طلاق احسن: احسن طلاق یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی کو ایک طہر میں ایک طلاق دے اور اس طہر میں اس سے جماع نہ کرے اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ اپنی عدت پورے کرے اور عدت پوری کرنے کے بعد جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے یا بغیر حلالہ کئے وہ نئے نکاح کے ساتھ اس مرد کے پاس آ سکتی ہے۔

(2) طلاق سنت: طلاق سنت یہ ہے کہ تین طہر میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے یعنی ہر طہر میں ایک طلاق اور اس طہر میں جماع نہ کرے اس کے بعد عورت عدت گزار کر جہاں چاہے نکاح کرے یہ طلاق مغلظہ ہوگئی۔ اس کے بعد اس شوہر سے بغیر حلالہ کئے نکاح نہیں کر سکتی۔

(3) طلاق بدعت: طلاق بدعت یہ ہے کہ یہ کلمہ واحدہ میں ایک ساتھ تین طلاقیں دے دے۔ اگر اس نے ایسا کیا تو طلاق واقع ہو جائے گی مگر مرد گنہگار ہوگا اور بغیر حلالہ کئے وہ عورت اس شوہر کے پاس نہیں جا سکتی۔ (قدوری شریف)

اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو ایک سو (100) طلاقیں دے دے تو

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ایک سو (100) طلاقیں دے دے تو اس کا حکم یہ ہے کہ

حدیث نمبر 3: ''ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو سو (100) طلاقیں دے دیں تو اس بارے میں آپ کا کیا حکم ہے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تیری عورت تین طلاقوں سے بائن ہوگئی اور ستانویں (97) طلاقوں کے ساتھ تو نے اللہ عزوجل کے ساتھ مذاق کیا۔

(بہار شریعت، حصہ ہشتم، صفحہ 592)

marfat.com

مرد کا عورت کو دوران حمل طلاق دینا کیسا ہے؟

مرد نے اگر اپنی بیوی کو حمل کے دوران اگر طلاق دے دی تو طلاق واقع ہو جائے گی اور مطلقہ حاملہ کی عدت چونکہ وضع حمل (یعنی بچہ جننے) تک ہے اس لئے مرد کو عورت کا نان و نفقہ اس کے وضع حمل (یعنی بچہ جننے) تک دینا ہوگا۔ (بہار شریعت' حصہ ہشتم)

طلاق کے بعد بچے کی پرورش کا ذمہ

طلاق کے بعد بچے کی پرورش کا خرچ شرعاً مرد پر لازم ہے اور اس کی پرورش کا حق عورت کو ہے۔ پرورش کی معیاد (Period) شریعت مطہرہ نے سات برس تک رکھی ہے یعنی مرد کو اپنے بچے کی پرورش خرچ سات برس تک دینا ہوگا لیکن اگر بچہ سات برس سے پہلے ہی اپنے آپ کو کھانا پینا اور استنجاء کر لیتا ہے تو مرد کو اختیار ہے کہ بچہ عورت سے واپس لے سکتا ہے۔ (فتاویٰ فیض الرسول' جلد 2' صفحہ 115)

موت وطلاق کی عدت وسوگ' عدت کی تعریف

عدت کی تعریف یہ ہے کہ نکاح زائل ہونے یا شبہ نکاح کے بعد عورت کا نکاح سے ممنوع ہونا ایک زمانے تک انتظار کرنا عدت ہے۔ (بہار شریعت' حصہ ہشتم' صفحہ 652)

موت کی عدت کتنی ہے

قرآن پاک کی رو سے بیوہ عورت جس کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہو اور اس کا حمل نہ ہو تو اس کی عدت کی مدت ''چار ماہ دس دن'' ہے جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کہ

ترجمہ کنز الایمان: ''اور تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار ماہ دس دن اپنے آپ کو روکے رکھیں''۔ (سورۃ البقرہ' آیت نمبر 234)

اور حدیث مبارکہ میں ہے کہ

حدیث نمبر 4: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل اور قیامت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کیلئے جائز نہیں کہ وہ کسی میت

marfat.com

پر تین راتوں سے زیادہ سوگ منائے سوائے شوہر کے کہ اس پر چار مہینے دس دن سوگ منائے گی۔ (بخاری شریف' جلد 1' صفحہ 574' کتاب الجنائز' رقم 1205)

حاملہ عورت کی عدت کتنی ہے

اگر عورت حاملہ ہو تو اس کی مدت عدت وضع حمل ہے۔ (درمختار)

اگر عورت کے ایام عدت میں حمل ضائع ہو جائے تو

اگر عورت عدت میں ہے اور اس کا حمل ساقط (Abourtion) ہو گیا اور بچے کے اعضاء بھی بن چکے ہیں تو عدت پوری ہو گئی۔ خواہ یہ اسقاط اس کے شوہر کے انتقال کے ایک منٹ بعد ہی کیوں نہ ہو۔ (بہار شریعت' حصہ ہشتم' صفحہ 654)

موت کی عدت کا شمار

عورت کے خاوند کا انتقال اگر پہلی تاریخ کو ہوا تو چاند سے مہینے لئے جائیں ورنہ ''ایک سو تیس دن'' شمار کئے جائیں گے۔ (درمختار) ''چار ماہ دس دن'' ہے اور یہ دسویں رات بھی شمار کی جائے گی۔ (بہار شریعت' حصہ ہشتم' صفحہ 654)

اگر نابالغہ لڑکی کا شوہر انتقال کر جائے تو کیا وہ عدت گزارے

اگر نابالغہ لڑکی کا شوہر انتقال کر جائے تو اس لڑکی پر عدت ہے۔ وہ چار ماہ دس دن عدت گزارے گی۔ اگر چہ شوہر نابالغ ہو یا عورت نابالغہ ہو یا دخول ہوا یا نہ ہوا۔ موت کی عدت چار ماہ دس دن ہے بشرطیکہ حمل نہ ہو۔ (جوہرہ' بہار شریعت حصہ ہشتم' صفحہ 654)

رخصتی سے پہلے شوہر کی وفات پر عدت

اگر کسی عورت یا لڑکی کے شوہر کا انتقال ہو گیا اور اس کا نکاح ہو چکا تھا اور رخصتی عمل میں آئی یا نہ آئی دونوں صورتوں میں اسے عدت گزارنا ہو گی۔ (بہار شریعت' حصہ ہشتم' صفحہ 654)

کیا بوڑھی عورت کے شوہر کے انتقال پر بھی عدت ہے

جی ہاں اگر بوڑھی عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا تو وہ بھی عدت گزارے گی جیسا کہ قرآن پاک میں ہے کہ

marfat.com

ترجمہ کنزالایمان: ''تم میں جو مر جائیں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار ماہ دس دن اپنے آپ کو روکے رکھیں''۔ (سورۃ البقرہ' آیت نمبر 234)

عدت والی عورت عدت کہاں گزارے

عدت والی عورت شوہر والے گھر میں جہاں رہتی تھی' وہیں عدت گزارے۔ اگر وہ کرائے کا مکان ہے تو اس کے سسرال والے اس مکان کا کرایہ ادا کریں گے۔ اگر عورت خود کرایہ دے سکتی ہے جب بھی اسی میں رہے کیونکہ جس مکان میں عدت گزارنا واجب ہے۔ اسے چھوڑ نہیں سکتی اور اگر عورت تنہا ہے اس کی کوئی اولاد وغیرہ نہیں تو عورت کا کوئی محرم رشتہ دار (یعنی باپ' بھائی) اتنے دن اس کے پاس رہے۔

(فتاویٰ عالمگیری' بہار شریعت' حصہ ہشتم' صفحہ 658)

عورت کا عدت میں ڈاکٹر کے پاس جانا

اگر کوئی عورت عدت میں ہو اور کوئی ڈاکٹر اور طبیب وغیرہ کا اس کے گھر میں آنا ممکن ہو تو عورت کا باہر جانا حرام ہے لیکن اگر ڈاکٹر اور طبیب وغیرہ گھر نہ آتے ہوں تو ضرورتاً باہر جاسکتی ہے لیکن واپسی میں جلدی کرے۔ (فتاویٰ رضویہ باب العدت)

طلاق والی عورت کی عدت

قرآن پاک کی رو سے طلاق والی عورت کی عدت تین حیض ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے کہ

ترجمہ کنزالایمان: طلاق والیاں اپنی جانوں کو تین حیض تک روکے رہیں''۔

(سورۃ البقرہ' آیت نمبر 228)

خلوت صحیحہ سے پہلے طلاق

اگر خلوت صحیحہ یا وطی سے پہلے ہی عورت کو خاوند نے طلاق دے دی تو عدت نہیں طلاق کے فوراً بعد عورت جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے کہ

ترجمہ کنزالایمان: ''اے ایمان والو جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں

marfat.com

بے ہاتھ لگائے چھوڑ دو تو تمہارے لئے کچھ عدت نہیں جسے گنو" (سورۃ الاحزاب' آیت نمبر 49)

عورت کا عدت کے دنوں میں کنگا کرنا کیسا ہے

عورت کا عدت کے دنوں میں کنگھا کرنا جائز نہیں ہے۔

(بہار شریعت' حصہ ہشتم' صفحہ 656)

عدت کے دوران سر میں تیل لگانا

عذر کی وجہ سے عدت والی عورت عدت کے دنوں میں تیل اس وقت استعمال کر سکتی ہے کہ اس کا استعمال زینت کے ارادے سے نہ ہو لہٰذا ایسی عورت کو دردسر کی وجہ سے تیل لگانا جائز ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

marfat.com

باب نمبر 5

مسلمان عورت کے پردے کی شرعی حیثیت

محترم اسلامی ماؤں' بہنوں! دین اسلام ایک ایسا زندگی گزارنے کا وہ مبارک و بابرکت دین ہے۔ جس پر عمل پیرا ہو کر ہم دنیا و آخرت کی بھلائیوں کو پا سکتے ہیں اور اسی دین اسلام کے احکام میں سے ایک حکم عورت کا پردہ بھی ہے کہ جس کو اپنا کر ایک عورت اچھی ماں' بیٹی' بہن اور اچھی بیوی بن سکتی ہے۔

عورت کا لفظی معنی

عورت کے لغوی اور لفظی معنی ہیں ''چھپانے کی چیز'' اور حضور روحی فداہ ﷺ کا فرمان عالیشان ہے کہ عورت ''عورت'' (یعنی چھپانے کی چیز) ہے۔ جب وہ نکلتی ہے تو اسے شیطان جھانک کر دیکھتا ہے۔

(1-ترمذی شریف جلد.....صفحہ.....)(2-کنز الاعمال جلد 16 صفحہ 171)

تشریح وتوضیح: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ عورت کا معنی ہی چھپانے کی چیز ہے۔ اس لیے بلاضرورتِ شدیدہ کے عورت گھر سے باہر قدم نہ نکالے کہ عورت جب بھی گھر سے باہر نکلتی ہے تو شیاطین (Devils) گناہ کے لیے اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ اس سے مراد انسانی شیاطین فاسق' فاجر آزاد اوباش لوگ ہو سکتے ہیں۔ جو عزتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ ان کا کام سڑکوں اور چوراہوں اور چائے کی دوکانوں میں بیٹھ کر یہی ہوتا ہے۔ چنانچہ دیکھئے! بے پردہ اسکولی لڑکیوں اور عورتوں کو کس طرح جھانکتے اور دیکھنے کا موقعہ تلاش کرتے رہتے ہیں۔ عورتوں کے لیے کس قدر بے شرمی اور بے حیائی کی بات ہے

marfat.com

کہ ان کی بے پردگی سے فائدہ اٹھا کر ایسے لوگ آنکھوں سے زنا کرنے کے مرتکب ہوتے ہیں اور یہ عورتیں بن سنور کر ان اوباشوں (Vagabonds) کو زنا کا موقع فراہم کرتی ہیں۔ اس گناہ میں دونوں شریک ہیں۔ جہاں مرد گنہگار ہیں وہاں ان عورتوں اور لڑکیوں کا بھی قصور ہے۔ ان کو زنا کی دعوت اور رغبت اپنی طرف متوجہ کرنے کا گناہ ملتا ہے۔ اس وجہ سے اول تو یہ بے پردہ نکلتی ہیں۔ پھر اچھے عمدہ بھڑک دار کپڑوں میں ملبوس ہو کر چلتی ہیں۔ یہ اس لیے ایسا کرتی ہیں کہ لوگ ان کو دیکھیں۔ عورت کی فطرت یہ ہے کہ جب اچھا کپڑا اور اچھا چہرہ بنائے گی تو چاہے گی کہ اس کو لوگ دیکھیں۔ مرد نہیں تو عورت ہی سہی۔ باہر نکل کر وہ شوہر کے لیے زینت نہیں کرتیں بلکہ دوسرے مردوں کے لیے ایسا کرتی ہیں۔

جب عورتیں ایسا کریں تو ان کو ان کے ماتحتوں کو روکنا چاہیے۔ چنانچہ آپ دیکھئے شادی اور دیگر تقریبات میں جب عورتیں جاتی ہیں تو کیسا گل کھلاتی ہیں۔ کس طرح جسم و لباس کی نمائش کرتی ہیں۔ عموماً شہروں بلکہ قصبوں اور دیہاتوں میں بھی اب رائج ہو گیا ہے کہ کپڑے، سبزی ترکاری اور دیگر خاندانی ضروریات کے لیے عورتیں ہی جاتی ہیں۔ حالانکہ شریعت میں عورتوں کو جماعت میں شرکت اور مسجد جانے سے احتیاطاً روکا گیا ہے۔ جو کہ دین اسلام کا ایک اہم باب ہے تو بازاروں میں جو بدترین مقامات ہیں وہاں عورتوں کو کیسے کھلے عام جانے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ مردوں نے دین کی دوری اور غفلت کی وجہ سے یا آزادی نسواں کے پیش نظر اجازت دے دی ہے یا روکنا ہی چھوڑ دیا ہے۔ جس کی وجہ سے ان ساری قباحتوں (Defects) کا دروازہ کھل گیا جن کو حجاب اور پردہ کا حکم نازل کر کے روکا گیا تھا۔

کیا آج کل بھی پردہ ضروری ہے؟

جی ہاں آج کل بھی پردہ ضروری ہے۔ لہٰذا چند باتیں اگر پیش نظر رہیں تو انشاء اللہ عزوجل پردے کے مسائل سمجھنے میں آسانی رہے گی۔ چنانچہ

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ

"وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی"

marfat.com

ترجمہ کنز الایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو۔ جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔ (سورۃ الاحزاب آیت نمبر 33)

خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی (علیہ الرحمۃ) اس کے آیت مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ ''اگلی جاہلیت سے مراد قبل اسلام کا زمانہ ہے۔ اس زمانہ میں عورتیں اتراتی نکلتی تھیں۔ اپنی زینت و محاسن (یعنی بناؤ سنگھار اور جسم کی خوبیاں مثلاً سینے کا ابھار وغیرہ) کا اظہار کرتی تھیں کہ غیر مرد دیکھیں' لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اعضاء اچھی طرح نہ ڈھکیں۔'' (خزائن العرفان صفحہ 673)

افسوس موجودہ دور میں بھی زمانۂ جاہلیت والی بے پردگی پائی جا رہی ہے۔ یقیناً جیسے اس زمانہ میں پردہ ضروری تھا ویسا اب بھی ہے۔

شرعی پردہ کسے کہتے ہیں؟

شرعی پردہ سے مراد یہ ہے کہ عورت کے سر سے لے کر پاؤں کے گٹوں کے نیچے تک جسم کا کوئی حصہ بھی مثلاً سر کے بال یا بازو یا کلائی یا گلہ یا پیٹ یا پنڈلی وغیرہ اجنبی مرد (یعنی جس سے شادی ہمیشہ کے لیے حرام نہ ہو) پر بلا اجازتِ شرعی ظاہر نہ ہو بلکہ اگر لباس ایسا مہین یعنی پتلا ہے۔ جس سے بدن کی رنگت جھلکے یا ایسا چست ہے کہ کسی عضو کی ہیئت (یعنی شکل وصورت یا ابھار وغیرہ) ظاہر ہو یا دوپٹہ اتنا باریک ہے کہ بالوں کی سیاہی چمکے یہ بھی بے پردگی ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت' امام اہل سنت ولی نعمت' مجدد دین وملت حضرت علامہ مولنا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی (علیہ الرحمۃ) فرماتے ہیں کہ ''جو وضع لباس (یعنی لباس کی بناوٹ) وطریقۂ پوشش (یعنی پہننے کا انداز) اب عورات میں رائج ہے کہ کپڑے باریک جن میں سے بدن چمکتا ہے یا سر کے بالوں یا گلے یا بازو یا کلائی یا پیٹ یا پنڈلی کا کوئی حصہ کھلا ہو یوں تو خاص محارم کے جن سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے کسی کے سامنے ہونا حرام قطعی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 22 صفحہ 217)

آسان لفظوں میں پردہ کا طریقہ

بہترین پردہ یہ ہے کہ شرعی اجازت کی صورت میں گھر سے نکلتے وقت اسلامی بہن غیر

marfat.com

جاذب نظر کپڑے کا ڈھیلا ڈھالا مدنی برقع اوڑھے' ہاتھوں میں دستانے اور پاؤں میں جرابیں پہنے۔ مگر دستانوں اور جرابوں کا کپڑا اتنا باریک نہ ہو کہ کھال کی رنگت جھلکے۔ جہاں کہیں غیر مردوں کی نظر پڑنے کا امکان ہو وہاں چہرے سے نقاب نہ اٹھائے مثلاً اپنے یا کسی کے گھر کی سیڑھی اور گلی محلّہ وغیرہ نیچے کی طرف سے بھی اس طرح برقع (Veil) نہ اٹھائے کہ بدن کے رنگ برنگے کپڑوں پر غیر مردوں کی نظر پڑے۔

بے پردگی سے بچنے کی فضیلت

ایک دفعہ سخت قحط سالی ہوئی' لوگوں کی بہت دعاؤں کے باوجود بارش نہ ہوئی۔ حضرت سیدنا بابا نظام الدین اولیاء علیہ الرحمۃ نے اپنی امی جان (علیہ الرحمۃ) کے کپڑے کا ایک دھاگہ ہاتھ میں لے کر عرض کی: یا اللہ عزوجل یہ اس خاتون کے دامن کا دھاگہ ہے جس (خاتون) پر کبھی کسی نامحرم کی نظر نہ پڑی' میرے مولیٰ عزوجل اسی کے صدقے رحمت کی برکھا برسا دے۔ ابھی دعا ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ رحمت کے بادل گھر گئے اور رم جھم رم جھم بارش شروع ہوگئی۔ (اخبار الاخیار صفحہ 294)

ذرا غور کیجئے کہ اس باپردہ عورت کے دامن کے دھاگے کی وجہ سے' وسیلے سے اللہ عزوجل نے بارش عطا کر دی۔ اے اللہ! عزوجل ہماری اسلامی ماؤں' بہنوں کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی چادر تطہیر کے صدقے شرعی پردہ نصیب فرما۔ آمین

عورت کس کس سے پردہ کرے

ہر وہ مرد جس سے نکاح ہو سکے اس سے پردہ ضروری ہے اور جن سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہو ان سے پردہ نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت' امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان (علیہ الرحمۃ) فرماتے ہیں کہ "پردہ صرف ان سے نا درست ہے جو بسبب نسب کے عورت پر ہمیشہ ہمیشہ کو حرام ہوں اور کبھی کسی حالت میں ان سے نکاح ممکن نہ ہو۔ جیسے باپ' دادا' نانا' بھائی' بھتیجا' بھانجا' چچا' ماموں' بیٹا' پوتا' نواسہ' ان کے سوا جن سے نکاح کبھی درست ہے اگرچہ فی الحال ناجائز ہو جیسے بہنوئی (سے پردہ واجب ہے) (نیز) چچازاد' ماموں زاد' خالہ زاد' پھوپھی کے بیٹے یا جیٹھ' دیوران (سب) سے پردہ واجب ہے اور جن

marfat.com

سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے کبھی حلال نہیں ہوسکتا۔ مگر وجہ حرمت (یعنی نکاح حرام ہونے کی وجہ) علاقۂ نسب (خونی رشتہ) نہیں بلکہ علاقۂ رضاعت (یعنی دودھ کا رشتہ) ہے جیسے دودھ کے رشتے سے باپ، دادا، نانا، بھائی، بھتیجا، بھانجا، چچا، ماموں، بیٹا، پوتا، نواسہ یا علاقہ مہر (سسرالی رشتہ) ہو جیسے خسر، ساس، داماد، بہوان سب سے نہ پردہ واجب ہے نہ نادرست ہے (یعنی ان سے پردہ کرنا نہ کرنا دونوں جائز اور بحالت جوانی یا احتمال فتنہ (Apprehension of Sedition) (یعنی فتنے کے امکان میں) پردہ کرنا ہی مناسب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 22 صفحہ 235)

عورت کس کس سے پردہ نہ کرے

اللہ عزوجل نے اس کا قرآن مجید میں واضح بیان فرمایا ہے کہ عورت کس کس سے پردہ نہ کرے۔ چنانچہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ

ترجمہ کنز الایمان: ''اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں۔ مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں۔ مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ پر یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگھار اور اللہ عزوجل کی طرف توبہ کرو۔ اے مسلمانو! سب کے سب، اس امید پر کہ تم فلاح (کامیابی) پاؤ۔'' (سورۃ نور آیت نمبر 31)

قرآن پاک کی اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ عورت کس کس مرد سے پردہ نہ کرے۔

دیور بھابھی کا پردہ

عورت کو اپنے دیور سے پردہ کرنا چاہیے۔ مگر افسوس آج کل ان سے پردہ کرنے کا

marfat.com

ذہن ہی نہیں۔ اگر کوئی مدینے کی دیوانی پردہ کی کوشش کرے بھی تو بے چاری کو طرح طرح سے ستایا جاتا ہے۔ مگر ہمت نہیں ہارنی چاہیے۔ ان مشکل حالات کے باوجود جو خوش نصیب اسلامی بہن شرعی پردہ نبھانے میں کامیاب ہو جائے اور جب دنیا سے رخصت ہو تو کیا عجب حضور مکی مدنی سرکار ﷺ کی نورعین، شہزادیٔ کونین، مادر حسنین، سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اس کا پرتپاک استقبال فرمائیں۔ اس کو گلے لگائیں اور اسے اپنے بابا جان، دو جہان کے سلطان ﷺ کی انجمن میں پہنچائیں۔ چنانچہ دیور سے پردہ کے متعلق حدیث مبارکہ پڑھیے اور عبرت حاصل کیجئے۔

حدیث نمبر 1: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین، راحت العاشقین ﷺ نے غیر عورتوں کے پاس جانے سے منع فرمایا (تو) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! جیٹھ دیور کے لیے کیا حکم ہے؟ تو حضور روحی فداہ ﷺ نے فرمایا کہ جیٹھ دیور تو موت ہیں۔

(1-بخاری شریف جلد 3 صفحہ 118 کتاب النکاح) (2-مسند امام احمد جلد 4 صفحہ 153,149)
(3-فتاویٰ رضویہ جلد 22 صفحہ 217)

تشریح وتوضیح: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ دیور کو عورت کے حق میں موت کہا گیا ہے۔ یعنی دیور بھابھی کے لیے موت ہے۔ جس طرح موت ہلاکت کا باعث ہے۔ اسی طرح بھابی کے لیے دیور ہلاکت یعنی دوزخ اور جہنم کا باعث ہے۔ اس حدیث مذکورہ کا مزید مفہوم یہ ہے کہ جس طرح موت سے آدمی بچتا ہے۔ اسی طرح دیور سے بھابی کو ایک دوسرے سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے۔ اصل میں بھائی کی بیوی ہونے کی وجہ سے شیطان یہاں بہت دخل دیتا ہے۔ اسی وجہ سے ہمارے ماحول میں دیور کا بھابی سے ہنسی مذاق اور بے تکلفی بلکہ بے حیائی تک کی باتوں کے کرنے کا ماحول ہے سب یہ حرام ہے، ناجائز ہے۔ دیور کا بھابی سے بے پردگی اور ہنسی مذاق ایک حق سمجھا جاتا ہے۔ یہ غیر مسلموں کے ماحول سے پیدا ہوا ہے۔ عورتوں کو بھی چاہیے کہ مردوں سے پردہ کریں۔ ہنسی مذاق تو دور کی بات بلا ضرورت بات بھی نہ کریں۔ مردوں کو بھی چاہیے کہ بھابی سے پردہ کریں۔ اے ہماری

marfat.com

بہنوں! بیٹیو! آج اس حقیر سی دنیا میں دیور سے پردہ کرلو اور ان سے ہنسی مذاق بند کرو۔ گناہ کی بات سے بچو اور کل جنت میں مزے کی زندگی گزارو۔

گھر میں پردے کا ذہن کیسے بنے؟

گھر میں پردے کا ذہن بنانے کے لیے اپنے گھر میں میرے شیخ طریقت' امیر اہلسنّت' حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتھم العالیہ کی تصنیفات مثلاً فیضان سنت' پردے کے بارے میں سوال جواب وغیرہ کا درس جاری کریں اور مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے رسالہ جات اور سنتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں سنا سنا کر اور انفرادی کوشش کے ذریعے گھر کے مردوں کو دعوت اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں کا مسافر بنا کر گھر میں مدنی ماحول قائم کرنے کی کوشش جاری رکھیے۔ ان کے لیے دل سوز (Pathetic) کے ساتھ دعا بھی کرتے رہیے۔ خود کو اور اہل خانہ کو ہر گناہ سے بچانے کی کڑھن پیدا کیجئے اور اس کے لیے کوشش جاری رکھیے۔ مگر نرمی نرمی اور نرمی کو لازمی کر لیجئے۔ بلا مصلحت شرعی سختی کرنا کجا اس کا سوچیے بھی نہیں کہ عموماً جو کام ''نرمی'' سے ہوتا ہے وہ ''گرمی'' سے نہیں ہوتا۔

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

اپنے گھر کی عورتوں کو بے پردگی سے منع نہ کرنے والا دیوث ہے

جو لوگ باوجودِ قدرت اپنی عورتوں اور محارم کو بے پردگی سے منع نہ کریں وہ ''دیوث'' ہیں۔

حدیث نمبر 2: حضور پرنور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تین شخص کبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے۔ 1-دیوث۔ 2-مردانی وضع بنانے والی عورت۔ 3-شراب نوشی کا عادی۔ (مجمع الزوائد جلد 4 صفحہ 599 رقم 7722)

تشریح وتوضیح: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ باوجودِ قدرت اپنی زوجہ' ماں بہنوں اور جوان بیٹیوں وغیرہ کو گلیوں بازاروں' شاپنگ سینٹروں اور مخلوط تفریح گاہوں میں

marfat.com

بے پردہ گھومنے پھرنے' اجنبی پڑوسیوں' نامحرم رشتہ داروں' غیرمحرم ملازموں' چوکیداروں' ڈرائیوروں سے بے تکلفی اور بے پردگی سے منع نہ کرنے والے دیوث' جنت سے محروم اور جہنم کے حقدار ہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت' امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان (علیہ الرحمۃ) فرماتے ہیں کہ

''دیوث اخبث فاسق (ہے) اور فاسق معلن کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی اسے امام بنانا حلال نہیں اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا گناہ ہے اور پڑھی تو اسے دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔'' (فتاویٰ رضویہ جلد 6 صفحہ 583)

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرتِ قومی سے گڑ گیا
پوچھا جوان سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا؟
کہنے لگیں وہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

لڑکا کب بالغ ہوتا ہے

ہجری سن کے حساب سے 12 اور 15 سال کی عمر کے دوران جب بھی (جماع یا مشیت زنی (Hand Practice) وغیرہ کے ذریعے) نزال ہو یا سوتے میں احتلام ہوا یا اس کے جماع سے عورت حاملہ ہوگئی تو اسی وقت بالغ ہوگیا اور اس پر غسل فرض ہوگیا۔ اگر ایسا نہ ہوا تو ہجری سن کے مطابق 15 برس کا ہوتے ہی بالغ ہوگیا۔ (الدر المختار جلد 9 صفر 259)

لڑکی کب بالغ ہوتی ہے؟

ہجری سن کے حساب سے 9 اور 15 سال کی عمر کے دوران احتلام ہو یا حیض آجائے یا حمل ٹھہر جائے تو لڑکی بالغہ ہوگئی۔ ورنہ ہجری سن کے مطابق 15 سال کی ہوتے ہی بالغہ ہے۔ (الدر المختار جلد 9 صفحہ 259)

کتنی عمر کے لڑکے سے پردہ ہے

میرے آقا محبوب مرشدی حضرت علامہ مولانا الشاہ احمد رضا خان (علیہ الرحمۃ)

marfat.com

فرماتے ہیں کہ

نو برس سے کم کی لڑکی کو پردہ کی حاجت نہیں اور جب پندرہ برس کی ہو تو سب غیر محارم سے پردہ واجب اور نو سے پندرہ تک اگر آثار بلوغ ظاہر ہوں تو (بھی پردہ) واجب ہے اور نہ ظاہر ہوں تو مستحب خصوصاً بارہ برس کے بعد سخت تاکید ہے کہ یہ زمانہ قربِ بلوغ و کمال اشتہا کا ہے (یعنی 12 برس کی عمر لڑکی کے بالغہ ہو جانے اور شہوت کے کمال تک پہنچنے کا قریبی دور ہے)۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 639)

کیا استاد سے بھی پردہ ہے

جی ہاں استاد سے بھی پردہ ہے۔ مثلاً بچپن میں کسی نامحرم سے قرآن پاک پڑھتی تھی اور اب بالغہ ہوگئی تو اس استاد سے بھی پردہ فرض ہوگیا۔ سیدی اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

"رہا پردہ اس میں استاذ و غیر استاذ، عالم و غیر عالم پیر سب برابر ہیں۔"

(فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 639)

کیا مرد کو عورت نہیں دیکھ سکتی

جی ہاں! عورت مرد کو نہیں دیکھ سکتی۔ چنانچہ

حدیث نمبر 3: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا دونوں حضور مکی مدنی سرکار ﷺ کے پاس موجود تھیں کہ (ایک نابینا صحابی) حضرت سیدنا عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ بارگاہ نبوت میں حاضر ہو گئے تو حضور ﷺ نے فرمایا: تم دونوں ان سے پردہ کرلو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ نابینا نہیں ہیں؟ یہ تو ہم کو دیکھ نہیں سکتے۔ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا: کیا تم دونوں بھی نابینا ہو کیا تم دونوں نہیں دیکھتیں؟ (ترمذی) اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جیسا مرد کے واسطے غیر عورت کو دیکھنا حرام ہے۔ ویسا ہی عورت کو غیر مرد کی طرف نظر کرنا حرام ہے یا کچھ فرق ہے؟ اس کے جواب میں فرماتے ہیں: "دونوں صورتوں کا ایک حکم ہے کچھ فرق نہیں۔"

(فتاویٰ رضویہ جلد 22 صفحہ 201)

marfat.com

چادر اور چار دیواری کی تعلیم کس نے دی

ہماری مسلمان ماؤں' بہنوں اور بیٹیوں کو چادر اور چار دیواری کی تعلیم خود اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں دی۔ چنانچہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ

"وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی"

ترجمہ کنزالایمان شریف: "اور اپنے گھر میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔" (سورۃ الاحزاب آیت نمبر 33)

دیکھا آپ نے عورت کے لیے چادر اور چار دیواری کا حکم کسی عام شخص کا نہیں اور نہ ہی علماء' مفسرین' محدثین کا حکم ہے بلکہ ہم سب کے پالنے والے رب عزوجل کا فرمان ہے۔

نور سے محروم عورت

حدیث نمبر 3: حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت غیر مردوں پر اپنی زینت ظاہر کرنے کے لیے دامن گھسیٹتے ہوئے چلے گی قیامت کے دن وہ نور سے محروم (Deprival) اور اندھیرے میں (ڈوبی ہوئی) ہوگی۔ (ترمذی شریف)

بن سنور کے نکلنے والی عورت زانیہ ہے

حدیث نمبر 4: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید المبلغین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب عورت عطر لگا کر لوگوں کے پاس سے گزرے تا کہ لوگ اس کی خوشبو سے لطف اندوز ہوں تو وہ زانیہ ہے۔ (کنزالاعمال جلد 16 صفحہ 159)

تشریح وتوضیح: یہ اس لیے اس عورت کو جو کہ بازاروں میں عطر لگا کر لوگوں کے پاس سے گزرتی تھی کہ وہ زانیہ (Whore) ہے۔ کیونکہ عرب کے ماحول میں عطر لگانا عورتوں کا زینت میں شمار تھا۔ عورتوں کا معطر ہو کر سڑ اور راستوں پر گزرنا ظاہر ہے کہ اس کا مقصد مردوں کو لطف اندوز کرنا اور متوجہ کرنا ہے اور ایسی زینت اختیار کرنا جس سے اجنبی مرد متوجہ ہوں ان کو زنا کی دعوت اور زنا کی جانب ابھارتا ہے۔ اسی طرح پاؤڈر کریم اور بن

marfat.com

سنور کر بازاروں پارکوں میں جانا اور سیر کرنا جو کہ آج شہروں اور امیر زادیوں میں خصوصاً رائج ہے۔ یہ حرام ہے اور ایسی عورت زانیہ ہے۔ ان کا ذہن ہوتا ہے کہ جوان لڑکوں میں ہمارا تذکرہ ہو۔ اللہ عزوجل کی پناہ زنا ہے۔

کنواری عورتوں کا بن سنور کر نکلنا آج معاشرہ میں حد درجہ عام اور رائج ہے۔ اس دور میں شہروں سے اور تعلیم یافتہ گھرانوں سے تو پردہ اٹھتا ہی جا رہا ہے۔ شادی سے قبل تو پردہ ان کو بالکل بھاتا ہی نہیں۔ ایک عیب اور ذلت کی بات سمجھتے ہیں اور بعض کی مثالیں راقم الحروف (اقبال عطاری) پیش کر سکتا ہے کہ بعض ماؤں سے مدنی التجاء کی کہ اپنی جوان بیٹیوں کو پردہ کروایا تو کہہ دیتی ہیں۔ ہماری خاندان میں پردہ کا رواج نہیں ہے۔ ہمارے خاندان میں لڑکیوں کا پردہ کرنا معیوب سمجھا جاتا ہے۔ اس لیے پردہ نہیں کرتیں۔ استغفراللہ' اللہ عزوجل ہدایت عطا فرمائے۔ آمین

آج اللہ عزوجل اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف ذہن غیروں کے خلط اور متاثر ہونے کی وجہ سے ہوا ہے۔ غیروں کی عورتیں بن سنور کر آزاد پھرتی ہیں اور لوگوں کو کم از کم آنکھ سے زنا کی دعوت دیتی ہیں۔ ان کے ماحول میں یہ سب فخر اور فیشن کی بات ہے۔

لیکن ہمارے اسلامی ماحول میں تو یہ لعنت اور غضب خداوندی کا باعث ہے۔ یاد رکھیے ہمارا مذہب اسلام اپنی تہذیب اپنا کلچر اور زندگی گزارنے کا ایک معیار رکھتا ہے۔

عورت کے لیے دو مقام ہیں

حدیث نمبر 5: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکمل و اطہر ﷺ نے فرمایا کہ عورتوں کے لیے دو ہی مقام قابل ستر ہیں۔ ایک شوہر کا گھر اور دوسرا قبر۔ (کنز الاعمال جلد 16 صفحہ 171)

تشریح وتوضیح: مطلب یہ ہے کہ عورت کے لیے پردہ کی جگہ جہاں وہ امن و عافیت سے بلا گناہ کے رہ سکیں یا تو شوہر کا گھر ہے یا پھر موت کے بعد قبر اس کے علاوہ باہر نکلنا' بازاروں' پارکوں' رشتہ داروں میں بلا ضرورت گھومنا۔ یہ ستر اور پردہ کے خلاف ہے۔ لہٰذا اس سے معلوم ہوا کہ جو عورتیں ملازمت کرتی ہیں وہ درست نہیں چونکہ اس میں اجنبی مردوں

marfat.com

سے خلط اوران سے ربط ضبط کا موقعہ ملتا ہے اور بے پردگی ہوتی ہے۔آج کل شہر کی عورتیں سہولت معاش کی وجہ سے آفسوں میں ملازمت کرنے میں ذرابرابر شرم محسوس نہیں کرتیں۔ یہ بڑی بے غیرتی کی بات ہے اور بڑی بے حیائی کی بات ہے۔عورتوں کی ملازمت درست نہیں۔کاش ہماری اسلامی بہنیں عزت عفت کے ساتھ تھوڑی تکلیف برداشت کر کے زندگی گزارلیں اوراس کے بعد آخرت میں ابدی راحت اور جنت کی نعمت حاصل ہوگی۔اے ہمارے اللہ عزوجل ہماری اسلامی ماؤں' بہنوں اور بیٹیوں کوحیاء کی چادر عطا فرما۔آمین

؎ کاش میری اسلامی بہنیں سبھی مدنی برقعہ پہنیں
انہیں نیک تم بنانا مدنی مدینے وال

عورت کا سر منڈوانا اور مردانہ بال کٹوانا

عورت کا سر منڈانا حرام ہے۔(فتاویٰ رضویہ جلد22 صفحہ664)

اورعورت کا مردانہ بال کٹوانا ناجائز وگناہ ہے۔(درالمختار وردالمحتار جلد9 صفحہ671)

کیا عورت ہیجڑے سے بھی پردہ کرے؟

عورت ہیجڑے سے بھی پردہ کرے کیونکہ یہ بھی مرد کے حکم میں ہے۔حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی (علیہ الرحمۃ) فرماتے ہیں کہ ''ہیجڑا مرد ہے۔جماعت میں یہ مردوں ہی کی صف(Line) میں کھڑا ہوگا۔''(فتاویٰ امجدیہ جلد1 صفحہ170)

عورتوں کو تنہا سفر کی اجازت نہیں

حدیث نمبر6: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی عورت سفر نہ کرے۔
ہاں مگر یہ کہ اس کے ساتھ اس کا محرم ہو۔[طحاوی شریف357]

تشریح وتوضیح: عورتوں کو اصل حکم یہ ہے کہ وہ گھر میں رہیں۔ پردہ میں زندگی گزاریں! جانب غیر محرم سے خلط ومخالطت کی نوبت نہ آئے اوراگر سفر کی شدید ضرورت پیش آجائے تو تنہا سفر کی اجازت نہیں کہ پردہ کیخلاف ہے۔ہاں اگر سفر کرے گی تو کسی محرم

marfat.com

کے ساتھ پردہ کا لحاظ کرتے ہوئے کر سکتی ہے۔

عورتوں کو جنازہ میں جانا جائز نہیں

حدیث نمبر 7: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا کہ عورتوں کو جنازہ کے پیچھے جانے میں کوئی ثواب نہیں۔

[کنز العمال جلد 16 صفحہ 163]

حدیث نمبر 8: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ نہ عورتوں پر غزوہ اور جہاد ہے نہ جمعہ ہے اور نہ جنازہ میں جانا ہے۔[کنز العمال جلد 16 صفحہ 169]

تشریح وتوضیح: عورتوں پر پردہ فرض ہے۔ان کو فرض نماز کیلئے بھی مسجد میں جانے کی اجازت نہیں ہے۔ان کیلئے جماعت مشروع نہیں ہے۔ان پر جمعہ عیدین کی نماز نہیں اسی طرح ان پر نہ نماز جنازہ ہے اور نہ جنازے کے ساتھ چلنا ہے۔

فیشن کر کے نکلنے والی عورتیں قیامت کے دن سخت تاریکی میں

حدیث نمبر 9: حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں جو کہ حضور پرنور ﷺ کی خادمہ تھیں کہ حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت اپنے شوہر کے علاوہ زینت (وفیشن) کر کے ناز الزام سے چلتی ہے۔قیامت کے دن سخت ظلمت وتاریکی میں رہے گی۔

[(1) ترمذی شریف' صفحہ 230]'[(2) جامع صغیر' جلد 2' صفحہ 497]

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو فیشن کی نمائش[Show] اپنے چلنے کی ہیت اور رفتار سے ظاہر کرے۔

عورتوں کو ضرورت پر باہر نکلنے کی اجازت

حدیث نمبر 10: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نیر تاباں ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں کو باہر نکلنے کی اجازت نہیں مگر شدید ضرورت کی بنیاد پر[کنز العمال' جلد 16' صفحہ 163]

marfat.com

تشریح وتوضیح: اس حدیث مبارکہ میں بیان کیا گیا ہے کہ عورتوں کو باہر نکلنے کی عام اجازت نہیں۔ آج کل عورتوں کا باہر نکلنا بہت عام ہو گیا ہے لیکن شریعت نے اس سے منع کیا ہے۔ ہاں مگر ضرورت پر اجازت دی ہے وہ بھی اس طرح کہ مرد نہ ہو مردوں سے متعلق کام نہ ہو تو عورتیں باہر جا سکتی ہیں مثلاً ڈاکٹر کے یہاں جانا ہو خود یا اپنے بچوں کو لیکر اور گھر میں اس کے علاوہ اور کوئی مرد نہ ہو تو جا سکتی ہے یا رشتہ داروں میں کوئی بیمار ہو یا شادی ہو یا موت وولادت میں جانے کی ضرورت پڑ جائے اور مرد نہیں تو جا سکتی ہے مگر ان تمام مواقع پر پردے کا خصوصی خیال رکھے مدنی برقعہ پہن کر جائے۔

عورتیں راستے میں کس طرح چلیں

حدیث نمبر 11: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور روحی فداہ ﷺ نے فرمایا کہ عورتوں کو (گھروں) نکلنے کی اجازت نہیں ہاں مگر یہ کہ شدید ضرورت پیش آ جائے اور وہ چلیں تو راستے کے کنارہ پر چلیں۔ [کنز العمال شریف' جلد 16 'صفحہ 163]

نظر پھیر لو

حدیث نمبر 12: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور ﷺ سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق جب دریافت کیا تو فرمایا اپنی نگاہ پھیر لو۔ [مسلم شریف' رقم 2159]

جان بوجھ کر نظر مت ڈالو

حدیث نمبر 13: حضور سرکار مدینہ' راحت قلب و سینہ ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ کرو (یعنی اگر اچانک بلا قصد کسی عورت پر نظر پڑی تو فوراً نظر ہٹا لے اور دوبارہ نظر نہ کرے) کہ پہلی نظر جائز اور دوسری نظر جائز نہیں۔ (ابوداؤد شریف)

نظر کی حفاظت کی فضیلت

حدیث نمبر 14: حضور پرنور شافع روز محشر ﷺ کا فرمان عالیشان ہے کہ جو

marfat.com

مسلمان کسی عورت کی خوبیوں کی طرف پہلی بار نظر کرے (یعنی بلاقصد) پھر اپنی آنکھ نیچی کر لے۔ اللہ عزوجل اسے ایسی عبادت عطا فرمائے گا جس کی وہ لذت (Taste) پائے گا۔[مسند امام احمد بن حنبل، رقم 22341]

ابلیس کا زہریلہ تیر

حدیث نمبر 15: حضور پرنور، فخر بنی آدم ﷺ کا فرمان حلاوت نشان ہے کہ حدیث قدسی ہے کہ نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر (Poison) میں بجھا ہوا تیر ہے پس جو شخص میرے خوف سے اسے ترک کر دے تو میں اسے ایسا ایمان عطا کرونگا جس کی مٹھاس وہ اپنے دل میں پائے گا۔[طبرانی کبیر جلد 10، صفحہ 173، رقم 10362]

آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی

حجۃ الاسلام حضرت سیدنا امام محمد غزالی نقل کرتے ہیں کہ ''جو کوئی اپنی آنکھوں کو نظر حرام سے پر کرے گا۔ قیامت کے دن اس کی آنکھوں آگ (Fire) بھر دی جائے گی''۔

(مکاشفۃ القلوب، صفحہ 10)

برقع پوش خاتون کی حکایت:

نظر کی حفاظت کرنے والے ایک خوش نصیب خوبصورت نوجوان کی ایمان افروز حکایت ملاحظہ فرمایئے چنانچہ حجۃ الاسلام حضرت سیدنا امام محمد غزالی (علیہ الرحمۃ) نقل کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن یسار (علیہ الرحمۃ) انتہائی متقی و پرہیزگار، بے حد خوبرو اور حسین نوجوان تھے۔ سفر حج کے دوران مقام ابواء پر ایک بار اپنے خیمے (Tent) میں تنہا تشریف فرما تھے۔ آپ علیہ الرحمۃ کا رفیق سفر کھانے کا انتظام کرنے کیلئے گیا ہوا تھا۔ ناگاہ ایک برقع پوش اعرابیہ (دیہاتی عورت) آپ علیہ الرحمۃ کے خیمے میں داخل ہوئی اور اس نے چہرے سے نقاب اٹھا دیا، اس کا حسن بہت زیادہ فتنہ برپا کر رہا تھا۔ کہنے لگی مجھے کچھ دیجئے۔ آپ علیہ الرحمۃ سمجھے روٹی مانگ رہی ہے۔ کہنے لگی میں وہ چاہتی ہوں جو بیوی اپنے شوہر سے چاہتی ہے۔ آپ علیہ الرحمۃ نے خوف خدا عزوجل سے لرزتے ہوئے فرمایا ''تجھے میرے

marfat.com

پاس شیطان نے بھیجا ہے'' اتنا کہنے کے بعد آپ (رحمۃ اللہ علیہ) نے اپنا سر مبارک گھٹنوں میں رکھا اور بآواز بلند رونے لگے۔ یہ منظر دیکھ کر برقع پوش اعرابیہ گھبرا کر تیز تیز قدم اٹھائے۔ خیمے سے باہر نکل گئی جب آپ علیہ الرحمۃ کا رفیق آیا اور اس نے دیکھا کہ رو رو کر آپ علیہ الرحمۃ نے آنکھیں سجادی ہیں اور گلہ بیٹھا دیا ہے تو اس نے سبب گریہ دریافت کیا۔ آپ علیہ الرحمۃ اوّلاً ٹال مٹول سے کام لیا مگر اس کے پیہم اصرار پر حقیقت کا اظہار کر دیا تو وہ بھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ فرمایا تم کیوں روتے ہو؟ اس نے عرض کی مجھے تو زیادہ رونا چاہئے کیونکہ اگر آپ کی جگہ میں ہوتا تو شاید صبر نہ کر سکتا۔ دونوں حضرات روتے رہے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ (زاد لھا اللّٰہ شرفًا و تعظیمًا) حاضر ہو گئے۔ طواف سعی سے فارغ ہونے کے بعد حضرت سلیمان یسار علیہ الرحمۃ حطیم کعبہ میں چادر سے گھٹنوں کے گرد گھیرا باندھ کر بیٹھ گئے۔ اتنے میں اونگھ (Nodding) آ گئی اور عالم خواب میں پہنچ گئے۔ ایک حسن و جمال کے پیکر خوش لباس دراز قد بزرگ نظر آئے۔ حضرت سیدنا سلیمان بن یسار (علیہ الرحمۃ) نے پوچھا۔ آپ کون ہیں؟ جواب دیا (میں اللہ عزوجل کا نبی) یوسف ہوں عرض کی یا نبی اللہ علیہ السلام زلیخا کے ساتھ آپ کا قصہ بھی ایک عجیب واقعہ ہے۔ فرمایا مقام ابواء پر اعرابیہ کے ساتھ ہونے والا آپ کا واقعہ عجیب تر ہے۔ [احیاء العلوم' جلد 3' صفحہ 130]

دیکھا آپ نے حضرت سلیمان بن یسار نے خود چل کر آنے والی برقع پوش اعرابیہ کو بھی ٹھکرا دیا بلکہ خوف خدا عزوجل سے خوب روئے دھوئے۔ جس کے نتیجے میں حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب میں تشریف لا کر آپ علیہ الرحمۃ کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ بہر حال دنیا و آخرت کی اسی میں بھلائی ہے کہ جنس مخالف لاکھ دل لبھائے اور گناہ پر اکسائے مگر انسان کو چاہئے کہ ہرگز اس کے دام تزویر میں نہ آئے۔ ہر صورت میں اس کے چنگل سے خود کو بچائے اور خوب اجر و ثواب کمائے۔

کیا عورت اجنبی کے گھر ملازمت کر سکتی ہے؟

عورت کو پانچ شرطوں کے ساتھ اجازت کہ وہ ان پر عمل کر کے اجنبی (Stranger) کے گھر ملازمت کر سکتی ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت' امام اہل سنت' میرے مرشد کے محبوب

marfat.com

مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس مقام پر پانچ شرطیں ہیں اور ان میں سے 1 ایسی عورت جو اجنبی کے ملازمت کرے اس کے کپڑے باریک نہ ہو جن سے سر کے بال یا کلائی وغیرہ ستر کا کوئی حصہ چمکے۔

(2) کپڑے تنگ و چست نہ ہوں جو بدن کی لھیئات (یعنی سینے کا ابھار یا پنڈلی وغیرہ کی گولائی) ظاہر کریں (3) بالوں یا گلے یا پیٹ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہوتا ہو (4) کبھی نامحرم کے ساتھ خفیف (یعنی معمولی سی) دیر کیلئے بھی تنہائی نہ ہوتی ہو (5) اس کے وہاں رہنے یا باہر آنے جانے میں کوئی فتنہ کا گمان نہ ہو یہ پانچوں شرطیں اگر جمع ہیں تو حرج نہیں اور ان میں ایک بھی کم ہے تو (ملازمت وغیرہ) حرام ہے۔

[فتاویٰ رضویہ، جلد 22، صفحہ 248]

احتیاط

جہالت و بے باکی کا دور ہے۔ مذکورہ پانچ شرائط پر عمل فی زمانہ مشکل ترین ہے آج کل دفاتر وغیرہ میں مرد و عورت معاذ اللہ عزوجل اکٹھے کام کرتے ہیں اور یوں ان دونوں کیلئے بے پردگی، بے تکلفی اور بدنگاہی سے بچنا قریب بہ ناممکن ہے لہٰذا عورت کو چاہئے کہ گھر اور دفتر وغیرہ میں نوکری (Service) کے بجائے کوئی گھریلو کسب اختیار کرے۔ احتیاط (Care) اسی میں ہے۔

عورت کا تنہا سفر کرنا کیسا ہے؟

بغیر شوہر یا محرم کے عورت کا سفر کرنا بھی حرام ہے۔ یہاں تک کہ اگر عورت کے پاس سفر حج کے اسباب ہیں مگر شوہر یا کوئی قابل اعتماد محرم ساتھ نہیں تو حج کیلئے بھی نہیں جا سکتی۔ اگر گئی تو گناہ گار ہوگی۔ اگرچہ فرض حج ادا ہو جائے گا۔ اس ضمن میں تین فقہی جزئیات ملاحظہ ہوں۔

(1) عورت کو بغیر شوہر یا محرم کے تین دن کی مدت کا یا سفر یا زیادہ کا سفر کرنا ناجائز ہے اور تین دن سے کم کا سفر اگر کسی مرد صالح یا بچہ کے ساتھ کرے تو جائز ہے۔

[بہار شریعت حصہ 16، صفحہ 251]

marfat.com

(2) عورت مکہ مکرمہ جانے تک تین دن (تقریباً نوے کلومیٹر) یا اس سے زیادہ کی مسافت ہوتو اس کے ہمراہ شوہر یا محرم ہونا حج کے وجوب ادائیگی کیلئے شرط ہے خواہ وہ عورت جوان ہو یا بوڑھی (یعنی شرعی مقدار کے سفر میں شوہر یا محرم ساتھ نہ ہوتو اس پر حج فرض ہی نہ ہوگا) اور تین دن سے کم کی راہ ہوتو بغیر محرم اور شوہر کے بھی جا سکتی ہے۔

[فتاویٰ عالمگیری، جلد 1، صفحہ 318]

(3) عورت محرم یا شوہر کے بغیر حج کو گئی تو گناہ گار ہوئی مگر حج کریگی تو حج ادا ہو جائے گا۔[بہار شریعت، حصہ 6، صفحہ 14]

نرس کی نوکری کرنا کیسا ہے؟

مروجہ بے پردگی والی نرس کی نوکری حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے کیونکہ اس میں ایسی وردی پہنائی جاتی ہے جس سے شرعی پردے کے تقاضے پورے نہیں ہوتے۔ نیز مردوں کو انجکشن لگانے بلڈ پریشر ناپنے، مرہم پٹی کرنے وغیرہ کیلئے نامحرموں کے بدنوں کو چھونے کے حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام کرنے پڑتے ہیں۔

مخلوط تعلیم کا شرعی حکم

مخلوط تعلیم (Co-Education) برائے بالغان کا سلسلہ سراسر ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے کیونکہ اس میں شرعی پردہ کے تقاضے پورے نہیں ہوتے۔

بیٹا کھویا ہے حیا نہیں کھوئی

حدیث نمبر 16: حضرت ام خلاد رضی اللہ عنہا کا بیٹا جنگ میں شہید ہو گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کیلئے چہرے پر نقاب ڈالے باپردہ بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئیں۔ اس پر کسی نے حیرت سے کہا اس وقت بھی آپ نے منہ پر نقاب ڈال رکھا ہے۔ کہنے لگیں میں نے بیٹا ضرور کھویا ہے، حیا نہیں کھوئی۔

[ابوداؤد شریف، رقم 2488]

تشریح وتوضیح: محترم اسلامی ماؤں، بہنوں، بیٹیوں دیکھا آپ نے بیٹا شہید ہو جانے

marfat.com

کے باوجود حضرت ام خلاد رضی اللہ عنہا نے ''پردہ'' برقرار رکھا۔ حق بات یہ ہے کہ دل میں خوف اور احکام شریعت پر عمل کرنے کا جذبہ ہو تو مشکل سے مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے اور جو نفس کی حیلہ سازیوں میں آ جائے اس کیلئے آسان سے آسان کام بھی مشکل ہو کر رہ جاتا ہے۔

یقیناً اللہ عزوجل کے عذاب سے ڈر کر تھوڑی بہت تکلیف اٹھا کر پردے کی پابندی کر لی جائے تو یہ کوئی بہت زیادہ مشکل کام نہیں ورنہ عذاب جہنم کی تکلیف ہرگز سہی نہیں جائے گی۔

عورتوں کی مسجد گھر

حدیث نمبر 17: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور شہنشائے مدینہ، قرار قلب و سینہ ﷺ نے فرمایا کہ عورتوں کے لئے بہترین مسجد گھر کا کونہ (Corner) ہے۔ [الترغیب والترہیب، جلد 1، صفحہ 141]

تشریح وتوضیح: مطلب یہ ہے کہ عورتوں کو زیادہ سے زیادہ پردے کا حکم ہے۔ مسجد کے مقابلے میں گھر کا کونہ زیادہ پردہ کا باعث ہے۔ اسی لئے عورتوں کیلئے گھر کا کونہ بہترین نماز پڑھنے کی جگہ ہے۔

صحن کے مقابلہ میں تہہ خانے بہتر ہے

حدیث نمبر 18: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین ﷺ نے فرمایا کہ عورتوں کے نماز پڑھنے کے لئے سب سے بہترین جگہ ان کے گھروں کے تہہ خانے ہیں۔ [مسند امام احمد بن حنبل، رقم 26604]

حدیث نمبر 19: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کے نزدیک عورت کی سب سے پسندیدہ نماز وہ ہے جسے وہ اندھیری کوٹھڑی میں ادا کرتی ہے۔

[صحیح ابن خزیمہ، جلد 3، صفحہ 96، رقم 1696]

marfat.com

تشریح وتوضیح: چونکہ روشنی کے مقابلے میں اندھیرے میں زیادہ پردہ ہے کہ اندھیرے میں کسی کو وہ نظر ہی نہ آئے گی۔ جہاں جس مقام میں پردہ کا زیادہ اہتمام ہوگا۔ اسی قدر ثواب زیادہ ہوگا۔ اسی لئے معلوم ہوا کہ روشنی کے مقابلہ میں اندھیرے میں نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے۔ اتنا بھی اندھیرا نہ ہو کہ اگر کوئی بچہ' بچی' شوہر وغیرہ محرم کے پیر ہاتھ لگ جانے کا اندیشہ ہو بلکہ ہلکہ سا اجالا ہو۔ دیکھئے عورتوں کو کس قدر پردے کی تاکید ہے۔ عبادت میں بھی زیادہ پردے اور ستر کی جگہ اور حالت کو فضیلت ہے۔

گھروں کے سوراخ اور کھڑکیاں بند

حضرت امام غزالی (علیہ الرحمۃ) نے ذکر کیا کہ حضرات صحابہ کرام علیہم رضوان گھر کی کھڑکیاں اور روشن دان جس سے باہر نظر آئے بند کر دیا کرتے تھے تاکہ عورتیں باہر مردوں کو نہ جھانک سکیں۔

عورتوں کیلئے امارت' دنیاوی عہدہ جائز نہیں

حدیث نمبر 20: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور مکی مدنی سرکار ﷺ کو اس بات کی خبر ملی کہ اہل فارس نے کسریٰ کی بیٹی کو تخت شاہی پر بٹھایا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ قوم کبھی کامیاب (Successful) نہیں ہوسکتی جس نے اپنا حاکم والی عورت کو بنایا۔

[(1) بخاری شریف جلد 2' صفحہ [637] (۲) ترمذی شریف جلد 2' صفحہ 52] [(۳) مشکوٰۃ شریف' صفحہ 321]

تشریح وتوضیح: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور روحی فداہ ﷺ نے عورتوں کو کسی قومی ملی بڑی ذمہ داری مثلاً حاکم' قاضی' صدر' منیجر' پرنسپل تمام وہ عہدے جس میں اسے قوم کے درمیان فیصلے کی نوبت آئے ممنوع قرار دیا اور فرمایا ایسی قوم جو عورت کو سربراہ بنائے کبھی فلاح نہیں پائے گی۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ عورت پردہ' اس کی آواز پردہ غیر مردوں کے ساتھ بیٹھنا ممنوع تو عورت پھر کس طرح قوم و ملت کی نگہبانی اور حکومت کر سکتی ہے۔ افسوس آج غیر مسلموں کی دیکھا دیکھی مسلمان عورتوں میں بھی یہ گناہ کی باتیں آ گئی

marfat.com

ہیں۔ ان کیلئے شریعت کہاں۔ ان کی جنت اور مزے کا محل یہی دنیا ہے۔ ہمارے لئے شریعت ہے۔ خدا عزوجل اور رسول ﷺ کا قانون ہے۔ اس کے ماتحت چلنا ہے۔ اللہ عزوجل کو حساب دینا ہے۔ اے ہمارے اسلامی بہنوں' آج صبر کرلو اور کل جنت کی نعمتوں کو حاصل کرلو ورنہ بے پردگی کی سزا برداشت کرنی ہوگی۔

باریک دوپٹہ کا حکم

حدیث نمبر 21: حضرت ام علقمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئیں تو ان پر باریک دوپٹہ تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے پھاڑ ڈالا اور موٹا دبیز دوپٹہ ان کو پہنایا دیا۔ [مشکوٰۃ شریف' صفحہ 377]

تشریح وتوضیح: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ایسا باریک کپڑا استعمال نہیں کرنا چاہئے جس سے بال اور جسم کی رنگت نظر آئے۔ اسی لئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے گناہ سے بچانے کیلئے اسے پھاڑ ڈالا۔

ٹخنوں سے نیچا کپڑا عورتوں کو ممنوع نہیں

حدیث نمبر 22: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرکار دو عالم' فخر بنی آدم ﷺ نے فرمایا کہ جو تکبر و بڑائی کی وجہ سے اپنے کپڑے کو ٹخنے سے نیچے لٹکائے گا اللہ عزوجل اس پر قیامت کے دن نگاہ کرم نہیں فرمائے گا۔ اس پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ عورتیں اپنا کپڑا کس طرح رکھیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورتیں ایک بالشت (Span) بھر رکھیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا اگر اس سے بھی پیر کھلے رہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر ہاتھ بھر نیچے رکھے اس سے زائد نہیں۔

[ترمذی شریف' صفحہ 206]

تشریح وتوضیح: امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اس حدیث مبارکہ میں عورتوں کو ٹخنے سے نیچے کپڑا رکھنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ ان کیلئے زیادہ پردہ پوشی ہو سکے لیکن آج عورتیں اس طرح کی شلواریں پہنتی ہیں کہ ان کے ٹخنے نظر آتے ہیں لہٰذا ہماری اسلامی ماؤں' بہنوں'

marfat.com

بیٹیوں کواس حدیث مبارکہ پرعمل کرنا چاہئے۔

گھنگھرودارزیور پہننے والی عورت

حدیث نمبر23: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث مروی ہے کہ جس میں ہے کہ اللہ عزوجل گھنگھرو کی آواز کوایسے ناپسند(Disapproved) کرتا ہے اور آوازوالے گھنگھروصرف ملعون عورت ہی پہنتی ہے۔[کنزالعمال' جلد16' صفحہ164]

تشریح وتوضیح: عورت خودبھی پردہ ہے۔عورت کی آوازبھی پردہ ہےاورعورت کے جسم سے متعلق تمام امور پردہ ہیں۔اسی طرح بجنے والا زیوراولاً تو یہ جانوروں کی خاصیت ہے کہ جانور کے پیر یا گلے میں گھنگھروڈال دیا جاتا ہے تا کہ جانوراس سے مست رہے لیکن انسان کی شرافت اس سے بالاتر ہےاس لئے ہماری ماؤں' بہنوں اور بیٹیوں کوایسے زیور سے بچنا چاہئے کیونکہ حدیث مذکورہ میں ایسی عورت کوملعون کہا گیا ہے۔

عورتیں جہنم میں زیادہ ہوں گی

حدیث نمبر24: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں رہنے والی عورتیں کم ہوں گی (یعنی مردوں کے مقابلہ میں عورتیں جہنم میں زیادہ ہوں گی)۔[بخاری شریف' جلد2' صفحہ783]

حدیث نمبر25: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور راحت العاشقین' سید المذنبین ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جنت کودیکھا تو اس میں بیشتر فقراءکو پایااور جہنم کودیکھا تو اس میں زیادہ عورتوں کو پایا۔[بخاری شریف' جلد2' صفحہ783]

عورتوں کے زیادہ جہنم میں جانے کی وجہ

حدیث نمبر26: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ' راحت قلب وسینہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جہنم میں زیادہ عورتوں کو دیکھا ہے۔لوگوں نے کہا یہ کس وجہ سے؟ حضور سید دو عالم ﷺ نے فرمایا ناشکری کی وجہ سے پوچھا گیا شوہر کی ناشکری کی وجہ سے حضور روحی فداہ ﷺ نے فرمایا شوہر کی ناشکری کی وجہ

marfat.com

سے ان کے احسان کی ناشکری کرتی ہیں کہ تم پوری زندگی احسان کرتے رہو۔ پھر تم سے کوئی (ناراضگی والی) بات ہو جائے تو کہہ دیں گی۔ میں نے تم سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔

[بخاری شریف' جلد 2' صفحہ 783]

تشریح و توضیح: اے ہماری اسلامی بہنوں ناشکری اور احسان فراموشی ان دونوں چیزوں سے توبہ کرلو۔ اللہ عزوجل نے جیسا خاوند کا مقدر کیا ہے۔ اگر اس سے تکلیف اور پریشانی ہو تو صبر اور شکر کی زندگی گزار لو۔ انسان کی ساری خواہشیں دنیا میں پوری نہیں ہوتیں۔ شوہر کی طرف سے جو مل جائے اس کی قدر کرو اور کبھی غلطی سے بھی یہ نہ کہو ہم کو کیا ملا۔ ہم کو آرام نہیں پہنچا بلکہ یہ کہو کہ اللہ عزوجل تیرا شکر ہے اس پر جو تو نے ہمیں دیا۔

بیوی اپنے مرحوم شوہر کو غسل دے سکتی ہے یا نہیں

بیوی اپنے مرحوم (Dead) شوہر کو غسل دے سکتی ہے مگر اس کی صورت ہے۔ چنانچہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی (علیہ الرحمۃ)

فرماتے ہیں کہ ''عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے جبکہ موت سے پہلے یا بعد کوئی ایسا امر واقع نہ ہوا جس سے اس کے نکاح سے نکل جائے۔ [بہار شریعت' حصہ 4' صفحہ 134]

خاوند اپنی مرحومہ بیوی کو غسل دے سکتا ہے یا نہیں

خاوند اپنی مرحومہ بیوی کو غسل نہیں دے سکتا۔ فقہائے کرام علیہم رضوان فرماتے ہیں کہ ''عورت مر جائے تو خاوند نہ اسے نہلا سکتا ہے نہ چھو سکتا ہے اور دیکھنے کی ممانعت نہیں۔

[بہار شریعت' جلد 4' صفحہ 135]

خاوند اپنی بیوی کو نہیں نہلا سکتا جبکہ بیوی اپنے خاوند کو نہلا سکتی ہے' اس میں کیا حکمت ہے

خاوند اپنی بیوی کو نہیں نہلا سکتا جبکہ بیوی اپنے خاوند کو نہلا سکتی ہے۔ اس میں حکمت (Philosophy) یہ ہے کہ شوہر کا مرنے کے فوراً بعد نکاح ٹوٹ جاتا ہے جبکہ عورت کا عدت تک بعض احکام میں نکاح باقی رہتا ہے۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ

marfat.com

فرماتے ہیں کہ شوہر بعد وفات اپنی عورت کو دیکھ سکتا ہے مگر اس کے بدن کو چھونے کی اجازت نہیں' اس لئے کہ موت واقع ہو جانے سے نکاح منقطع ہو جاتا (یعنی ٹوٹ جاتا) ہے اور عورت جب تک عدت میں ہے۔ اپنے شوہرہ و مردہ کا بدن چھو سکتی ہے۔ اسے غسل دے سکتی ہے جبکہ اس سے پہلے بائن ہو چکی ہو۔ اس لئے کہ عدت کی وجہ سے عورت کے حق میں اس کا نکاح باقی رہتا ہے (طلاق بائن' یعنی ایسی طلاق جس میں دوبارہ نکاح کی ضرورت ہو صرف رجوع کر لینے سے کام نہ چل سکتا ہو۔ [فتاویٰ رضویہ' جلد 22' صفحہ 234]

marfat.com

باب نمبر6

بچوں کی پیدائش، تربیت اور دیگر معمولات

ماں کیلئے خوشخبری:

حدیث نمبر ٦٤: ایک مرتبہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرور، دو جہاں کے تاجَور، سلطان بحر و بر ﷺ نے عورتوں سے ارشاد فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی اس بات پر راضی نہیں کہ جب وہ اپنے شوہر سے حاملہ ہو اور وہ شوہر اس سے راضی ہو تو اس کو ایسا ثواب عطا کیا جاتا ہے جیسا اللہ عزوجل کی راہ میں روزہ رکھنے اور شب بیداری کرنے والے کو ملتا ہے، اور اسے دردِ زِہ (یعنی وقتِ ولادت کی تکلیف) پہنچنے پر ایسے ایسے انعامات دیئے جائیں گے کہ جن پر آسمان و زمین والوں میں سے کسی کو مطلع نہیں کیا گیا، اور وہ بچے کو جتنا دودھ پلائے گی تو ہر گھونٹ کے بدلے ایک نیکی عطا کی جائے گی اور اگر اسے بچے کی وجہ سے رات کو جاگنا پڑے تو اسے راہِ خدا عزوجل میں 70 غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔

(الجامع الصغیر الحدیث 1592 جلد 1 صفحہ 99)

اچھی اچھی نیتیں کیجئے

والدین بالخصوص والد کو چاہئے کہ اپنی اولاد کیلئے اچھی اچھی نیتیں کرے۔

(از شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ)

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ:

نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ.

''مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے''۔

(المعجم الکبیر للطبرانی الحدیث: 5942 جلد 6 صفحہ 185)

marfat.com

دومدنی پھول:

1- بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
2- جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

1- اپنی اولاد کی سنت کے مطابق تربیت کروں گا۔
2- جب بچہ پیدا ہوا تو سیدھے کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہوں گا۔
3- بچی پیدا ہونے پر ناخوشی نہیں کروں گا بلکہ نعمت الٰہیہ جان کر شکر الٰہی عَزَّوَجَلَّ بجالاؤں گا۔
4- کسی بزرگ سے اس کی تَحْنِیْک کراؤں گا۔ (یعنی ان سے درخواست کروں گا کہ وہ چھوہارا یا کوئی میٹھی چیز چبا کر اس کے تالو پر لگا دیں)
5- اگر لڑکا ہوا تو حصولِ برکت کیلئے اس کا نام ''محمد'' یا ''احمد'' رکھوں گا۔
6- ساتھ ہی پکارنے کیلئے بزرگوں سے نسبت والا بھی کوئی نام رکھ لوں گا۔
7- حتی الامکان اس کے نام ''محمد'' یا ''احمد'' کی نسبت سے اس کی تعظیم کروں گا۔
8- انہیں کسی جامعِ شرائط پیر صاحب کا مرید بناؤں گا۔
9- ساتویں دن اس کا عقیقہ کروں گا۔ (یومِ پیدائش کے بعد آنے والا ہر اگلا دن اُس کے لئے ساتواں دن ہوتا ہے مثلاً پیر شریف کو بچہ پیدا ہوا تو زندگی کیہر اتوار اس کا ساتواں دن ہے)
10- سر کے بال اتروا کر ان کے برابر چاندی تول کر خیرات کروں گا۔
11- اولاد کو حلال کمائی سے کھلاؤں گا۔
12- حرام کمائی سے بچاؤں گا۔
13- انہیں بہلانے کیلئے جھوٹا وعدہ (Promise) کرنے سے بچوں گا۔
14- اپنے تمام بچوں سے یکساں سلوک کروں گا۔
15- انہیں علمِ دین سکھاؤں گا۔
16- نافرمانی کا احتمال رکھنے والا کام حکماً نہیں فقط بطور مشورہ کہہ کر انہیں نافرمانی کی آفت سے بچاؤں گا۔

marfat.com

17- اگر کبھی میں نے انہیں کوئی کام (حکماً) کہا اور انہوں نے نہ کیا یا نافرمانی کر کے میرا دل دکھایا تو ان کو معاف کر دوں گا۔ (ماں باپ معاف کر بھی دیں تب بھی اولاد کو توبہ کرنی ہوگی کیوں کہ والدین کی نافرمانی میں اللہ ﷻ کی بھی نافرمانی ہے)

18- وقتاً فوقتاً اولاد کے نیک بننے اور بے حساب بخشے جانے کی دعا کرتا رہوں گا۔

19- بالغ ہونے پر جلد تر شادی کی ترکیب کروں گا۔

زمانۂ حمل کی احتیاطیں

چونکہ زمانۂ حمل کے معاملات بچے کی شخصیت پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں اس لئے ماں کو چاہئے کہ خصوصاً زمانہ حمل میں اپنے افکار و خیالات کو پاکیزہ رکھنے کی کوشش کرے۔ اگر وہ یہ زمانہ کیبل اور وی، سی آر پر فلمیں ڈرامے دیکھتے ہوئے گزارے گی تو شکم میں پلنے والی اولاد پر جو اثرات مرتب ہوں گے وہ اولاد کے باشعور ہونے پر بآسانی ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔ جب تک مائیں عبادت و ریاضت کا شوق اور تلاوتِ قرآن کا ذوق رکھنے والی ہوتی تھیں ان کی گود میں پلنے والی اولاد بھی علم و عمل کا پیکر اور خوفِ خدا ﷻ کا مظہر ہوا کرتی تھی۔ جب ماؤں نے نماز ترک کرنا اپنا معمول، فیشن کو اپنا شعار اور بے پردگی کو اپنا وقار بنالیا تو اولادیں بھی اسی ڈگر پر چل نکلیں اور فحاشی و عریانی اور بے راہ روی کا سیلاب حیا کو بہا کر لے گیا۔ الا ما شاء اللہ۔

بہر حال ماں کو چاہئے کہ

1- نیک اعمال کی کثرت کرے کہ والدین کی نیکیوں کی برکتیں اولاد کو ملتی ہیں۔ (نیک اعمال کے فضائل جاننے کیلئے "جنت میں لے جانے والے اعمال"۔ (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کا مطالعہ کیجئے)

2- نمازوں کی پابندی کرتی رہے، ہرگز ہرگز سستی نہ کرے کہ ایسی حالت میں نماز معاف نہیں ہو جاتی۔

3- اس مرحلے پر تلاوتِ قرآن کرے کہ ہماری مقدس بیبیاں اس حالت میں بھی نورِ قرآن

marfat.com

سے اپنے قلوب کو منور کیا کرتی تھیں۔

پندرہ پارے سنا دیئے:

حضور سیدنا خواجہ قطب الحق والدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر جس دن چار برس چار مہینے چار دن کی ہوئی۔ تقریبِ بسم اللہ مقرر ہوئی تو وہ بھی بلائے گئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ بھی موجود تھے، بسم اللہ پڑھانا چاہی مگر الہام (Revelation) ہوا کہ ٹھہرو! حمید الدین ناگوری آتا ہے وہ پڑھائے گا۔ ادھر ناگور (میں) قاضی حمید الدین رحمۃ اللہ علیہ کو الہام ہوا کہ جلد جا! میرے ایک بندے کو بسم اللہ پڑھا۔ قاضی صاحب فوراً تشریف لائے اور آپ سے فرمایا: ''صاحبزادے پڑھئے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ آپ نے پڑھا: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ اور شروع سے لے کر پندرہ پارے حفظ سنا دیئے۔ حضرت قاضی صاحب اور خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے فرمایا: ''صاحبزادے آگے پڑھئے'' فرمایا: ''میں نے اپنی ماں کے شکم میں اتنے ہی سنے تھے اور اسی قدر ان کو یاد تھے وہ مجھے بھی یاد ہو گئے''۔ (الملفوظ حصہ 4 صفحہ 415)

4- اس حالت میں بالخصوص رزقِ حلال استعمال کرے تاکہ بچے پر گوشت پوست حلال غذا سے بنے۔

مشتبہ غذا نکالنا پڑتی:

حضرت سیدنا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ رحمۃ اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ ''جس وقت بایزید میرے شکم میں تھا تو اگر کوئی مشتبہ غذا میرے شکم میں چلی جاتی تو اس قدر بے چینی ہوتی کہ مجھے حلق میں انگلی ڈال کر نکالنا پڑتی''۔ (تذکرۃ الاولیاء ذکر بایزید بسطامی صفحہ 129)

معذرت کرنا پڑی:

حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ پیدائشی متقی تھے، ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ محترمہ رحمۃ اللہ علیہا نے ایام حمل میں ہمسایہ (Neighbour) کی کوئی چیز بلا اجازت منہ میں رکھ لی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پیٹ میں تڑپنا شروع کر دیا اور جب تک انہوں نے ہمسایہ سے معذرت

marfat.com

طلب نہ کی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اضطراب ختم نہ ہوا''۔(تذکرۃ الاولیاء، ذکر سفیان ثوری، صفحہ 174)

5- کھانے پینے، لباس، چلنے، بیٹھنے، سونے وغیرہ کے معاملات میں سنتوں پر عمل کرے۔

6- زبان کی احتیاط اپناتے ہوئے جھوٹ، غیبت، چغلی وغیرہ گناہوں سے بچتی رہے۔

7- صدقہ وخیرات کی کثرت کرے کہ صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے۔

حدیث نمبر ۴۷: حضرتِ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیوبِ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صدقہ دینے میں جلدی کیا کرو کیونکہ بلاء صدقہ سے آگے نہیں بڑھ سکتی''۔

8- بعض اسلامی بہنیں حالتِ حمل میں اپنے کمرے میں کسی بچے یا بچی کی تصویر لگا لیتی ہیں۔ یاد رکھئے کہ مکان میں ذی روح کی تصویر لگانا جائز نہیں۔(بہارِ شریعت حصہ 16 صفحہ 208)

اور جس گھر میں جاندار کی تصاویر ہوں وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

حدیث نمبر ۴۸: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو''۔(صحیح البخاری کتاب المغازی باب شہود الملائکۃ بدراً الحدیث 4002 جلد 3 صفحہ 19)

اگر دیکھنا ہی ہے تو پیارا پیارا کعبہ شریف اور سبز گنبد کے جلوے دیکھئے اور گھر میں اسلامی تصاویر آویزاں کیجئے۔

دیکھنا ہے تو مدینہ دیکھئے
قصرِ شاہی کا نظارہ کچھ نہیں

9- دعاؤں کی کثرت کرے کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ حضرت سیدتنا مریم رضی اللہ عنہا کی والدہ نے بھی اس حالت میں دعا کی تھی۔ چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَاۤ اُنْثٰى ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَ لَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَ اِنِّیْۤ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ (پ۳ آل عمران 36)

''اے رب میرے یہ تو میں نے لڑکی جنی اور اللہ کو خوب معلوم ہے جو کچھ وہ جنی اور وہ لڑکا جو اس نے مانگا اس لڑکی سا نہیں اور میں نے اس کا نام مریم رکھا اور میں

marfat.com

اسے اوراس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں راندے ہوئے شیطان سے"۔

(کنزالایمان)

ماں بننے والی چاہے تو اس طرح بھی دعا مانگ سکتی ہے:

یااللہ عزوجل! تیرا کروڑہا کروڑ شکر کہ تو نے مجھے یہ عظیم نعمت عطا فرمائی، یااللہ عزوجل! اس کی پیدائش میں آسانیاں نصیب فرما، یااللہ عزوجل! تُو اسے اپنا اطاعت گزار اور اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانبردار بنا، یااللہ عزوجل! تُو اس کو متقی پرہیزگار اور مخلص عاشقِ رسول بنا، یااللہ عزوجل! تُو اسے سنتوں کا مبلغ بنا، یااللہ عزوجل! تُو اس کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا، یااللہ عزوجل! اسے درازیٔ عمر بالخیر عطا فرما، یااللہ عزوجل! اسے ایمان کی حالت (Condition) میں شہادت کی موت نصیب کرنا۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم!۔

عظیم ماں:

محدثِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا اکثر فرمایا کرتی تھیں: "ان شاء اللہ عزوجل میرا یہ لاڈلا بچہ عظیم شخصیت کا مالک ہوگا" اور یہ دعا بھی کرتیں: "تمہارا نام سردار ہے، اللہ تعالیٰ تجھے دین و دنیا کا سردار بنائے" اور دنیا نے دیکھا کہ آپ کی عظیم ماں کی دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اسم بامسمیٰ بنا دیا۔

(حیاتِ محدثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ صفحہ 30)

10- بعض ماں باپ یہ جاننے کی جستجو میں رہتے ہیں کہ پیٹ میں بچہ ہے یا بچی؟ اس کیلئے الٹراساؤنڈ بھی کرواڈالتے ہیں۔ پھر اپنی خواہش کے برعکس نتیجہ نکلنے پر (معاذ اللہ عزوجل) خصوصاً بیٹی ہونے کی صورت میں حمل ضائع کروانے سے بھی دریغ نہیں کرتے اور یوں اپنے بدترین جاہل ہونے کا ثبوت دیتے ہیں کیونکہ جتنی بھی سائنسی تحقیقات ہوتی ہیں ان کی بنیاد گمان پر ہوتی ہے انہیں کسی بھی طرح سے یقینی قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اس لئے ہوسکتا ہے کہ آپ کو جو بتایا گیا، حقیقت اس کے برعکس ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولاد کے سلسلے میں رضائے الٰہی عزوجل پر راضی رہنے میں ہی عافیت ہے، ایسا نہ ہو کہ بیٹی کی پیدائش پر اس کی ماں سے ناروا سلوک کرنے کی بنا پر رب

marfat.com

تعالیٰ کی ناراضگی کا سامنا کرنا پڑے۔اس ضمن میں ایک عبرت ناک سچا واقعہ ملاحظہ فرمایئے:

کشمیر کے کسی علاقے میں ایک شخص کی 5 بچیاں تھیں۔چھٹی بار ولادت ہونے والی تھی۔اس نے ایک دن اپنی بیوی سے کہا: کہ اگر اب کی بار بھی تو نے بچی کو جنا تو میں تجھے نومولود بچی سمیت قتل کر دوں گا۔رمضان المبارک کی تیسری شب پھر بچی ہی کی ولادت ہوئی۔صبح کے وقت بچی کی ماں کی چیخ وپکار کی پرواہ کیے بغیر اس بے رحم باپ نے (معاذ اللہ عزوجل) اپنی پھول جیسی زندہ بچی کو اٹھا کر پریشر ککر میں ڈال کر چولہے پر چڑھا دیا۔یکا یک پریشر ککر پھٹا اور ساتھ ہی خوفناک زلزلہ آ گیا، دیکھے ہی دیکھتے وہ ظالم شخص زمین کے اندر دھنس گیا۔ بچی کی ماں کو زخمی حالت میں بچا لیا گیا اور غالباً اسی کے ذریعے اس دردناک قصے کا انکشاف ہوا۔(الامان والحفیظ)(''زلزلہ اور اس کے اسباب'' از امیر اہلسنت مدظلہ العالی صفحہ 51)

اس کے برعکس نیکیوں میں مشغول ہو جانے والوں پر رحمتِ الٰہی عزوجل کی چھما چھم برسات ہوتی ہے، چند بہاریں ملاحظہ ہوں:

اولادِ نرینہ مل گئی:

ایک اسلامی بھائی کی دو بیٹیاں تھیں۔وہ اولادِ نرینہ سے محروم ہونے کی وجہ سے افسردہ رہا کرتے تھے۔ان کی بچیوں کی امی پھر امید سے تھیں۔کسی اسلامی بھائی کے مشورے پر انہوں نے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلے میں 30 دن کیلئے سفر اختیار کیا کہ اس کی برکت سے ان کے گھر بیٹا پیدا ہوا۔اللہ عزوجل کی شان دیکھئے کہ ابھی تیس دن پورے بھی نہ ہوئے تھے کہ انہیں سفر ہی کے دوران بیٹے کی ولادت کی خوشخبری مل گئی۔جب وہ راہِ خدا عزوجل میں تیس دن کے سفر کے بعد گھر لوٹے تو عجیب منظر تھا گھر میں خوشی ہی خوشی سے جھوم رہی تھی۔ان کے ہاتھوں میں مدنی منا اور ان کے چہرے پر جگمگاتی داڑھی شریف اور سر پر سبز سبز عمامے کا تاج سجا ہوا تھا۔

ان کا دیوانہ عمامہ اور زُلف و ریش میں
واہ! دیکھو تو سہی لگتا ہے کتنا شاندار

(دعوتِ اسلامی کی بہاریں قسط اول صفحہ 15)

marfat.com

اولاد مل گئی:

ایک اسلامی بھائی تقریباً 25 سال سے بے اولاد تھے۔ دعوتِ اسلامی کا بین الاقوامی اجتماع ہونے والا تھا۔ ایک مبلغ نے انہیں اجتماع میں شرکت کی ترغیب دلاتے ہوئے ڈھارس دی کہ آپ اجتماع میں شریک ہوکر دعا کرنا، وہاں بہت سارے عاشقانِ رسول جمع ہوتے ہیں اور نیک لوگوں کے قرب میں دعا قبول ہوتی ہے۔ آپ بھی وہاں اولاد کی خیرات مانگ لینا۔ یہ بات ان کی سمجھ میں آگئی اور وہ اجتماع میں حاضر ہوگئے۔ وہاں دعا مانگنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے انہیں اولاد سے نواز دیا۔ (دعوتِ اسلامی کی بہاریں حصہ اول صفحہ 15)

بغیر آپریشن کے اولاد نصیب ہوگئی:

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ فیضانِ سنت (جلد اول) میں لکھتے ہیں:

دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول، سنتوں بھرے اجتماعات اور مدنی قافلوں کی بھی کیا خوب بہاریں اور برکتیں ہیں۔ چنانچہ حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُب لباب ہے، غالباً 1998ء کا واقعہ ہے، میری اہلیہ امید سے تھیں، دن بھی ''پورے'' ہوگئے تھے۔ ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ شاید آپریشن کرنا پڑے گا۔ تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کا بین الاقوامی تین روزہ سنتوں بھرا اجتماع (صحرائے مدینہ ملتان) قریب تھا۔ اجتماع کے بعد سنتوں کی تربیت کے 30 دن کے مدنی قافلے میں عاشقان رسول کے ہمراہ سفر کی میری نیت تھی۔ اجتماع کیلئے روانگی کے وقت، سامانِ قافلہ ساتھ لے کر ہسپتال پہنچا، چونکہ خاندان کے دیگر افراد تعاون کیلئے موجود تھے، اہلیہ محترمہ نے اشکبار آنکھوں سے مجھے سنتوں بھرے اجتماع (ملتان) کیلئے الوداع کیا۔ میرا ذہن یہ بنا ہوا تھا کہ اب تو مجھے بین الاقوامی سنتوں بھرے اجتماع اور پھر وہاں سے 30 دن کے مدنی قافلے میں ضَرور سفر کرنا ہے کہ کاش! اس کی برکت سے عافیت کے ساتھ ولادت ہو جائے۔ مجھ غریب کے پاس تو آپریشن کے اخراجات بھی نہیں تھے! بہر حال میں مدینۃ الاولیا

marfat.com

ملتان شریف حاضر ہوگیا۔ سنتوں بھرے اجتماع میں خوب دعائیں مانگیں۔ اجتماع کی اختتامی رقت انگیز دعا کے بعد میں نہ گھر پر فون کیا تو میری امی جان نے فرمایا: مبارک ہو! گزشتہ رات ربِ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے بغیر آپریشن کے تمہیں چاندسی مدنی منی عطا فرمائی ہے۔ میں نے خوشی سے جھومتے ہوئے عرض کی، امی جان! میرے لئے کیا حکم ہے؟ آجاؤں یا 30 دن کیلئے مدنی قافلے کا مسافر بنو؟ امی جان نے فرمایا: ''بیٹا بے فکر ہوکر مدنی قافلے میں سفر کرو''۔

اپنی مدنی منّی کی زیارت کی حسرت دل میں دبائے الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ میں 30 دن کے مدنی قافلے میں عاشقان رسول کے ساتھ روانہ ہوگیا۔ الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے میں سفر کی نیت کی برکت سے میری مشکل آسان ہوگئی تھی مدنی قافلوں کی بہاروں کی برکت کے سبب گھر والوں کا بہت زبردست مدنی ذہن بن گیا، حتیٰ کہ میرے بچوں کی امی کا کہنا ہے، جب آپ مدنی قافلے کے مسافر ہوتے ہیں میں بچوں سمیت اپنے آپ کو محفوظ (Safe) تصور کرتی ہوں۔

آپریشن نہ ہو، کوئی الجھن نہ ہو
غم کے سائے ڈھلیں، قافلے میں چلو

بیوی بچے سبھی، خوب پائیں خوشی
خیریت سے رہیں، قافِلے میں چلو

(فیضان سنت باب فیضان رمضان احکام روزہ جلد 1 صفحہ 943)

مدنی منے کی آمد:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوت اسلامی میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرے سفر کو اپنا معمول بنالیجئے۔ ایک بار سفر کر کے تجربہ کر لیجئے اِن شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو وہ وہ دینی منافع حاصل ہوں گے کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ آپ کی ترغیب کیلئے مدنی قافلے کی مزید ایک اور بہار گوش گزار کی جاتی ہے۔ چنانچہ قصبہ کالونی (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: ''ہمارے خاندان میں لڑکیاں کافی تھیں، چچا جان کے یہاں سات لڑکیاں تو بڑے بھائی جان کے یہاں 9 لڑکیاں! میری شادی ہوئی تو میرے یہاں بھی لڑکی کی وِلادت ہوئی۔ سب کو

marfat.com

تشویش سی ہونے لگی اور آج کل کے ایک عام ذہن کے مُطابق سب کو وہم سا ہونے لگا کہ کسی نے جادو کر کے اولادِ نرینہ کا سلسلہ بند کروادیا ہے! میں نے نیت کی کہ میرے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو 30 دن کے مدنی قافلے میں سفر کروں گا۔ میری مدنی مُنی کی امی نے ایک بار خواب دیکھا کہ آسمان سے کوئی کاغذ کا پُرزہ ان کے قریب آکر گرا، اُٹھا کر دیکھا تو اُس پر لکھا تھا۔ بلال: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ 30 دن کے مدنی قافلے کی (نیت کی) برکت سے میرے یہاں مدنی مُنے کی آمد ہوگئی! نہ صرف ایک بلکہ آگے چل کر یکے بعد دیگرے دو مدنی مُنے مزید پیدا ہوئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم دیکھئے! 30 دن کے مدنی قافلے کی برکت صرف مجھ تک محدود نہ رہی۔ ہمارے خاندان میں جو بھی اولادِ نرینہ سے محروم تھا سب کے یہاں خوشیوں کی بہاریں لٹاتے ہوئے مدنی مُنے تولد ہوئے۔ یہ بیان دیتے وقت الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ میں علاقائی مدنی قافلہ ذمہ دار کی حیثیت سے مدنی قافلوں کی بہاریں لُٹانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

آکے تم با ادب، دیکھ لو فضلِ رب
مدنی مُنے ملیں، قافلے میں چلو
کھوٹی قسمت کھری، گود ہو گی ہری
مُنا منی ملیں، قافلے میں چلو

(فیضانِ سنت باب فیضان رمضان احکام روزہ جلد 1 صفحہ 1061 بالتصرف ما)

منہ مانگی مُراد نہ ملنا بھی انعام

(شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی اپنی مایہ ناز تألیف فیضان سنت میں اس حکایت نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے مدنی قافلے کی برکت سے کس طرح مَن کی مرادیں برآتی ہیں! اُمیدوں کی سوکھی کھیتیاں ہری ہو جاتی ہیں، دلوں کی مردہ کلیاں کھل اٹھتی ہیں اور خانماں بربادوں کی خوشیاں لوٹ آتی ہیں۔ مگر یہ ذہن میں رہے کہ ضروری نہیں ہر ایک کی دلی مراد لازمی ہی پوری ہو۔ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ بندہ جو طلب کرتا ہے وہ اُس کے حق میں بہتر نہیں ہوتا اور اُس کا سوال پورا نہیں کیا جاتا۔ اُس کی منہ مانگی مُراد نہ ملنا ہی اُس کیلئے

marfat.com

انعام ہوتا ہے۔ مثلاً یہی کہ وہ اولادِ نرینہ مانگتا ہے مگر اُس کو مدنی مُنیوں سے نوازا جاتا ہے اور یہی اُس کے حق میں بہتر بھی ہوتا ہے۔ چُنانچہ پارہ دوسرا سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 216 میں رب العباد عَزَّوَجَلَّ کا ارشاد حقیقت بنیاد ہے:

عَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَیْـٴًـا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْ

''قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بری ہو''۔

(کنزالایمان)

دربارِ مشتاق سے کرم:

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ! صحرائے مدینہ باب المدینہ کراچی میں ''دربارِ مشتاق'' مرجع خلائق ہے، اسلامی بھائی دور دور سے آتے اور فیض پاتے ہیں۔ چنانچہ ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح تحریر پیش کی، میرے گھر میں ''امید'' سے تھیں۔ میڈیکل رپوٹ کے مطابق بیٹی کی آمد ہونے والی تھی مگر مجھے ''بیٹے'' کی آرزو تھی کیوں کہ ایک بیٹی پہلے ہی گھر میں موجود تھی۔ میں نے صحرائے مدینہ میں آکر دربار مشتاق علیہ رحمۃ الرزاق میں حاضری دی اور بارگاہ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں دعا مانگی۔ میڈیکل رپوٹ غلط ثابت ہوگئی اور الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے گھر میں چاند سا چہرہ چمکاتا خوشیوں کے پھول لٹاتا مدنی منا تشریف لے آیا۔ (فیضانِ سنت باب آدابِ طعام جلد 1 صفحہ 638)

زچہ و بچہ کی حفاظت کا روحانی نسخہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کسی کاغذ پر 55 بار لکھ کر (یا لکھوا کر) حسبِ ضرورت تعویذ کی طرح تہ کر کے موم جامہ یا پلاسٹک کوٹنگ کروا کر کپڑے یا ریگزین یا چمڑے میں سی کر حاملہ گلے میں پہن یا بازو میں باندھ لے اِن شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ حمل کی بھی حفاظت اور بچہ بھی بلاو آفت سے سلامت رہے۔ اگر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه 55 بار (اول و آخر ایک بار درود شریف) پڑھ کر پانی پر دم کر کے رکھ لیں اور پیدا ہوتے ہی بچہ کے منہ پر لگا دیں تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ بچہ ذہین ہوگا اور بچوں کو ہونے والی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ اگر یہی پڑھ کر زیت (یعنی زیتون شریف کے تیل) پر دم کر کے بچے کے جسم پر نرمی کے ساتھ مل دیا جائے تو بے حد مفید ہے۔ ان شاء

marfat.com

اللہ عزوجل کیڑے مکوڑے اور دیگر موذی جانور بچے سے دور رہیں گے۔اس طرح کا پڑھا ہوا زیت بڑوں کے جسمانی دردوں میں مالش کیلئے بھی نہایت کارآمد ہے۔

(فیضان سنت باب فیضان رمضان احکام روزہ جلد 1 صفحہ 995)

پیدائش پر ردِ عمل

بیٹا پیدا ہو یا بیٹی، انسان کو اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا چاہئے کہ بیٹا اللہ عزوجل کی نعمت اور بیٹی رحمت ہے اور دونوں ہی ماں باپ کے پیار اور شفقت کے مستحق ہیں۔عموماً دیکھا گیا ہے کہ عزیز واقربا کی طرف سے جس مسرت کا اظہار لڑکے کی ولادت پر ہوتا ہے، محلے بھر میں مٹھائیاں بانٹی جاتی ہیں، مبارک سلامت کا شور مچ جاتا ہے لڑکی کی ولادت پر اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہوتا۔

دنیاوی طور پر لڑکیوں سے والدین اور خاندان کو بظاہر کوئی منفعت حاصل نہیں ہوتی بلکہ اس کے برعکس ان کی شادی کے کثیر اخراجات کا بار باپ کے کندھوں پر آن پڑتا ہے شاید اسی لئے بعض نادان بیٹیوں کی ولادت ہونے پر ناک بھوں چڑھاتے ہیں اور بچی کی امی کو طرح طرح کے طعنے دیئے جاتے ہیں، طلاق کی دھمکیاں دی جاتی ہیں بلکہ اوپر تلے بیٹیاں ہونے کی صورت میں اس دھمکی کو عملی تعبیر بھی دے دی جاتی ہے۔ایسوں کو چاہئے کہ وہ ان روایات کو بار بار پڑھیں جن میں بیٹی کی پرورش پر مختلف بشارتوں سے نوازا گیا ہے۔چنانچہ

حدیث نمبر ۴۹: حضرت نبیط بن شریط رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گھر فرشتوں کو بھیجتا ہے جو آکر کہتے ہیں، اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو۔ پھر فرشتے اس بچی کو اپنے پروں کے سائے میں لے لیتے ہیں اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ ایک ناتواں وکمزور جان ہے جو ایک ناتواں سے پیدا ہوئی، جو شخص اس ناتواں جان کی پرورش کی ذمہ داری لے گا تو قیامت تک مددِ خدا عزوجل اس کے شامل حال رہے گی''۔

(مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی الاولاد الحدیث 13484 جلد 8 صفحہ 285)

marfat.com

حدیث نمبر ۵۰: حضرت نبیط بن شریط رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ قرار قلب وسینہ صاحب معطر پسینہ، باعث نزولِ سکینہ فیض گنجینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بیٹیوں کو بُرا مت کہو، میں بھی بیٹیوں والا ہوں۔ بے شک بیٹیاں تو بہت محبت کرنے والیاں، غمگسار، اور بہت زیادہ مہربان ہوتی ہیں''۔

حدیث نمبر ۵۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عظمت نشان ہے کہ ''جس کے ہاں بیٹی پیدا ہو اور وہ اسے ایذاء نہ دے اور نہ ہی برا جانے اور نہ بیٹے کو بیٹی پر فضیلت دے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا''۔ (المستدرک للحاکم کتاب البر والصلۃ الحدیث 7428 جلد 5 صفحہ 248)

حدیث نمبر ۵۲: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالم نورِ مجسم شاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس کی تین بیٹیاں ہوں، وہ ان کا خیال رکھے، ان کو اچھی رہائش دے، ان کی کفالت کرے تو اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے''۔ عرض کی گئی: ''اور دو ہوں تو؟'' فرمایا: ''اور دو ہوں تب بھی''۔ عرض کی گئی: ''اگر ایک ہو تو؟'' فرمایا: ''اگر ایک ہو تو بھی''۔ (المعجم الاوسط الحدیث 6199 جلد 4 صفحہ 347)

حدیث نمبر ۵۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ مدینے کے سلطان، رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص پر بیٹیوں کی پرورش کا بار پڑ جائے اور وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرے تو یہ بیٹیاں اس کیلئے جہنم سے روک بن جائیں گی''۔ (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب فضل الاحسان الی البنات الحدیث 2629 صفحہ 1414)

مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں پر شفقت:

حدیث نمبر ۵۴: حضرت سیدتنا فاطمہ رضی اللہ عنہا جب اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے، ان کی طرف متوجہ ہو جاتے، پھر ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتے، اسے بوسہ دیتے پھر ان کو اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بٹھاتے۔ اسی طرح جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر کھڑی

marfat.com

ہو جاتیں، آپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتیں پھر اس کو چُومتیں اور آپ ﷺ کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں''۔ (سنن ابی داوٗد کتاب الادب باب ماجاء فی القیام الحدیث 5217 جلد 4 صفحہ 454)

حدیث نمبر ۵۵: حضرت سیدتنا زینب رضی اللہ عنہا رسول اکرم نور مجسم ﷺ کی سب سے بڑی شہزادی ہیں جو اعلان نبوت سے دس سال قبل مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔ جنگِ بدر کے بعد حضور پرنور، شافع یوم النشور ﷺ نے ان کو مکہ سے مدینہ بلا لیا۔ جب یہ ہجرت کے ارادہ سے اونٹ پر سوار ہو کر مکہ سے باہر نکلیں تو کافروں نے ان کا راستہ روک لیا۔ ایک ظالم نے نیزہ مار کر ان کو اونٹ سے زمین پر گرا دیا جس کی وجہ سے ان کا حمل ساقط ہو گیا۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کو اس واقعے سے بہت صدمہ ہوا چنانچہ آپ نے ان کے فضائل میں ارشاد فرمایا: هِیَ اَفْضَلُ بَنَاتِیْ اُصِیْبَتْ فِی ۔ یعنی یہ میری بیٹیوں میں اس اعتبار سے فضیلت والی ہے کہ میری طرف ہجرت کرنے میں اتنی بڑی مصیبت اٹھائی۔ جب آٹھ ہجری میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا تو نمازِ جنازہ پڑھا کر خود اپنے مبارک ہاتھوں سے قبر میں اتارا۔ (شرح العلامۃ الزرقانی باب فی ذکر اولادہ الکرام جلد 2 صفحہ 318 ماخوذاً)

حدیث نمبر ۵۶: حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نجاشی بادشاہ نے حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک ﷺ کی خدمت میں کچھ زیورات بطور تحفہ بھیجے جن میں ایک حبشی نگینے والی انگوٹھی بھی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے اس انگوٹھی کو چھڑی یا انگشتِ مبارکہ سے مس کیا اور اپنی نواسی امامہ کو بلایا جو شہزادیٔ رسول حضرت سیدتنا زینب رضی اللہ عنہا کی بیٹی تھیں اور فرمایا: ''اے چھوٹی بچی! اسے تم پہن لو''۔

(سنن ابی داوٗد کتاب الخاتم باب ماجاء فی ذہب للنساء الحدیث 4235 جلد 4 صفحہ 125)

حدیث نمبر ۵۷: حضرت سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب منزہ عن العیوب ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ (اپنی نواسی) امامہ بنت ابو العاص کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے۔ پھر آپ نماز پڑھانے لگے تو رکوع میں جاتے وقت انہیں اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے''۔

(صحیح البخاری کتاب الادب باب رحمۃ الولد الحدیث 5996 جلد 4 صفحہ 100)

marfat.com

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اپنی بیٹی پر شفقت

حدیث نمبر ۵۸: حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی غزوہ سے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے میں ان کے ساتھ ان کے گھر گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ ان کی صاحبزادی حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بخار میں مبتلا ہیں اور لیٹی ہوئی ہیں چنانچہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے اور پوچھا کہ ''میری بیٹی! طبیعت کیسی ہے؟'' اور (ازراہِ شفقت) ان کے رخسار پر بوسہ دیا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب فی قبلۃ الخد الحدیث 5222 جلد 4 صفحہ 455)

ایثار کرنے والی ماں:

حدیث نمبر ۵۹: حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک مسکین عورت آئی جس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں۔ میں نے اسے تین کھجوریں دیں۔ اس نے ہر ایک کو ایک ایک کھجور دی۔ پھر جس کھجور کو وہ خود کھانا چاہتی تھی، اس کے دو ٹکڑے کر کے وہ کھجور بھی ان کو کھلا دی۔ مجھے اس واقعہ سے بہت تعجب ہوا، میں نے نبی مکرم نور مجسم رسول اکرم شہنشاہ نبی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اس عورت کے ایثار کا بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اس (ایثار) کی وجہ سے اس عورت کیلئے جنت کو واجب کر دیا''۔ (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب فضل الاحسان الی البنات الحدیث 2630 صفحہ 1415)

پیدائش کے بعد کرنے والے کام

اولاد پیدا ہونے کی خوشی میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کاموں مثلاً ڈھول بجانے بھنگڑا ڈالنے اور میوزیکل پروگرام کرنے کی بجائے صدقہ و خیرات کیجئے اور شکرانے کے نوافل ادا کیجئے، اجتماع ذکر و نعت کیجئے اور ان امور کو بھی سرانجام دیجئے۔

1- کان میں اذان:

جب بچہ پیدا ہو تو مستحب یہ ہے کہ اس کے کان میں اذان و اقامت کہی جائے کہ اس

marfat.com

طرح ابتداء ہی سے بچے کے کان میں اللہ عزوجل اور اس کے پیارے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پہنچ جائے گا۔ اس طرح ایک مسلمان بچے کیلئے اسلام کے بنیادی عقائد سکھانے کا بھی آغاز ہو جاتا ہے اور بچے کی روح نورِ توحید سے منور ہوتی ہے اور اس کے دل میں عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع فروزاں ہوتی ہے۔

حدیث نمبر ۶۰: ہمارے پیارے مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی ولادت پر ان کے کان میں خود اذان دی جیسا کہ حضرت سیدنا رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ''جب حضرت سیدتنا فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئی تو میں نے اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے کان میں نماز والی اذان دیتے دیکھا''۔

(جامع الترمذی کتاب الاضاحی باب الاذان فی اذن المولود الحدیث 1519 جلد 3 صفحہ 173)

بچے کے کان میں اذان کہنے سے ان شاء اللہ عزوجل بلائیں دور ہوں گی۔ چنانچہ

حدیث نمبر ۶۱: حضرت سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے الغیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس کے گھر میں بچہ پیدا ہو اور وہ اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہے تو اس بچے سے ام الصبیان (کی بیماری) دور رہتی ہے''۔ (شعب الایمان باب فی حقوق الاولاد والاہلین الحدیث 8619 جلد 6 صفحہ 390)

بہتر یہ ہے کہ داہنے کان میں چار مرتبہ اذان اور بائیں میں تین مرتبہ اقامت کہی جائے۔ (بہار شریعت حصہ 15 صفحہ 153)

2-تَحْنِیْک (گھٹی دلوانا):

دورِ رسالت سراپا برکت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول تھا کہ جب ان کے گھر کوئی بچہ پیدا ہوتا تو یہ اسے رحمتِ عالم نور مجسم شاہ نبی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لاتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور اپنے دہن اقدس میں چبا کر بچے کے منہ میں ڈال دیتے جسے تَحْنِیک کہتے ہیں۔ یوں بچے کو لعابِ دہن کی برکتیں بھی نصیب ہو جاتیں۔ چنانچہ

marfat.com

حدیث نمبر ۶۲: ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگ اپنے بچوں کو تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوب رب العزت، محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں لایا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کیلئے خیر و برکت کی دعا فرماتے اور تحنیک فرمایا کرتے تھے"۔

(صحیح مسلم کتاب الادب باب استحباب تحنیک الحدیث 2147 صفحہ 1184)

حدیث نمبر ۶۳: حضرت سیدتنا اسماء بنت حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ "وہ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ آئیں تو مقام قبا میں ان کے ہاں ولادت ہوئی اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ فرماتی ہیں کہ میں بچہ کو لے کر نبی مکرم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک گود میں رکھ دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوہارا منگوایا اور اسے چبایا، پھر اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا، پس سب سے پہلے اس کے پیٹ میں جو پہنچا وہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب مبارک تھا پھر اسے کھجور کی گھٹی دی، پھر اس کیلئے دعائے خیر کی اور برکت سے نوازا، یہ اسلام میں پہلا بچہ پیدا ہوا تھا"۔

(صحیح بخاری کتاب العقیقہ باب تسمۃ المولود..... الخ جلد 3 صفحہ 546)

حدیث نمبر ۶۴: حضرت سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا، میں اس کو لے کر اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام "ابراہیم" رکھا، اور اسے کھجور سے گھٹی دی"۔

(صحیح المسلم کتاب الادب باب استحباب تحنیک المولود..... الخ الحدیث 2145 صفحہ 1184)

حدیث نمبر ۶۵: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ک جب حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو میں اسے لے کر خاتم المرسلین رحمۃ للعلمین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، سراج السالکین محبوب رب العلمین، جناب صادق و امین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم چادر اوڑھے ہوئے اپنے اونٹ کو روغن مل رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا تمہارے پاس کھجوریں

marfat.com

ہیں؟'' میں نے عرض کی ''جی ہاں'' پھر میں نے کچھ کھجوریں نکال کر آپ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیں، آپ ﷺ نے وہ کھجوریں اپنے مبارک منہ میں ڈال کر چبائیں، پھر آپ ﷺ نے بچے کا منہ کھول کر اسے بچے کے منہ میں ڈال دیا اور بچہ اسے چوسنے لگا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انصار کو کھجوروں کے ساتھ محبت ہے'' اور اس بچے کا نام عبداللہ رکھا''۔ (صحیح المسلم کتاب الادب باب استحباب تحنیک المولود.....الخ الحدیث 2144 صفحہ 1183)

انہی احادیث کی بناء پر مسلمانوں کا یہ معمول ہے کہ وہ اپنے بچوں کی صالح و متقی مسلمانوں سے تحنیک کرواتے ہیں۔ اگر کھجور میسر نہ ہو تو شہد یا کسی بھی میٹھی چیز سے تحنیک کی جاسکتی ہے۔

مفتی اعظم ہند کی تحنیک:

اعلیٰ حضرت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمع رسالت، مجددِ دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے گھر جب آپ کے چھوٹے شہزادے مصطفیٰ رضا خان (مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ) کی ولادت ہوئی تو آپ اس وقت اپنے مرشد خانے میں تھے۔ حضرت ابوالحسین نوری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو پیدائشِ فرزند کی مبارک باد دی اور فرمایا: ''آپ بریلی تشریف لے جائیں''۔

کچھ دن بعد حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ بریلی تشریف لائے تو شہزادۂ اعلیٰ حضرت کو آغوش نوری میں ڈال دیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی انگشتِ مبارک مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے منہ میں رکھ کر قادری و برکاتی برکات سے ایسا مالا مال کر دیا کہ یہی شہزادے بڑے ہو کر مفتی اعظم ہند بنے۔ (تاریخ مشائخ قادریہ جلد 2 صفحہ 447 ملخصاً)

5,4,3 نام رکھنا، بال مُونڈنا اور عقیقہ کرنا:

ساتویں دن بچے کا نام رکھا جائے اور اس کا سر مونڈا جائے اور سر منڈانے کے وقت اس کا عقیقہ کیا جائے اور بالوں کا وزن کر کے چاندی یا سونا صدقہ کیا جائے۔

(المعجم الاوسط الحدیث 557 جلد 1 صفحہ 170)

marfat.com

کیسے نام رکھے جائیں؟

والدین کو چاہئے کہ بچے کا اچھا نام رکھیں کہ یہ ان کی طرف سے اپنے بچے کیلئے سب سے پہلے اور بنیادی تحفہ ہے جسے وہ عمر بھر اپنے سینے سے لگائے رکھتا ہے یہاں تک کہ جب میدانِ حشر بپا ہوگا تو وہ اسی نام سے مالکِ کائنات عزوجل کے حضور ملایا جائے گا جیسا کہ

حدیث نمبر ٦٦: حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پکارے جاؤ گے لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو''۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی تغیر الاسماء الحدیث 4948 جلد 4 صفحہ 374)

اس حدیثِ پاک سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو اپنے بچے کا نام کسی فلمی اداکار یا (معاذ اللہ عزوجل) کفار کے نام پر رکھ دیتے ہیں، اس سے بدترین ذلت کیا ہوگی کہ مسلمان کی اولاد کو کل میدانِ محشر میں کفار کے ناموں سے پکارا جائے۔ والعیاذ باللہ!

ہمارے معاشرے میں بچے کے نام کے انتخاب کی ذمہ داری عموماً کسی قریبی رشتہ دار مثلاً دادی، پھوپھی، چچا وغیرہ کو سونپ دی جاتی ہے اور عموماً مسائل شریعہ سے نابلد ہونے کی وجہ سے وہ بچوں کے ایسے نام رکھ دیتے ہیں جن کے کوئی معانی نہیں ہوتے یا پھر اچھے معانی نہیں ہوتے، ایسے نام رکھنے سے احتراز کیا جائے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے اسمائے مبارکہ اور صحابہ کرام و تابعین عظام اور اولیائے کرام رضی اللہ عنہم کے نام پر نام رکھنے چاہئیں جس کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ بچے کا اپنے اسلاف رضی اللہ عنہم سے روحانی تعلق قائم ہو جائے گا اور دوسرا ان نیک ہستیوں سے موسوم ہونے کی برکت سے اس کی زندگی پر مدنی اثرات مرتب ہوں گے۔

حدیث ٦٧: حضرت سیدنا ابو وہب حشمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انبیاء علیہم السلام کے ناموں پر نام رکھو''۔ (سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی تغیر الاسماء الحدیث 4950 جلد 4 صفحہ 374)

بچے کی کنیت رکھنا جائز اور حصول برکت کیلئے بزرگوں کی نسبت سے کنیت رکھنا بہتر

marfat.com

ہے مثلاً ابوتراب (یہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) وغیرہ۔

(ماخوذ از بہارِ شریعت جلد 3 حصہ 16 صفحہ 213)

حدیث نمبر ٦٨: حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، سرورِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے بچوں کی کنیت رکھنے میں جلدی کرو کہیں ان کے (بُرے) القابات نہ پڑ جائیں''۔

(کنز العمال کتاب النکاح باب السابع الفصل الاول الاکمال الحدیث 45222 جلد 16 صفحہ 176)

مسئلہ: عبدالمصطفیٰ، عبدالنبی اور عبدالرسول نام رکھنا بالکل جائز ہے کہ اس سے شرفِ نسبت مقصود ہے۔ عبد کے دو معانی ہیں، بندہ اور غلام، اس لئے یہ نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ غلام محمد، غلام صدیق، غلام فاروق، غلام علی، غلام حسین، وغیرہ نام رکھنا جن میں غلام کی نسبت انبیاء وصالحین کی طرف کی گئی ہو، بالکل جائز ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ 16 صفحہ 213 ماخوذاً)

مسئلہ: محمد بخش، احمد بخش، پیر بخش اور اسی قسم کے دوسرے نام رکھنا جس میں نبی یا ولی کے نام کے ساتھ بخش کا لفظ ملایا گیا ہو، بالکل جائز ہے۔ (بہارِ شریعت جلد 16 صفحہ 214)

مسئلہ: طٰہٰ، یٰسین نام بھی نہ رکھے جائیں کہ یہ الفاظ مقطّعاتِ قرآنیہ میں سے ہیں جن کے معانی معلوم نہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ 16 صفحہ 213)

مسئلہ: جو نام بُرے ہوں انہیں بدل کر اچھے نام رکھنے چاہئیں۔

(بہارِ شریعت حصہ 16 صفحہ 213)

حدیث نمبر ٦٩: حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ قرارِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم بُرے ناموں کو بدل دیا کرتے تھے۔

(جامع الترمذی کتاب الادب باب ماجاء فی تغییر الاسماء الحدیث 2848 جلد 4 صفحہ 382)

حدیث نمبر ٧٠: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا نام پہلے برّہ تھا، سرورِ عالم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے (برہ سے) بدل کر جویریہ رکھ دیا۔ (صحیح مسلم کتاب الادب باب استحباب تغییر الاسم القبیح الحدیث 2140 صفحہ 1182)

marfat.com

اللہ عزوجل کے پسندیدہ نام:

حدیث نمبر ۷۱: حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، پیکر عظمت وشرافت، محبوب رب العزت، محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تمہارے ناموں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں''۔ (صحیح مسلم کتاب الادب باب استحباب تغییر الاسم القبیح الحدیث 2132 صفحہ 1178)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ''عبداللہ وعبدالرحمٰن بہت اچھے نام ہیں۔ (مگر اس زمانہ میں اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بجائے عبدالرحمٰن اس شخص کو بہت سے لوگ رحمٰن کہتے ہیں اور غیر خدا کو رحمٰن کہنا حرام ہے، اسی طرح عبدالخالق کو خالق اور عبدالمعبود کو معبود کہتے ہیں) اس قسم کے ناموں میں ایسی ناجائز ترمیم ہرگز نہ کی جائے۔ اسی طرح بہت کثرت سے ناموں میں تصغیر کا رواج ہے یعنی نام کو اس طرح بگاڑتے ہیں جس سے حقارت نکلتی ہے، ایسے ناموں میں تصغیر ہرگز نہ کی جائے اور جہاں یہ گمان ہو کہ ناموں میں تصغیر (Diminution) کی جائے گی یہ نام نہ رکھے جائیں، دوسرے نام رکھے جائیں۔ (بہار شریعت حصہ 16 صفحہ 112 ماخوذا)

نام محمد کی برکتیں:

رحمتِ عالم، شاہِ نبی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے میرے نام سے برکت کی امید کرتے ہوئے میرے نام پر نام رکھا، قیامت تک صبح وشام اس پر برکت نازل ہوتی رہے گی''۔ (کنز العمال کتاب النکاح الفصل الاول فی الاسماء الحدیث 45213 جلد 16 صفحہ 175)

حدیث نمبر ۷۳: حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار مدینہ، فیض گنجینہ، صاحب معطر پسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا اور میری محبت اور حصول برکت کیلئے اس کا نام محمد رکھے تو وہ اور اس کا بیٹا دونوں جنت میں جائیں گے''۔

(کنز العمال کتاب النکاح الفصل الاول فی الاسماء الحدیث 45215 جلد 16 صفحہ 175)

حدیث نمبر ۷۴: امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ

marfat.com

سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روز شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیب پروردگار ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب کوئی قوم کسی مشورہ کیلئے جمع ہو اور ان میں کوئی شخص ''محمد'' نام کا ہو اور وہ اسے مشورہ میں شریک نہ کریں تو ان کیلئے مشاورت میں برکت نہ ہو گی''۔ (الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی جلد 1 صفحہ 275)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: ''محمد بہت پیارا نام ہے، اس نام کی بڑی تعریف حدیثوں میں آئی ہے۔ اگر تصغیر کا اندیشہ نہ ہو تو یہ نام رکھا جائے اور ایک صورت یہ ہے کہ حقیقی نام یہ ہو اور پکارنے کیلئے کوئی دوسرا نام تجویز کر لیا جائے، اس صورت میں نام کی بھی برکت ہو گی اور تصغیر سے بھی بچ جائیں گے۔

(بہارِ شریعت حصہ 15 صفحہ 154)

جب شیخ طریقت امیر اہلسنّت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے کسی کا نام رکھنے کی درخواست کی جاتی ہے تو آپ دامت برکاتہم العالیہ اس بچے کا نام محمد اور پکارنے کیلئے عرف (مثلاً) رجب رضا رکھتے ہیں۔ نام کے ساتھ رضا کا اضافہ، امامِ اہلسنت مجددِ دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن کی نسبت سے کرتے ہیں۔

جب کوئی شخص اپنے بیٹے کا نام محمد رکھے تو اسے چاہئے اس نام پاک کی نسبت کے سبب اس کے ساتھ حسن سلوک کرے اور اس کی عزت کرے۔

حدیث نمبر ۷۵: حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم رؤف رحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب تم بیٹے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اس کیلئے جگہ کشادہ کرو اور اس کی نسبت برائی کی طرف نہ کرو''۔ (تاریخ بغداد جلد 3 صفحہ 305)

حضرت ابو شعیب رحمۃ اللہ علیہ، امام عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت فرماتے ہیں کہ جو یہ چاہے کہ اس کی عورت کے حمل میں لڑکا ہو تو اسے چاہئے کہ اپنا ہاتھ عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے: اِنْ کَانَ ذَکَرًا فَقَدْ سَمَّیْتُہٗ مُحَمَّدًا۔ یعنی اگر یہ لڑکا ہوا تو میں نے اس کا نام محمد رکھا''۔ ان شاء اللہ عزوجل لڑکا ہو گا۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 24 صفحہ 290)

marfat.com

بال منڈوانا

بچے کے بال منڈوائے جائیں۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ''ہم زمانۂ جاہلیت میں جب بچہ پیدا ہوتا تو اس کی طرف سے بکری ذبح کرتے، ذبیحہ کے بال اتارتے اور اس بچہ کے سر پر اس بکری کا خون ملتے تھے۔ لیکن جب ہم اسلام لائے تو اب ہمارے ہاں جب بچہ پیدا ہوتا ہم اس کی طرف سے بکری ذبح کرتے، اس بچہ کا سر منڈاتے اور اس کے سر پر زعفران ملتے ہیں''۔

(المستدرک للحاکم کتاب الذبائح باب عن الغلام شاتان وعن الجاریۃ شاۃ الحدیث 7668 جلد 5 صفحہ 338)

ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگوں کا دستور یہ تھا کہ جب وہ بچے کا عقیقہ کرتے تو روئی کے ایک پھائے میں عقیقے کے جانور کا خون بھر لیتے۔ پھر جب بچے کا سر منڈا دیتے تو وہ خون بھرا پھایا اس کے سر پر رکھ دیتے اور اس کے سر کو عقیقے کے خون سے رنگ دیتے۔ یہ ایک جاہلانہ رسم تھی۔ نبی مکرم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ نبی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بچے کے سر پر خون نہیں بلکہ اس کی جگہ خلوق (ایک مرکب خوشبو کا نام ہے جو زعفران وغیرہ سے تیار کی جاتی ہے) لگایا کرو''۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان کتاب الاطعمۃ باب العقیقۃ الحدیث 5684 جلد 7 صفحہ 355)

عقیقہ

بچے کی پیدائش اس کے والدین اور خاندان بھر کیلئے مسرت و شادمانی کا پیغام لاتی ہے۔ بارگاہِ الٰہی عزوجل میں اس نعمت کے شکر کا اسلامی طریقہ یہ ہے کہ بطورِ شکرانہ جانور ذبح کیا جائے۔ اس کو عقیقہ کہتے ہیں اور یہ مستحب ہے۔ (ماخوذ بہار شریعت حصہ 15 صفحہ 153)

ہمارے مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔ چنانچہ

حدیث نمبر ۷۶: حضرت سیدنا سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے تاجدارِ رسالت، شہنشاہ نبوت، پیکر عظمت و شرافت محبوب رب العزت، محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''بچے کے ساتھ عقیقہ ہے، لہٰذا اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے اذیت

marfat.com

کو ہٹاؤ''۔(صحیح البخاری کتاب العقیقہ باب اماطۃ الاذی عن الصبی فی العقیقہ الحدیث1518 جلد3 صفحہ548)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں:

''جو بچہ قبل بلوغ مر گیا اور اس کا عقیقہ کر دیا تھا یا عقیقہ کی استطاعت نہ تھی یا ساتویں دن سے پہلے مر گیا ان سب صورتوں میں وہ ماں باپ کی شفاعت کرے گا جبکہ یہ دنیا سے باایمان گئے ہوں''۔(فتاویٰ رضویہ جلد20 صفحہ596)

عقیقہ کب کریں؟

حدیث نمبر۷۷: عقیقہ کیلئے ساتواں دن بہتر ہے جیسا کہ حضرت سیدنا امام حسن بصری رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روز، شمار، دو عالم کے مالک ومختار، حبیب پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لڑکا اپنے عقیقے کے بدلے رہن رکھا ہوا ہے ساتویں روز اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے، نام رکھا جائے، اور اس کا سر مونڈا جائے''۔

(جامع الترمذی کتاب الاضاحی باب العقیقہ بشاۃ الحدیث1527 جلد3 صفحہ177)

اگر ساتویں دن نہ کر سکیں تو جب چاہیں کر سکتے ہیں لیکن سات دن کا لحاظ رکھنا بہتر ہے۔اسے یاد رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس دن بچہ پیدا ہوا، اس سے پہلے والا دن جب بھی آئے گا ساتواں ہوگا۔مثلاً ہفتے کو بچہ پیدا ہوا تو جمعۃ المبارک ساتواں دن کہلائے گا۔عَلٰی ہٰذَا الْقِیَاس۔(ماخوذ از بہارِ شریعت حصہ15 صفحہ154)

عقیقے کے جانور:

حدیث نمبر۷۸: حضرت سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، پیکرِ عظمت وشرافت، محبوب رب العزت، محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور وہ اس کی طرف سے عقیقے کی قربانی کرنا چاہے تو لڑکے کی طرف سے ایک جیسی دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری قربان کی جائے''۔

(سنن ابی داؤد کتاب الضحایا باب العقیقہ الحدیث2841 جلد3 صفحہ143)

حدیث نمبر۷۹: حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں نبی

marfat.com

مکرم، نور مجسم رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم ﷺ نے فرمایا کہ ''لڑکے کی طرف سے دو بکرے اور لڑکی کی طرف سے ایک بکرا ذبح کیا جائے''۔

(المسند للامام احمد بن حنبل مسند السیدہ عائشہ الحدیث 26194 جلد 10 صفحہ 101)

عقیقے کے چند مسائل:

1- عقیقہ کے جانور کیلئے بھی وہی شرائط ہیں جو قربانی کے جانور کی ہیں۔ اس کا گوشت فقراء اور رشتہ داروں میں کچا تقسیم کر دیا جائے یا پکا کر دیا جائے یا ان کو بطور ضیافت کھلایا جائے، ہر طرح سے جائز ہے۔

2- لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کی جائے اگر لڑکے کے عقیقہ میں بکریاں اور لڑکی کی طرف سے بکرا کیا گیا جب بھی حرج نہیں۔

3- گائے ذبح کرنے کی صورت میں لڑکے کیلئے دو حصے اور لڑکی کے لئے ایک حصہ کافی ہے۔

4- گائے کی قربانی میں عقیقہ کرنے کیلئے حصہ ڈالا جا سکتا ہے۔

5- بہتر یہ ہے کہ اس کی ہڈی نہ توڑی جائے بلکہ ہڈی پر سے چھری وغیرہ سے گوشت اتار لیا جائے کہ بچے کی سلامتی کی نیک فال ہے۔ اگر ہڈی توڑ کر گوشت بنایا جائے تب بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

6- گوشت کو جس طرح چاہیں پکا سکتے ہیں مگر میٹھا پکانا بہتر ہے کہ بچے کے اخلاق اچھے ہونے کی فال ہے۔

7- گوشت کی تقسیم اس طرح بھی کی جا سکتی ہے کہ سری پائے حجام کو اور ران دائی کو دینے کے بعد بقیہ گوشت کے تین حصے کر لیں، ایک حصہ فقراء، دوسرا عزیز رشتہ داروں اور تیسرا حصہ گھر والے کھائیں۔

8- عقیقے کا گوشت بچے کے ماں باپ، دادا، دادی اور نانا، نانی وغیرہ بھی کھا سکتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں۔

9- عقیقے کے جانور کی کھال کا وہی حکم ہے جو قربانی کی کھال کا ہے کہ چاہے تو خود استعمال کرے یا مساکین کو دے دے یا کسی اور نیک کام مثلاً مسجد یا مدرسہ وغیرہ میں خرچ

marfat.com

کرے۔(ماخوذ از بہارِ شریعت حصہ 15 صفحہ 155)

مدینہ: مزید معلومات کیلئے امیر اہلسنت مدظلہ العالی کی تالیف ''عقیقے کے بارے میں سوال جواب'' کا مطالعہ کیجئے۔

بچے کا ختنہ

حدیث نمبر ۸۰: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روز شمار، دو عالم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''فطرت پانچ چیزیں ہیں، ختنہ کرنا، موئے زیر ناف صاف کرنا، بغل کے بال نوچنا، مونچیں کترنا، ناخن کاٹنا''۔(صحیح مسلم باب خصال الفطرۃ الحدیث 258 صفحہ 153)

ختنہ کرنا سنت ہے اور یہ شعائرِ اسلام میں سے ہے کہ اس سے مسلمان اور غیر مسلم میں امتیاز ہوتا ہے اسی لئے اسے مسلمانی بھی کہا جاتا ہے۔ولادت کے سات دن بعد ختنہ کرنا جائز ہے، ختنہ کی مدت سات سال سے بارہ سال تک ہے۔

(الفتاوی الہندیہ کتاب الکراہیۃ باب التاسع عشر فی الختان ..... الخ جلد 5 صفحہ 357، بہارِ شریعت حصہ 16 صفحہ 200)

حضرت سیدنا مولیٰ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ اپنے بچے کا ساتویں دن ختنہ کرو کہ یہ گوشت اگنے کیلئے جلدی اور ستھرا ہے اور دل کے لئے راحت ہے۔

(کنز العمال کتاب النکاح الفصل الثالث فی الختان الاکمال الحدیث 45304 جلد 8 صفحہ 181)

مسئلہ: بچے کا ختنہ باپ خود بھی کرسکتا ہے۔(اگر حجام یا ڈاکٹر وغیرہ ختنہ کریں تو عورت ان کے سامنے نہ آئے بلکہ بچے کو کوئی مرد پکڑے)(فتاویٰ رضویہ جلد 22 صفحہ 204)

بچے کو اس کی ماں دودھ پلائے

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَ الْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَیْنِ كَامِلَیْنِ .(پ2 البقرۃ 233)

''اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس''۔

بچے کیلئے ماں کا دودھ بہترین تحفہ ہے، بوتل کا دودھ کبھی بھی اس کا نعم البدل نہیں ہو سکتا۔اس لئے بچے کو ماں کا دودھ پلانا چاہئے شدید مجبوری کی صورت میں اسے کسی نیک

marfat.com

عورت کا دودھ پلایا جائے۔

حدیث نمبر ۸۱: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دودھ طبیعت کو بدل دیتا ہے''۔

(الجامع الصغیر الحدیث 4525 صفحہ 277)

دودھ پلانے کی فضیلت:

حدیث نمبر ۸۲: نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب کوئی عورت اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہے تو ہر گھونٹ پلانے پر ایسا اجر ملتا ہے کہ جیسے کسی جاندار کو زندہ کر دیا ہو۔ پھر جب وہ اس کو دودھ چھڑاتی ہے تو ایک فرشتہ اس کے کاندھے پر تھپکی دیتا اور کہتا ہے اپنا عمل دوبارہ شروع کر۔ (یعنی اس کے گناہ بخش دیئے گئے اب دوبارہ اپنے اعمال کا آغاز کرے)

(کنز العمال کتاب النکاح الفصل الثانی فی ترغیبات تختص بالنساء الحدیث 45152 جلد 16 صفحہ 171)

مسئلہ: زیادہ سے زیادہ دو سال کی مدت تک ماں یا کسی عورت کا دودھ پلایا جا سکتا ہے۔ جب بچہ دو سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اسے کسی بھی عورت کا دودھ پلانا ناجائز ہے۔

(ماخوذ بہارِ شریعت حصہ 7 صفحہ 29)

مسئلہ: حدیث نمبر ۸۳: بچوں کو نظر لگنا ثابت ہے جیسا کہ حضرت سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر ایک بچی کو دیکھا جس کا چہرہ زرد تھا تو ارشاد فرمایا: ''اسے دعا و تعویذ کراؤ، اسے نظرِ بد لگی ہے''۔

(صحیح مسلم کتاب السلام باب استحباب الرقیۃ من العین..... الخ الحدیث 2197 صفحہ 1206)

مسئلہ: بچوں یا بڑوں کو تعویذ پہننا بالکل جائز ہے جبکہ وہ تعویذ آیاتِ قرآنیہ یا اسمائے الٰہیہ یا دعاؤں پر مشتمل ہو۔ بعض احادیث میں تعویذ کی جو ممانعت آئی ہے اس سے مراد وہ تعویذات ہیں جو ناجائز الفاظ پر مشتمل ہوں جیسا کہ زمانۂ جاہلیت کے تعویذات ہوتے تھے۔ (بہارِ شریعت حصہ 16 صفحہ 252 ردالمحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی اللبس جلد 9 صفحہ 600)

تعویذات اسمائے الٰہی و کلامِ الٰہی و ذکرِ الٰہی سے ہوتے ہیں، ان میں اثر نہ ماننے کا

marfat.com

جواب وہی بہتر ہے جو حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سرہ العزیز نے ایک ملحد (یعنی بے دین) کو دیا، جس نے تعویذات کے اثر میں کلام کیا۔ حضرت قدس سرہ نے فرمایا: ''تو عجب گدھا ہے''۔ وہ دنیوی طور پر بڑا معزز بنتا تھا یہ لفظ سنتے ہی اس کا چہرہ سرخ ہو گیا اور گردن کی رگیں پھول گئیں اور بدن غیظ سے کانپنے لگا اور حضرت سے اس فرمانے کا شاکی ہوا، فرمایا میں نے تو تمہارے سوال کا جواب دیا ہے، گدھے کے نام کا اثر تم نے مشاہدہ کر لیا کہ تمہارے اتنے بڑے جسم کی کیا حالت کر دی لیکن مولیٰ عزوجل کے نام پاک سے منکر ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

الحمدللہ عزوجل تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مجلس مکتوبات و تعویذات عطاریہ کے تحت دُکھیارے مسلمانوں کا امیرِ اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے عطا کردہ تعویذات کے ذریعے فی سبیل اللہ علاج کیا جاتا ہے نیز استخارہ کرنے کا سلسلہ بھی ہے۔ روزانہ ہزاروں مسلمان اس سے مستفیض ہوتے ہیں۔ الحمدللہ عزوجل اس وقت مجلس کی طرف سے بلا مبالغہ لاکھوں تعویذات اور تعزیت، عیادت اور تسلی نامے بھیجے جا چکے ہیں اور تادم تحریر (22 صفر المظفر 1428ھ) ایک اندازے کے مطابق مجلس کی طرف سے ماہانہ سوا دو لاکھ اور سالانہ کم وبیش 26 لاکھ سے زائد ''تعویذات'' و ''اَوراد'' دیئے اور کم وبیش 20-25 ہزار مکتوبات بھیجے جاتے ہیں ان میں E-mail کے جوابات بھی شامل ہیں۔ الحمدللہ عزوجل ماہانہ 2500 سے زائد آن لائن استخارہ کی ترکیب بھی ہوتی ہے۔ تعویذاتِ عطاریہ کی متعدد بہاریں ہیں جو مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ ''خوفناک''، ''پراسرار کتا'' اور ''سینگوں والی دلہن'' نامی رسائل میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔ تعویذات لینے والے اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرمائیں اور وہاں تعویذات عطاریہ کے بستے (اسٹال) سے تعویذ حاصل کریں۔

مسئلہ: بچہ چاہے چند منٹ کا ہو اس کا پیشاب بھی اسی طرح ناپاک ہے جس طرح بڑے کا، یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچے کا پیشاب پاک ہوتا ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ (الفتاویٰ الہندیۃ کتاب الطہارۃ جلد 1 صفحہ 46)

اس لئے کارپیٹ و قالین پر بچے کو لٹاتے یا بٹھاتے وقت اس کے نیچے پلاسٹک شیٹ

marfat.com

بچھادی جائے کیونکہ ناپاک ہونے کی صورت میں ان کا پاک کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

مسئلہ: جن اعضا کا چھپانا (Cover) ضروری ہے ان کو عورت کہتے ہیں۔ بہت چھوٹے بچے کیلئے عورت نہیں یعنی اس کے بدن کے کسی حصہ کا چھپانا فرض نہیں، پھر جب کچھ بڑا ہو گیا تو اس کے آگے پیچھے کا مقام چھپانا ضروری ہے۔ پھر جب اور بڑا ہو جائے، دس برس سے زیادہ کا ہو جائے تو اس کیلئے بالغ کا سا حکم ہے۔

(ردالمحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی النظر والمس جلد 9 صفحہ 602)

گھٹنے نہ کھولنے پڑیں:

محدثِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کم عمری میں جب پڑھنے کیلئے جاتے تو راستے میں ایک برساتی نالہ پڑتا تھا جو موسمِ برسات میں بھر جاتا۔ اس کو عبور کرنے کیلئے دیگر طلبہ اپنے کپڑے سمیٹ لیتے جس سے ان کے گھٹنے ننگے ہو جاتے۔ چونکہ مرد کے اعضائے ستر ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں تک ہیں لہٰذا آپ اپنے بڑے بھائی سے عرض کرتے: ''مجھے کندھوں پر بٹھا کر نالہ پار کروادیں''۔ تاکہ آپ کو گھٹنے نہ کھولنے پڑیں۔ (حیاتِ محدثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صفحہ 30)

اپنے بچوں کو کسی پیر کامل کا مرید بنوادیجئے

ایک مسلمان کیلئے اس کی سب سے قیمتی متاع اس کا ایمان ہے۔ اس کی حفاظت کی فکر ہمیں دنیاوی اشیاء سے کہیں زیادہ ہونی چاہئے۔ نیک اعمال پر استقامت کے علاوہ ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی پیرِ کامل سے بیعت ہو جانا بھی ہے۔ کسی کو اپنا پیر بنانے کیلئے چار شرائط کا لحاظ انتہائی ضروری ہے۔

1- صحیح العقیدہ سنی ہو۔

2- اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل (Proposition) کتابوں سے نکال سکے۔

3- فاسقِ ملعن نہ ہو (ایک بار گناہِ کبیرہ کرنے والا یا گناہ صغیرہ پر اصرار کرنے والا یعنی تین بار اس سے زیادہ بار کرنے والا یا صغیرہ کو صغیرہ سمجھ کر ایک بار کرنے والا فاسق ہوتا ہے

marfat.com

اوراگرعلی الاعلان کرے تو فاسق ملعن ہے)

4- اس کا سلسلۂ بیعت نبی کریم ﷺ تک متصل (یعنی ملا ہوا) ہو۔

(فتاویٰ رضویہ جلد21 صفحہ603)

فی زمانہ جامع شرائط پیر کامل کا ملنا نایاب نہیں تو کم یاب ضروری ہے۔ جو کسی کا مرید نہ ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے بچوں سمیت سلسلہ قادریہ کے عظیم بزرگ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت باکاتہم العالیہ کا مرید بن جائے۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ، قطبِ مدینہ میزبانِ مہمان مدینہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت حضرت سیدنا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اور مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی وقار الدین رضوی رحمۃ اللہ علیہ شارح بخاری حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ، جانشین قطب مدینہ حضرت علامہ فضل الرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز ہیں ان کے علاوہ دیگر بزرگوں سے بھی خلافتیں اور اجازت اسانید احادیث حاصل ہیں۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ سلسلہ قادریہ میں مرید فرماتے ہیں۔ قادری سلسلے کی عظمت کے کیا کہنے کہ اس کے عظیم پیشوا حضور سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ قیامت تک کیلئے (بفضلِ خدا عزوجل) اپنے مریدوں کے توبہ پر مرنے کے ضامن ہیں۔ (بہجۃ الاسرار ذکر فضل اصحابہ وبشراہم صفحہ191)

مرید ہونے کیلئے اپنا اور بیوی بچوں کا نام و پتہ اس پتے پر روانہ کردیجئے آپ کو مرید بنالیا جائے گا۔ مکتب نمبر3 عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ نزد پرانی سبزی منڈی یونیورسٹی روڈ کراچی۔

بچوں سے محبت کیجئے

بچوں کی دیرپا تعلیم و تربیت کیلئے ان سے ابتداء ہی سے شفقت و محبت کے ساتھ پیش آنا چاہئے۔ یوں جب ماں کی مامتا اور شفقت پدری کی شیرینی گھول کر تعلیماتِ اسلام کا مشروب ان کے حلق میں انڈیلا جائے گا تو وہ فوراً اسے ہضم کرلیں گے۔

حدیث نمبر ۸۴: حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ خاتم المرسلین، رحمۃ للعلمین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، سراج السالکین، محبوب رب العلمین، جناب صادق وامین ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جنت میں ایک گھر ہے جسے

marfat.com

''الفرح'' کہا جاتا ہے۔اس میں وہی لوگ داخل ہوں گے جو بچوں کو خوش کرتے ہیں''۔

(الجامع صغیر الحدیث 2321 صفحہ 140)

حدیث نمبر ۸۵: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ خاتم المرسلین، رحمۃ للعلمین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، سراج السالکین، محبوب رب العلمین، جناب صادق وامین صلی اللہ علیہ وسلم دن کے کسی پہر نکلے نہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ فرمایا اور نہ میں نے کچھ عرض کی حتیٰ کہ بنی قینقاع کے بازار میں پہنچے (وہاں سے واپس ہوئے) اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے صحن (Couriyard) میں بیٹھ گئے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ (جو ابھی چھوٹے تھے) کے بارے میں دریافت فرمایا۔سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں تھوڑی دیر روکے رکھا، میں نے سمجھا شاید انہیں ہار پہنا رہی ہیں یا نہلا رہی ہیں اتنے میں وہ (یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ) دوڑتے ہوئے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں گلے لگا لیا چوما اور کہا: ''اے اللہ عزوجل! اس سے محبت کر اور اُس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے''۔

(صحیح البخاری کتاب البیوع باب ماذکر فی الاسواق الحدیث 2122 جلد 2 صفحہ 25)

حدیث نمبر ۸۶: حضرت سیدنا ابو بریدہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی مکرم نور مجسم رسول اکرم شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اتنے میں حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما دونوں سرخ رنگ کی (دھاریوں والی) قمیص پہنے ہوئے چلتے ہوئے آئے (چونکہ بچے تھے صحیح طریقے سے چل نہیں سکتے تھے اس لئے کبھی گرتے تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں دیکھا تو منبر اقدس سے اترے اور ان دونوں کو اٹھا کر اپنے سامنے بٹھا لیا''۔

(جامع الترمذی کتاب المناقب الی محمد بن علی بن ابی طالب الحدیث 3799 جلد 5 صفحہ 429)

حدیث نمبر ۸۷: حضرت سیدنا ابو عثمان رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک ران پر مجھے اور ایک ران پر امام حسن رضی اللہ عنہ کو بٹھاتے اور دونوں کو اپنے ساتھ چمٹا لیتے اور دعا کرتے: ''اے اللہ عزوجل! ان دونوں پر رحم فرما کیونکہ میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں''۔

(صحیح البخاری کتاب الادب باب وضع الصبی علی الفخذ الحدیث 6003 جلد 4 صفحہ 101)

marfat.com

شیر خوار بچے کے رونے کے چند اسباب اور چپ کرانے کے طریقے

بچوں کا رونا کوئی نئی بات نہیں لیکن جب شیر خوار بچہ مسلسل رونے لگے اور چپ ہونے کا نام نہ لے تو ہمیں اسے نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ شیر خوار بچوں کے رونے کے چند اسباب اور ان کا حل ملاحظہ ہو.....

1- بھوک:

اکثر بچوں کو دو سے تین گھنٹوں کے اندر بھوک لگنے لگتی ہے ایسی صورت میں اگر بچے کو دودھ دے دیا جائے تو وہ سکون سے سو جاتے ہیں۔

2- پیاس:

موسم گرما میں اور بخار کی صورت میں جسم سے زیادہ پسینہ خارج ہوتا ہے، اس کی وجہ سے بچوں کو بار بار پیاس لگتی ہے، پانی نہ ملے تو وہ رونے لگتے ہیں، تھوڑا سا پانی دیا جائے تو فوراً چپ ہو جاتے ہیں اور انہیں قرار آ جاتا ہے۔

3- کپڑے گیلے ہونا:

بچے کا پاجامہ (Napkin) (یعنی شیر خوار بچوں کی پیشاب گاہ پر رکھا جانے والا رومال یا تولئے کا ٹکڑا) پیشاب سے تر ہو جائے تو بچوں کو الجھن ہونے لگتی ہے اور فوراً رونے لگتے ہیں Napkin تبدیل کر دیا جائے تو فوراً چپ ہو جاتے ہیں، بعض مائیں اپنی سہولت کی خاطر صبح سے شام تک Pamper باندھے رکھتی ہیں۔ کچھ مائیں تو اس انداز سے باندھتی ہیں کہ بچے کی ٹانگوں میں سوزش ہو جاتی ہے۔

4- پیٹ کی خرابی:

بچے پیٹ میں اینٹھن (یعنی مروڑ) کی وجہ سے بھی روتے ہیں اگر بچہ ٹانگیں (Legs) سکیڑ کر اچانک رونا شروع کر دے تو تھوڑی دیر بعد گیس خارج ہونے پر چپ ہو جائے گا۔ کچھ عرصہ بعد پھر ایسا ہی کرے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ بچہ پیٹ کی تکلیف

marfat.com

میں مبتلا ہے۔ دودھ پلانے کے بعد بچے کو سینے سے لگا کر ڈکاریں دلا دی جائیں تو بچے عموماً اس تکلیف میں مبتلا نہیں ہوتے اگر بچہ اس تکلیف کی وجہ سے رو رہا ہو تو ڈکار دلانے پر فوراً چپ ہو جاتا ہے، اگر پھر بھی چپ نہ ہو اور مسلسل روتا رہے تو اپنے معالج سے ضرور رجوع کریں۔

5- بوریت:

بچہ کمرے میں تنہا سو رہا ہو اور اچانک اس کی آنکھ کھل جائے اور آس پاس کوئی نظر نہ آئے تو بیزار ہو کر رونے لگتا ہے۔ بچے تنہائی سے بہت جلد اکتا جاتے ہیں ایسی صورت میں بچے کو گود میں لے کر بہلانے سے بچہ فوراً چپ ہو جاتا ہے۔

6- دانت نکلنا:

دانت نکل رہے ہوں تو بچہ اس کی وجہ سے بھی روتا ہے لیکن عموماً ایسا نہیں ہوتا۔ اگر بچہ مسلسل رو رہا ہو تو اس کا کوئی اور سبب ہوگا جسے آپ کا معالج بہتر طور پر سمجھ سکتا ہے۔

7- نیند پوری نہ ہونا:

بچے کی نیند پوری نہ ہو تب بھی وہ رونے لگتا ہے اگر آپ دیکھیں کہ بچے کئی دنوں سے سونے کا موقع نہیں مل سکا اور اس کے سونے کا وقت گزر گیا ہے تو اسے فوراً لٹا کر سلانے کی کوشش کریں۔ بچہ فوراً سو جائے تو سمجھیں اسی وجہ سے رو رہا تھا۔

8- کان میں درد:

اکثر بچے تو اس وقت روتے ہیں جب انہیں کوئی تکلیف ہوتی ہے مثلاً بخار ہو، نزلہ ہو، کان میں درد ہو، آخری صورت میں بچہ بار بار اپنے متاثرہ کانوں کو ہاتھ لگاتا ہے۔ ایسی صورت میں بھی اپنے معالج سے رجوع کریں۔

اگر بچہ کسی صورت سے چپ نہ ہو نہ دودھ پلانے پر، نہ ڈکار دلانے پر، نہ تھپکنے پر، نہ گود میں لینے پر تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ بچے کو کہیں نہ کہیں کوئی تکلیف ضرور ہے جس کی وجہ سے بچہ بے چین ہے۔ ایسی صورت میں گھٹی پلانے، گرائپ واٹر پلانے، پیٹ

marfat.com

پر ہینگ ملنے، سینے پر بام ملنے، یا جھنجھلا کر بچے کو تھپڑ مارنے اور بعد میں خود رونے بیٹھ جانے سے بہتر ہے کہ بچے کو فوراً معالج کو دکھائیں۔ اگر بچہ دودھ پینا چھوڑ دے، چہرے سے بیمار لگ رہا ہو، بخار ہو، دست آرہے ہوں، بچہ بے کل ہو، بے قرار ہو، مسلسل رو رہا ہو تو ذرا بھی دیر نہ کریں، جلد از جلد اپنے معالج کو دکھائیں یا پھر کسی ماہر اطفال سے رجوع کریں۔

جگر کا کینسر ٹھیک ہو گیا:

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنی مایہ ناز تالیف فیضانِ سنت (جلد اول) میں لکھتے ہیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے اور خوب خوب رحمتیں اور برکتیں لوٹئے۔ آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے ایک ایمان افروز خوشگوار مدنی بہار آپ کے گوش گزار ہے۔ چُنانچہ گلستانِ مصطفیٰ (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے، میں نے ایک ایسے اسلامی بھائی کو تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ہونے والے بین الاقوامی تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی جن کی بیٹی کو جگر کا کینسر تھا۔ وہ دُعائے شفا کا جذبہ لئے سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہو گئے۔ ان کا کہنا ہے میں نے اجتماع پاک میں خوب دعا کی الحمد للہ عزوجل واپسی کے بعد جب اپنی بیٹی کا چیک اپ کروایا تو ڈاکٹر حیران رہ گئے کیوں کہ اُس کے جگر کا کینسر ختم ہو چکا تھا۔ ڈاکٹروں کی پوری ٹیم حیرت زدہ تھی کہ آخر کینسر گیا کہاں! جبکہ حالت اس قدر خراب تھی کہ اجتماع پاک میں جانے سے پہلے اُس لڑکی کے جگر سے روزانہ کم از کم ایک سرنج بھر کر مَواد نکالا جاتا تھا۔ الحمد للہ اجتماعِ پاک (ملتان) میں شرکت کی برکت سے اب اُس لڑکی کے جگر میں کینسر کا نام ونشان تک نہ رہا تھا، الحمد للہ عزوجل تادم بیان وہ لڑکی اب نہ صرف روبہ صحت ہے بلکہ اُس کی شادی بھی ہو چکی ہے۔

marfat.com

اگر دردِ سر ہو، کہ یا کینسر ہو
دلائے گا تمکو شفا مدنی ماحول
شفائیں ملیں گی، بلائیں ٹلیں گی
یقیناً ہے برکت بھرا مدنی ماحول

مدنی منّی کا علاج ہوگیا:

پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت (Training) کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کیجئے اور دونوں جہاں کی برکتیں حاصل کیجئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے مدنی قافلے کی ایک بہار گزارش کرتا ہوں چنانچہ رنچھوڑ لائن (باب المدینۃ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ ایک بار عاشقانِ رسول کے تین دن کے مدنی قافلے میں تقریباً 26 سالہ ایک اسلامی بھائی بھی شریکِ سفر تھے، وہ دُعاء میں بہت زیادہ گریہ وزاری کرتے تھے۔ استفسار پر بتایا کہ میری ایک ہی مدنی مُنّی ہے اور اُس کے چہرے پر داڑھی کے بال اُگنے شروع ہوگئے ہیں؟ اِس کی وجہ سے مجھے سخت تشویش ہے، ایکسرے اور ٹیسٹ وغیرہ سے سبب سامنے نہیں آرہا اور کوئی بھی علاج کارگر نہیں ہو پا رہا۔ ان کی درخواست پر شُرکائے مَدنی قافلہ نے ان کی مدنی مُنی کیلئے دعا کی۔ سفر مکمل ہو جانے کے بعد جب دوسرے دن اُس دُکھیارے اسلامی بھائی سے ملاقات ہوئی تو اُنہوں نے مُسرت سے جھومتے ہوئے یہ خوشخبری سنائی کہ بچی کی امی نے بتایا کہ آپ کے مدنی قافلے میں سفر پر روانہ ہونے کے دوسرے ہی دن الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ حیرت انگیز طور پر مدنی منی کے چہرے سے بال ایسے غائب ہوئے جیسے کبھی تھے ہی نہیں!

کوئی سا بھی ہو مرض، آؤ اللہ سے عرض
مل کے سارے کریں، قافلے میں چلو
غم سے روتے ہوئے، جان کھوتے ہوئے
مرحبا! ہنس پڑیں!، قافلے میں چلو

marfat.com

دودھ پیتے بچوں کیلئے 16 مَدنی پھول

1- بچہ یا بچی کے پیدا ہونے کے فوراً بعد یا بڑ سات بار (اول آخر ایک بار درود شریف) پڑھ کر اگر بچے کو دم کر دیا جائے تو ان شاء اللہ ﷻ بالغ ہونے تک آفتوں سے حفاظت میں رہے گا۔

2- پیدائش کے بعد بچے کو پہلے نمک ملے ہوئے نیم گرم پانی سے نہلایئے پھر سادہ پانی سے غسل دیجئے تو ان شاء اللہ ﷻ بچہ پھوڑے پھنسی کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔

3- نمک ملے ہوئے پانی سے بچوں کو کچھ دنوں تک نہلاتے رہئے کہ یہ بچوں کی تندرستی کیلئے بے حد مفید ہے۔ اور نیز

4- نہلانے کے بعد بدن میں سرسوں کے تیل کی مالش بچوں کی صحت کیلئے اکسیر ہے۔

5- بچوں کو دودھ پلانے سے پہلے روزانہ دو تین مرتبہ ایک اُنگلی شہد چٹا دینا کافی فائدہ مند ہے۔

6- خواہ جھولے میں جھلائیں یا بچھونے پر سُلائیں یا گود میں کھلائیں ہر حال میں بچوں کا سر اُونچا رکھئے سر نیچا اور پاؤں اُونچے نہ ہونے دیجئے کہ نقصان دہ ہے۔

7- ولادت کے بعد بہت تیز روشنی والی جگہ میں رکھنے سے بچے کی نگاہ کمزور ہو جاتی ہے۔

8- جب بچے کے مسوڑھے سخت ہو جائیں

9- روزانہ ایک دو مرتبہ مسوڑھوں پر شہد ملا کریں اور بچے کے سر اور گردن پر تیل کی مالش کرنا مفید ہے۔

10- جب دودھ چھڑوانے کا وقت آئے اور بچہ کھانے لگے تو خبردار! خبردار! اس کو کوئی سخت چیز نہ چبانے دیجئے، بہت ہی نرم اور جلد ہضم ہونے والی غذائیں کھلایئے۔

11- گائے یا بکری کا دودھ بھی پلاتے رہئے۔

12- حسب حیثیت بچوں کو اس عمر میں اچھی خوراک دیجئے کہ اس عمر میں جو کچھ طاقت بدن میں آجائے گی وہ اگر بچہ زندہ رہا تو ان شاء اللہ ﷻ تمام عمر کام آئے گی۔

13- بچوں کو بار بار غذا نہیں دینی چاہئے۔ جب تک ایک غذا ہضم نہ ہو جائے دوسری

marfat.com

غذا ہرگز مت دیجئے۔

14- ٹافیاں، مٹھائی اور کھٹائی کی عادت سے بچانا بہت بہت بہت ضروری ہے کہ یہ چیزیں بچوں کی صحت کیلئے بہت ہی نقصان دہ ہیں۔

15- بچوں کو سوکھے میوے اور تازہ پھل کھلانا بہت ہی اچھا ہے۔

16- ختنہ جتنی چھوٹی عمر میں ہو جائے بہتر ہے تکلیف بھی کم ہوتی اور زخم بھی جلدی بھر جاتا ہے۔ (فیضان سنت باب فیضان رمضان احکام روزہ جلد 1 صفحہ 993)

بچے کو لوری دینا

بچے کو سلانے یا بہلانے کیلئے لوری دینے کا رواج عام ہے لیکن لوری دیتے وقت خیال رکھا جائے کہ یہ بے معانی کلمات پر مشتمل نہ ہو اور نہ ہی اس میں کوئی غیر شرعی کلمہ ہو بلکہ بہتر یہ ہے کہ حمد یا نعت یا اولیائے کرام کی منقبت بچے کو سنائی جائے تو ثواب بھی ملے گا اور بچے کو نیند بھی آجائے گی۔ لیکن اس کیلئے ضروری ہے کہ کسی محتاط عالم کا ہی کلام پڑھا جائے مثلاً امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (حدائق بخشش) مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ وغیرہ۔

مسئلہ: بچوں کو سُلانے یا رونے سے باز رکھنے کیلئے افیون دینا حرام ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 24 صفحہ 198)

بچوں پر خرچ کیجئے

اپنے بچوں اور دیگر اہلِ خانہ پر دل کھول کر خرچ کیجئے اور بشاراتِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق دار بنئے۔ چنانچہ

حدیث نمبر ۸۸: حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام

marfat.com

نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص (ناجائز اور مشتبہ چیز سے) بچنے کیلئے خود پر خرچ کرے گا تو یہ صدقہ ہے اور جو کچھ اپنی بیوی، اولاد اور گھر والوں پر خرچ کرے گا صدقہ ہے۔

(مجمع الزوائد کتاب الزکوۃ باب فی نفقۃ الرجل الحدیث 4660 جلد 3 صفحہ 302)

حدیث نمبر ۸۹: حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرار قلب و سینہ، صاحب معطر پسینہ، باعثِ نزول سکینہ فیض گنجینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سب سے پہلے جو چیز انسان کے ترازوئے اعمال میں رکھی جائے گی وہ انسان کا وہ خرچ ہوگا جو اس نے اپنے گھر والوں پر کیا ہوگا''۔ (المعجم الاوسط الحدیث 6135 جلد 4 صفحہ 328)

حدیث نمبر ۹۰: حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم نور مجسم، شاہ بنی آدم ﷺ نے انہیں ارشاد فرمایا: ''اللہ عزوجل کی رضا کیلئے تو جتنا بھی خرچ کرتا ہے تجھے اس کا اجر دیا جائے گا حتی کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو اس کا بھی اجر ملے گا''۔ (صحیح ابن حبان کتاب الجنائز باب رثی النبی ﷺ الحدیث 1295 جلد 1 صفحہ 438)

حدیث نمبر ۹۱: حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روز شمار دو عالم کے مالک و مختار حبیب پروردگار ﷺ نے فرمایا: ''خرچ کرنے کے اعتبار سے بہترین دینار وہ ہے جسے آدمی اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے اور اسی طرح وہ دینار (بھی بہتر ہے) جسے وہ راہ خدا عزوجل میں اپنے جانور پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار بھی جسے اپنے ساتھیوں پر راہ خدا عزوجل میں خرچ کر دیتا ہے''۔

(المسند للامام احمد بن حنبل حدیث ثوبان الحدیث 2443 جلد 8 صفحہ 323)

حدیث نمبر ۹۲: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ خاتم المرسلین، رحمۃ للعلمین شفیع المذنبین انیس الغریبین سراج السالکین محبوب رب العلمین جناب صادق و امین ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ایک دینار وہ ہے جسے تم اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے جسے تم غلام پر خرچ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے جسے تم مسکین پر صدقہ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے جسے تم اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتے ہو، ان میں سب

marfat.com

سے زیادہ اجراس دینار پر ملے گا جسے تم اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتے ہو۔

(صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب فضل النفقۃ علی العیال.....الخ الحدیث995 صفحہ499)

حدیث نمبر ۹۳: حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنوعذرہ کے ایک شخص نے ایک غلام کو مدبر کیا (یعنی یہ کہا کہ میرے مرنے کے بعدتو آزاد ہے) حضور پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے پوچھا: ''کیا تیرے پاس اس کے علاوہ بھی مال ہے؟'' اس نے عرض کی ''نہیں'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس غلامکو مجھ سے کون خریدے گا؟'' حضرت سیدنا نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو آٹھ سو درہم میں خرید لیا، اور وہ درہم لا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کر دیئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ درہم اس غلام کے مالک کو دیئے اور فرمایا: ''پہلے اپنی ذات پر خرچ کرو، پھر اگر بچے تو اپنے اہل وعیال پر خرچ کرو، پھر اگر اپنے اہل وعیال سے کچھ بچے تو قرابت داروں پر، اور اگر قرابت داروں سے بھی کچھ بچ جائے تو ادھر اُدھر، اپنے سامنے، دائیں اور بائیں''۔ (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب الابتداء فی النفقۃ بالنفس.....الخ الحدیث997 صفحہ499)

مسئلہ: آدمی پر کم از کم اتنا کمانا فرض ہے جو اس کیلئے اس کے اہل وعیال کے لئے، ادائیگی قرض کیلئے اور انہیں کفایت کر سکے جن کا نفقہ اس کے ذمے واجب ہے۔ ماں باپ محتاج وتنگ دست ہوں تو انہیں بقدرِ کفایت کما کر دینا فرض ہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ کتاب الکراہیۃ باب الخامس عشر فی الکسب جلد5 صفحہ348)

بچوں کو رزقِ حلال کھلایئے

اپنے گھر والوں کو رزقِ حلال کھلانے کا التزام کیجئے کہ اس کی بڑی برکتیں اور فضائل ہیں، چنانچہ

حدیث نمبر ۹۴: حضرت سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کی چستی دیکھ کر عرض کی: ''یارسول اللہ! کاش یہ شخص جہاد میں شریک ہوتا''، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر یہ اپنے چھوٹے بچوں کی ضرورت

marfat.com

پوری کرنے کیلئے نکلا ہے تو بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے اور اگر اپنے آپ کو (ناجائز وشبہ والی چیز سے) بچانے کے نکلا ہے تو بھی اللہ ﷻ کی راہ میں ہے اور اگر یہ ریاکاری اور تفاخر کیلئے نکلا ہے تو پھر یہ شیطان کی راہ میں ہے"۔

(المعجم الکبیر الحدیث 282 جلد 19 صفحہ 129)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں: "جو شخص لگاتار حلال کی روزی کماتا اور حرام کے لقمہ کی آمیزش نہیں ہونے دیتا، اللہ ﷻ اس کے دل کو اپنے نور سے روشن کر دیتا ہے اور حکمت کے چشمے اس کے دل سے جاری ہو جاتے ہیں"۔

(کیمیائے سعادت باب اول فضیلت طلب حلال جلد 1 صفحہ 344)

حدیث نمبر ۹۵: حضور اکرم نور مجسم شاہِ نبی آدم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اس کیلئے حلال کمائی کرتا ہے کہ سوال کرنے سے بچے، اہل وعیال کیلئے کچھ حاصل کرے اور پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرے تو وہ قیامت میں اس طرح آئے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا"۔ (شعب الایمان باب فی الزہد وقصر الامل الحدیث 10375 جلد 7 صفحہ 298)

تکمیلِ ضروریات اور آسائشوں کے حصول کیلئے ہرگز ہرگز حرام کمائی کے جال میں نہ پھنسیں کہ یہ آپ کے اور آپ کے گھر والوں کیلئے دنیا وآخرت میں عظیم خسارے کا باعث ہے جیسا کہ

حدیث نمبر ۹۶: حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرار قلب وسینہ صاحب معطر پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیض گنجینہ ﷺ نے فرمایا: "وہ گوشت ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوگا جو حرام میں پلا بڑھا ہے"۔

(سنن الدارمی کتاب الرقاق باب فی اکل السحت الحدیث 2776 جلد 2 صفحہ 409)

حدیث نمبر ۹۷: حضرت سیدنا عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم ﷺ نے فرمایا: "سود کا ایک درہم جو انسان (اس کا سود ہونا) جانتے ہوئے کھائے، چھتیس بار زنا کرنے سے سخت تر ہے"۔

(المسند للامام احمد بن حنبل حدیث عبداللہ بن حنظلہ الحدیث 22016 جلد 8 صفحہ 223)

marfat.com

تنگ دستی کی وجہ سے حرام کمانے والا:

حدیث نمبر۹۸: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم، نور مجسم رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ دین دار کو اپنا دین بچانے کیلئے ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ اور ایک غار سے دوسری غار کی طرف بھاگنا پڑے گا تو جب ایسا زمانہ آجائے تو روزی اللہ عزوجل کی ناراضگی ہی سے حاصل کی جائے گی پھر اس زمانہ میں آدمی اپنے بیوی بچوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگا، اگر اس کے بیوی بچے نہ ہوں تو وہ اپنے والدین کے ہاتھوں ہلاک ہوگا اگر اس کے والدین نہ ہوئے تو وہ رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگا''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیسے؟'' فرمایا: ''وہ اسے اس کی تنگ دستی پر عار دلائیں گے تو وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والے کاموں میں مصروف کر دے گا''۔

(الزہد الکبیر الحدیث 479 صفحہ 183)

احتیاطِ نبوی:

حدیث نمبر۹۹: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے (جبکہ ابھی بچے ہی تھے) ایک مرتبہ صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں رکھ لی جب حضور اکرم، نور مجسم، شاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فوراً فرمایا: کخ کخ یعنی اس کو منہ سے نکال کر پھینک دو، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم یعنی بنو ہاشم صدقے کا مال نہیں کھاتے''۔

(صحیح المسلم کتاب الزکوٰۃ باب تحریم الزکوٰۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .....الخ الحدیث 1069 صفحہ 501)

بچوں کو نیا پھل کھلایئے

حدیث نمبر۱۰۰: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہلا پھل پیش کیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ''یا الٰہی عزوجل! ہمارے مدینہ، ہمارے پھلوں اور ہمارے مد اور صاع میں برکت در برکت عطا فرما''۔ پھر وہ پھل

marfat.com

وہاں موجود بچوں میں سے سب سے چھوٹے بچے کو دے دیتے"۔
(صحیح المسلم کتاب الحج باب فضل المدینۃ ودعاء النبی ﷺ فیہا بالبرکۃ الحدیث 1373 صفحہ 713)

جب کوئی نیا پھل آئے تو اپنے بچوں کو کھلایئے کہ نئے کو نیا مناسب ہے۔ پھل وغیرہ بانٹنے میں پہلے بیٹیوں کو دیجئے کہ ان کا دل بہت تھوڑا ہوتا ہے۔

حدیث نمبر ۱۰۱: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم ﷺ نے فرمایا: "جو بازار سے اپنے بچوں کیلئے کوئی نئی چیز لائے تو وہ ان پر صدقہ کرنے والے کی طرح ہے اور اسے چاہئے کہ بیٹیوں سے ابتداء کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ بیٹیوں پر رحم فرماتا ہے اور جو شخص اپنی بیٹیوں پر رحمت وشفقت کرے وہ خوفِ خدا عزوجل میں رونے والے کی مثل ہے اور جو اپنی بیٹیوں کو خوش کرے اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت اسے خوش کرے گا"۔ (فردوس الاخبار باب المیم الحدیث 5830 جلد 2 صفحہ 263)

بچے کی صحت کا خیال رکھئے

والدین کو چاہئے کہ بچوں کی اچھی صحت کیلئے ضروری لوازمات مثلاً اچھی غذا، صاف ستھرے گھر اور موسم کے مطابق آرام دہ لباس کا خیال رکھیں۔ ان کے استعمال کی اشیاء کو جراثیم سے بچا کر رکھیں۔ انہیں حفاظتی ٹیکے لگوائیں۔ اگر وہ بیمار پڑ جائیں تو کسی ماہر طبیب کی خدمت حاصل کریں۔ حصول شفاء کیلئے اللہ عزوجل کے پیاروں کی بارگاہ میں بھی حاضر ہونا چاہئے۔ جیسا کہ

حدیث نمبر ۱۰۲: حضرت سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری خالہ مجھے رسولِ اکرم ﷺ کی خدمت بابرکت میں لے گئیں اور عرض کی: "یا رسول اللہ ﷺ! میرا بھانجا بیمار ہے"۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے دعائے برکت فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے وضو فرمایا تو میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پیا۔ (صحیح المسلم کتاب الفضائل باب اثبات خاتم النبوۃ الحدیث 2345 صفحہ 1277)

پیارے اسلامی بھائیو! اگر کبھی آپ کی اولاد یا گھر کا کوئی اور فرد بیمار ہو جائے تو طبی علاج کے ساتھ ساتھ راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے مدنی قافلوں میں

marfat.com

شامل ہوکر اس کی صحت یابی کی دعا بھی کیجئے۔ الحمدللہ عزوجل! راہِ خدا عزوجل میں عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کی برکت سے شفایابی کے کئی واقعات ہیں۔ دو بہاریں ملاحظہ ہوں۔

بینائی واپس آ گئی:

شیخ طریقت، امیر اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے پاس ایک صاحب اپنے منے کو گود میں اٹھا کر دم کروانے کیلئے لائے اور بتایا کہ بچی کی بینائی چلی گئی ہے۔ امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ نے دم کرنے کے بعد مشورہ دیا کہ آپ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے میں سفر کریں اور سفر پر جا کر دعا کریں، ان شاء اللہ عزوجل کرم ہوگا۔ کچھ عرصے بعد وہ صاحب پھر اپنے منے کو لے کر فیضانِ مدینہ تشریف لائے اور بتایا کہ میں نے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلے میں سفر کیا اور سفر پر جا کر دعا مانگی تھی، الحمدللہ عزوجل! میرے منے کی آنکھوں کی روشنی واپس آ چکی ہے۔

انہیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں
کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار آنکھوں میں

(دعوتِ اسلامی کی بہاریں قسط اول صفحہ 3)

علاج ہوگیا:

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ہمارے پڑوسی کا بچہ کسی مُوذی مرض میں مبتلا ہوگیا۔ ڈاکٹروں نے بتایا کہ اس کا علاج پاکستان میں نہیں ہوسکتا اگر اس کی زندگی چاہتے ہو تو اسے بیرونِ ملک لے جاؤ۔ وہ بے چارہ غریب شخص بیرونِ ملک علاج کروانے کیلئے لاکھوں روپے کہاں سے لاتا۔ الغرض وہ اپنے لختِ جگر کی زندگی سے ناامید ہوگیا۔ باب المدینہ (کراچی) میں ہونے والا تین روزہ سنتوں بھرا اجتماع قریب تھا۔ میں نے اسے اجتماع میں شرکت کر کے دعا کرنے کی ترغیب دلائی۔ چنانچہ وہ اپنے بیمار بچے کو بھی اجتماع میں لے گیا اور گڑگڑا کر دعا مانگی۔ الحمدللہ عزوجل بچہ بالکل تندرست ہوگیا، جب ڈاکٹروں نے بچہ کا دوبارہ طبی معائنہ کیا تو حیران رہ گئے۔ (دعوتِ اسلامی کی بہاریں حصہ اول صفحہ 15)

marfat.com

زبان کھلنے کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام سکھایئے

جب بچہ ذرا ہوشیار ہو جائے اور زبان کھولنے لگے تو سب سے پہلے اس کے خالق و مالک اور رازِق کا اسمِ ذات ''اللہ'' سکھانا چاہئے اور اس بات کا التزام بھی کیا جائے کہ اس کی پاک وصاف زبان سے سب سے پہلے کلمہ طیبہ ہی جاری ہو۔

حدیث نمبر ۱۰۳: حضرت سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اپنے بچوں کی زبان سے سب سے پہلے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہلواؤ''۔ (شعب الایمان باب فی حقوق الاولاد الحدیث 8649 جلد 6 صفحہ 397)

شیخ طریقت، امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی نواسی کیلئے سب گھر والوں کو کہہ رکھا تھا کہ اس کے سامنے ''اللہ اللہ کا ذکر کرتے رہیں تا کہ اس کی زبان سے پہلا لفظ ''اللہ'' نکلے اور جب وہ آپ دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں لائی جاتی تو آپ خود بھی اس کے سامنے ذکر اللہ کرتے۔ چنانچہ جب ان کی نواسی نے بولنا شروع کیا تو پہلا لفظ ''اللہ'' ہی بولا۔

تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے مرحوم رکن الحاج الحافظ المفتی محمد فاروق العطاری المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی مدنی منی ان کی وفات کے وقت گیارہ ماہ کی تھی۔ جب مدنی منی سے گھر کا کوئی فرد کہتا کہ بولو بیٹی ''پاپا'' تو فرماتے: ''اس کو یوں نہ سکھایئے بلکہ اس کے سامنے ''اللہ، اللہ'' کہتے رہیں۔

(مفتی دعوتِ اسلامی صفحہ 43)

بچے جب بولنا شروع کریں تو اس سے گفتگو کے دوران صاف اور آسان، چھوٹے چھوٹے فقروں میں بات کریں۔ بچے شروع شروع میں تتلا کر بولتے ہیں لیکن آپ ایسا نہ کریں کیونکہ ایسی صورت میں وہ اسی انداز کو اچھا سمجھنا شروع کریں گے اور ان کی یہ عادت بڑے ہو کر بھی باقی رہتی ہے۔

marfat.com

باپ کا نام اور گھر کا پتہ یاد کرایئے

جونہی بچہ گھر سے باہر نکلنے کے قابل ہو جائے تو اسے اس کے والد اور دادا اور چچا وغیرہ کا نام گلی یا محلے کا نام یاد کروا دیجئے تا کہ خدانخواستہ گم ہو جانے کی صورت میں اسے آسانی سے گھر پہنچایا جا سکے۔ اگر آپ اس کام میں سستی کریں گے تو ہو سکتا ہے بچہ گم ہونے کی صورت میں جلدی نہ مل سکے کیونکہ جو شخص بھی اسے گھر پہنچانا چاہے گا وہ اس سے اس کا نام و پتہ پوچھے گا اور جواب میں بچہ اگر یہ کہے گا کہ میں اپنے باپ کا بیٹا ہوں، اور اپنے گھر میں رہتا ہوں تو اس کے گھر بار کا کچھ پتا نہ چل سکے گا۔

ضروری عقائد سکھایئے!

والدین کو چاہئے کہ جب ان کی اولاد سن شعور کو پہنچ جائے تو اسے اللہ تعالیٰ، فرشتوں، آسمانی کتابوں، انبیاء کرام علیہم السلام، قیامت اور جنت و دوزخ کے بارے میں بتدریج عقائد سکھائیں۔ بچے کو بتائیں کہ

ہمیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے، وہی ہمیں رزق (Livelihood) عطا فرماتا ہے، اسی نے زندگی دی ہے وہی موت دے گا، ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں، وہ جسم، جگہ اور مکان سے پاک ہے (بعض ماں باپ اللہ تعالیٰ کا نام لینے پر اپنے بچے کو آسمان کی طرف انگلی اٹھانا سکھاتے ہیں، ایسا نہ کیا جائے) وہ کسی کا محتاج نہیں ساری کائنات اس کی محتاج ہے، وہ اولاد سے پاک ہے، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، جو کچھ ہو چکا ہے، جو ہو رہا ہے یا ہوگا وہ سب جانتا ہے.....

فرشتے اس کی نوری مخلوق ہیں جو اس کے حکم سے مختلف کام سرانجام دیتے ہیں مثلاً بارش برسانا، ہوا چلانا، کسی کی روح نکالنا وغیرہا.....

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کیلئے بہت سے صحیفے اور کتابیں نازل فرمائیں جن میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں۔

1- تورات (یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی)

marfat.com

2- زبور (یہ حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی)
3- انجیل (یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی)
4- قرآن کریم (یہ ہمارے نبی محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل ہوئی)

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی رہنمائی کیلئے اپنے انبیاء اور رسولوں کو بھیجا جن کی مکمل تعداد وہی جانتا ہے اور سب سے آخر میں ہمارے نبی محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ کو بھیجا۔ آپ ﷺ اللہ عزوجل کے آخری نبی ہیں، آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اعلیٰ شان عطا فرمائی ہے۔

قیامت سے مراد یہ ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ یہ آسمان وزمین سب تباہ ہو جائیں گے پھر مردے اپنی قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے اور میدانِ محشر میں اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور اپنے اعمال کا حساب دیں گے پھر جس کے عمل اچھے ہوں گے اسے جنت ملے گی اور جس کے اعمال برے ہوں گے اسے دوزخ میں جانا پڑے گا۔

بچے کے ذہن میں جنت کا شوق اور جہنم کا خوف بٹھایئے۔ اس سلسلے میں بچے کی سمجھ بوجھ کے مطابق انعاماتِ جنت اور عذاباتِ جہنم کی روایات سنایئے اور اسے بتایئے کہ اگر ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے محبوب، دانائے غیوب ﷺ کی اطاعت کریں گے تو ہمیں جنت ملے گی اور اگر اللہ عزوجل کی نافرمانی میں زندگی بسر کی تو جہنم کا عذاب ہمارا منتظر ہوگا۔ والعیاذ باللہ..... (ماخوذ از بہار شریعت حصہ اول)

حکایت: ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہر کے کنارے پر چل رہے تھے کہ آپ نے دیکھا کہ ایک بچہ کنارے پر بیٹھا وضو کر رہا ہے اور رو بھی رہا ہے۔ آپ نے پوچھا: ''اے منے! تم کیوں رو رہے ہو؟'' اس نے عرض کی: ''میں قرآن پاک کی تلاوت (Recite) کر رہا تھا، جب میں اس آیت پر پہنچا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ۔ (پ82 التحریم 6)

''اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے

marfat.com

ایندھن آدمی اور پتھر ہیں''۔

تو میں ڈر گیا کہ اللہ تعالیٰ کہیں مجھے جہنم میں نہ ڈال دے''۔آپ نے فرمایا:''منے!تم تو بہت چھوٹے ہو،تم جہنم میں نہیں جاؤ گے''۔وہ کہنے لگا:''بابا جان! آپ تو سمجھ دار ہیں،کیا آپ نہیں جانتے کہ جب لوگ اپنی ضرورت کیلئے آگ جلاتے ہیں تو پہلے چھوٹی لکریوں کو رکھتے ہیں پھر بڑی لکڑیاں آگ میں ڈالتے ہیں''۔

وہ بزرگ اس ننھے مدنی منے کے اس انداز (Behaviour) کو دیکھ کر بہت روئے اور فرمانے لگے:''یہ بچہ ہم سے کہیں زیادہ جہنم کی آگ سے ڈرتا ہے تو ہمارا حال کیا ہونا چاہئے''۔(درۃ الناصحین المجلس السابع والستون صفحہ 263)

بچے کے دل میں نبی کریم ﷺ کی محبت ڈالئے

والدین کو چاہئے کہ سرکارِ مدینہ،فیض گنجینہ،راحت قلب وسینہ ﷺ کی سیرت کے مختلف واقعات وقتاً فوقتاً بچے کو سناتے رہیں تا کہ اس کے دل میں عشقِ رسول ﷺ پروان چڑھتا چلا جائے۔

حدیث نمبر ۱۰۴: حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک،صاحب لولاک سیاح افلاک ﷺ نے ارشاد فرمایا:''تم میں کوئی اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والد،اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں''۔(صحیح البخاری کتاب الایمان باب حب الرسول من الایمان الحدیث 14 جلد 1 صفحہ 15)

اپنے بچے کو سرکارِ مدینہ،فیض گنجینہ راحت قلب وسینہ ﷺ کی ذاتِ والا تبار پر درود پاک پڑھنے کی عادت ڈالئے۔اس کیلئے خصوصی طور پر بچے کے سامنے رحمت عالم ﷺ کا ذکر انور ہونے پر محبت کے ساتھ درود شریف مثلاً ﷺ پڑھئے اور صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب (یعنی حبیب خدا ﷺ پر درود پڑھو) کہہ کر بچے کو بھی دُرود پڑھنے کی ترغیب دیجئے۔وقتاً فوقتاً بچے کو درود شریف پڑھنے کے فضائل بتاتے رہیں،چند روایات پیش خدمت ہیں۔

حدیث نمبر ۱۰۵: نور کے پیکر،تمام نبیوں کے سرور،دو جہاں کے تاجور،سلطان

marfat.com

بحر و بر، آمنہ کے پسر، حبیب پروردگار ﷺ کا فرمان عظمت نشان ہے: ''اللہ تعالیٰ کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مصافحہ کریں اور نبی (ﷺ) پر درود پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں''۔

(مسند ابی یعلی مسند انس بن مالک الحدیث 2951 جلد 3 صفحہ 95)

حدیث نمبر ۱۰۶: حضور پاک صاحب لولاک، سیاح افلاک ﷺ کا فرمان رحمت نشان ہے: ''مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے''۔ (الجامع الصغیر الحدیث 1406 صفحہ 87)

حدیث نمبر ۱۰۷: سید المبلغین، رحمۃ اللعلمین ﷺ کا فرمان جنت نشان ہے: ''بیشک اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اس کا اور اس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے۔ کہتا ہے: فُلاں بن فُلاں نے آپ پر اس وقت دُرود پاک پڑھا ہے''۔

(مجمع الزوائد کتاب الادعیۃ باب فی الصلوٰۃ علی النبی ﷺ فی الدعاء وغیرہ الحدیث 17291 جلد 10 صفحہ 251)

حدیث نمبر ۱۰۸: اللہ ﷻ کے محبوب، دانائے غیوب منزہ عن العیوب ﷺ کا فرمان عظمت نشان ہے: ''جو مجھ پر سو مرتبہ درود پاک پڑھے گا اللہ ﷻ اس کی سو حاجات پوری فرمائے گا، ان میں سے تیس دنیا کی ہیں اور ستر آخرت کی''۔

(کنز العمال کتاب الاذکار الباب السادس الحدیث 2229 جلد 1 صفحہ 255)

حدیث نمبر ۱۰۹: خاتم المرسلین رحمۃ للعلمین شفیع المذنبین انیس الغریبین، سراج السالکین، محبوب رب العلمین، جناب صادق و امین ﷺ کا فرمانِ رحمت نشان ہے: ''بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درودِ پاک پڑھے ہوں گے''۔

(جامع الترمذی کتاب الوتر باب ماجاء فی فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ الحدیث 484 جلد 2 صفحہ 27)

حدیث نمبر ۱۱۰: آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے

marfat.com

تاجور، محبوب رب اکبر ﷺ کا فرمان عظمت نشان ہے: ''مجھ پر درود شریف پڑھو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا''۔ (الدر المنثور جلد 6 صفحہ 654)

حدیث نمبر ۱۱۱: سرکارِ والا تبار، ہمِ بے کسوں کے مددگار، شفیع روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار ﷺ کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اس کی دہشتوں اور حساب و کتاب (Book Keeping) سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت درود شریف پڑھے ہوں گے''۔ (فردوس الاخبار الحدیث 8210 جلد 2 صفحہ 471)

حدیث نمبر ۱۱۲: نبی مکرم نور مجسم رسول اکرم شہنشاہ بنی آدم ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جس نے مجھ پر سو مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نفاقِ اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شہداء کے ساتھ رکھے گا''۔

(مجمع الزوائد کتاب الادعیۃ باب فی فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ ..... الخ الحدیث 17298 جلد 10 صفحہ 252)

حدیث نمبر ۱۱۳: شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحب معطر پسینہ، باعثِ نزول سکینہ، فیض گنجینہ ﷺ کا فرمان عظمت نشان ہے: ''جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار بار درود پاک پڑھے گا وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے''۔

(الترغیب والترہیب کتاب الذکر والدعاء الترغیب فی اکثار الصلوٰۃ علی النبی ﷺ الحدیث 22 جلد 2 صفحہ 328)

حدیث نمبر ۱۱۴: شہنشاہِ خوش خصال، سلطان شیریں مقال، پیکرِ حسن و جمال مخزن عظمت و کمال دافع رنج و ملال صاحب جود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال ﷺ کا فرمان عظمت نشان ہے: ''جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و محبت کی وجہ سے تین تین مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے''۔ (المعجم الکبیر الحدیث 928 جلد 2 صفحہ 361)

والدین کو چاہئے کہ جب بھی نبی کریم، رؤف رحیم ﷺ کا نام اقدس آئے تو اپنے

marfat.com

انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگالیں۔اس کا ثبوت اس روایت میں ہے کہ

حدیث نمبر ۱۱۵: حضرت سیدنا امام حسن المجتبیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جو شخص مؤذن کو اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہتے سنے اور یہ دعا پڑھے مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَ قُرَّۃَ عَیْنِیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمْ اور اپنے انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگائے تو نہ کبھی اندھا ہو اور نہ کبھی اس کی آنکھیں دُکھیں۔

(المقاصد الحسنۃ تحت الحدیث 1021 صفحہ 390)

سید المحبوبین صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نورِ ایمان وسرور جان ہے۔اس لئے والدین کو چاہئے کہ اپنے بچے میں سرکارِ مدینہ، فیضِ گنجینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت شریف پڑھنے اور سننے کا ذوق وشوق بیدار کریں۔

صحابہ کرام واہلِ بیت رضی اللہ عنہم کی محبت سکھایئے

اپنے اسلاف سے عقیدت ومحبت کا تعلق ایمان کی مضبوطی کا ذریعہ ہے۔اس لئے والدین کو چاہئے کہ اپنے بچوں کے دل میں صحابہ کرام واہل بیت رضی اللہ عنہم کی عقیدت پیدا کریں۔اس کیلئے بچوں کو ان نفوس قدسیہ کی سیرت کے نورانی واقعات سنایئے۔

حدیث نمبر ۱۱۶: حضرت سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر وبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میرے صحابہ کے بارے میں اللہ عزوجل سے ڈرو، میرے بعد انہیں نشانۂ اعتراض نہ بنانا، جس نے ان سے محبت رکھی تو اس نے میری محبت کے سبب ان سے محبت رکھی اور جس نے ان سے بغض رکھا تو اس نے مجھ سے بغض کے سبب ان سے بغض رکھا اور جس نے انہیں ازیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے ازیت دی اس نے اللہ تعالیٰ کو ازیت دی، قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی گرفت میں لے لے''۔

(سنن الترمذی کتاب المناقب باب فی من سب اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث 3888 جلد 5 صفحہ 463)

حدیث نمبر ۱۱۷: حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے کعبۃ اللہ شریف کا دروازہ پکڑے ہوئے فرمایا کہ میں نے سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے

marfat.com

سنا: ''خبردار! تم میں میرے اہل بیت کی مثال کشتی نوح علیہ السلام کی طرح ہے، جو اس میں سوار ہوا، وہ نجات پا گیا اور جو پیچھے رہا وہ ہلاک ہو گیا''۔

(المستدرک کتاب معرفۃ الصحابۃ رضی اللہ عنہم باب وعدنی ربی فی اہل بیتی.....الخ الحدیث 4774 جلد 4 صفحہ 132)

اولیاء کرام رحمہم اللہ کا ادب سکھایئے

اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کے ولیوں کا ادب سکھایئے اور ان کی پیروی کا ذہن بنایئے۔

اپنے مقبول بندوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَ لَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ○ (پ 11 یونس 62)

''سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم''۔ (کنز الایمان)

حدیث نمبر ۱۱۸: نبی مکرم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے: ''جو اللہ عزوجل کے کسی ولی سے دشمنی رکھے تحقیق اس نے اللہ عزوجل سے اعلانِ جنگ کر دیا''۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب من ترجی لہ السلامۃ من الفتن الحدیث 3989 جلد 4 صفحہ 350)

لیکن یاد رکھئے! کہ کوئی بھی ولی چاہے وہ کیسا ہی عظیم ہو، احکامِ شرعیہ کی پابندی سے آزاد نہیں ہو سکتا، چنانچہ داڑھی منڈانے، ایک مٹھی سے گھٹانے، گالیاں بکنے، گانے سننے، فلمیں ڈرامے دیکھنے، نامحرم عورتوں کا ہاتھ پکڑنے والا اور دیگر اعلانیہ گناہ کرنے والا شخص کبھی ولی نہیں ہو سکتا۔ بعض جاہل یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ شریعت ایک راستہ ہے اور راستہ کی حاجت ان کو ہوتی ہے جو مقصود تک نہ پہنچے ہوں، ہم تو پہنچ گئے۔ ایسوں کے بارے میں سید الطائفہ حضرت سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''بے شک وہ سچ کہتے ہیں، وہ پہنچ گئے مگر کہاں؟ جہنم میں''۔ (الوقت والجواہر مبحث السادس والعشرون الجزء الاول صفحہ 206)

اپنے بچے کو قرآن پڑھایئے

قرآن ایک نور ہے اگر بچوں کا دل و دماغ قرآن کی روشنی سے آراستہ کیا جائے تو ان شاء اللہ عزوجل اُن کا باطن بھی منور ہو جائے گا۔ معلمِ اعظم، شفیع معظم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے

marfat.com

اپنی اولاد کو تعلیمِ قرآن سے آراستہ کرنے والوں کو کئی بشارتیں عطا فرمائی ہیں۔ چنانچہ

حدیث نمبر ۱۱۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاکِ صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے دنیا میں اپنے بچے کو قرآن پڑھنا سکھایا، تو بروزِ قیامت جنت میں اس شخص کو ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی بناء پر اہلِ جنت جان لیں گے کہ اس شخص نے دنیا میں اپنے بیٹے کو تعلیم دلوائی تھی''۔

(المعجم الاوسط الحدیث 96 جلد 1 صفحہ 40)

حدیث نمبر ۱۲۰: دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، صاحبِ قرآن، محبوب رحمٰن عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: ''جو شخص اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآن کریم سکھائے اس کے سب اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں''۔ (المعجم الاوسط الحدیث 9635 جلد 1 صفحہ 524)

اگر بچے کا رجحان ہو تو اسے قرآن پاک بھی حفظ کروایئے اس کی فضیلت زیادہ ہے جیسا کہ

حدیث نمبر ۱۲۱: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنے بیٹے کو قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا سکھایا، اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جس نے اپنے بچے کو بغیر دیکھے پڑھنا سکھایا تو اللہ تعالیٰ اس باپ کو چودھویں رات کے چاند کی مانند اٹھائے گا اور اس کے بیٹے سے کہا جائے گا: پڑھ، پس جب بھی وہ ایک آیت پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے باپ کا ایک درجہ بلند فرما دے گا یہاں تک کہ وہ پورا قرآن ختم کرلے''۔

(المعجم الاوسط الحدیث 1935 جلد 1 صفحہ 524)

والدین کو چاہئے کہ اپنے بچے کو قرآن پاک پڑھانے کیلئے ایسے صحیح العقیدہ قاری صاحب کا انتخاب کریں جو بچے کو درست مخارج سے قرآن پاک پڑھائیں کیونکہ قرآن پاک اتنی تجوید سے پڑھنا فرض عین ہے کہ حرف دوسرے حرف سے صحیح ممتاز ہو۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 3 صفحہ 253)

اس کے ساتھ ساتھ وہ قاری صاحب بچے کی تربیت میں والدین کے معاون بھی بنیں۔

marfat.com

مدرسۃ المدینہ:

الحمد للہ عزوجل! تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے زیرِ انتظام اندرونِ و بیرونِ ملک حفظ و ناظرہ کے ہزاروں مدارس بنام ''مدرسۃ المدینہ'' قائم ہیں۔ جہاں بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی تربیت پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ صرف پاکستان میں تادمِ تحریر کم وبیش 42000 ہزار مدنی منے اور مدنی منیوں کو حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جارہی ہے۔ والدین کو چاہئے کہ اپنے بچے کی بہتر تربیت کیلئے اسے قریبی مدرسہ المدینہ میں داخل کروائیں۔

سات برس کی عمر سے نماز کی تاکید کیجئے

جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز پڑھنا سکھائیں اور اسے پانچوں وقت کی نماز ادا کروائیں تاکہ بچپن ہی سے ادائیگی نماز کی عادت پختہ ہو۔ بچے کو بالخصوص صبح سویرے اٹھنے اور وضو کر کے نماز پڑھنے کی عادت ڈالئے۔ مگر سردیوں میں بچے کو وضو کیلئے نیم گرم پانی مہیا کیجئے تاکہ وہ سرد پانی کی مشقت سے گھبرا کر وضو اور نماز سے جی نہ چرائے۔ بلکہ والد صاحب کو چاہئے کہ اسے مسجد میں اپنے ساتھ لے جائیں لیکن پہلے اسے مسجد کے آداب سے آگاہ کر دیں کہ مسجد میں شور نہیں مچانا، ادھر ادھر نہیں بھاگنا، نمازیوں کے آگے سے نہیں گزرنا وغیرہ۔ پھر اسے جماعت کی سب سے آخری صف میں دوسرے بچوں کے ساتھ کھڑا کریں۔ اس حکمتِ عملی کی بدولت بچے کا مسجد کے ساتھ روحانی رشتہ قائم ہو جائے گا، ان شاء اللہ عزوجل۔

حدیث نمبر ۱۲۲: شاہِ بنی آدم، نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بچوں کو سات سال کی عمر ہو جانے پر نماز سکھاؤ اور دس سال کے ہو جانے پر انہیں نماز کے معاملے پر مارو''۔

(سنن ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء متی یومر الصبی بالصلوٰۃ الحدیث 407 جلد 1 صفحہ 416)

نماز کے عادی:

جب محدثِ اعظم حضرت علامہ مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ بچپن (Childhood) میں

marfat.com

چلنے پھرنے کے قابل ہوئے تو اپنے والد ماجد کے ہمراہ مسجد میں نماز پڑھنے کیلئے جانا شروع کر دیا۔ (حیاتِ محدثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ صفحہ 30)

روزہ رکھوائیے

نماز کی طرح بچے کو روزہ رکھنے کا بھی عادی بنایا جائے۔ اسے روزے کی مشق اس طرح کروائی جائے کہ پہلے اسے چند گھنٹے بھوکا رہنے کا ذہن دیا جائے پھر بتدریج اس دورانیے کو بڑھایا جائے اور جب بچہ روزہ رکھنے کے قابل ہو جائے تو اسے روزہ رکھوایا جائے۔ لیکن اسے باور کروایا جائے کہ محض بھوک پیاس برداشت (Endurance) کرنے کا نام روزہ نہیں بلکہ روزے میں ہر بُرے کام سے بچنا چاہئے۔

روزہ کشائی:

اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مجدد دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن کی روزہ کشائی کی تقریب کا حال بیان کرتے ہوئے مولانا سید ایوب علی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ ''رمضان مبارک کا مقدس مہینہ ہے اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کے پہلے روزہ کشائی کی تقریب ہے کشانۂ اقدس میں جہاں افطار کا اور بہت قسم کا سامان ہے۔ ایک محفوظ کمرے میں فرینی کے پیالے جمانے کیلئے چُنے ہوئے تھے۔ آفتاب نصف النہار پر ہے ٹھیک شدت کی گرمی کا وقت ہے کہ حضور کے والدِ ماجد آپ کو اسی کمرے میں لے جاتے ہیں اور دروازہ کے پٹ بند کر کے ایک پیالہ اٹھا کر دیتے ہیں کہ ''اِسے کھالو''۔

آپ عرض کرتے ہیں: ''میرا تو روزہ ہے کیسے کھاؤں؟'' ارشاد ہوتا ہے: ''بچوں کا روزہ ایسا ہی ہوتا ہے، لو کھالو، میں نے دروازہ بند کر دیا ہے، کوئی دیکھنے والا بھی نہیں ہے''۔

آپ عرض کرتے ہیں: ''جس کے حکم سے روزہ رکھا ہے، وہ تو دیکھ رہا ہے''۔ یہ سنتے ہی حضور کے والدِ ماجد کی چشمانِ مبارک سے اشکوں کا تار بندھ گیا اور کمرہ کھول کر باہر لے آئے۔

(حیات اعلیٰ حضرت صفحہ 87 مکتبہ نبویہ لاہور)

marfat.com

دینی تعلیم دلوایئے

اپنی اولاد کو کامل مسلمان بنانے کیلئے زیورِ علم دین سے آراستہ کرنا بے حد ضروری ہے مگر آہ! آج دینی تعلیم کا رجحان نہ ہونے کے برابر ہے۔ اپنے ہونہار بچوں کو دنیاوی علوم و فنون تو خوب سکھائے جاتے ہیں مگر سنتیں سکھانے کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ اگر بچہ ذرا ذہین ہو تو اس کے والدین کے دل میں اسے ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر، کمپیوٹر پروگرامر بنانے کی خواہش انگڑائیاں لینے لگتی ہے اور اس خواہش کی تکمیل کیلئے اس کی دینی تربیت سے منہ موڑ کر مغربی تہذیب کے نمائندہ اداروں کے مخلوط ماحول میں تعلیم دلوانے میں کوئی عار محسوس نہیں کی جاتی بلکہ اسے ''اعلیٰ تعلیم'' کی خاطر کفار کے حوالے کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا۔ اور اگر بچہ کند ذہن ہے یا شرارتی ہے یا معذور (Disable) ہے تو جان چھڑانے کیلئے اسے کسی دارالعلوم یا جامعہ میں داخلہ دلا دیا جاتا ہے۔

بظاہر اس کی وجہ یہی نظر آتی ہے کہ والدین کی اکثریت کا نظریہ محض دنیاوی مال و جاہ ہوتی ہے، اُخروی مراتب کا حصول ان کے پیشِ نظر نہیں ہوتا۔ والدین کو چاہئے کہ پہلے اپنی اولاد کو ضروری دینی تعلیم دلوائیں اسے کم از کم نماز روزہ کے مسائل، دیگر فرائض و واجبات، حلال و حرام، خرید و فروخت، اجراہ (یعنی اجرت پر خدمت لینے یا دینے) حقوق العباد (Rights of Hunans) وغیرہ کے شرعی احکام سکھا دیئے جائیں۔

اس کے بعد چاہیں تو وہ دنیاوی تعلیم جس سے احکامِ شرعیہ کی خلاف ورزی لازم نہ آتی ہو، بھی دلائیں لیکن بہتر یہی ہے کہ اسے درسِ نظامی (یعنی عالم کورس) کروائیں تا کہ وہ عالم بننے کے بعد معاشرے میں لائقِ تقلید کردار کا مالک بنے اور دوسروں کو علم دین بھی سکھائے۔

بطورِ ترغیب علم دین سیکھنے کے چند فضائل ملاحظہ ہوں:

حدیث نمبر ۱۲۳: حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سرکارِ مدینہ فیض گنجینہ، راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جو علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور بے شک فرشتے

marfat.com

طالب العلم کے عمل سے خوش ہو کر اس کیلئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور بیشک زمین و آسمان میں رہنے والے حتیٰ کہ پانی کی مچھلیاں طالب علم کیلئے استغفار کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی دیگر ستاروں پر اور بے شک علماء وارثِ انبیاء علیہم السلام ہیں اور انبیاء علیہم السلام درہم و دینار کا وارث نہیں بناتے بلکہ یہ نفوسِ قدسیہ تو صرف علم کا وارث بناتے ہیں تو جس نے اسے حاصل کر لیا اس نے بڑا حصہ حاصل کر لیا''۔

(سنن ابن ماجہ کتاب السنۃ باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم الحدیث 223 جلد 1 صفحہ 145)

حدیث نمبر ۱۲۴: حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ پیارے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو بندہ علم کی جستجو میں جوتے یا موزے یا کپڑے پہنتا ہے، اپنے گھر کی چوکھٹ سے نکلتے ہی اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں''۔ (المعجم الاوسط باب الیم الحدیث 5722 جلد 4 صفحہ 204)

حدیث نمبر ۱۲۵: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ سرورِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مسجد میں دو مجلسوں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''یہ دونوں بھلائی پر ہیں مگر ایک مجلس دوسری سے بہتر ہے، ایک مجلس کے لوگ اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے ہیں، اس کی طرف راغب ہیں، اگر چاہے انہیں دے چاہے نہ دے۔ اور دوسری مجلس کے لوگ خود بھی فقہ اور علم سیکھ رہے ہیں اور نہ جاننے والوں کو سکھا بھی رہے ہیں، یہی افضل ہیں، میں معلم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں''۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہی میں تشریف فرما ہوئے۔

(سنن الدارمی المقدمۃ باب فی فضل العلم الحدیث 349 جلد 1 صفحہ 111)

استاذ کا انتخاب:

ان شفاف آئینوں میں تقویٰ و پرہیز گاری کی نقش نگاری کرنے اور شیطان کی کاریگری سے محفوظ رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ بچوں کی تعلیم کیلئے ایسا استاذ تلاش کیا جائے جو خوفِ خدا عزوجل اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پیکر ہو۔ مگر افسوس! کہ فی زمانہ یہ اہم انتخاب بھی دنیاوی تقاضوں اور سہولتوں کی بھینٹ چڑھا دیا جاتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ اسلامی دنیا میں جتنے بھی لعل و جواہر پیدا ہوئے ان کی تعلیم و تربیت خدا ترس اور شریف النفس علماء و اساتذہ

marfat.com

کے ہاتھوں ہوئی۔

حدیث نمبر ۱۲۶: حدیث میں ہے: ''بے شک یہ علم دین ہے تم میں سے ہر شخص دیکھ لے کہ وہ کس سے دین حاصل کر رہا ہے''۔

(کنز العمال کتاب العلم الباب الثالث فی آداب العلم الحدیث 29260 جلد 10 صفحہ 105)

جامعۃ المدینہ:

الحمدللہ عزوجل! دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام کثیر جامعات بنام ''جامعۃ المدینہ'' قائم ہیں۔ان کے ذریعے لاتعداد اسلامی بھائیوں کو (حسبِ ضرورت قیام وطعام کی سہولت کے ساتھ) درسِ نظامی (یعنی عالمِ کورس) اور اسلامی بہنوں کو ''عالمہ کورس'' کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ جامعات میں ایسا مدنی ماحول فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ یہاں سے پڑھنے والے علم وعمل کا پیکر بن کر نکلیں۔آپ بھی اپنی اولاد کو علم وعمل سکھانے کیلئے جامعۃ المدینہ میں تعلیم دلوایئے۔

شوقِ علم:

امامِ اہلسنت، مجدد دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی ہمشیرہ کا بیان ہے کہ ''اعلیٰ حضرت نے (بچپن میں) کبھی پڑھنے میں ضد نہیں کی، خود سے برابر پڑھنے کو تشریف لے جایا کرتے۔جمعہ کے دن بھی چاہا کہ پڑھنے جائیں مگر والد صاحب کے منع فرمانے سے رک گئے''۔(حیات اعلیٰ حضرت جلد 1 صفحہ 89)

اپنی اولاد کو آداب سکھایئے

حدیث نمبر ۱۲۷: حضرتِ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انسان کا اپنے بچے کو ادب سکھانا ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے''۔

(سنن الترمذی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی ادب الولد الحدیث 1958 جلد 3 صفحہ 382)

حدیث نمبر ۱۲۸: اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم کا

marfat.com

فرمان عالی شان ہے: ''کسی باپ نے اپنے بیٹے کو اچھا ادب سکھانے سے بڑھ کر کوئی عطیہ نہیں دیا''۔ (سنن الترمذی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی ادب الولد الحدیث 1959 جلد 3 صفحہ 383)

والدین کو چاہئے کہ اپنے بچے کو مختلف آداب سکھائیں، بغرضِ سہولت یہاں چند اُمور کا بیان کیا جارہا ہے۔

کھانے کے آداب:

کھانا اللہ تعالیٰ کی بہت لذیذ نعمت ہے۔ اگر سنتِ رسول ﷺ کے مطابق کھانا کھایا جائے تو ہمیں پیٹ بھرنے کے ساتھ ساتھ ثواب بھی حاصل ہوگا۔ اس لئے والدین کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو سنت کے مطابق کھانا کھانے کی عادت ڈالیں۔ اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ

1- ہر کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ پہنچوں تک دھولیں۔

حدیث نمبر ۱۲۹: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور سلطان بحر و بر ﷺ نے فرمایا: ''جو یہ پسند کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں برکت زیادہ کرے تو اسے چاہئے کہ جب کھانا حاضر کیا جائے تو وضو کرے اور جب اٹھایا جائے تب بھی وضو کرے''۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الاطعمہ باب الوضوء عند الطعام الحدیث 3260 جلد 4 صفحہ 9)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی لکھتے ہیں: اس (یعنی کھانے کے وضو) کے معنی ہیں ہاتھ و منہ کی صفائی کرنا کہ ہاتھ دھونا کلی کر لینا۔ (مرآۃ المناجیح جلد 6 صفحہ 32)

جب بھی کھانا کھائیں تو بیٹھ کر کھائیں کہ یہ سنت ہے۔ بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ الٹا پاؤں بچھا دیں اور سیدھا کھڑا رکھیں یا سرین پر بیٹھ جائیں اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھیں یا دو زانو بیٹھیں۔ (تینوں میں سے جس طرح بھی بیٹھیں گے سنت ادا ہو جائے گی)

(اشعۃ اللمعات کتاب الاطعمۃ فصل 1 جلد 3 صفحہ 518)

کھانے سے پہلے جوتے اتار لیں۔

حدیث نمبر ۱۳۰: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار

marfat.com

مدینہ، فیض گنجینہ، راحت قلب وسینہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کھانا کھانے بیٹھو تو جوتے اتار لو، اس میں تمہارے قدموں کیلئے راحت ہے''۔

(سنن الدارمی کتاب الاطعمۃ باب فی خلع النعال عند الاکل الحدیث 208 جلد 2 صفحہ 148)

4- کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لیں۔

حدیث نمبر ۱۳۱: حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاح افلاک ﷺ نے فرمایا: ''جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے اس کھانے کو شیطان اپنے لئے حلال سمجھتا ہے''۔

(صحیح مسلم کتاب الاشربۃ باب آداب الطعام.....الخ الحدیث 2017 صفحہ 1116)

حدیث نمبر ۱۳۲: حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہئے کہ پہلے بسم اللہ پڑھے۔ اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یہ کہے بِسْمِ اللهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ۔

(سنن ابی داؤد کتاب الاطعمہ باب التسمیۃ عند الطعام الحدیث 3767 جلد 3 صفحہ 487)

5- کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھ لی جائے تو اگر کھانے میں زہر (Poison) بھی ہوگا تو انشآء اللہ عزوجل اثر نہیں کرے گا، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَاءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یعنی اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اے ہمیشہ سے زندہ و قائم رہنے والے''۔ (فردوس الاخبار الحدیث 1955 جلد 1 صفحہ 274)

6- سیدھے ہاتھ سے کھائیں۔

حدیث نمبر ۱۳۳: حضور پاک، صاحب لولاک سیاح افلاک ﷺ کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو سیدھے ہاتھ سے کھائے اور جب پیئے تو سیدھے ہاتھ سے پیئے کہ شیطان الٹے ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے''۔

(صحیح مسلم کتاب الاشربۃ باب آداب الطعام والشرب الحدیث 2020 صفحہ 1117)

marfat.com

7- اپنے سامنے سے کھائیں۔

حدیث نمبر ۱۳٤: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر شخص برتن کی اسی جانب سے کھائے جو اس کے سامنے ہو''۔

(صحیح البخاری کتاب الاطعمۃ باب الاکل مما یلیہ الحدیث 5377 جلد 3 صفحہ 521)

حدیث نمبر ۱۳۵: حضرت سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز کھانا کھاتے ہوئے میرا ہاتھ پیالے میں ادھر اُدھر حرکت کر رہا تھا یعنی کبھی ایک طرف سے لقمہ اٹھایا کبھی دوسری طرف سے اور کبھی تیسری طرف سے لقمہ اٹھایا۔ جب اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس طرح کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ''اے لڑکے! بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے کھایا کرو اور اپنے سامنے سے کھایا کرو، چنانچہ اس کے بعد سے میرے کھانے کا طریقہ یہی ہو گیا''۔

(صحیح البخاری کتاب الاطعمۃ باب التسمیۃ علی الطعام والاکل بالیمین الحدیث 5376 جلد 3 صفحہ 521)

8- کھانے میں کسی قسم کی عیب نہ لگائیں مثلاً یہ نہ کہیں کہ مزیدار نہیں، کچا رہ گیا ہے، پھیکا رہ گیا کیونکہ کھانے میں عین نکالنا مکروہ و خلافِ سنت ہے اور اگر اس کی وجہ سے کھانا پکانے والے یا میزبان کی دل آزادی ہو جائے تو ممنوع ہے۔ بلکہ جی چاہے تو کھائیں ورنہ ہاتھ روک لیں۔

حدیث نمبر ۱۳٦: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرو، دو جہاں کے تاجور سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے کو عیب نہیں لگایا (یعنی برا نہیں کہا) اگر خواہش ہوتی تو کھا لیتے اور خواہش نہ ہوتی تو چھوڑ دیتے۔

(صحیح البخاری کتاب الاطعمۃ باب ما عاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاما الحدیث 5409 جلد 3 صفحہ 531)

امام اہل سنت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن لکھتے ہیں: ''کھانے میں عیب نکالنا اپنے گھر میں بھی نہ چاہئے، مکروہ و خلاف سنت ہے۔ (سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی) عادت کریمہ یہ تھی کہ پسند آیا تو تناول فرما لیا ورنہ نہیں۔ (رہا) پرائے گھر میں عیب نکالنا تو (اس میں) مسلمانوں کی دل شکنی ہے اور کمالِ حرص و بے مروتی پر دلیل ہے۔ ''گھی کم ہے یا

marfat.com

مزہ کا نہیں'' یہ عیب نکالنا ہے اور اگر کوئی شے اسے مضر (نقصان دیتی) ہے، اسے نہ کھانے کیلئے عذر کیا، اس کا اظہار کیا نہ (کہ) بطورِ طعن وعیب مثلاً اس میں مرچ زائد ہے (اور) اتنی مرچ کا یہ عادی نہیں تو عیب نکالنا نہیں اور اتنا بھی (اس وقت ہے کہ جب) بے تکلفی خاص کی جگہ ہو اور اس کے سبب دعوت کنندہ (یعنی میزبان) کو اور تکلیف نہ کرنی پڑے مثلاً دو قسم کا سالن ہے، ایک میں مرچ زائد ہے اور یہ عادی نہیں تو اسے نہ کھائے اور وجہ پوچھی جائے تو بتا دے۔ اور اگر ایک ہی قسم کا کھانا ہے، اب اگر (یہ) نہیں کھاتا تو دعوت کنندہ (یعنی میزبان) کو اس کیلئے کچھ اور منگانا پڑے گا، اُسے ندامت ہوگی اور تنگ دست ہے تو تکلیف ہوگی تو ایسی حالت میں مروت یہ ہے کہ صبر کرے اور کھائے اور اپنی اذیت ظاہر نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ 652)

مسئلہ: بعض بچے مٹی کھاتے ہیں۔ بہارِ شریعت میں ہے: ''مٹی حدِّ ضرر تک (یعنی نقصان دِہ مقدار میں) کھانا حرام ہے''۔ (بہارِ شریعت حصہ 2 صفحہ 36)

پینے کے آداب:

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ پانی بیٹھ کر، اجالے میں دیکھ کر، سیدھے ہاتھ سے بسم اللہ پڑھ کر تین سانسوں میں اس طرح پئیں کہ ہر مرتبہ گلاس کو منہ سے ہٹا کر سانس لیں، پہلی اور دوسری بار ایک ایک گھونٹ پئیں اور تیسری سانس میں جتنا چاہیں پئیں۔

حدیث نمبر ۱۳۷: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اونٹ کی طرح ایک ہی گھونٹ میں نہ پی جایا کرو بلکہ دو اور تین بار پیا کرو اور جب پینے لگو تو بسم اللہ پڑھا کرو اور جب پی چکو تو الحمد للہ کہا کرو''۔ (جامع الترمذی کتاب الاشربۃ باب ماجاء فی التنفس فی الاناء الحدیث 1892 جلد 3 صفحہ 352)

حدیث نمبر ۱۳۸: حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ فیض گنجینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم پینے میں تین بار سانس لیتے تھے اور فرماتے تھے: ''اس طرح پینے میں زیادہ سیرابی ہوتی ہے اور صحت کیلئے مفید و خوشگوار ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الاشربہ باب کراہیۃ التنفس ..... الخ الحدیث 2028 صفحہ 1120)

marfat.com

حدیث نمبر۱۳۹: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے اور پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔(سنن ابی داؤد کتاب الاشربۃ باب فی النفخ فی الشراب الحدیث 3728 جلد 3 صفحہ 474)

حدیث نمبر۱۴۰: حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔(صحیح مسلم کتاب الاشربۃ باب کراہیۃ الشرب قائماً الحدیث 2025 صفحہ 1119)

چلنے کے آداب:

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ

1- اگر کوئی رکاوٹ نہ ہو تو درمیانی رفتار سے راستے کے کنارے کنارے چلیں، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ پر جم جائیں اور نہ اتنا آہستہ کہ آپ بیمار محسوس ہوں۔

2- لفنگوں کی طرح گریبان کھول کر اکڑتے ہوئے ہرگز نہ چلیں کہ یہ احمقوں اور مغروروں کی چال ہے بلکہ نیچی نظریں کیے پروقار طریقے پر چلیں۔

حدیث نمبر۱۴۱: حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو جھکے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی ہدی الرجل الحدیث 4863 جلد 4 صفحہ 338)

3- راہ چلنے میں بلاضرورت بار بار اِدھر اُدھر دیکھنے سے بچیں اور سڑک عبور کرتے وقت گاڑیوں والی سمت دیکھ کر سڑک عبور کریں۔اگر گاڑی آرہی ہو تو سڑک کی طرف بے تحاشا بھاگ نہ پڑیں بلکہ کنارے پر ہی رک جائیں کہ اس میں حفاظت کا زیادہ امکان ہے۔

لباس پہننے کے آداب:

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ

1- سفید لباس ہر لباس سے بہتر ہے کہ حدیث شریف میں اس کی تعریف آئی ہے۔چنانچہ

حدیث نمبر۱۴۲: حضرت سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحب

marfat.com

لولاک، سیاح افلاک ﷺ نے فرمایا: ''سفید کپڑے پہنا کرو کہ وہ بہت پاکیزہ اور پسندیدہ ہیں''۔ (جامع الترمذی کتاب الادب باب ماجاء فی لبس البیاض الحدیث 2819 جلد 4 صفحہ 370)

2- جب کپڑا پہننے لگیں تو یہ دعا پڑھیں اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَ رَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَ لَا قُوَّةً.

اللہ عزوجل کا شکر ہے جس نے مجھے یہ پہنایا اور بغیر میری قوت وطاقت کے مجھے یہ عطا کیا''۔ (المستدرک کتاب اللباس باب الدعاء عند فراغ الطعام الحدیث 7486 جلد 5 صفحہ 270)

3- پہنتے وقت سیدھی طرف سے شروع کریں مثلاً جب کرتہ پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کریں پھر الٹی میں، اسی طرح پاجامہ میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخل کریں اور جب اتارنے لگیں تو اس کے برعکس کریں یعنی الٹی طرف سے شروع کریں۔

حدیث نمبر ۱۴۳: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحت قلب وسینہ ﷺ جب کرتہ پہنتے تو داہنی طرف سے شروع فرماتے''۔

(جامع الترمذی کتاب اللباس باب ماجاء فی القمص الحدیث 1772 جلد 3 صفحہ 297)

4- پہلے کرتہ پہنیں پھر پاجامہ۔

5- نیا کپڑا جمعہ کے دن پہننا شروع کریں کہ نبی کریم، رؤف رحیم ﷺ عام طور پر نیا کپڑا جمعہ کے دن پہنا کرتے تھے۔ (الجامع الصغیر جلد 2 صفحہ 408)

6- اپنے مدنی منے کو عمامہ باندھنے کی عادت ڈالئے کہ

حدیث نمبر ۱۴۴: حضرت سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب، دانائے غیوب ﷺ نے فرمایا: ''عمامہ (Turban) ضرور باندھا کرو کہ یہ فرشتوں کا نشان ہے اور اس (کے شملے) کو پیٹھ کے پیچھے لٹکا لو''۔

(شعب الایمان باب فی الملابس والاوانی فصل فی العمائم الحدیث 6262 جلد 5 صفحہ 176)

عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بغیر عمامہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔

(فردوس الاخبار الحدیث 3054 جلد 1 صفحہ 410)

marfat.com

بیٹے اور بیٹی کے لباس میں فرق رکھئے کہ بیٹے کو مردانہ اور بیٹی کو زنانہ لباس ہی پہنایئے اور جب بچے بالغ ہو جائیں تو انہیں ایسا لباس نہ پہننے دیا جائے جس سے ستر پوشی نہ ہوتی ہو۔

حدیث نمبر ۱٤٥: حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما باریک کپڑے پہن کر سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا اور فرمایا: ''اے اسماء! عورت جب بالغ ہو جائے تو اس کے بدن کا کوئی حصہ دکھائی نہ دینا چاہئے سوائے اس کے''۔ پھر اپنے منہ اور ہتھیلیوں کی طرف اشارہ فرمایا''۔ (سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب فیما تبدی.....الخ الحدیث 4104 جلد 4 صفحہ 85)

حدیث نمبر ۱٤٦: حضرت سیدنا علقمہ رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حفصہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہا حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے ایک باریک دوپٹہ اوڑھا ہوا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے پھاڑ دیا اور انہیں موٹا دوپٹا اوڑھا دیا۔

(مؤطا امام مالک کتاب اللباس باب ما یکرہ للنساء.....الخ الحدیث 1739 جلد 2 صفحہ 410)

بچیوں کو پردے کی عادت ڈالنے کیلئے انہیں بچپن سے ہی اسکارف اوڑھنے کی تربیت دیجئے۔ تھوڑی بڑی ہوئی تو چھوٹا سا برقعہ بنوا دیجئے۔ ان شاء اللہ عزوجل بچی پردے کی عادی ہو جائے گی۔

مسئلہ: لڑکیوں کے کان ناک چھیدنا جائز ہے۔ بعض لوگ لڑکوں کے کان بھی چھیدواتے ہیں اور اس کے کان میں بالی پہناتے ہیں، یہ ناجائز ہے۔

(ماخوذ از بہارِ شریعت حصہ 16 صفحہ 207)

مسئلہ: لڑکے کو زیور (Jewellery) پہنانا حرام ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جدید جلد 23 صفحہ 260)

جوتا پہننے کے آداب:

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ

marfat.com

1- کسی بھی رنگ کا جوتا پہننا اگرچہ جائز ہے لیکن پیلے رنگ کے جوتے (Slipper) پہننا بہتر ہے کہ مولا مشکل کشا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پیلا جوتے پہنے گا اس کی فکروں میں کمی ہوگی۔

(تفسیر نسفی پ 1 البقرہ تحت آیۃ 29 صفحہ 58، روح المعانی پ 1 البقرہ تحت آیۃ 69 جلد 1 صفحہ 392)

2- پہلے سیدھا جوتا پہنیں پھر الٹا اور اتارتے وقت پہلے الٹا جوتا اتاریں پھر سیدھا۔

حدیث نمبر ۱۴۷: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شخص) جب جوتا پہنے تو پہلے داہنے پاؤں میں پہنے اور جب اتارے تو پہلے بائیں پاؤں کا اتارے''۔

(صحیح مسلم کتاب اللباس والزینۃ باب استحاب لبس النعل .....الخ الحدیث 2097 صفحہ 1161)

3- جوتا پہننے سے پہلے جھاڑ لیں تا کہ کیڑا یا کنکری وغیرہ ہو تو نکل جائے۔

4- استعمالی جوتا اٹھانے کیلئے الٹے ہاتھ کا انگوٹھا اور برابر والی انگلی استعمال کریں۔

5- استعمالی جوتا الٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے ورنہ فقر و تنگ دستی کا اندیشہ ہے۔

(سنی بہشتی زیور حصہ پنجم اسباب فقر و تندستی صفحہ 201)

ناخن کاٹنے کے آداب:

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ

1- دانت سے ناخن (Nail) نہیں کاٹنا چاہئے کہ مکروہ ہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ کتاب الکراہیۃ الباب التاسع عشر فی الختان .....الخ جلد 5 صفحہ 358)

2- ناخن اس طرح تراشیں کہ داہنے ہاتھ کی کلمہ کی انگلی سے شروع کرے اور چھوٹی انگلی پر ختم کرے پھر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کرے پھر داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن تراشے۔

(الدر المختار کتاب الحظر والاباحت فصل فی البیع جلد 9 صفحہ 670)

3- ناخن تراش لینے کے بعد انگلیوں کے پورے دھو لینے چاہئیں۔

marfat.com

بال سنوارنے کے آداب:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کے بال (Hair) ہوں تو وہ ان کا اکرام کرے یعنی ان کو دھوئے، تیل لگائے، کنگھا کرے''۔

(سنن ابی داؤد کتاب الترجل باب فی اصلاح الشعر الحدیث 4163 جلد 4 صفحہ 103)

1- مرد کو اختیار ہے کہ پورے بال رکھے یا حلق کروائے۔ پورے بال اس طرح کہ آدھے کان کے برابر یا کانوں کی لو کے برابر رکھے یا اتنے بڑے رکھے کہ شانوں کو چھو لیں اور بیچ سر میں مانگ نکالیں۔ (بہار شریعت حصہ 16 صفحہ 198)

2- سر میں تیل ڈالنے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لیں۔ پھر الٹے ہاتھ کی ہتھیلی میں تھوڑا سا تیل ڈالیں اور پہلے سیدھی آنکھ کے ابرو پر تیل لگائیں پھر الٹی پر، اس کے بعد سیدھی آنکھ کی پلک پر پھر الٹی پر پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر سر میں پیشانی کی طرف سے تیل ڈالنا شروع کریں۔ سرکارِ مدینہ، قرار قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تیل لگاتے تو الٹے ہاتھ کی ہتھیلی پر ڈالتے اور پہلے ابرو پر تیل لگاتے پھر پلکوں پر، پھر اپنے سر مبارک پر تیل لگاتے۔ (وسائل الوصول الی شمائل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم الفصل الثالث صفحہ 81)

حدیث نمبر ۱۴۸: حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو بھی اہم کام بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ شروع نہیں کیا جاتا وہ ادھورا اور نامکمل رہ جاتا ہے۔ (الجامع الصغیر الحدیث 6248 صفحہ 391)

سید المبلغین، رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرنے میں کنگھا کرنے میں اور نعلینِ شریفین پہننے میں دائیں جانب کو پسند فرماتے۔ (وسائل الوصول الی شمائل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم الفصل الثالث صفحہ 18)

ملاقات کے آداب:

حدیث نمبر ۱۴۹: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتاؤں کہ جب تم

marfat.com

اس پر عمل کرو تو تمہارے درمیان محبت بڑھے اور وہ یہ ہے کہ آپس میں سلام کو رواج دو"۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان ان لا یدخل الجنۃ ..... الخ الحدیث 54 صفحہ 47)

حدیث نمبر ۱۵۰: حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سلام کو عام کرو سلامتی پالو گے"۔

(الاحسان بترتیب ابن حبان کتاب البر والاحسان باب افشاء السلام واطعام الطعام الحدیث 491 جلد 1 صفحہ 357)

1- جب کسی اسلامی بھائی سے ملاقات ہو تو اسے جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں سلام کریں۔

(بہارِ شریعت حصہ 16 صفحہ 88)

2- سلام کے بہترین الفاظ یہ ہیں: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ لیکن اگر فقط السلام علیکم کہا تب بھی درست ہے۔ اس کے جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ لالہ وبرکاتہ کہیں، اگر صرف وعلیکم السلام کہا تو بھی جواب ہو گیا۔

(الفتاویٰ الہندیہ کتاب الکراہیۃ الباب السابع فی السلام جلد 5 صفحہ 324 وفتاویٰ رضویہ جلد 22 صفحہ 332-۴۰۹)

امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن بچپن میں ایک مولوی صاحب کے پاس پڑھا کرتے تھے۔ ایک روز مولوی موصوف حسبِ معمول پڑھا رہے تھے کہ ایک بچے نے انہیں سلام کیا، مولوی صاحب نے جواب دیا "جیتے رہو" اس پر آپ نے عرض کی "یہ تو سلام کا جواب نہ ہوا، وعلیکم السلام کہنا چاہئے تھا" مولوی صاحب سن کر بہت خوش ہوئے اور بہت دعائیں دیں۔ (حیات اعلیٰ حضرت جلد 1 صفحہ 87)

3- سلام کرنا سنت اور اس کا جواب فوراً دینا واجب ہے اگر بلا عذر تاخیر کی تو گنہگار ہوگا۔

(الدر المختار وردالمختار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع جلد 9 صفحہ 386، بہارِ شریعت حصہ 16 صفحہ 88-98)

4- سلام اتنی آواز سے کہے کہ جس کو سلام کیا ہے وہ سن لے اور اگر اتنی آواز نہ ہو تو جواب دینا واجب نہیں، جواب سلام میں بھی اتنی آواز ہو کہ سلام کرنے والا سن لے اور اتنا آہستہ کہا کہ وہ سن نہ سکا تو واجب ساقط نہ ہوا۔

(فتاویٰ بزازیہ کتاب الکراہیۃ نوع فی السلام جلد 6 صفحہ 355)

5- سلام کرنے والے کیلئے چاہئے کہ سلام کرتے وقت دل میں یہ نیت کرے کہ اس کا مال اس کی عزت اس کی آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں

marfat.com

دخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں۔ (ردالمختار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع جلد 9 صفحہ 682 ملخصاً)

6- بہارشریعت (حصہ 16 صفحہ 92) میں ہے کہ انگلیوں یا ہتھیلیوں سے سلام کرنا ممنوع ہے۔

حدیث نمبر ۱۵۱: حضرت سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص غیروں کی مشابہت کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے، یہود و نصاریٰ کی مشابہت نہ کرو، یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے ہے اور نصاریٰ کا سلام ہتھیلیوں سے ہے۔

(جامع الترمذی کتاب الاستئذان والاداب باب ماجاء فی کراہیۃ اشارۃ الید بالسلام الحدیث 2704 جلد 4 صفحہ 319)

7- سلام میں پہل کیجئے۔

حدیث نمبر ۱۵۲: نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی گئی: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب دو شخص ملاقات کریں تو پہلے کون سلام کرے؟'' فرمایا: ''پہلے سلام کرنے والا اللہ عزوجل کے زیادہ قریب ہوتا ہے''۔

(جامع الترمذی کتاب الاستئذان والاداب باب ماجاء فی فضل الذی یبدا بالسلام الحدیث 2703 جلد 4 صفحہ 318)

حضرت مولانا سید ایوب علی علیہ رحمۃ القوی کا بیان ہے کہ ''کوہِ بھوالی سے میری طلبی فرمائی جاتی ہے، میں بہ ہمراہی شہزادہ اصغر حضرت مولانا مولوی شاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب مدظلہ الاقدس، بعدِ مغرب وہاں پہنچتا ہوں، شہزادہ ممدوح اندر مکان میں جاتے ہوئے یہ فرماتے ہیں: ''ابھی حضور کو آپ کے آنے کی اطلاع کرتا ہوں''۔ مگر باوجود اس آگاہی کے کہ حضور (یعنی امامِ اہلسنت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن) تشریف لانے والے ہیں، تقدیمِ سلام سرکار ہی فرماتے ہیں، اس وقت دیکھتا ہوں کہ حضور بالکل میرے پاس جلوہ فرما ہیں''۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت جلد 1 صفحہ 96)

8- گرم جوشی سے سلام کرنے میں زیادہ ثواب ہے۔

حدیث نمبر ۱۵۳: حضرتِ حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''تمہارا لوگوں کو گرم جوشی سے سلام کرنا بھی صدقہ ہے''۔ (شعب الایمان باب فی حسن الخلق فصل فی طلاقۃ الوجہ الحدیث 8053 جلد 6 صفحہ 253)

marfat.com

9- ان کو سلام نہ کریں، تلاوت و ذکر و دُرود میں مشغول ہونے والا، نماز کے انتظار میں بیٹھنے والا، درس و تدریس یا علمی گفتگو یا سبق کی تکرار میں مصروف ہونے والا، کھانا کھانے والا، غسل خانے میں برہنہ نہانے والا، استنجا کرنے والا۔

(ماخوذ بہارِ شریعت حصہ 16 صفحہ 90-91)

10- اگر کسی نے کہا کہ فلاں نے آپ کو سلام کہا ہے تو اگر سلام لانے اور بھیجنے والا دونوں مرد ہوں تو جواب میں یوں کہیں: عَلَيْكَ وَ عَلَيْهِ السَّلَام .

اگر دونوں عورتیں ہوں تو جواب میں یوں کہیں: عَلَيْكَ وَ عَلَيْهَا السَّلَام .

اگر پہنچانے والا مرد اور بھیجنے والی عورت ہو تو جواب میں یوں کہیں عَلَيْكَ وَ عَلَيْهَ السَّلَام۔

11- خط میں سلام لکھا ہوتا ہے اس کا بھی جواب دینا واجب ہے اس کی دو صورتیں ہیں، ایک تو یہ کہ زبان سے جواب دے اور دوسرا یہ کہ سلام کا جواب لکھ کر بھیج دے لیکن چونکہ جوابِ سلام فوراً دینا واجب ہے اور خط کا جواب دینے میں کچھ نہ کچھ تاخیر ہو ہی جاتی ہے لہٰذا فوراً زبان سے سلام کا جواب دے دے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ جب خط پڑھا کرتے تو خط میں جو السلام علیکم لکھا ہوتا، اس کا جواب زبان سے دے کر بعد کا مضمون پڑھتے۔

(بہارِ شریعت حصہ 16 صفحہ 92 الدر المختار و رد المختار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع جلد 9 صفحہ 685)

12- راستے میں چلتے ہوئے دو آدمیوں کے بیچ میں کوئی چیز حائل ہو جائے تو دوبارہ ملاقات پر پھر سلام کیجئے۔

حدیث نمبر ۱۵٤: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنے اسلامی بھائی کو ملے تو اس کو سلام کرے اور اگر ان کے درمیان درخت دیوار یا پتھر وغیرہ حائل ہو جائے اور وہ پھر اس سے ملے تو دوبارہ اس کو سلام کرے''۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی الرجل یفارق الرجل ..... الخ الحدیث 5200 جلد 4 صفحہ 450)

13- مصافحہ کرنا سنت ہے کہ جب دو مسلمان باہم ملیں تو پہلے سلام کیا جائے، اس کے بعد مصافحہ کریں۔ (بہارِ شریعت حصہ 16 صفحہ 97-98)

marfat.com

حدیث نمبر ۱۵۵: حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب دو مسلمان ملتے ہیں پھر ان میں سے ایک اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑتا ہے (یعنی مصافحہ کرتا ہے) تو اللہ عزوجل کے ذمۂ کرم پر ہے کہ وہ ان کی دعا قبول فرمائے اور ان کے ہاتھوں کے جدا ہونے سے پہلے ہی ان کی مغفرت فرما دے''۔ (المسند للامام احمد بن حنبل مسند انس بن مالک الحدیث 12454 جلد 4 صفحہ 286)

14- سلام کی طرح مصافحہ میں بھی پہل کریں۔

حدیث نمبر ۱۵۶: حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہیں اور ان میں سے ایک اپنے بھائی کو سلام کرتا ہے تو ان میں سے اللہ عزوجل کے نزدیک زیادہ محبوب وہ ہوتا ہے جو اپنے بھائی سے زیادہ گرم جوشی سے ملاقات کرتا ہے۔ پھر جب وہ مصافحہ کرتے ہیں تو ان پر سو رحمتیں نازل ہوتی ہیں، ان میں سے نوے رحمتیں سلام میں پہل کرنے والے کیلئے اور دس مصافحہ میں پہل کرنے والے کیلئے ہیں''۔

(البحر الزخار ابو عثمان الہندی الحدیث 308 جلد 1 صفحہ 437)

15- دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کریں اور مصافحہ کرتے وقت سنت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ نہ ہو اور دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں۔

(ردالمحتار کتاب الحظر والاباحۃ باب الاستبراء وغیرہ جلد 9 صفحہ 629)

16- عالمِ باعمل، ساداتِ کرام، والدین اور کسی بھی معظم دینی کے ہاتھ چومنا جائز ہے۔

حدیث نمبر ۱۵۷: حضرت سیدنا زارع رضی اللہ عنہ جو وفد عبد القیس میں شامل تھے، فرماتے ہیں کہ ہم مدینہ میں آئے تو جلدی جلدی سواریوں سے اتر پڑے اور حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک اور پائے مبارک کو بوسہ دیا''۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی قبلۃ الرجل الحدیث 5225 جلد 4 صفحہ 456)

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: ''اس حدیث سے پاؤں چومنے کا جواز ثابت ہوا''۔ (اشعۃ اللمعات جلد 4 صفحہ 27)

marfat.com

درمختار میں ہے: ''حصولِ برکت کے لیے عالم اور پرہیز گار آدمی کا ہاتھ چومنا جائز ہے''۔ (الدرالمختار کتاب الحظر والاباحۃ باب الاستبراء جلد 9 صفحہ 631)

گھر یا کمرے میں داخل ہونے کے آداب:

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ

1- جب بھی گھر یا کمرے میں داخل ہوں تو اجازت لے کر داخل ہوں۔

حدیث نمبر ۱۵۸: حضرت سیدنا عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا میں اپنی ماں کے پاس جانے سے پہلے بھی اجازت لوں؟'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں''۔ اس نے عرض کی: ''میں تو اس کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہتا ہوں''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اجازت لے کر اس کے پاس جاؤ''۔ انہوں نے عرض کی: ''میں اپنی ماں کا خادم ہوں (یعنی بار بار آنا جانا ہوتا ہے) پھر اجازت کی کیا ضرورت؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اجازت لے کر جاؤ، کیا تم پسند کرتے ہو کہ اپنی ماں کو برہنہ دیکھو؟'' عرض کی: ''نہیں''۔ ارشاد فرمایا: ''تو اجازت حاصل کرلیا کرو''۔ (المؤطا للامام مالک کتاب الاستئذان باب الاستئذان الحدیث 1847 جلد 2 صفحہ 446)

2- گھر میں داخل ہونے پر سلام کریں۔

حدیث نمبر ۱۵۹: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''اے بیٹے! جب تم گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو کیوں کہ تمہارا سلام تمہارے اور تمہارے گھر والوں کیلئے باعث برکت ہوگا''۔

(جامع الترمذی کتاب الاستئذان والآداب باب ماجاء فی التسلیم اذا دخل بیتہ الحدیث 2707 جلد 4 صفحہ 320)

3- جب کسی کے گھر جائیں تو دروازے سے گزرتے وقت ضرورتاً دوسرے کمرے کی طرف جاتے ہوئے کھنکار لینا چاہئے تاکہ گھر کے دیگر افراد کو ہماری موجودگی کا احساس ہو جائے او وہ آگے پیچھے ہو سکیں۔

حدیث نمبر ۱۶۰: مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول

marfat.com

اللہ ﷺ کی خدمت بابرکت میں ایک مرتبہ رات کے وقت اور ایک مرتبہ دن کے وقت حاضر ہوتا تھا۔ جب میں رات کے وقت آپ ﷺ کے پاس حاضری دیتا آپ ﷺ میرے لئے کھنکارتے''۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب الاستئذان الحدیث 3708 صفحہ 2698)

4- جب کسی کے گھر جائیں تو سلام کریں اور اپنا نام بتائیں اور پوچھیں کہ کیا میں اندر آسکتا ہوں اگر اجازت مل جائے تو فبہا ورنہ ناراض ہوئے بغیر واپس لوٹ آئیں۔ اس دوران دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تا کہ گھر میں نظر نہ پڑے۔

حدیث نمبر ۱۶۱: حضرت سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ ﷻ کے پیارے محبوب، دانائے غیوب ﷺ جب کسی دروازہ پر تشریف لے جاتے تو دروازہ کے سامنے کھڑے نہیں ہوتے تھے بلکہ دائیں یا بائیں طرف دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوتے تھے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الادب باب کم مرۃ یسلم الرجل فی الاستیذان الحدیث 5186 جلد 4 صفحہ 446)

گفتگو کے آداب:

حدیث نمبر ۱۶۲: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک ﷺ نے فرمایا: جو اللہ ﷻ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کرے یا چپ رہے''۔

(صحیح البخاری کتاب الرقاق باب حفظ اللسان الحدیث 6475 جلد 4 صفحہ 240)

حدیث نمبر ۱۶۳: حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ ﷻ کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں بالا خانے ہیں جس کے بیرونی حصے اندر سے اور اندرونی حصے باہر سے نظر آتے ہیں۔ ایک اعرابی نے عرض کی: ''یارسول اللہ ﷺ! یہ کس کیلئے ہوں گے؟'' ارشاد فرمایا: ''جو اچھی گفتگو کرے''۔

(جامع الترمذی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی قول المعروف الحدیث 1991 جلد 3 صفحہ 396)

1- مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات کیجئے۔

2- غیر معمولی تیز رفتاری سے گفتگو وقار میں کمی کرتی ہے۔ سکون اور وقار سے ٹھہر ٹھہر کر گفتگو کریں۔

marfat.com

3- چھوٹوں کے ساتھ شفقت اور بڑوں سے ادب کے ساتھ گفتگو کرنا آپ کو ہر دل عزیز بنا دے گا۔

4- جب کوئی بات کر رہا ہو تو اطمینان (Satisfaction) سے سنیں اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع نہ کریں۔

چھینکنے کے آداب:

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ چھینک کے وقت سر جھکائیں، منہ چھپائیں اور آواز آہستہ نکالیں۔

حدیث نمبر ١٦٤: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی تھی تو منہ کو ہاتھ یا کپڑے سے چھپا لیتے تھے۔ اور آواز کو پست کر لیتے تھے۔

(جامع الترمذی کتاب الآداب باب ماجاء فی خفض الصوت وتخیر الوجہ الحدیث 2754 جلد 4 صفحہ 343)

حدیث نمبر ١٦٥: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کسی کو چھینک (Snel) آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے اور اس کا بھائی یا ساتھ والا یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہے پھر اس کے جواب میں چھینکنے والا یہ کہے یَہْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ۔

(صحیح البخاری کتاب الادب باب اذا عطس کیف یشمت الحدیث 6224 جلد 4 صفحہ 163)

مسئلہ: اگر چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو سننے والے پر فوراً اس طرح جواب دینا (یعنی یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہنا) واجب ہے کہ وہ سن لے۔

(الدر المختار والرد المختار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع جلد 9 صفحہ 683)

جماہی کی مذمت:

حدیث نمبر ١٦٦: حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کسی کو جماہی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ لے کیونکہ شیطان منہ میں گھس جاتا ہے''۔

marfat.com

(صحیح مسلم کتاب الزہد والرقائق باب تشمیت العاطس الحدیث 2995 صفحہ 1597)

جب جماہی آنے لگے تو اوپر کے دانتوں سے نچلے ہونٹ کو دبائیں یا الٹے ہاتھ کی پشت منہ پر رکھ دیں۔ جماہی روکنے کی بہترین ترکیب یہ ہے کہ جب جماہی آنے لگے تو دل میں خیال کرے کہ انبیائے کرام علیہم السلام اس سے محفوظ ہیں تو فوراً رک جائے گی"۔

(ردالمختار کتاب الصلوٰۃ مطلب: اذا ردد الحکم بین سنۃ .....الخ جلد 2 صفحہ 498-499)

سونے، جاگنے کے آداب

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ

1- سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے۔ (بہار شریعت حصہ 16 صفحہ 70)

2- سونے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھ کر بستر کو تین بار جھاڑ لیں تاکہ کوئی موذی شے یا کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے۔

3- سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے۔

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی۔

"اے اللہ عزوجل! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں)"۔

(صحیح البخاری کتاب الدعوات باب وضع الید الیمنی .....الخ الحدیث 6314 جلد 4 صفحہ 192 ملخصاً)

4- اُلٹا یعنی پیٹ کے بل نہ سوئیں۔

حدیث نمبر ۱۶۷: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا تو فرمایا: "اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا"۔

(جامع الترمذی کتاب الادب باب ماجاء فی کراہیۃ الاضطجاع علی البطن الحدیث 2777 جلد 4 صفحہ 352)

5- کچھ دیر داہنی کروٹ پر داہنے ہاتھ کو رخسار کے نیچے رکھ کر سوئے۔

6- کبھی چٹائی پر سوئیں تو کبھی بستر پر کبھی فرشِ زمین پر ہی سو جائیں۔

7- جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھیں:

marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْہِ النُّشُوْرُ۔

''تمام تعریفیں اللہ ﷻ کیلئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے''۔

(صحیح البخاری کتاب الدعوات باب مایقول اذا نام الحدیث 6312 جلد 4 صفحہ 192)

بچوں سے سچ بولئے

بچوں سے سچ بولئے انہیں بہلانے کیلئے جھوٹے وعدے نہ کیجئے۔

حدیث نمبر ۱۶۸: حضرت سیدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی مکرم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم ﷺ ہمارے گھر تشریف فرما تھے کہ میری والدہ نے مجھے اپنے پاس بلاتے ہوئے کہا کہ ادھر آؤ میں تمہیں کچھ دوں گی۔ رسول اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا: ''تم نے اسے کیا دینے کا ارادہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کی: ''میں اسے کھجور دوں گی''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم اسے کچھ نہ دیتی تو تمہارا ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا''۔ (سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی التشدید فی الکذب الحدیث 4991 جلد 4 صفحہ 387)

اپنے بچوں کو سکھایئے

1- حُسنِ اخلاق:

والدین کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو ہر ایک سے حسنِ اخلاق کے ساتھ پیش آنے کی ترغیب دیں کہ اس میں بہت سی دنیوی و اخروی سعادتیں پوشیدہ ہیں جیسا کہ

حدیث نمبر ۱۶۹: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پرنور، شافع یوم النشور ﷺ نے فرمایا: ''حسنِ اخلاق گناہوں کو اس طرح پگھلا دیتا ہے جس طرح دھوپ برف کو پگھلا دیتی ہے''۔ (شعب الایمان باب فی حسن الخلق الحدیث 8036 جلد 6 صفحہ 247)

حدیث نمبر ۱۷۰: حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرار قلب وسینہ ﷺ نے فرمایا: ''میزانِ عمل میں کوئی عمل حسنِ اخلاق سے بڑھ کر نہیں''۔

(الادب المفرد باب حسن الخلق الحدیث 273 صفحہ 91)

marfat.com

2-پاکیزگی:

والدین کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو صاف ستھرا رہنے کی تاکید کریں۔

حدیث نمبر ۱۷۱: حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ پاک ہے، پاکی پسند فرماتا ہے: ستھرا ہے ستھرا پن پسند کرتا ہے''۔

(جامع الترمذی کتاب الادب باب ماجاء فی النظافۃ الحدیث 2808 جلد 4 صفحہ 365)

حدیث نمبر ۱۷۲: سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحت قلب وسینہ ﷺ نے فرمایا:

''پاکیزگی نصف ایمان ہے''۔ (صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب فضل الوضوء الحدیث 223 صفحہ 140)

3-مختلف دعائیں:

اپنی اولاد کو مختلف دعائیں سکھایئے مثلاً کھانا کھانے کی دعا، سونے جاگنے کی دعا، مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھنے والی دعا، کسی نقصان پر پڑھی جانے والی دعا وغیرہ۔ اس کیلئے مختلف دعاؤں کا مجموعہ ''بہارِ دعا'' مکتبہ المدینہ سے حاصل کیجئے۔

4-سخاوت:

اپنی اولاد کو بچپن ہی سے صدقہ وخیرات کرنے کا عادی بنائیں اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ انہیں صدقہ کے فضائل بتا کر کسی غریب کو ان کے ہاتھوں سے کوئی شے دلوایئے۔

حدیث نمبر ۱۷۳: سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''سخی آدمی، اللہ تعالیٰ کے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے، اور دوزخ سے دور ہے۔ بخیل آدمی اللہ تعالیٰ سے دور ہے، جنت سے دور ہے، لوگوں سے دور ہے، اور دوزخ سے قریب ہے۔ (جامع الترمذی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی السخاء الحدیث 1968 جلد 3 صفحہ 387)

5-ذوقِ عبادت

والدین کو چاہئے کہ اوائل ہی سے اپنی اولاد کے دل میں عبادت (Worship) کا شوق پیدا کرنے کی کوشش کریں کبھی انہیں تلاوتِ قرآن کے فضال بتائیں تو کبھی تہجد کے، کبھی روزے کی فضیلت بتائیں تو کبھی باجماعت نماز کی۔

marfat.com

تہجد پڑھنے کی ترغیب:

دعوتِ اسلامی کے اوائل کی بات ہے کہ ایک مرتبہ امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ مدنی کاموں میں مصروفیت کی بناء پر رات دیر گئے کچھ اسلامی بھائیوں کے ہمراہ کتاب گھر (یعنی اپنی لائبریری) میں پہنچے تو وہاں آپ کے بڑے شہزادے حاجی احمد عبید رضا عطاری سلمہ الباری سوئے ہوئے تھے جو اس وقت بہت کم سن تھے۔ آپ نے فرمایا: ''اسے تہجد پڑھوانی چاہئے'' اور مدنی منے کو بیدار کرنا چاہا لیکن ان پر نیند کا بے حد غلبہ تھا لہٰذا! پوری طرح بیدار نہ ہو پائے۔ لیکن امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی انفرادی کوشش فرماتے ہوئے مدنی منے کو گود (Lap) میں اٹھا کر کھلے آسمان تلے لے گئے اور انہیں چاند دکھا کر پوچھا: ''یہ کیا ہے؟'' مدنی منے نے جواب دیا: ''چاند'' پھر آپ نے پوچھا ''یہ کیا کر رہا ہے؟'' مدنی منے نے جواب دیا: ''گنبدِ خضریٰ کو چوم رہا ہے''۔ اس گفتگو کے دوران مدنی منا پوری طرح بیدار ہو چکا تھا چنانچہ آپ نے اسے وضو کر کے تہجد پڑھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی۔

6-توکل:

اپنی اولاد کو توکل کی صفتِ عظمیہ سے متصف کرنے کیلئے ان کا ذہن بنائیں کہ ہماری نظر اسباب پر نہیں خالقِ اسباب یعنی رب عزوجل پر ہونی چاہئے۔ رب تعالیٰ چاہے گا تو یہ روٹی ہماری بھوک مٹائے گی، وہ چاہے گا تو یہ دوا ہمارے مرض کو دور کرے گا۔

مروی ہے کہ حضرت احمد بن حرب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کم عمر صاحبزادے کو توکل کی تعلیم دینا چاہی، تو ایک دیوار میں سوراخ (Hole) کر کے فرمایا: ''بیٹا! جب کھانے کا وقت ہو، اس سوراخ کے پاس آ کر طلب کر لیا کرنا، اللہ تعالیٰ عطا فرما دیا کرے گا''۔ دوسری طرف اپنی زوجہ کو ارشاد فرما دیا کہ ''جب مقررہ وقت ہو، تم چپکے سے دوسری جانب کھانا رکھ دیا کرنا''۔

حسبِ نصیحت بچہ، سوراخ کے پاس آ کر کھانا طلب کرتا، والدہ دوسری جانب سے رکھ دیا کرتیں۔ طلب کے تھوڑی دیر بعد بچہ سوراخ میں ہاتھ ڈالتا، تو کھانا موجود پاکر، اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تصور کرتا۔ ایک دن ان کی والدہ کھانا رکھنا بھول گئیں۔ حتیٰ کہ کھانے کا وقت نکل گیا۔ جب انہیں خیال آیا، تو جلدی سے بچے کے پاس پہنچیں، دیکھا کہ اس کے سامنے

marfat.com

نہایت نفیس کھانا رکھا ہوا ہے اور وہ بہت رغبت سے اسے کھا رہا ہے۔ والدہ نے حیرانی سے پوچھا: ''بیٹا! یہ کھانا کہاں سے آیا؟'' عرض کی: ''جہاں سے روزانہ اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے''۔

والدہ نے یہ سارا واقعہ حضرت کی خدمت میں عرض کیا، آپ نے خوش ہو کر ارشاد فرمایا:

''اب تمہیں کھانا رکھنے کی ضرورت نہیں، اللہ تعالیٰ بلاواسطہ ہی پہنچاتا رہے گا''۔

(تذکرۃ الاولیاء ذکر احمد بن حرب جلد 1 صفحہ 219)

7- خوفِ خدا عزوجل:

اُخروی کامیابی کے حصول کیلئے ہمارے دل میں خوفِ خدا عزوجل کا ہونا بھی بے حد ضروری ہے۔ جب تک یہ نعمت حاصل نہ ہو، گناہوں سے فرار اور نیکیوں سے پیار تقریباً ناممکن ہے۔ اس کیلئے اپنی اولاد کو ان کے جسم و جاں کی ناتوانی کا احساس دلانے کے ساتھ ساتھ رب تعالیٰ کی بے نیازی سے ڈراتے رہئے۔ ہمارے اکابرین علیہم رحمۃ اللہ المتین کی اولاد بھی خوفِ خدا عزوجل کا پیکر ہوا کرتی تھی، چنانچہ

ایک مرتبہ حضرت سیدنا ابوبکر وراق رحمۃ اللہ علیہ کے مدنی منے قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے جب اس آیت پر پہنچے.....

یَوْمًا یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبًا ۔ (پ29 المزمل 17)

''اس دن سے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا''۔ (کنزالایمان)

تو خوفِ الٰہی کا اس قدر غلبہ ہوا کہ دم توڑ دیا۔ (تذکرۃ الاولیاء ذکر ابوبکر وراق جلد 2 صفحہ 87)

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب یہ علم ہوتا کہ ان کا بیٹا بھی ان کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے تو خوف و غم کی آیات تلاوت نہ کرتے۔ ایک مرتبہ انہوں نے سمجھا کہ وہ ان کے پیچھے نہیں ہے اور یہ آیت پڑھی:

قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا وَ کُنَّا قَوْمًا ضَآلِّیْنَ (پ18 المؤمنون:106)

''کہیں گے اے رب ہمارے! ہم پر ہماری بدبختی غالب آئی اور ہم گمراہ لوگ تھے''۔ (کنزالایمان)

تو ان کا بیٹا یہ آیت سن کر بے ہوش ہو کر گر گیا، جب آپ کو اس کا اندازہ ہوا تو تلاوت

marfat.com

مختصر کر دی۔ جب ان کی ماں کو یہ ساری بات معلوم ہوئی تو انہوں نے آکر اپنے بیٹے کے چہرے پر پانی چھڑکا اور اسے ہوش میں لائیں۔ انہوں نے حضرت فضیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کی، اس طرح تو آپ اسے مار ڈالیں گے.....'' ایک مرتبہ پھر ایسا ہی اتفاق ہوا کہ آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

وَ بَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ۔(پ24الزمر 47)

''اور انہیں اللہ کی طرف سے وہ بات ظاہر ہوئی جو ان کے خیال میں نہ تھی''۔

(کنزالایمان)

یہ آیت سن کر وہ پھر بے ہوش ہو کر گر گیا۔ جب اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی گئی تو وہ دم توڑ چکا تھا۔ (کتاب التوابین توبۃ علی بن فضیل صفحہ 209)

امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ابھی بہت چھوٹی عمر میں تھے کہ کسی بات پر ہمشیرہ نے ناراض ہو کر یہ کہہ دیا کہ تم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ مارے گا (یعنی سزا دے گا) یہ سن کر آپ دامت برکاتہم العالیہ سہم گئے اور ہمشیرہ سے اصرار کرنے لگے: ''بولو، اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے نہیں مارے گا..... بولو، اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے نہیں مارے گا..... بولا اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے نہیں مارے گا''۔ اخرِ کار ہمشیرہ سے یہ کہلوا کر ہی دم لیا۔

شہزادۂ امیرِ اہلِ سنت حاجی محمد بلال رضا عطاری سلمہ الباری فرماتے ہیں کہ بچپن میں ایک مرتبہ میں نے کسی کنوئیں (Well) میں جھانک کر دیکھا تو اس کی گہرائی میں دیکھ کر میرے دل پر خوف طاری ہو گیا۔ جب میں نے اپنے بابا جان امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی کی خدمت میں یہ ماجرا عرض کیا تو آپ نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے کچھ اس طرح سے فرمایا: ''دنیاوی کنوئیں کی گہرائی دیکھ کر ہی آپ کا دل خوف زدہ ہو گیا تو غور کیجئے کہ جہنم کی گہرائی کس قدر ہولناک ہو گی''۔

8-دیانت داری:

اپنی اولاد کو معاشرتی اثرات کی بناء پر بد دیانتی کا عادی بننے سے بچانے کیلئے اسے گھر سے دیانت داری کا درس دیجئے۔

marfat.com

حدیث نمبر ۱۷٤ : اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس میں امانت نہیں اس کا دین کامل نہیں''۔

(شعب الایمان باب فی الامانات.....الخ الحدیث 5254 جلد 4 صفحہ 320)

شیخ طریقت امیرِ اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ بچپن ہی سے شرعی معاملات میں محتاط ہیں۔ آپ نے چھوٹی عمر سے ہی حصولِ رزقِ حلال کیلئے مختلف ذرائع اپنائے۔ ایک بار بچپن ہی میں امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ ریڑھی پر ٹافیاں اور بسکٹ وغیرہ بیچ رہے تھے کہ ایک بچے نے دو آنے کی ٹافیاں مانگیں۔ آپ نے اسے تین ٹافیاں دیں، ابھی مزید تین دینے ہی لگے تھے کہ وہ بچہ بھاگتا ہوا سامنے گلی میں داخل ہوا اور نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

سخت گرمی کا موسم تھا مگر آپ دامت برکاتہم العالیہ کو فکرِ آخرت نے بے چین (Restless) کر دیا۔ چنانچہ شدید گرمی میں بھی آپ اس بچے کو تلاش کرنے لگے تا کہ اسے بقیہ ٹافیاں دے سکیں۔ آپ کو نہ تو اس بچے کا نام معلوم تھا اور نہ ہی پتا۔ آپ دروازوں پر دستک دے دے کر اور گلی میں موجود لوگوں کے پاس جا جا کر اس بچے کا حلیہ بتا کر اس کے بارے میں دریافت کرتے۔ جب لوگوں پر حقیقت آشکار ہوتی تو کچھ مسکرا کر رہ جاتے اور کچھ حیران رہ جاتے کہ اتنی چھوٹی سے عمر میں تقویٰ کا کیا عالم ہے۔ بالآخر آپ مطلوبہ گھر تک جا پہنچے دستک کے جواب میں ایک بوڑھی خاتون نے دروازہ کھولا تو آپ نے سارا ماجرا بیان کیا۔ وہ بڑھیا تڑپ کر بولی: ''بیٹا تم بھی کسی کے لال ہو، ایسی چلچلاتی دھوپ میں تو پرندے بھی گھونسلوں میں ہیں اور تم ایک آنہ کی چیز دینے کیلئے اس طرح گھوم رہے ہو''۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ نے گفتگو کو طول دینے کی بجائے کہا: ''اگر میں ابھی نہیں دوں گا تو بروزِ قیامت رب عزوجل کی بارگاہ میں اس کا حساب کیسے دوں گا؟'' یہ کہہ کر آپ نے ٹافیاں اس خاتون کے ہاتھ میں تھمائیں اور سکون کا سانس لیا۔

9- شکر کرنا:

اپنی اولاد کو شکرِ نعمت کا عادی بنائیں اور ان کا ذہن بنائیں کہ جب بھی کوئی نعمت ملے

marfat.com

ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

حدیث نمبر ۱۷۵: حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ بندہ ہر نوالے (Morsel) اور ہر گھونٹ پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے''۔

(صحیح مسلم کتاب الذکر ودلا دعآء.....الخ باب استحباب حمد اللہ.....الخ الحدیث 2734 صفحہ 1463)

بچے کو شکر کرنے کی عادت ڈالنے کیلئے اسے ایک لقمہ کھلانے کے بعد الحمد للہ عزوجل کہنے کی ترغیب دیجئے جب وہ یہ کہہ چکے تو دوسرا نوالہ کھلایئے۔ ان شاء اللہ عزوجل اس کی برکت سے کچھ ہی دنوں میں بچہ ہر لقمے پر شکرِ خدا عزوجل کرنے کا عادی بن جائے گا۔

10-ایثار:

بچے کو سکھایا جائے کہ کسی مسلمان کی ضرورت پر اپنی ضرورت قربان کر دینے کا بڑا اجر و ثواب ہے۔ بچے کو اس کا عادی بنانے کیلئے مختلف اوقات میں اسے ایثار کی عملی مشق کروائیں اور اس سے کہیں اپنی فلاں ضرورت کی چیز فلاں بچے کو دے دے۔

حدیث نمبر ۱۷۶: اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنی ضرورت کی چیز دوسرے کو دے دے تو اللہ عزوجل اسے بخش دیتا ہے''۔

(اتحاف السادۃ المتقین کتاب ذم البخل.....الخ بیان الایثار وفضلہ جلد 9 صفحہ 779)

11-صبر:

اپنی اولاد کا ذہن بنایئے کہ جب بھی کوئی صدمہ پہنچے تو بلا ضرورت شرعی کسی کے سامنے بیان نہ کیجئے اور صبر کا ثواب کمایئے۔

حدیث نمبر ۱۷۷: حضرت سیدنا کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس بندے پر ظلم کیا جائے اور وہ اس پر صبر کرے اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ فرمائے گا''۔

(جامع الترمذی کتاب الزہد باب ماجاء مثل ادنیا.....الخ الحدیث 2332 جلد 4 صفحہ 145)

marfat.com

12-قناعت:

اپنی اولاد کو قناعت کی تعلیم دیجئے کہ رب تعالیٰ کی طرف سے جو مل جائے اسی پر راضی ہو جائیں۔

حدیث نمبر۱۷۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالم ورمجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قناعت کبھی ختم نہ ہونے والا خزانہ ہے''۔(کتاب الزہد الکبیر الحدیث 104 صفحہ 88)

13-وقت کی اہمیت:

اپنی اولاد کو وقت کی اہمیت کا احساس دلاتے ہوئے ان کا ذہن بنایئے کہ وقت ضائع کرنا عقل مندوں کا شیوہ نہیں۔ سیدنا امام غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نقل فرماتے ہیں:

''بندے کا غیر مفید کاموں میں مشغول ہونا اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے اپنی نظر عنایت پھیر لی ہے۔ اور جس مقصد کیلئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے، اگر اس کی زندگی کا ایک لمحہ بھی اس کے علاوہ گزر گیا تو وہ اس بات کا حقدار ہے کہ اس پر عرصہ حسرت دراز کر دیا جائے۔ (مجموعہ رسائل للامام الغزالی ایہا الولد صفحہ 257)

اور جس کی عمر چالیس سال سے زیادہ ہو جائے اور اس کے باوجود اُس کی برائیوں پر اس کی اچھائیاں غالب نہ ہوں تو اسے جہنم کی آگ میں جانے کیلئے تیار رہنا چاہئے۔

(الفردوس بماثور الخطاب باب المیم الحدیث 5544 جلد 3 صفحہ 498)

ہمارے اسلاف رحمہم اللہ اپنے وقت کو کس طرح استعمال کیا کرتے تھے اس کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔ چنانچہ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ روٹی پانی میں بھگو کر کھا لیتے تھے، ان کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے: ''جتنا وقت لقمے بنانے میں صرف ہوتا ہے، اتنی دیر میں قرآن کریم کی پچاس آیتیں پڑھ لیتا ہوں''۔(تزکرہ الاولیاء ذکر داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جلد 1 صفحہ 201)

14-خود اعتمادی:

وقت بے وقت بچوں کو ڈانٹتے رہنے سے بچوں کی خود اعتمادی بُرے طریقے سے

marfat.com

مجروح ہوتی ہے۔ والدین سے گزارش ہے کہ بچوں کی غلطی پر انہیں تنبیہ ضرور کریں مگر اتنی سختی نہ کریں کہ وہ احساس کم تری میں مبتلا ہو جائیں۔ خود اعتمادی کے حصول کیلئے ہر وقت باوضو رہنا بھی بہت مفید ہے۔

15-پڑوسیوں سے حسن سلوک:

بچوں کو سمجھایئے کہ پڑوسی گھرانوں کے بڑے افراد کا احترام کریں اور چھوٹے بچوں سے حسنِ سلوک برتیں۔

حدیث نمبر ۱۷۹: ایک شخص نے اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت باعظمت میں عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کیونکر معلوم ہو کہ میں نے اچھا کیا یا بُرا؟'' ارشاد فرمایا: ''جب تم پڑوسیوں کو یہ کہتے سنو کہ تم نے اچھا کیا تو بے شک تم نے اچھا کیا، اور جب یہ کہتے سنو کہ تم نے بُرا کیا تو بے شک تم نے بُرا کیا''۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزہد باب الثناء الحسن الحدیث 4223 جلد 4 صفحہ 479)

اسلام قبول کرلیا:

حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مکان کرایہ پر لیا۔ اس مکان کے پڑوس میں ایک یہودی کا مکان تھا اور حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا حجرہ اس یہودی کے مکان کے دروازے کے قریب تھا۔ اس یہودی نے ایک پرنالہ بنا رکھا تھا اور ہمیشہ اس پرنالہ کی راہ سے نجاست حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر میں پھینکا کرتا تھا۔ اس نے مدت تک ایسا ہی کیا۔ مگر حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے کبھی شکایت نہ فرمائی۔

آخر ایک دن اس یہودی نے خود ہی حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا: ''حضرت! آپ کو میرے پرنالے سے کوئی تکلیف تو نہیں ہوتی؟'' آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''ہوتی تو ہے مگر میں نے ایک ٹوکری اور جھاڑو رکھ چھوڑی ہے۔ جو نجاست گرتی ہے، اس سے صاف کر دیتا ہوں''۔ اس یہودی نے کہا: ''آپ اتنی تکلیف کیوں کرتے ہیں؟ اور آپ کو غصہ

marfat.com

کیوں نہیں آتا؟'' فرمایا: ''میرے پیارے اللہ عزوجل کا قرآن میں فرمان عالی شان ہے:

وَ الْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَ الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۔

(پ4ال عمران 134)

''اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ عزوجل کے محبوب ہیں''۔ (کنزالایمان)

یہ آیات مقدسہ سن کر وہ یہودی بہت متأثر ہوا، اور یوں عرض گزار رہوا: ''یقیناً آپ کا دین نہایت ہی عمدہ ہے۔ آج سے میں سچے دل سے اسلام قبول کرتا ہوں''۔ پھر اس نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہوگیا۔ (تذکرۃ الاولیاء ذکر مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جلد 1 صفحہ 51)

16- غم خواری:

اپنے بچوں کا ذہن بنایئے کہ جب کسی کو غم زدہ دیکھیں تو اس کی دلجوئی و غم خواری کریں۔

حدیث نمبر ۱۸۰: حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کسی غمزدہ شخص سے تعزیت (یعنی اس کی غم خواری) کرے گا اللہ عزوجل اسے تقویٰ کا لباس پہنائے گا اور روحوں کے درمیان اس کی روح پر رحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا اللہ عزوجل اسے جنت کے جوڑوں میں سے ایسے دو جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت پوری دنیا بھی نہیں ہوسکتی''۔

(المعجم الاوسط الحدیث 9292 جلد 6 صفحہ 429)

اسلام ایک کامل و اکمل دین ہے جو ہمیں بزرگوں کا احترام سکھاتا ہے۔ اپنی اولاد کو بزرگوں کا احترام کا خوگر بنایئے۔

حدیث نمبر ۱۸۱: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو نوجوان کسی بزرگ کے سن رسیدہ ہونے کی وجہ سے اس کی عزت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے کسی کو مقرر کر دیتا ہے جو اس نوجوان کے بڑھاپے میں اس کی عزت کرے گا''۔

(سنن الترمذی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی الجلال الکبیر الحدیث 2029 جلد 3 صفحہ 114)

marfat.com

17-والدین کا ادب واحترام:

اپنی اولاد کو والدین کا ادب بھی سکھایئے۔

حدیث نمبر ۱۸۳: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اپنے ماں باپ کی فرمانبرداری کی حالت میں صبح کی تو اس کیلئے جنت کے دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور اگر والدین میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے۔ اور جس نے اس حال میں صبح کی کہ وہ اپنے والدین کا نافرمان ہو تو اس کیلئے جہنم کے دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اگر والدین میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے''۔ ایک شخص نے عرض کی: ''اگرچہ والدین ظلم کریں''؟ ارشاد فرمایا: ''اگرچہ ظلم کریں، اگرچہ ظلم کریں، اگرچہ ظلم کریں''۔

(شعب الایمان باب فی ابر الوالدین فصل فی حفظ اللسان.....الخ الحدیث 7916 جلد 6 صفحہ 206)

حدیث نمبر ۱۸٤: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو نیک اولاد اپنے والدین کی طرف محبت کی نگاہ سے دیکھے تو اللہ عزوجل اس کی ہر نگاہ کے بدلے ایک مقبول حج کا ثواب لکھے گا''۔ عرض کی گئی: ''اگرچہ روزانہ سو مرتبہ دیکھے؟'' فرمایا: ''ہاں اللہ تعالیٰ سب سے بڑا اور پاک ہے''۔

(شعب الایمان کتاب الایمان باب فی بر الوالدین الحدیث 7859 جلد 6 صفحہ 186)

حدیث نمبر ۱۸۵: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنی ماں کی دونوں آنکھوں کے درمیان (یعنی پیشانی پر) بوسہ دیا تو یہ اس کیلئے جہنم سے روک بن جائے گا''۔

(شعب الایمان باب فی بر الوالدین الحدیث 7861 جلد 6 صفحہ 187)

حدیث نمبر ۱۸٦: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے''۔

(کنز العمال کتاب النکاح الباب الثامن فی بر الوالدین الحدیث 45431 جلد 16 صفحہ 192)

marfat.com

حدیث نمبر۱۸۷: حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو، تمہارے بچے تمہارے ساتھ نیک سلوک کریں گے''۔

(المستدرک کتاب البر والصلۃ باب برو آباؤکم الحدیث 7341 جلد 5 صفحہ 214)

حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کسی مقام پر ایک آدمی اپنے باپ کو مار رہا تھا۔ لوگوں نے اسے ملامت کی کہ اے ناہنجار! یہ کیا ہے؟ اس پر باپ بولا: ''اسے چھوڑ دو کیونکہ میں بھی اسی جگہ اپنے باپ کو مارا کرتا تھا، یہی وجہ ہے کہ میرا بیٹا بھی مجھے اسی جگہ مار رہا ہے، یہ اسی کا بدلہ ہے اسے ملامت مت کرو''۔ (تنبیہ الغافلین باب حق الولد علی الوالد صفحہ 69)

19-اساتذہ وعلماء کا ادب:

والدین کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو اساتذہ وعلماء کا ادب سکھائیں کہ (علمِ دین سکھانے والا استاذ روحانی باپ ہوتا ہے اور حقیقی والد جسم کا۔

حدیث نمبر۱۸۸: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علم حاصل کرو اور علم کیلئے بردباری و وقار سیکھو، اور جس سے علم حاصل کر رہے ہو اس کے سامنے عاجزی وانکساری اختیار کرو''۔ (المعجم الاوسط الحدیث 6184 جلد 4 صفحہ 342)

حدیث نمبر۱۸۹: حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی شخص کو قرآن مجید کی ایک آیت بھی سکھائی وہ اس کا آقا ہے، لہٰذا اب اس شخص کو زیب نہیں دیتا کہ اپنے استاذ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو اس پر ترجیح (Preference) دے''۔

(المعجم الکبیر الحدیث 7528 جلد 8 صفحہ 112)

20-عاجزی:

اپنے بچوں کو مبتلائے تکبر ہونے سے بچانے کیلئے انہیں عاجزی کی تعلیم دیں کہ ہر مسلمان کو اپنے سے افضل جانیں۔

marfat.com

حدیث نمبر ۱۹۰: اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اللہ تعالیٰ کیلئے عاجزی اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے بلندیاں عطا فرماتا ہے''۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ وآلآداب باب استحباب العفو والتواضع الحدیث 2588 صفحہ 1397)

21-اخلاص:

والدین اپنے بچوں کا ذہن بنائیں کہ ہر جائز کام اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کریں۔

حدیث نمبر ۱۹۱: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ رب اکبر صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جو شخص لوگوں میں اپنے عمل کا چرچا کرے گا تو خدائے تعالیٰ اس کی (ریاکاری) لوگوں میں مشہور کردے گا اور اس کو ذلیل ورسوا کرے گا''۔

(شعب الایمان باب فی اخلاص العمل اللہ..... الخ الحدیث 6822 جلد 5 صفحہ 331)

22-سچ بولنا:

حدیث نمبر ۱۹۲: حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے اور جھوٹ بولنا فسق وفجور ہے اور فسق وفجور دوزخ میں لے جاتا ہے''۔ (صحیح مسلم کتاب الادب باب قبح الکذب الحدیث 2607 صفحہ 1405)

مدنی مشورہ:

ان امور کو بآسانی اپنانے کیلئے اپنی اولاد کو دعوت اسلامی کے پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستہ کردیجئے۔

اپنے بچوں کو ان امور سے بچایئے

1-سوال کرنا:

دوسروں سے چیزیں مانگنے کی عادت بھی بچوں میں عموماً پائی جاتی ہے۔ آپ اپنی اولاد کو ایسا نہ کرنے دیں اور ان کا ذہن بنایئے کہ شدید ضرورت کے بغیر کسی سے کوئی چیز نہ مانگیں۔

marfat.com

حدیث نمبر ۱۹۳: حضرت سیدنا کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس بندے نے سوال کا دروازہ کھولا اللہ عزوجل اس پر فقر کا دروازہ کھول دے گا''۔

(جامع الترمذی کتاب الزہد باب ماجاء مثل الدنیا مثل اربعۃ نفر الحدیث 2332 جلد 4 صفحہ 145)

2- اُلٹا نام لینا:

اصل نام سے ہٹ کر کسی کا الٹا نام (مثلاً لمبو، ٹھنگو، کالو وغیرہ) رکھنا بھی ہمارے معاشرے میں بہت معمولی تصور کیا جاتا ہے۔ بالخصوص چھوٹے بچے اس میں پیش پیش ہوتے ہیں حالانکہ اس سے سامنے والے کو تکلیف پہنچتی ہے اور یہ ممنوع ہے۔

رب تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۔(پ۲۶ الحجرات ۱۱)

''اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا''۔

صدرالافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمۃ الہادی تفسیر خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

''بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے وہ القاب (Surnames) مراد ہیں جن سے مسلمان کی برائی نکلتی ہو اور اس کو ناگوار ہو لیکن تعریف کے القاب جو سچے ہوں ممنوع نہیں جیسا کہ حضرت ابوبکر کا لقب عتیق (یعنی آزاد) اور حضرت عمر کا فاروق (یعنی فرق کرنے والا) اور حضرت عثمان غنی کا ذوالنورین (دو نوروں والا) اور حضرت علی کا ابوتراب (تراب مٹی کو کہتے ہیں) اور حضرت خالد کا سیف اللہ (یعنی اللہ کی تلوار) رضی اللہ عنہم اور جو القاب بمنزلہ علم (یعنی نام کے قائم مقام) ہو گئے اور صاحب القاب کو ناگوار نہیں وہ القاب بھی ممنوع نہیں جیسے کہ اَعْمَشْ (یعنی چندھی آنکھوں والا) اَعْرَجْ (لنگڑا)

marfat.com

باب نمبر 7

طہارت کا باب
استنجاء کے بیان میں

استنجا کرنے کا طریقہ

بیت الخلاء (Latrine) میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع یا اللہ میں ناپاک جنوں (نر و مادہ) سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

پھر پہلے الٹا قدم بیت الخلاء میں رکھ کر داخل ہوں سر پر دوپٹہ وغیرہ اچھی طرح لپیٹ لیں تا کہ اس کا کنارہ وغیرہ نجاست میں گر کر ناپاک نہ ہو جائے۔ ننگے سر بیت الخلاء میں داخل ہونا مکروہ ہے۔ عورت کا بلا عذر غیر محرم کے سامنے سر کھولنا یہ حرام ہے جب قضائے حاجت کے لئے بیٹھیں تو منہ اور پیٹھ دونوں میں سے کوئی بھی قبلہ کی طرف نہ ہو اگر بھول کر قبلہ کی طرف منہ یا پشت کر کے بیٹھ گئی تو یاد آتے ہی فوراً قبلہ کی طرف سے رُخ بدل دیں اس میں اُمید ہے کہ اس کے لئے مغفرت فرما دی جائے۔ (فتاوی عالمگیری جلد 1 صفحہ 50)

جب تک بیٹھنے کے قریب نہ ہو کپڑا بدن سے نہ ہٹائے اور نہ ضرورت سے زیادہ بدن کھولے پھر دونوں پاؤں کشادہ کر کے بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھے اور کسی مسئلہ دینی پر غور نہ کرے یہ باعث محرومی ہے اور چھینک یا سلام یا اذان کا جواب اذان سے نہ دے اور اگر چھینکے زبان سے الحمد للہ نہ کہے دل میں کہے اور بغیر ضرورت اپنی شرم گاہ کی طرف نہ دیکھے اور نہ نجاست کو دیکھے جو اس کے بدن سے نکلی ہے اور دیر تک نہ بیٹھے کے اس سے

marfat.com

بواسیر (Piles) کا اندیشہ ہے اور پیشاب میں نہ تھوکے نہ ناک صاف کرے نہ بلا ضرورت کھنکارے نہ بار بار ادھر ادھر دیکھے نہ بیکار بدن چھوئے نہ آسمان کی طرف نگاہ کرے بلکہ شرم وحیاء کے ساتھ سر جھکائے۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 50)

جب فارغ ہو جائے تو پہلے پیشاب کا مقام دھوئے پھر پاخانہ کا مقام دھوئے اور عورت کے لئے پانی سے استنجے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ کشادہ ہو کر بیٹھے اور آہستہ آہستہ پانی ڈالے اور اُنگلیوں کے پیٹ سے دھوئے انگلیوں کا سرانہ۔ لگ بہلے بیچ کی انگلی اونچی رکھے پھر جو اسکے ساتھ والی انگلی ہے اس کے بعد چھینگلیا اونچی رکھنے، خوب مبالغہ کے ساتھ دھوئے تین انگلیوں سے زیادہ سے طہارت نہ کرے اور آہستہ آہستہ ملے یہاں تک کہ چکنائی جاتی رہے۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 49)

اور جب بعد فراغت بیت الخلاء سے باہر آنے لگے تو پہلے داہنا پاؤں باہر نکالے اور یہ دعا پڑھے۔

الحمد للّٰہ الذی اذھب عنی ما یوذینی وامسك علی ما ینفعنی۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 50)

نجاستوں کے متعلق احکام

نجاست دو قسم پر ہے ایک کا حکم سخت ہے اس کو نجاست غلیظہ کہتے ہیں دوسری وہ جس کا حکم ہلکا ہے اس کو نجاست خفیفہ کہتے ہیں۔

نجاست غلیظہ

انسان کے بدن سے جو ایسی چیز نکلے کہ اس سے غسل یا وضو واجب ہو تو اس کو نجاست غلیظہ کہتے مثلاً جیسے پاخانہ، پیشاب، بہتا خون، پیپ، منہ بھرتے، حیض ونفاس واستخاضہ کا خون، مذی، ودی وغیرہ۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 46)

نجاست غلیظہ کا حکم

نجاستِ غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو

marfat.com

اس کا پاک کرنا فرض ہے بغیر پاک کئے نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر یہ بہت استخفاف ہے تو کفر ہے اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بغیر پاک کئے نماز پڑھی تو مکروہ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کا اعادہ واجب ہے اور اگر درہم سے کم ہے تو اس کا پاک کرنا سنت ہے کہ بغیر پاک کئے نماز ہوگئی مگر خلاف سنت ہوئی اور اس کا اعادہ بہتر ہے۔

نجاست خفیفہ

جن جانوروں کا گوشت حلال ہے مثلاً جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، اونٹ وغیرہا ان کا پیشاب، نیز گھوڑے کا پیشاب اور جس پرندہ کا گوشت حرام ہے خواہ شکاری ہو یا نہیں مثلاً جیسے کوّا، چیل، شکرا، باز بہری سے یہ سب نجاست خفیفہ ہیں۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 46)

نجاست خفیفہ کا حکم

نجاست خفیفہ کا حکم یہ ہے کہ کپڑے کے حصہ یا بدن کے جس عضو میں لگی ہے اور اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے (مثلاً دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم آستین (Sleeve) میں اس کی چوتھائی سے کم یونہی ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے تو معاف ہے کہ اس سے نماز ہو جائے گی اور پوری چوتھائی میں ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہوگی)

(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 46)

نجاست سے چیزوں (کپڑے یا بدن) کے پاک کرنے کا طریقہ

جو نجاست کپڑے یا بدن پر لگی ہو اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ نجاست اگر دلدار یعنی گاڑھی ہو مثلاً جیسے پاخانہ، گوبر، خون وغیرہ تو دھونے میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے اگر ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک ہی بار دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے پاک ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا۔ ہاں اگر تین سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین بار پورا کر لینا مستحب (Good) ہے اور

marfat.com

اگر نجاست گاڑھی نہ ہو بلکہ پتلی ہو پیشاب وغیرہ تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ اپنی پوری قوت کے ساتھ نچوڑنے سے کپڑا پاک ہو جائے گا۔

حیض کا بیان

عورت کا جو خون اوقات معلومہ (ایام مخصوصہ) میں عورت کے بالغ ہونے کے بعد اس کے رحم کے چھڑنے سے جاری ہوتا ہے اس کو حیض کہتے ہیں اور ان اوقات کے علاوہ جو خون جاری ہوتا ہے استخاضہ کہتے ہیں۔ حیض کا خون رحم کی گہرائی سے نکلتا ہے۔

(علامہ یحییٰ بن شرف نووی شرح مسلم جلد 1 صفحہ 141)

حیض کے ابتداء کی وجہ

ابتداء میں حیض کا سبب (Reason) یہ تھا کہ حضرت حوّا علیہ السلام سے جب شجر ممنوعہ کھانے کی وجہ سے ربّ حقیقی کی نافرمانی ہوئی تو اللہ عزوجل نے ان کو حیض کے ساتھ مبتلا کر دیا پس اس وقت سے اب تک ان کی اولاد میں یہ ابتلا برابر جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔ (شرح الہدایہ جلد 1 کتاب طہارت باب الحیض صفحہ 258)

حیض کے مسائل

☆ حیض کی مدت کم از کم تین دن تین راتیں ہیں۔ یعنی پورے 72 گھنٹے ایک منٹ بھی اگر کم ہے تو حیض نہیں اور حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن دس راتیں ہیں۔ (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 54)

☆ کرن چمکی تھی کہ حیض شروع ہوا اور تین دن اور تین راتیں پوری ہو کر کرن چمکتے ہی وقت ختم ہوا تو حیض ہے اگر چہ ان تین دن رات کی مقدار 72 گھنٹے نہیں ہے۔ مگر طلوع سے طلوع تک غروب سے غروب تک ضرور ایک دن رات ہے۔

(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 54)

☆ یہ ضروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے۔ جبھی حیض ہو بلکہ اگر بعض بعض

marfat.com

وقت بھی آئے جب بھی حیض ہے۔(بہارشریعت حصہ دوم صفحہ 55)

☆ حیض اس وقت سے شمار کیا جائے گا کہ خون فرج خارج میں آ گیا تو اگر کوئی کپڑا رکھ لیا ہے۔جس کی وجہ سے فرج خارج میں نہیں آیا داخل ہی میں رکا ہوا ہے تو جب تک کپڑا نہ نکالے گی حیض والی نہ ہوگی نمازیں پڑھے گی روزہ رکھے گی۔

(بہارشریعت حصہ دوم صفحہ 55)

☆ حیض کے چھ رنگ ہیں سیاہ، سرخ، سبز، زرد، گدلا، مٹیلا سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں۔(بہارشریعت حصہ دوم صفحہ 55)

☆ تین دن رات سے کم خون آیا پھر پندرہ دن تک پاک رہی پھر تین دن رات سے کم آیا تو نہ پہلی مرتبہ کا حیض ہے نہ یہ بلکہ دونوں استحاضہ ہیں۔(بہارشریعت حصہ دوم صفحہ 57)

☆ طلوع وغروب کے علاوہ اگر کسی اور وقت حیض شروع ہوا تو وہی چوبیس گھنٹے کا ایک دن اور ایک رات شمار ہوگا۔مثلاً آج صبح کو 9 بجے شروع ہوا تو کل صبح ٹھیک 9 بجے ایک دن رات شمار ہوگا۔(بہارشریعت حصہ دوم صفحہ 42)

حیض والی عورت کے ساتھ کھانا کھانا

حیض والی کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا بھی جائز ہے اور اسے اپنے ساتھ کھلانا بھی جائز ہے۔

حدیث نمبر 1: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رحمت دو عالم شفیع محشر ﷺ یہودیوں میں جب کسی عورت کو حیض آتا تو اسے نہ اپنے ساتھ ٹھہراتے نہ اپنے ساتھ گھروں میں رکھتے حضور پُرنور ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا (عورتوں سے) جماع کے سوا ہر شے کرو"۔

لہٰذا اس حدیث مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ حیض کے دنوں میں عورت کو الگ رکھنا یہودیوں کے فعل سے مشابہت رکھتا ہے۔(بہارشریعت حصہ دوم صفحہ 41)

(9) نو سال کی عمر سے پہلے خون آنا

(9) نو سال کی عمر سے پہلے جو خون آیا وہ استحاضہ ہے۔(بہارشریعت حصہ دوم)

marfat.com

حیض والی کو چھپ کر کھانا

خصوصاً حیض والی عورت کے لئے چھپ کر کھانا بہتر ہے۔(رمضان میں)

(بہار شریعت حصہ دوم)

حالتِ حیض میں جماع کرنا

اگر کسی نے حالت حیض میں جماع کیا تو حرام ہے اور سخت گناہ گار ہے۔

(بہار شریعت حصہ دوم)

روزے کی حالت میں حیض آنا

روزے کی حالت میں حیض یا نفاس شروع ہو گیا تو روزہ جاتا رہا اس کی قضاء کرے اگر روزہ فرض تھا تو قضاء فرض ہے اور اگر روزہ نفل تھا تو قضا واجب ہے۔(فتاویٰ عالمگیری)

معلّمہ حائضہ قرآن مجید کیسے پڑھائے

معلّمہ(Lady Teacher) کو حیض و نفاس ہو تو ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھانے اور ہجے کرانے میں کوئی حرج نہیں۔(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 42)

حیض یا استخاضہ

دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے اگر پورے پندرہ دن نہ ہوئے تھے کہ خون آیا تو وہ استخاصہ ہے۔(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 43)

حیض کی حالت میں نماز کا حکم

حیض کے دنوں میں حائضہ عورت پر نمازیں معاف ہیں اور ان کی کوئی قضا نہیں ہے۔

(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 48)

البتہ حیض کے دنوں میں رمضان کے روزے ہونے پر ان کی قضا رکھنا فرض ہے

نفاس کا بیان

بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہے اس کو نفاس کہتے ہیں۔(فتاویٰ رضویہ جلد 4 صفحہ 354)

marfat.com

نفاس کی ضروری وضاحت

بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہے اس کو نفاس کہتے ہیں اس کی زیادہ سے زیادہ مدت (Time) چالیس دن ہے یعنی اگر چالیس دن کے بعد بھی بند نہ ہو تو مرض ہے۔ لہٰذا چالیس دن پورے ہوتے ہی غسل کرے اور چالیس دن سے پہلے بند ہو جائے خواہ بچہ کی ولادت کے بعد ایک منٹ ہی میں بند ہو جائے تو جس وقت بھی بند ہو غسل کرے اور نماز و روزہ شروع ہو گئے اگر چالیس دن کے اندر اندر دوبارہ خون آ گیا تو شروع ولادت سے ختم خون تک سب دن نفاس ہی کے شمار ہوں گے۔ مثلاً ولادت کے بعد دو منٹ تک خون آ کر بند ہو گیا اور عورت غسل کر کے نماز و روزہ وغیرہ ادا کرتی رہی چالیس دن پورے ہونے میں فقط دو منٹ باقی تھے کہ پھر خون آ گیا تو سارا چلہ یعنی مکمل چالیس دن نفاس کے ٹھہریں گے جو بھی نمازیں پڑھیں یا روزے رکھے سب بیکار ہو گئے یہاں تک کہ اگر اس دوران فرض و واجب نمازیں یا روزے قضا کئے تھے تو وہ بھی پھر سے ادا کرے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد (4) 354)

نفاس کے مسائل

☆ کسی عورت کو چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو اگر اس کے پہلی بار بچہ پیدا ہوا ہے یا یہ یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ ہونے میں کتنے دن خون آیا تھا تو چالیس دن رات تو نفاس ہے باقی استحاضہ اور جو عادت معلوم ہو تو عادت کے دنوں تک نفاس ہے اور جتنا زیادہ ہے وہ استحاضہ ہے جیسے عادت تیس دن کی تھی اس بار پینتالیس دن آیا تو تیس دن نفاس کے ہیں اور پندرہ دن استحاضہ کے۔ (درمختار)

☆ اگر دونوں بچوں کی پیدائش میں چھ مہینے یا زیادہ کا فاصلہ ہے تو دوسرے کے بعد بھی نفاس ہے۔ (درمختار)

☆ حیض و نفاس والی عورت کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔

☆ ایسی عورت کو مسجد میں جانا یا خانہ کعبہ کے اندر جانا اور اس کا طواف کرنا اگر چہ مسجد حرام کے باہر سے ہو حرام ہے یونہی مسجد سے گزرنا یا اس حالت میں سجدۂ شکر و سجدۂ تلاوت

marfat.com

کرنا حرام ہے اور آیت سجدہ سننے سے اس پر سجدہ واجب نہیں۔ (درالمختار)

☆ اس حالت (یعنی حیض ونفاس) میں روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا حرام ہے بلکہ نمازیں معاف ہیں ان کی قضا بھی نہیں ہاں روزوں کی قضا اور دنوں میں رکھنا فرض ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری)

ایک مدنی پھول

حیض ونفاس والی عورت نماز کے وقت میں وضو کر کے اتنی دیر تک ذکر الٰہی، درود شریف اور دوسرے وظائف مثلاً شجرہ وغیرہ دعائیں پڑھ لیا کرے۔ جتنی دیر نماز پڑھتی تھی تاکہ عادت (ذکر الٰہی) قائم رہے۔ (فتاوی عالمگیری)

☆ بچہ ابھی آدھے سے زیادہ پیدا نہیں ہوا اور نماز کا وقت جا رہا ہے اور یہ گمان (Doubt) ہے کہ آدھے سے زیادہ باہر ہونے سے پہلے ختم ہو جائے تو اس وقت کی نماز جس طرح ممکن ہو پڑھے اگر قیام، رکوع، سجود نہ ہو سکے تو اشارہ سے پڑھے وضو نہ کرے تو تیمّم سے پڑھے اور اگر نہ پڑھی تو گناہ گار ہوگی۔ توبہ کرے اور بعد طہارت قضاء پڑھے۔ (بہار شریعت حصہ دوم)

☆ نفاس کے رنگ کے متعلق وہی احکام ہیں جو حیض میں بیان ہوئے ہیں۔

(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 59)

حیض ونفاس والی عورت کا قرآن کا چھونا

حیض ونفاس والی عورت کو قرآن مجید پڑھنا دیکھ کر یا زبانی اور اس کا چھونا اگرچہ اس کی جلد یا چولی یا حاشیہ کو ہاتھ یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہیں۔

(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 59)

☆ کاغذ کے پرچے پر کوئی سورت یا آیت لکھی ہو اس کا بھی چھونا حرام ہے۔

(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ

marfat.com

☆ جزدان (Satchel) میں قرآن مجید ہو تو اس جزدان کے چھونے میں حرج نہیں۔

(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 59)

☆ حیض ونفاس کی حالت میں کرتے کے دامن یا دوپٹے کے آنچل سے یا کسی ایسے کپڑے سے جس کو پہنے اوڑھے ہوئے ہے۔ قرآن مجید چھونا حرام ہے غرض اس حالت میں قرآن مجید و دینی کتب پڑھنے اور چھونے کے متعلق وہی سب احکام ہیں۔

(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 59)

ضروری بہت ضروری

نفاس میں عورت کو زچہ خانے سے نکلنا جائز ہے اور اس کو ساتھ کھلانے یا اس کا جھوٹا کھانے میں حرج نہیں۔ ان علاقوں میں جو بعض جگہ ان کے برتن الگ کر دیتی ہیں۔ بلکہ ان برتنوں کو مثل نجس کے جانتی ہیں یا انہیں کسی برتن سے ہاتھ لگانے نہیں دیتی۔ یہ اس طرح کی یہود و ہنود کی رسمیں (Custonms) ہیں۔ ایسی بے ہودہ رسموں سے دور رہنا لازم ہے اکثر عورتوں میں یہ رواج ہے کہ جب تک چلہ (یعنی نفاس کے چالیس دن) پورا نہ ہوئے اگرچہ نفاس ختم ہو گیا ہو نہ نماز پڑھیں نہ اپنے آپ کو نماز کے قابل جانیں یہ محض جہالت ہے جس وقت نفاس ختم ہو اسی وقت سے نہا کر نماز شروع کر دیں اور اگر نہانے میں بیماری کا پورا اندیشہ ہے تو تیمّم کریں اور نماز پڑھیں۔ (بہار شریعت حصہ دوم)

استحاضہ کا بیان

استحاضہ وہ خون ہے جو بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے آئے لیکن نہ تو عادی طور پر اور نہ بچہ کی پیدائش کے بعد، بلکہ کسی بیماری کی وجہ سے ہو۔

استحاضہ کے مسائل

☆ استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ اور نہ ایسی عورت سے صحبت حرام ہے۔

(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 62)

marfat.com

☆ استحاضہ اگر اس حد تک پہنچ گیا کہ اس مستخاضہ کو اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے تو نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک اسی حالت (Condition) میں گزر جانے پر اس کو معذور کیا جائے گا ایک وضو سے اس وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے خون آنے سے اس کا وضو نہ جائے گا۔

(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 62)

☆ اگر کپڑا رکھ کر اتنی دیر تک خون روک سکتی ہے کہ وضو کر کے فرض پڑھ لے تو عذر ثابت نہ ہوگا۔ (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 62)

☆ خون بہتے میں وضو کیا اور وضو کے بعد خون بند ہو گیا اور اسی وضو سے نماز پڑھ لی اور اس کے بعد جو دوسرا وقت آیا وہ بھی پورا گزر گیا کہ خون نہ آیا تو پہلی نماز کا اعادہ کرے یونہی اگر نماز میں بند ہوا اور اس کے بعد دوسرے میں بالکل نہ آیا جب بھی اعادہ کرے۔ (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 63)

☆ فرض نماز کا وقت جانے سے معذور کا وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ جیسے کسی نے عصر کے وقت وضو کیا تھا تو سورج کے ڈوبتے ہی وضو جاتا رہا اور اگر کسی نے آفتاب نکلنے کے بعد وضو کیا تو جب تک ظہر کا وقت ختم نہ ہو وضو نہ جائے گا کہ ابھی تک کسی فرض نماز کا وقت نہیں گیا۔ (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 63)

☆ اگر کسی ترکیب سے عذر جاتا رہے یا اس میں کمی کی جائے تو اس ترکیب کا کرنا فرض ہے مثلاً کھڑے ہو کر پڑھنے سے خون بہتا ہے اور بیٹھ کر پڑھے تو نہ بہے گا تو بیٹھ کر پڑھنا فرض ہے۔

ماہواری کے دور کی احتیاطیں

1- ماہواری (Per Menses) کے دنوں میں پرسکون رہیں اور کوئی محنت و مشقت کا کام یا بھاری چیز کو اٹھانے کی غلطی کبھی نہ کریں اس کے نتیجے میں رحم اپنی جگہ سے ٹل سکتا ہے یا اعضائے نسوانی میں کوئی بھی بیماری پیدا ہو سکتی ہے۔

marfat.com

2- کسی طرح بھی جسم میں ٹھنڈ نہیں لگنی چاہیے۔

3- اپنی سوچ مدنی (دینی) رکھیں اور اخلاقیات کے متعلق کتب وغیرہ کا مطالعہ کریں اور بُرے وگندے خیالات سے احتیاط برتیں۔

4- ماہواری کا خون رکنا نہیں چاہیے اس کا خیال رکھنا چاہیے اور اس قسم کے صاف ستھرے کپڑے یا اسپنج والے پیڈ استعمال کرنے چاہئیں جو اس خون کو جذب کر لیں۔

5- ان کپڑوں یا پیڈوں کو ضرورت کے مطابق بدلتا رہنا چاہیے اور ہمیشہ صاف ستھرے اور جراثیم سے پاک کپڑے یا پیڈ استعمال کرنے چاہئیں کیونکہ پرانے یا بغیر گرم پانی میں دھوئے کپڑے جراثیم (Germs) سے آلودہ ہو جاتے ہیں جو خطرناک بیماری کا سبب بن سکتے ہیں۔

6- ماہواری کے خون کے داغ کپڑوں کو دھونے پر ختم ہو جاتے ہیں۔ اگر یہ داغ ختم نہ ہوں تو ہو سکتا ہے ماہواری میں کوئی نقص واقع ہو گیا ہو جس کا فوری علاج کرانا چاہیے۔

7- صاف اور ناصاف خون کی پہچان بھی اسی طرح ہوتی ہے صاف خون کا داغ گہرا لال ہو گا اور اس کے چاروں طرف پھیلی ہوئی سرخی بتدریج پیلی پڑتی دکھائی دے گی اس کے برخلاف اگر خون کی اصل جگہ پیلی اور ہلکی دکھائی دے اور اس کے آس پاس کی گولائی گہری لال دکھائی دے تو سمجھنا چاہیے کہ ماہواری میں کوئی خرابی ہو گئی ہے اور فوری علاج معالجہ پر توجہ دینی چاہیے۔

8- شرمگاہ کے اندر اسپنج یا کپڑا وغیرہ کچھ بھی نہیں رکھنا چاہیے۔

9- بعض ایسی خواتین جو گیلے کپڑے پہن کر ان دنوں میں سوتی ہیں ان کو جوڑوں کے درد میں مبتلا دیکھا گیا ہے یہ احتیاط استقرار حمل اور زچگی تک کرنا بہتر ہے۔

10- ان دنوں، دکھ، غصہ، لڑائی جھگڑا وغیرہ کا خیال بھی دل میں نہیں آنا چاہیے کہ ماہواری کے دنوں میں گرمی زیادہ بڑھ جاتی ہے نتیجتاً قدرتی طور پر کہ ٹھنڈ میں رہے اور آرام

marfat.com

کرے۔

11- پہلی مرتبہ ماہواری کا خون جاری ہونے پر بعض لڑکیوں کو معلومات نہ ہونے کے سبب ڈر اور خوف ہو جاتا ہے۔ اس لئے مناسب یہی ہے کہ گھر کی دوسری سمجھدار عورتیں ماہواری سے متعلق مکمل معلومات احتیاطاً ان کو بتا دیں کیونکہ نہ بتانے سے کبھی کبھی بڑی مصیبت اٹھانی پڑ جاتی ہے۔

ان مذکورہ احتیاطوں پر عمل نہ کرنے سے ماہواری میں نقص واقع ہو جاتا ہے اور کئی طرح کے اندرونی پیچیدہ امراض (Complicated Diseases) پیدا ہو جاتے ہیں جس کے نتیجہ میں عورت اپنی صحت خراب کر بیٹھتی ہے اور بعض اوقات زندگی ہی داؤ پر لگ جاتی ہے۔ بہت سی خواتین کو ان دنوں میں کوئلہ، مٹی وغیرہ اشیاء کے کھانے کی خواہش ہوتی ہے جو پیٹ کے مختلف امراض پیدا کر سکتی ہیں۔

جنب کے احکام و مسائل

جنب کی تعریف

''جنب'' ایسے مرد و عورت کو کہتے ہیں جن پر غسل فرض ہو گیا ہو اور اس ناپاکی (Pollution) کی حالت کو ''جنابت'' کہتے ہیں۔

غسل فرض ہونے کے پانچ اسباب

1- منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر عضو سے نکلنا۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 4)

2- احتلام یعنی سوتے میں منی کا نکل جانا۔ (خلاصۃ الفتاویٰ جلد 1 صفحہ 13)

3- شرمگاہ میں حشفہ (سپاری) داخل ہو جانا خواہ شہوت ہو یا نہ ہو دونوں پر غسل فرض ہے۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی صفحہ 97)

4- حیض سے فارغ ہونا۔ (ایضاً)

5- نفاس (یعنی بچہ جننے پر جو خون آتا ہے اس) سے فارغ ہونا۔ (تبیین الحائق جلد 1 صفحہ 17)

نوٹ: اکثر عورتوں میں یہ مشہور ہے کہ بچہ جننے کے بعد عورت چالیس دن تک لازمی

marfat.com

طور پر ناپاک رہتی ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔

عورتیں غسل جنابت میں اکثر تاخیر کر دیتی ہیں یہاں تک کہ نمازیں قضا ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ اسی طرح اگر رات میں کسی وجہ سے ناپاک ہوگئیں غسل کی ضرورت پڑ گئی تو صبح ہی غسل کر کے صبح فجر کی نماز نہیں پڑھتی ہیں بلکہ دن چڑھے غسل کرتی ہیں اور کسی بھی نماز کا قضا کر دینا وقت پر نہ پڑھنا گناہ کبیر ہے۔ لہٰذا غسل کی ضرورت پر صبح جلد ہی غسل کر کے صبح فجر کی نماز کو وقت پر پڑھ لے۔ غسل کا انتظام رکھنا واجب ہے۔ اس وقت ٹھنڈے پانی سے نقصان ہو تو گرم پانی کا انتظام رکھنا واجب ہے تا کہ نمازِ فجر وقت پر ادا کر سکے۔

غسل جنابت نہ کرنے پر وعید

حدیث نمبر 2: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُر نور، سیّد المبغلین، راحت العاشقین ﷺ نے فرمایا کہ اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے جس گھر میں تصویر یا کتا یا جنبی (جس پر غسل واجب ہے) موجود ہو۔

(مشکوٰۃ شریف جلد 1 صفحہ 50)

حدیث نمبر 3: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ رحمت کے فرشتے ان کے قریب نہیں 1 کافر کا مردہ 2 خلوق (عورتوں کی خوشبو لگانے والا) 3 جنب۔ (مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ 50)

تشریح وتوضیح: ان مذکورہ احادیث میں جنابت (یعنی جس پر غسل فرض ہو جائے) والے پر وعید (Threat) آئی ہے۔

جنبی (جس پر غسل فرض ہے) کے احکام

☆ جس کو نہانے کی ضرورت ہو اس کو مسجد میں جانا، طواف کرنا، قرآن مجید چھونا اگرچہ اس کا سادہ حاشیہ یا جلد یا چولی چھوئے یا بے چھوئے دیکھ کر یا زبانی پڑھنا یا کسی آیت کا لکھنا یا آیت کا تعویز لکھنا یا ایسا تصویر چھونا یا ایسی انگوٹھی چھونا یا پہننا جیسے مقطعات کی انگوٹھی حرام ہے۔

marfat.com

☆ اگر قرآن عظیم جزدان میں ہوتو جزدان پر ہاتھ لگانے میں حرج نہیں یونہی رومال وغیرہ کسی ایسے کپڑے سے پکڑنا جو اپنا تابع ہو نہ قرآن مجید کا تو جائز ہے کرتے کی آستین دوپٹے کے آنچل سے' یہاں تک کہ چادر کا ایک کونا اس کے مونڈھے پر ہے دوسرے کونے سے چھونا حرام ہے کہ سب اس کے تابع ہیں جیسے چولی قرآن مجید کے تابع تھی۔ (شامی جلد 1 صفحہ 161)

☆ روپیہ پر آیت لکھی ہوتو ان سب کو (یعنی بے وضو اور جنب اور حیض ونفاس والی کو) اس کا چھونا حرام ہے ہاں اگر تھیلی میں ہو تھیلی اٹھانا جائز ہے۔ یونہی جس برتن یا گلاس پر سورۃ یا آیت لکھی ہوتو اس کا چھونا بھی ان کو حرام ہے اور اس کا استعمال سب کو مکروہ مگر جب کہ خاص بہ نیت شفا ہو۔

☆ قرآن مجید دیکھنے میں ان سب پر کچھ حرج نہیں اگرچہ حروف پر نظر پڑے اور الفاظ سمجھ میں آئیں اور خیال میں پڑھتے جائیں۔ (درمختار جلد 1 صفحہ 161)

☆ ان سب کو فقہ وحدیث وتفسیر کی کتابوں کا چھونا مکروہ ہے اور اگر ان کو کسی کپڑے سے چھوا اگرچہ اس کو پہنے یا اوڑھے ہوتو حرج نہیں مگر موضع آیت پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ رکھنا حرام ہے۔ (شامی جلد 1 صفحہ 163)

طہارت کے احکام ومسائل

نماز کے لئے طہارت ایسی ضروری (Necessary) چیز ہے کہ اس کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں۔

حدیث نمبر 4: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور سیّد المبغلین راحت العاشقین ﷺ کو خود سنا آپ فرمارہے تھے کہ کوئی نماز طہارت ووضو کے بغیر قبول نہیں ہوتی اور حرام مال سے دیا گیا کوئی صدقہ بھی قبول نہیں ہوتا۔ (مسلم شریف جلد 1)

تشریح وتوضیح: اس حدیث رسول ﷺ سے معلوم ہوگیا کہ طہارت ووضو کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی۔

marfat.com

طہارت کی قسمیں

طہارت کی دو قسمیں ہیں۔

1-طہارت صغریٰ 2-طہارت کبریٰ

اور طہارت صغریٰ وضو ہے اور طہارت کبریٰ غسل ہے جن چیزوں سے صرف وضو لازم ہوتا ہے ان کو حدث اصغر کہتے ہیں اور جن سے غسل فرض ہو ان کو حدث اکبر

وضو کا بیان

وضو کے فرائض

وضو میں چار فرض ہیں:

1- منہ دھونا

2- کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا

3- سر کا مسح کرنا

4- ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کو دھونا۔ (شامی جلد 1 صفحہ 203)

فرض کی تعریف

ہمارے (احناف کے) نزدیک فرض اس حکم کو کہتے ہیں جو ایسی دلیل قطعی سے ثابت ہو جس میں شبہ نہ ہو اور اس کا حکم یہ ہے کہ اس کا کرنے والا مستحق ثواب اور اس کو ترک کرنے والا مستحق عقاب ہوگا۔ (شرح ہدایہ جلد 1 صفحہ 121 کتاب الطہارات) یعنی اس کا چھوڑنا گناہ کبیر ہے۔

وضو کی سنتیں

وضو کی بارہ سنتیں ہیں

1-نیت کرنا۔

marfat.com

2-بسم اللہ پڑھنا۔ اگر وضو سے قبل بسم اللہ والحمد للہ کہہ لیں تو جب تک باوضو رہیں گے فرشتے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔ (مجمع الزوائد جلد 1 صفحہ 513 رقم 1112)

3-دونوں ہاتھوں پہنچوں تک دھونا۔

4-تین بار مسواک کرنا۔

5-تین چلو سے تین بار کلی کرنا۔

6-روزہ نہ ہو تو غرغرہ کرنا۔

7-تین چلو سے تین بار ناک میں پانی چڑھانا۔

8-داڑھی ہو تو اس کا خلال کرنا۔

9-ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔

10-پورے سر کا ایک ہی بار مسح کرنا۔

11- کانوں کا مسح کرنا۔

12-فرائض میں ترتیب قائم رکھنا (یعنی جن اعضاء کا دھونا فرض ہے ان میں پہلے منہ پھر ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا پھر سر کا مسح کرنا اور پھر پاؤں دھونا) اور پے دَر پے وضو کرنا یعنی ایک عضو سوکھنے نہ پائے کہ دوسرا عضو دھو لینا۔ (فتاویٰ عالمگیری جگد 1 صفحہ 6)

سنت کی تعریف

سنت وہ فعل ہے جس پر حضور تاجدار رسالت، پیکر علم وحکمت محسن انسانیت ﷺ نے کبھی کبھار ترک کے ساتھ ہمیشگی فرمائی ہے۔ (ھدا شرح ھدایہ جلد 1 صفحہ 125 کتاب الطہارت) یا یہ کہ آپ ﷺ نے اس کے کرنے کی تاکید (Confirmation) فرمائی اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا بہت برا۔ یہاں تک کہ جو اس کے چھوڑنے کی عادت ڈال لے وہ عذاب کا مستحق ہے۔

marfat.com

سنت پر عمل کے فضائل

حدیث نمبر 5: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُر نور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میری اُمت کے بگڑتے وقت میری سنت کو مضبوطی (Durability) سے تھامے رکھا (یعنی اس پر عمل کرتا رہا) تو اس کے لئے سو شہیدوں کے برابر ثواب ہے۔

(1-طبرانی اوسط جلد 5 صفحہ 315 رقم 5414) (2-حلیۃ اولیاء جلد 8 صفحہ 200) (3-الفردوس جلد 4 صفحہ 198 رقم 6608) (4-مشکوٰۃ شریف جلد 1 صفحہ 55 باب الاعتصام بالکتاب و سنۃ) (5-الترغیب والترہیب جلد 1 صفحہ 41 رقم 65) (6-مجمع الزوائد جلد 1 صفحہ 172) (7-میزان الاعتدال جلد 2 صفحہ 270)

marfat.com

باب نمبر 8

اسلامی آداب

کھانے کے آداب

کھانا اللہ عزوجل کی بہت ہی پیاری نعمت ہے۔اس میں ہمارے لیے طرح طرح کی لذتیں بھی رکھی گئی ہیں۔اچھی نیت کے ساتھ شریعت وسنت کے مطابق حلال کھانا کارثواب ہے۔مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان (علیہ الرحمۃ) فرماتے ہیں کہ ''کھانا بھی اللہ عزوجل کی طرف سے عبادت ہے بندۂ مومن کے لیے۔'' (تفسیر نعیمی جلد 8 صفحہ 51)

کھانے کی نیت کس طرح کریں

کھانا کھاتے وقت بھوک لگی ہونا سنت ہے۔کھانے میں یہ نیت کیجئے کہ اللہ عزوجل کی عبادت پر قوت حاصل کرنے کے لیے کھا رہا ہوں۔

نیت کی اہمیت

نیت کو بہت اہمیت حاصل ہے۔اسی لیے تو حضور سید المبلغین ﷺ کا فرمان ہے کہ

حدیث نمبر 1: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور شفیع روز شمار، دو عالم کے مالک ومختار ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔(بخاری شریف جلد 1 کتاب الوحی رقم 1)

تشریح وتوضیح: جو عمل اللہ عزوجل کی رضا کے لیے کیا جائے اس میں ثواب ملتا ہے۔ ریاء یعنی اگر دکھاوے کے لیے وہی کام کیا جائے تو وہی عمل گناہ کا باعث بن جاتا ہے اور اگر کچھ بھی نیت نہ ہو تو نہ ثواب ملے گا نہ گناہ۔جبکہ وہ عمل جائز ہو۔مثلاً کوئی حلال چیز جیسا کہ آئس کریم، مٹھائی یا روٹی کھائی اور اس میں کچھ نیت نہ کی تو نہ ثواب ہوگا نہ گناہ اور اگر نیت کر

marfat.com

لیں گے تو ثواب ملے گا۔

کھانے کا وضو محتاجی دور کرتا ہے

حدیث نمبر 2: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور روحی فداہ ﷺ کا فرمان ہے کہ کھانے سے پہلے اور بعد وضو کرنا محتاجی (Want) کو دور کرتا ہے اور یہ رسولوں (علیہم السلام) کی سنتوں میں سے ہے۔ (طبرانی اوسط جلد 5 صفحہ 231 رقم 7166)

مل کر کھانا کھانے میں برکت ہے

حدیث نمبر 3: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور ﷺ کا فرمان برکت نشان ہے کہ اکٹھے ہو کر کھاؤ۔ الگ الگ نہ کھاؤ کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔ (ابن ماجہ شریف رقم 3287)

کھڑے ہو کر کھانا کیسا ہے

حدیث نمبر 4: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے اور کھڑے ہو کر کھانے سے منع فرمایا ہے۔

(مجمع الزوائد جلد 5 صفحہ 23 رقم 7921)

کھانے کی سنتیں

حدیث نمبر 5: حضور پرنور ﷺ کھڑے ہو کر نہیں کھاتے تھے۔ (مجمع الزوائد رقم 7921)

حدیث نمبر 6: حضور نور مجسم ﷺ تکیہ لگا کر نہیں کھاتے تھے۔ (ابوداؤد شریف رقم 3769)

حدیث نمبر 7: حضور مکی مدنی سرکار ﷺ کھانا میز پر رکھ کر تناول نہ فرماتے تھے۔

(بخاری شریف رقم 55386)

حدیث نمبر 8: حضور روحی فداہ ﷺ جو کچھ مل جاتا تناول فرما لیتے تھے۔

(مسلم شریف رقم 2052)

حدیث نمبر 9: حضور سید المبلغین ﷺ نہ تو گھر والوں سے کھانا مانگتے اور نہ ان کے سامنے خواہش ظاہر کرتے جو ملتا قبول فرما لیتے۔ (اتحاف صفحہ 248)

marfat.com

حدیث نمبر 10: حضور راحت العاشقین ﷺ بعض اوقات خود اٹھ کر کھانے پینے کی چیز لے لیتے۔ (ابوداؤد شریف رقم 3856)

حدیث نمبر 11: حضور سید المذنبین ﷺ اپنے سامنے سے تناول فرماتے۔ (شعب الایمان رقم 5846)

حدیث نمبر 12: حضور سراج الامت ﷺ تین انگلیوں سے تناول فرماتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ رقم 3)

حدیث نمبر 13: حضور صاحب لولاک ﷺ بعض اوقات چار انگلیوں سے بھی تناول فرماتے۔ (جامع صغیر رقم 6942)

حدیث نمبر 14: حضور سیاح افلاک ﷺ دو انگلیوں سے تناول نہ فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ یہ شیطان کا طریقہ ہے۔ (جامع صغیر رقم 6940)

حدیث نمبر 15: حضور شافع اور محشر ﷺ جو کہ بغیر چنے آٹے کی روٹی تناول فرماتے۔ (بخاری شریف رقم 5410)

حدیث نمبر 16: حضور دو جہاں کے تاجور ﷺ کا کھانا اکثر کھجور اور پانی پر مبنی ہوتا۔ (بخاری شریف رقم 5383)

حدیث نمبر 17: حضور بی بی آمنہ کے لال ﷺ دودھ اور کھجور اکٹھے استعمال فرماتے اور ان کو دو عمدہ کھانے قرار دیتے۔ (مسند امام احمد بن حنبل رقم 15893)

حدیث نمبر 18: حضور شہنشاہ خوش خصال ﷺ کا پسندیدہ کھانا گوشت تھا۔ (ترمذی شریف رقم 187)

حدیث نمبر 19: حضور پیکر حسن و جمال ﷺ فرماتے کہ گوشت کانوں کی سماعت بڑھاتا ہے اور یہ دنیا و آخرت کے کھانوں کا سرادر ہے۔ اگر میں اللہ عزوجل سے سوال کرتا کہ مجھے روزانہ گوشت عطا کرے تو عنایت فرماتا۔ (اتحاف صفحہ 238)

حدیث نمبر 20: حضور پیکر عظمت و شرافت ﷺ گوشت اور کدو سے ثرید بنا کر کھاتے (یعنی گوشت اور کدو کے سالن میں روٹی کے ٹکڑے اچھی طرح بھگو کر تناول

marfat.com

فرماتے)(اتحاف صفحہ 239)

حدیث نمبر 21: حضور محبوب رب العزت ﷺ گردے (کھانا) ناپسند فرماتے کیونکہ وہ پیشاب کے قریب ہوتے ہیں۔ (کنز الاعمال رقم 18212)

حدیث نمبر 22: حضور محسن انسانیت ﷺ کو بکری (اور بکری) کے گوشت میں دست (یعنی بازو) اور شانہ (یعنی کندھا) پسند تھا۔ (ترمذی شریف رقم 1842)

حدیث نمبر 23: حضور دانائے غیوب ﷺ کو تلی (کھانے سے) نفرت تھی۔ مگر اس کو حرام قرار نہیں دیا۔ (اتحاف صفحہ 243)

حدیث نمبر 24: حضور نور کے پیکر ﷺ اپنی مبارک انگلیوں سے رکابی چاٹتے اور فرماتے کہ کھانے کے آخر میں برکت زیادہ ہے۔ (شعب الایمان)

حدیث نمبر 25: حضور سلطان بحر و بر ﷺ کو پھلوں میں خربوزہ اور انگور زیادہ پسند تھے۔ (کنز الاعمال رقم 18200)

حدیث نمبر 26: حضور تمام نبیوں کے سرور ﷺ کچالہسن، کچی پیاز و گندنا (ایک بدبودار سبزی) نہیں کھاتے تھے۔ (تاریخ بغداد جلد 2 صفحہ 262)

کھانا کھانے کے آداب

1- اگر مل کر کھا رہے ہو تو بسم اللہ زور سے پڑھیے تا کہ دوسروں کو بھی یاد آجائے۔

2- کھانا شروع کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لی جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ .

ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اے ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والے۔ (کنز الاعمال جلد 15 صفحہ 109 رقم 40792)

فائدہ: اگر کھانے میں زہر بھی ملا ہوگا تو انشاء اللہ عزوجل اثر نہ کرے گا۔

3- اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول گئے تو دوران طعام یاد آنے پر اس طرح کہہ لیں۔

marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ

ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے کھانے کی ابتداء اور انتہا۔

4- مٹی کے برتن میں کھانا افضل ہے کہ ''جو اپنے گھر میں مٹی کے برتن بنواتا ہے۔ فرشتے اس گھر کی زیارت کرنے آتے ہیں۔ (ردالمختار جلد 9 صفحہ 495)

5- برتن چاٹ لیجئے۔ حدیث نمبر 27: کھانے کے بعد جو برتن چاٹتا ہے۔ وہ برتن اس کے لیے دعا کرتا ہے اور کہتا ہے اللہ عزوجل تجھے جہنم کی آگ سے آزاد کرے جس طرح تو نے مجھے شیطان سے آزاد کیا۔ (کنز الاعمال جلد 15 صفحہ 111 رقم 40822)

6- کھانے کے بعد دانتوں کا خلال سنت ہے۔

7- حدیث نمبر 28: حضور سلطان مکہ مکرمہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کھانا کھائے اور یہ کلمات کہے تو اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

دعا کے وہ کلمات یہ ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری کسی مہارت وقوت کے بغیر مجھے یہ رزق عطا فرمایا۔

(1-ترمذی شریف جلد 2 کتاب الدعوت رقم 3458)(2-طبرانی کبیر جلد 20 رقم 389)

8- حدیث نمبر 29: حضور روحی فداہ ﷺ کا فرمان صحت نشان ہے کہ آدمی اپنے پیٹ سے زیادہ برا برتن نہیں بھرتا۔ انسان کے لیے چند لقمے کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھیں اگر ایسا نہ کر سکے تو تہائی (1/3) کھانے کے لیے تہائی پانی کے لیے اور ایک تہائی سانس کے لیے ہو۔

(1-ترمذی شریف کتاب الزہد رقم 238)(2-ابن ماجہ شریف رقم 3349)

مزید کھانے کی سنتیں اور آداب سیکھنے کے لیے شیخ طریقت امیر دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطا قادری دامت برکاتہم عالیہ کی تصنیف ''آداب طعام'' کا مطالعہ

marfat.com

کیجئے۔

پانی پینے کی سنتیں اور آداب

کھانے کی طرح پانی بھی اللہ عزوجل کی بہت عظیم نعمت ہے۔اس کے بغیر ہمارا زندہ رہنا ممکن نہیں۔ ہر پرندہ چرنداور درندہ پانی پیتا ہے۔ جانور بھی پانی پیتا ہے۔انسان بھی پانی پیتا ہے۔ کافر بھی پانی پیتا۔ ہے تو مسلمان بھی پانی پیتا ہے۔ ہر ایک کے پانی پینے کا انداز (Thrower) جدا جدا ہے۔خصوصاً ایک مسلمان کا پانی پینا سب سے ممتاز ہونا چاہیے۔ مسلمان کی ہر ہر ادا پیارے آقا ﷺ کی سنت ہونی چاہیے۔

لہٰذا اگر ہم سنت کے مطابق پئیں گے تو ہمارا پینا بھی ثواب کا باعث ہوگا۔

ٹھنڈا پانی پینا سنت

حدیث نمبر 30: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور پرنور ﷺ کو تمام پانیوں میں سے میٹھا اور ٹھنڈا پانی پسند تھا۔(ترمذی شریف)

پانی تین سانس میں پینا سنت ہے

حدیث نمبر 31: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکمل واطہر ﷺ پانی پینے کے دوران تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔(بخاری شریف)

ایک ہی سانس میں پانی پینا اونٹ کا طریقہ ہے

حدیث نمبر 32: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور طٰہٰ ویٰسٓ ﷺ نے فرمایا کہ اونٹ کی طرح ایک ہی مرتبہ نہ پی جایا کرو بلکہ دو یا تین بار پیا کرو اور جب پینے لگو تو بسم اللہ پڑھا کرو اور جب پی چکو تو الحمد اللہ کہا کرو۔

(1-ترمذی شریف کتاب الاشربۃ رقم 1885)(2-طبرانی کبیر جلد 11 رقم 11378)

پانی پینے کی متفرق سنتیں اور آداب

1- پانی بیٹھ کر، اجالے میں دیکھ کر، سیدھے ہاتھ سے، بسم اللہ پڑھ کر، تین سانس میں اس طرح پئیں کہ ہر مرتبہ گلاس کو منہ سے ہٹا کر سانس لیں۔ پہلی اور دوسری بار ایک

marfat.com

گھونٹ پئیں اور تیسری سانس میں جتنا چاہیں پئیں۔

2- جب پانی پی لیں تو الحمدللہ کہیں۔

3- چوکر پئیں' غٹ غٹ بڑے گھونٹ نہ پئیں۔

4- آب زم زم اور وضو کا بچا ہوا پانی (جبکہ لوٹے یا کسی برتن وغیرہ سے وضو کیا ہو) کھڑے ہوکر پینا سنت ہے۔

5- پانی ہو یا کوئی بھی مشروب مثلاً شربت چائے وغیرہ سب میں یہی سنتیں ملحوظ رکھیں۔

6- سبیل کا پانی بیٹھ کر پئیں۔

اے ہمارے اللہ عزوجل ہمیں پانی اور تمام مشروبات سنت کے مطابق پینے کی توفیق عطا فرما۔آمین

مہمان نوازی کے آداب

مہمان کی آؤ بھگت کرنا' اس کی دلجوئی کرنا' اس کی تواضع (Humiliation) کرنا' اس کو کھلانا پلانا یہ سب سنت ہے اور اس کے بہت سارے فضائل ہیں۔

حدیث نمبر 33: حضرت ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور طیب و طاہر ﷺ نے فرمایا کہ جو اللہ عزوجل اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان (Guest) کی عزت کرے۔ایک رات دن تو اس کا حق ہے۔تین دن تک ضیافت ہے اور اس سے آگے (والے دن) صدقہ ہے۔کسی شخص کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ دوسرے کے پاس اتنا ٹھہرے کہ اسے گھر سے نکالنے پر مجبور کردے۔

(بخاری شریف جلد 3 کتاب الادب رقم 1067)

حدیث نمبر 34: حضرت ابی الحوص جشمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے مروی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ فرمایئے کہ میں ایک شخص کے یہاں گیا۔اس نے میری مہمان نوازی نہیں کی۔اب وہ میرے پاس آئے تو میں اس کی مہمان نوازی کروں یا نہیں۔حضور نور مجسم ﷺ نے فرمایا: تو اس کی مہمان نوازی کر۔(ترمذی شریف)

حدیث نمبر 35: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ

marfat.com

راحت قلب وسینہ ﷺ نے فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ آدمی مہمان کو دروازے تک رخصت (Leave) کرنے جائے۔(ابن ماجہ شریف)

مہمان کے لیے مدنی پھول

1- مہمان کو چاہیے کہ میزبان جہاں بٹھائے وہیں بیٹھے۔

2- جو کچھ مہمان کے سامنے پیش کیا جائے اس پر خوش ہو۔ یہ نہ ہو کہ کہنے لگے اس سے اچھا تو میں اپنے ہی گھر کھایا کرتا ہوں یا کسی قسم کے دوسرے الفاظ جیسا کہ آج کل اکثر دعوتوں (Invitations) میں لوگ آپس میں کہا کرتے ہیں۔

3- بغیر اجازت صاحب خانہ وہاں سے نہ اٹھے۔

4- اور جب وہاں سے جائے تو میزبان کے لیے دعا کرے۔

(بہار شریعت جلد 2 صفحہ 714)

5- موسم کے لحاظ سے اپنا ضروری سامان ساتھ رکھے۔

6- اپنے میزبان کی مصروفیات اور ذمہ داریوں کا لحاظ رکھے۔

7- میزبان کی غیر موجودگی میں ان کی خواتین سے نہ بے پردہ ہو اور نہ بلا وجہ ان سے گفتگو کرے۔ خواتین کے لیے بھی میزبان کے مردوں سے ایسا کرنا ضروری ہے۔

میزبان کے آداب

1- میزبان کو چاہیے کہ مہمان کا اچھے طریقے سے استقبال کرے۔

2- میزبان کو چاہیے کہ جب مہمان کھانا کھانے لگے تو کہے کہ اور کھاؤ مگر اس پر اصرار نہ کرے۔

3- میزبان کو بالکل خاموش نہیں رہنا چاہیے۔

4- میزبان کو یہ بھی نہیں کرنا چاہیے کہ کھانا مہمان کے سامنے رکھ کر غائب ہو جائے۔ بلکہ مہمان کے پاس موجود رہے۔

5- میزبان کو چاہیے کہ مہمان کی خاطر تواضع میں خود مشغول (Busy) ہو خادموں کے ذمہ اس کو نہ چھوڑے کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ (بہار شریعت جلد 2 صفحہ 714)

marfat.com

سلام کے آداب

اللہ عزوجل نے ہمیں ایک دوسرے کو سلام کرنے کی ترغیب دلائی ہے اور سلام کرنا ہمارے پیارے حضور طٰہٰ ویٰسٓ ﷺ کی بہت ہی پیاری سنت ہے۔ بدقسمتی سے آج کل یہ سنت بھی ختم ہوتی نظر آرہی ہے۔ ہم جب آپس میں ملتے ہیں تو ''السلام علیکم'' کے بجائے ''آداب عرض'' یا ''کیا حال ہے'' ''مزاج شریف'' یا ''صبح بخیر'' یا ''شام بخیر'' وغیرہ وغیرہ عجیب وغریب کلمات سے ابتداء کرتے ہیں۔ یہ سب خلاف سنت ہے اور رخصت ہوتے وقت بھی ''خدا حافظ'' ''گڈ بائی'' یا ''ٹاٹا'' وغیرہ کہنے کے بجائے سلام کریں۔ ہاں رخصت ہوتے ہوئے اسلام علیکم کے بعد اگر خدا حافظ کہہ دیں تو حرج نہیں۔

حدیث نمبر 36: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار مدینہ ﷺ نے فرمایا کہ تم جنت میں داخل نہیں ہو گے۔ جب تک تم ایمان نہ لے آؤ اور تم مومن نہیں ہو سکتے جب تک تم ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز نہ بتاؤں جس پر تم عمل کرو تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو (وہ عمل یہ ہے کہ) اپنے درمیان سلام کو پھیلایا کرو۔

(1- مسلم شریف جلد 1 کتاب الایمان رقم 54) (2- ترمذی شریف جلد 2 کتاب الاستئذان رقم 2688) (3- ابوداؤد شریف جلد 2 کتاب الادب رقم 5193) (4- ابن ماجہ شریف جلد 1 المقدمۃ رقم 68)

حدیث نمبر 37: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں میں سے اللہ عزوجل کے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو انہیں سلام کرنے میں پہل کرے۔

(1- ابوداؤد شریف جلد 2 کتاب الادب رقم 5197) (2- الترغیب والترہیب جلد 3 صفحہ 286 رقم 4094)

حدیث نمبر 38: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المرسلین ﷺ نے فرمایا کہ سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔ پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ تعداد والوں کو سلام کریں۔

(1- بخاری شریف جلد 3 کتاب الاستئذان رقم 5877) (2- مسلم شریف جلد 3 کتاب السلام رقم

marfat.com

2160)(3-ترمذی شریف جلد2 کتاب الاستئذان رقم2703)

حدیث نمبر 39: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید دو عالم ﷺ نے انہیں فرمایا: بیٹے جب گھر میں داخل (Entered) ہوتو گھر والوں کو سلام کیا کرو۔ یہ تمہارے لیے اور تمہارے اہل خانہ کے لیے باعث برکت ہوگا۔

(1-ترمذی شریف جلد2 کتاب الاستئذان رقم2698)(2-طبرانی اوسط جلد6 رقم5991)

سلام کی متفرق سنتیں اور آداب

1- سلام کے بہترین الفاظ یہ ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ

ترجمہ: تم پر سلامتی ہو اللہ عزوجل کی طرف سے رحمت برکتیں اور مغفرت ہو۔

2- سلام کے جواب کے بہترین الفاظ یہ ہیں۔

وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ .

ترجمہ: تم پر بھی سلامتی ہو اللہ عزوجل کی طرف سے رحمت برکتیں اور مغفرت ہو۔

3- جب کسی اسلامی بھائی سے ملاقات کرنا ہوتو اسے سلام کرنا سنت ہے۔

4- انگلیوں سے سلام یہودیوں اور ہتھیلی سے سلام عیسائیوں کا طریقہ ہے۔(ترمذی شریف)

5- پیچھے سے آنے والا آگے والے کو سلام کرے۔(فتاویٰ عالمگیری)

6- اسلامی بہنیں بھی آپس میں ملاقات کریں تو سلام کریں۔

7- کوئی اسلامی بہن درس و تدریس یا علمی گفتگو یا سبق کی تکرار میں ہے ان کو سلام نہ کریں۔

8- اجتماع میں بیان ہو رہا ہے اسلامی بہنیں سن رہی ہیں تو آنے والی اسلامی بہن سلام نہ کرے۔

9- جو پیشاب' پاخانہ کر رہا ہے اس کو بھی سلام نہ کریں۔

10- ہر جاننے اور نہ جاننے والے کو سلام کریں۔

marfat.com

اے ہمارے اللہ عزوجل ہمیں اسلام کی برکتوں سے مالا مال فرما۔آمین

مجلس میں بیٹھنے کے آداب

مجلس واجتماع میں اکثر لوگوں کو بیٹھنے کا موقع ملتا ہے۔اسی لیے اس کے آداب کا لحاظ رکھنا چاہیے۔

حدیث نمبر 40: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کسی شخص کو اس مجلس (Conference) سے اٹھایا جائے اور اس کی جگہ پر بیٹھ جائے بلکہ کھل جایا کرو اور اپنی مجالس میں کشادگی پیدا کیا کرو۔

(1-بخاری شریف جلد 3 کتاب الاستئذان رقم 5910)(2-ترمذی شریف جلد 2 کتاب الادب رقم 2750)(3-صحیح ابن حبان جلد 2 صفحہ 349 رقم 587)

حدیث نمبر 41: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور مجسم ﷺ نے فرمایا کہ جسے یہ بات پسند ہو کہ لوگ اس کے لیے بت کی طرح کھڑے ہوں تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تیار رکھے۔

(1-ترمذی شریف جلد 2 کتاب الآداب رقم 2755)(2-ابوداؤد شریف جلد 2 کتاب الآداب رقم 5229)(3-طبرانی کبیر جلد 19 صفحہ 351 رقم 819)(4-طبرانی اوسط جلد 4 صفحہ 282 رقم 4208)

حدیث نمبر 42: حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے مروی ہیں کہ حضور سراج السالکین ﷺ نے فرمایا کہ دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھو۔

(1-ابوداؤد شریف جلد 2 کتاب الادب رقم 4844)(2-الترغیب والترہیب جلد 4 صفحہ 26 رقم 4649)

حدیث نمبر 43: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نیر تاباں ﷺ سے میں نے سنا کہ بہترین مجلس وہ ہے جس میں بیٹھنے کی زیادہ سے زیادہ گنجائش (Capacity) ہو۔

(1-ابوداؤد شریف جلد 2 کتاب الادب رقم 4820)(2-مستدرک حاکم جلد 4 صفحہ 300 رقم

marfat.com

7705)(3-طبرانی اوسط جلد 1 صفحہ 255 رقم 836)

مجلس کے مدنی پھول

1- کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں مت بیٹھو۔

2- مجلس میں چھینک آئے تو اپنے منہ پر ہاتھ یا کوئی کپڑا رکھ لو۔

3- مجلس میں جماہی کو جہاں تک ہو سکے روکو۔

4- بہت زور سے قہقہہ لگا کر مت ہنسو کہ اس طرح ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔

5- مجلس میں لوگوں کے سامنے تیوری چڑھا کر اور ماتھے پر بل ڈال کر ناک منہ چڑھا کر مت دیکھو کہ یہ متکبروں کا طریقہ ہے۔

6- مجلس میں کسی کی طرف پاؤں نہ پھیلاؤ یہ آداب کے سراسر خلاف ہے۔

عیادت کے آداب

مریض کی عیادت کرنا یہ پیارے آقا ﷺ کی بہت ہی پیاری سنت ہے اور اس کے فضائل بھی بہت زیادہ ہیں۔

حدیث نمبر 44: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار رسالت، محسن انسانیت ﷺ نے فرمایا کہ جو بھی کسی مریض کی عیادت (Visiting) کرتا ہے تو ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہے کہ خوش ہو جا کہ تیرا یہ چلنا مبارک ہے اور تو نے جنت میں اپنا ٹھکانا بنا لیا ہے۔ (ابن ماجہ شریف جلد 1 کتاب الجنائز رقم 1443)

حدیث نمبر 45: حضرت عبدالرحمٰن بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور شہنشاہ مدینہ، قرار قلب وسینہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مریض کی عیادت کی اللہ عزوجل اس پر چھتر ہزار ملائکہ کے ذریعے سایہ فرمائے گا اور گھر واپس آنے تک اس کے ہر قدم اٹھانے پر اس کے لیے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اس کے ہر قدم رکھنے پر اس کا ایک گناہ مٹا دیا جائے گا اور ایک درجہ بلند کر دیا جائے گا۔ جب وہ مریض کے ساتھ بیٹھے گا تو رحمت اس کو ڈھانپ لے گی اور گھر واپس آنے تک رحمت اسے ڈھانپے رکھے گی۔

(الترغیب والترہیب جلد 4 کتاب الجنائز رقم 13)

marfat.com

حدیث نمبر 46: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور شفیع المذنبین، راحت العاشقین ﷺ نے فرمایا کہ جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ مریض کے پاس بیٹھنے تک جنت کے باغ میں چہل قدمی کرتا ہے۔ جب وہ بیٹھتا ہے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے۔ جب کوئی شام کے وقت کسی مریض کی عیادت کرتا ہے تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے بھی نکلتے ہیں۔ جو صبح تک اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور جو صبح کے وقت کسی مریض (Patient) کی عیادت کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں جو شام تک اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں۔

(الترغیب والترہیب جلد 4 کتاب الجنائز رقم 11)

مریض کے لیے دعا کرنے کی فضیلت

حدیث نمبر 47: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور، سلطان بحر و بر ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی ایسے مریض کی عیادت کی جس کی موت کا وقت قریب نہ آیا ہو اور سات دفعہ الفاظ کہے:

"اَسْئَلُ اللّٰہُ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیْكَ"

ترجمہ: میں عظمت والے عرش عظیم کے مالک اللہ عزوجل سے تیرے لیے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔"

تو اللہ عزوجل اسے اس مرض (جس میں وہ مبتلا ہوگا) سے شفاء عطا فرمائے گا۔

(ابوداؤد شریف جلد 1 کتاب الجنائز رقم 3106)

بیماری کے فضائل

بیماری یہ اللہ عزوجل کی طرف سے انسان کی ایک آزمائش ہوتی ہے اور اس کی فضیلت بھی بہت زیادہ ہے۔ چنانچہ

حدیث نمبر 48: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور محبوب رب العالمین ﷺ نے فرمایا کہ جب مومن بیمار ہوتا ہے تو اللہ عزوجل اسے گناہوں سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے زنگ (Rust) کو صاف کر دیتی

marfat.com

ہے۔(الترغیب والترہیب جلد 4 کتاب الجنائز رقم 42)

حدیث نمبر 49: حضرت اسد بن کرز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدار نبوت، پیکر عظمت وشرافت ﷺ نے فرمایا کہ مریض کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے درخت سے پتے گرتے ہیں۔(الترغیب والترہیب جلد 4 کتاب الجنائز رقم 56)

حدیث نمبر 50: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نیر تاباں ﷺ نے فرمایا کہ مصیبت اپنے صاحب (یعنی جس کو مصیبت پہنچی) کا چہرہ اس دن چمکائے گی جس دن چہرے سیاہ ہوں گے۔(طبرانی اوسط جلد 3 صفحہ 290 رقم 4622)

تشریح وتوضیح: اس سے معلوم ہوا کہ بیماری سے گناہ جھڑتے ہیں اور قیامت کے دن مریض کا چہرہ چمکے گا۔

چھینک کے آداب

چھینک بھی ایک اہم امر ہے۔اس کی کئی سنتیں اور آداب ہیں۔لیکن افسوس مدنی ماحول سے دور رہنے کے باعث مسلمانوں کی اکثریت کو اس سلسلے میں معلومات نہیں ہوتیں۔ جہاں چھینک آئی زور زور سے ''آ کچھی آ کچھی'' کرلیا۔ناک بھر آئی تو سنک لی اور بس۔لیکن ہمیں اس کی سنتیں اور آداب سیکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

حدیث نمبر 51: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور مکی مدنی سرکار ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کو چھینک (Sneeze) پسند ہے۔ جب کوئی شخص چھینکے اور الحمدللہ کہے تو جو مسلمان اس کو سنے اس پر یہ حق ہے کہ یَرْحَمُكَ اللہ عزوجل کہے۔(بخاری شریف جلد 3 کتاب الادب رقم 1157)

حدیث نمبر 52: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور روحی فداہ ﷺ کے حضور دو آدمیوں نے چھینکا تو ایک کے جواب میں حضور نور مجسم ﷺ نے یرحمک اللہ عزوجل کہا اور دوسرے کے جواب میں نہ کہا۔ جب آپ ﷺ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس نے الحمدللہ کہا اور دوسرے نے الحمدللہ نہیں کہا۔

(بخاری شریف جلد 3 کتاب الادت رقم 1152)

marfat.com

چھینک کی متفرق سنتیں اور آداب

1- چھینکنے والا زور سے حمد کہے تا کہ کوئی سنے اور جواب دے دونوں کو ثواب ملے گا۔

2- چھینک کے وقت سر جھکائیں اور آواز آہستہ نکالیں چھینک کی آواز بلند کرنا حماقت ہے۔

3- چھینکنے والا اگر دیوار کے پیچھے ہو تو تب بھی جواب دیں۔

4- نماز میں اگر چھینک آئے تو الحمدللہ نہ کہیں۔

5- آپ نماز پڑھ رہی ہیں اور کسی کو چھینک آئی اور آپ نے جواب دے دیا تو آپ کی نماز فاسد (یعنی ٹوٹ) ہو جائے گی۔

6- کافر کو چھینک آئی اور اس نے الحمدللہ کہا تو جواب میں یَھْدِیْكَ اللّٰہُ (ترجمہ: اللہ عزوجل تجھے ہدایت دے) کہا جائے۔

7- کافر کی چھینک واجب نہیں۔

اے ہمارے اللہ عزوجل! ہمیں چھینک کی سنتیں اور آداب پر عمل کی توفیق عطا فرما۔

آمین

جماعی کے آداب

جماعی شیطان کی طرف سے ہے اور عموماً ہم لوگوں کو اس بات کا علم نہیں۔ جب جماہی آتی ہے تو منہ کھول کر لوگ الٹی سیدھی آوازیں ''ہاہا' قاہ قاہ'' وغیرہ نکالتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہمیں علم حاصل کرنا چاہیے۔

حدیث نمبر 53: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور شافع روز محشر ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند ہے اور جماہی شیطان کی طرف سے ہے۔ جب کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ہو سکے اسے دفع کرے۔ کیونکہ جب انسان جماہی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے یعنی خوش ہوتا ہے۔ کیونکہ سستی اور غفلت کی دلیل ہے۔ ایسی چیز کو شیطان پسند کرتا ہے۔ (بخاری شریف جلد 3 کتاب الادب رقم 1154)

marfat.com

حدیث نمبر 54: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص جماہی لے تو اس کو چاہیے کہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے کیونکہ شیطان منہ میں گھس جاتا ہے۔ (مسلم شریف)

جماہی کے متفرقات

1- جماہی شیطان کی طرف سے ہے۔اس لیے جماہی کو روکنا چاہیے۔

2- جب جماہی آنے لگے تو اوپر کے دانتوں سے نچلے ہونٹ کو دبائیں یا الٹے ہاتھ کی پشت منہ پر رکھ دیں۔

3- اگر نماز میں جماہی آئے بحالت قیام تو سیدھے کی پشت منہ پر رکھیں اور باقی ارکان میں ہاتھ کی پشت۔

4- جماہی روکنے کا ایک مدنی نسخہ یہ بھی ہے کہ جب کبھی جماہی آنا شروع ہو فوراً دل میں خیال کریں کہ انبیاء علیہ السلام کو جماہی کبھی نہیں آئی۔

کیونکہ جماہی شیطان کی طرف سے ہے اور انبیاء کرام علیہ السلام شیطان کے اثر سے محفوظ ہیں۔انشاء اللہ عزوجل جماہی فوراً رک جائے گی۔

سفر کے آداب

سفر کرنا بھی حضور پرنور، سراج الامت ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔

حدیث نمبر 55: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رحمت دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ جب تین افراد سفر پر روانہ ہوں تو اپنے میں ایک فرد کو امیر بنالو۔

(1-ابوداؤد شریف جلد 2 کتاب الجہاد رقم 2608)(2-صحیح ابن حبان جلد 5 صفحہ 504 رقم 2132)

(3-طبرانی کبیر جلد 9 صفحہ 185 رقم 8915)

حدیث نمبر 56: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ہادیٔ دوعالم ﷺ جمعرات کے دن سفر کے لیے روانہ ہونا پسند فرماتے تھے۔

(1-بخاری شریف جلد 2 کتاب الجہاد رقم 2789)

(2-مصنف عبدالرزاق جلد 5 صفحہ 169 رقم 927)

marfat.com

حدیث نمبر 57: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید الانبیاء ﷺ کسی مقام پر قیام فرماتے تھے نہ کسی منزل سے رخصت ہوتے تھے۔ جب تک وہاں دو رکعت (نفل) نماز ادا نہ فرما لیتے۔

(1-صحیح ابن خزیمہ جلد 2 صفحہ 248 رقم 1260)

(2-مستدرک حاکم جلد 1 صفحہ 460 رقم 1188)

حدیث نمبر 58: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ ﷺ نے فرمایا کہ تین (قسم کے لوگوں کی) دعائیں بلا شک وشبہ مقبول ہوتی ہیں۔ 1-مظلوم کی دعا۔ 2-مسافر کی دعا۔ 3-والد کی اپنی اولاد کے حق میں بد دعا۔

(1-ترمذی شریف جلد 2 کتاب البر والصلۃ رقم 1905) (2-ابو داؤد شریف جلد 1 کتاب الصلوٰۃ رقم 1536) (3-طبرانی اوسط جلد 1 صفحہ 12 رقم 24) (4-شعب الایمان جلد 3 صفحہ 300 رقم 3594)

سفر کے متفرقات

1- جمعرات کو سفر کرنا سنت ہے۔

2- اور تنہا سفر کرنے سے حضور ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

3- تین افراد سفر کریں اور ایک کو امیر بنالیں۔

4- سفر عذاب کا ٹکڑا ہے کیونکہ یہ کھانے پینے سے روکتا ہے۔

5- عورت مرد کے علاوہ لمبا سفر نہ کرے۔

گفتگو کے آداب

اس دنیاوی زندگی میں ہمیں ہر وقت گفتگو کرنے کی ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ بلکہ ہم تو بغیر ضرورت کے بھی بہت بولتے ہیں اور بے ضرورت بولنے کے بہت سے نقصانات ہیں۔ آج ہم چلا چلا کر اپنے گھر والوں چھوٹے بڑے سب کے ساتھ اسی طرح بھولتے ہیں لیکن ہمارے پیارے حضور ﷺ نے گفتگو کے کچھ آداب بتائے ہیں۔

حدیث نمبر 59: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور راحت العاشقین ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کی خوبصورتی یہ ہے کہ وہ بے فائدہ چیزوں کو چھوڑ دے۔

marfat.com

(1-ترمذی شریف جلد2 کتاب الزہد رقم2317)

(2-ابن ماجہ شریف جلد2 کتاب الزہد رقم3976)

حدیث نمبر 60: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور مجسم ﷺ نے فرمایا کہ مومن طعنہ زنی کرنے والا' لعنت کرنے والا' بداخلاق اور گندی گفتگو کرنے والا نہیں ہوتا۔

(1-ترمذی شریف جلد2 کتاب البر والصلۃ رقم1977)

(2-صحیح ابن حبان جلد1 صفحہ421 رقم192)

حدیث نمبر 61: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پیکر حسن و جمال ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ایک کمرہ ہے۔ جس کا بیرونی حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے دکھائی دیتا ہے۔ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! یہ کس کے لیے ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: 1-اچھی گفتگو کرنے والے۔ 2-کھانا کھلانے والے۔ 3-اور تہجد پڑھنے والے کے لیے ہے۔

(مسند امام احمد بن حنبل جلد 2 رقم6626)

حدیث نمبر 62: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار کائنات ﷺ نے فرمایا کہ اچھی بات کہنا صدقہ ہے۔ (بخاری شریف جلد3 کتاب الادب)

گفتگو کی متفرق سنتیں اور آداب

1- حضور پرنور ﷺ گفتگو اس طرح دلنشین انداز میں ٹھہر ٹھہر کر فرماتے کہ سننے والا با آسانی یاد کر لیتا۔

2- مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے گفتگو کرنا سنت ہے۔

3- چھوٹوں کے ساتھ مشفقانہ اور بڑوں کے ساتھ مؤدبانہ لہجہ رکھیں۔ انشاء اللہ عزوجل دونوں کے نزدیک آپ معزز رہیں گے۔

4- چلا چلا کر بات کرنا جیسا کہ آج کل بے تکلفی میں دوست آپس میں کرتے ہیں یہ خلاف سنت ہے۔

marfat.com

5- دوران گفتگو ایک دوسرے کے ہاتھ پر تالی دینا ٹھیک نہیں۔

6- جب دوسرا بات کر رہا ہو اطمینان سے سنیں۔ اس کی بات کاٹ کر اپنی بات نہ شروع کر دیں۔

7- زیادہ باتیں کرنے اور بار بار قہقہہ لگانے سے وقار مجروح ہوتا ہے۔

اے ہمارے اللہ عزوجل ہمیں سنت کے مطابق گفتگو کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

marfat.com

باب نمبر 9

حسن اخلاق

حسن اخلاق ایک ایسا عمل ہے کہ جس کا فائدہ انسان کو دنیا میں اور آخرت میں ملتا ہے۔ دنیا میں فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ انسان کی واقفیت بڑھتی ہے اور لوگ اچھے الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔

حسن اخلاق کیا ہے؟

حدیث نمبر 1: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شہنشاہ مدینہ، قرار قلب وسینہ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! تم پر حسن اخلاق کو اپنانا لازم ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! حسن اخلاق کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ حسن اخلاق یہ ہے کہ جو تم سے قطع تعلق کرے۔ قطع رحمی کرے تم اس سے صلہ رحمی کرو۔ جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کر دو اور جو تمہیں نہ دے تم اسے دو۔ (1-شعب الایمان جلد 6 صفحہ 261)(2-احیاء العلوم جلد 1 صفحہ 235)

تشریح وتوضیح: حسن اخلاق والی اسلامی بہنوں! اس حدیث پاک میں حضور شافع روز محشر ﷺ نے کتنے جامع اور پیارے الفاظ میں حسن اخلاق کی تعریف (Definition) کی ہے کہ حسن یہ ہے کہ جو تم سے قطع رحمی کرے تو تم اس سے صلہ رحمی کرو اور جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کر دو اور جو تمہیں نہ دے تم اسے دو۔

حسن اخلاق کی برکات اور انعام

حدیث نمبر 2: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور حسن اخلاق

marfat.com

کے پیکر ﷺ نے فرمایا کہ یقیناً مومن حسن اخلاق کے ذریعے دن کو روزہ رکھنے والے اور راتوں کو قیام کرنے والے کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔

(1-ابوداؤد شریف جلد 3 صفحہ 509)(2-مستدرک حاکم جلد 1 صفحہ 128) (3-جواہر شریعت جلد 2 صفحہ 15)

حدیث نمبر 3: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی مکرم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم سب میں سے زیادہ پیارے اور قیامت کے دن میرے نزدیک ترین بیٹھنے والے وہ لوگ ہیں جو تم میں سے حسن اخلاق والے ہیں۔

(1-ترمذی شریف جلد 1 صفحہ 922)(2-صحیح ابن حبان جلد 2 صفحہ 235)(3-جواہر شریعت جلد 2 صفحہ 16)

حدیث نمبر 4: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روز شمار ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل نرمی (حسن اخلاق) پر اتنا عطا کرتا ہے کہ اتنا سختی پر بھی نہیں کرتا۔

(1-مسلم شریف جلد 7 صفحہ 192)(2-طبرانی اوسط جلد 4 صفحہ 88)(3-جواہر شریعت جلد 2 صفحہ 17)

حدیث نمبر 5: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تقویٰ اور حسن اخلاق کی وجہ سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ (ترمذی شریف جلد 1 صفحہ 928)

حسن اخلاق جیسی دولت جس کو مل جائے تو اس کو کیا چاہیے۔ کیونکہ جس کو حسن اخلاق، نرمی، حلیمی، اچھی عادت خصلت جیسے نصیب ہو جائے تو اسے دنیا اور آخرت کی خیر مل گئی اور اگر حسن اخلاق کا مفہوم دیکھیں تو وہ بہت وسیع (Extensive) ہے۔ لہٰذا ہر مرد و عورت کو لازم ہے کہ اپنے گھر والوں اور ہمسایوں بلکہ ہر ملنے جلنے والے کے ساتھ حسن اخلاق کے ساتھ پیش آئے۔ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اور مسکراتے ہوئے لوگوں سے ملنا جلنا بہت بڑی سعادت اور ثواب واجر والا کام ہے۔ اللہ عزوجل تمام مسلمان مَردوں اور عورتوں کو حسن اخلاق کی دولت عطا فرمائے۔ آمین

marfat.com

بداخلاقی کا انجام

حدیث نمبر 6: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور شافع روز محشر ﷺ سے ایک شخص نے پوچھا کہ نحوست کیا ہے؟ تو حضور روحی فداہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نحوست بداخلاقی ہے۔

(1-ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 383)(2-احیاء العلوم جلد 3 صفحہ 75)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ بداخلاقی یہ ایک نحوست ہے۔اس لیے ہمیں اس سے بچنا چاہیے۔

حدیث نمبر 7: حضرت فضیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور مکی مدنی تاجدار ﷺ سے کسی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ فلاں عورت دن کو روزہ رکھتی ہے اور رات کو تہجد پڑھتی ہے۔مگر بداخلاق ہے۔ہمسایوں کو اپنی زبان سے تکلیف (Trouble) دیتی ہے تو حضور نور مجسم ﷺ نے جواباً فرمایا: اس میں اس کے لیے بھلائی نہیں وہ جہنم میں جائے گی۔(1-ترمذی شریف جلد 2)(2-مستدرک حاکم)(3-احیاء العلوم جلد 3 صفحہ 76)

تشریح وتوضیح: بداخلاقی اتنی بری چیز ہے کہ جس کی وجہ سے پرہیزگار عورت جہنمی (Hellish) قرار دی گئی۔اے ہمارے رب عزوجل! ہمیں اور ہماری ماؤں، بہنوں کو بداخلاقی جیسی نحوست سے محفوظ فرما۔آمین

اچھی بات کے علاوہ خاموش رہنے کی فضیلت

حدیث نمبر 8: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید المبلغین ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو شرف ملاقات بخشا تو ارشاد فرمایا کہ اے ابوذر رضی اللہ عنہ کیا میں تجھے دو خصلتوں کے بارے میں نہ بتاؤں جو کہ ظاہر میں ہلکی اور میزان میں دوسروں سے زیادہ بھاری ہیں۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ضرور بتایئے۔تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ 1-حسن اخلاق۔ 2-اور طویل خاموشی (Long Silence) کو اپنے اوپر لازم کرلو۔اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت

marfat.com

میں میری جان ہے۔مخلوق نے ان دونوں کی مثل کوئی عمل نہیں کیا۔

(مجمع الزوائد' جلد10 صفحہ540 کتاب الزہد' رقم18125)

حدیث نمبر9: حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی عمل بتایئے جس کو میں اپنے آپ پر لازم کرلوں تو حضور پرنور ﷺ نے اپنی زبان مبارک کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: ''اس پر قابو پالو۔''

(طبرانی کبیر جلد3 صفحہ260 رقم3349)

حدیث نمبر10: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور مکی مدنی سرکار' سرکار ابد قرار ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنا غصہ پی لیا۔ اللہ عزوجل اس سے اپنا عذاب دور فرمادے گا اور جس نے اپنی زبان کی حفاظت کی اللہ عزوجل اس کی ستر پوشی فرمائے گا۔(الترغیب والترہیب جلد5 صفحہ337 کتاب الادب رقم11)

حدیث نمبر11: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار رسالت' پیکر عظمت وشرافت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو خاموش رہا اس نے نجات پائی۔

(ترمذی شریف جلد2 صفحہ167 کتاب صفۃ القیامت رقم391)

حدیث نمبر12: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور شفیع المذنبین ﷺ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ سب سے افضل مسلمان (Best Muslim) کون ہے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔(بخاری شریف جلد1 صفحہ101 کتاب الایمان رقم10)

حدیث نمبر13: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو اللہ عزوجل اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔(بخاری شریف جلد3 صفحہ544 کتاب الرقاق رقم1395)

حدیث نمبر14: حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی مکرم' نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنی داڑھوں کے درمیان والی چیز (یعنی زبان) اور دونوں ٹانگوں کے درمیان والی چیز (یعنی شرم گاہ) کی حفاظت کی وہ جنت میں داخل ہو

marfat.com

گا۔(طبرانی کبیر جلد 1 صفحہ 311 رقم 919)

ان تمام حدیثوں میں حضور شافع روز محشر ﷺ نے خاموشی کی اہمیت اور فضیلت کو واضح طور پر بیان فرمایا ہے کہ خاموشی سے بہتر کوئی عمل نہیں اسی لیے تو آنے والے سائل کو خاموشی کی وصیت کی اور مزید فرمایا کہ زبان کی حفاظت اور خاموشی پر استقامت رکھو کہ جو خاموش رہا اس نے نجات پائی اور وہ اس دنیا میں افضل مسلمان اور بروز قیامت جنت میں داخل ہوگا۔ انشاءاللہ عزوجل

اسی لیے تو میرے شیخ طریقت مرشدی امیر اہلسنّت ابوالبلال حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم عالیہ اپنے رسالہ ''قفل مدینہ'' میں فرماتے ہیں کہ

آپ کوشش کیجئے اور زبان پر قفل مدینہ لگایئے اللہ عزوجل سے دعا بھی کیجئے کہ

''اللہ عزوجل ہمیں کر دے عطا قفل مدینہ
ہر ایک مسلمان لے گا قفل مدینہ
یا رب نہ ضرورت کے سوا کچھ کبھی بولوں
اللہ زباں کا ہو عطا قفل مدینہ
بڑھتا ہے خموشی سے وقار اے مرے بھائی
اے بھائی۔ زباں پر تو لگا قفل مدینہ
بولوں نہ فضول اور رہیں نیچی نگاہیں
آنکھوں کا زباں کا دے خدا قفل مدینہ
رفتار کا گفتار کا کردار کا دے دے
ہر عضو کا دے مجھ کو خدا قفل مدینہ
دوزخ کی کہاں تاب ہے کمزور بدن میں
ہر عضو کا عطار لگا قفل مدینہ

(قفل مدینہ صفحہ (25) از امیر اہلسنت مدظلہ)

marfat.com

جسمانی اعضاء میں سے خطرناک چیز

زبان کی حفاظت بہت ضروری ہے کیونکہ زبان ہی سب سے زیادہ خطرناک سرکشی اور بے حیائی اور سب سے زیادہ فتنہ وفساد اور عداوت و دشمنی کی جڑ (Root) ہے۔ جس طرح کے حدیث رسول ﷺ میں آیا ہے کہ

حدیث نمبر 15: حضرت سفین بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تاجدار کائنات، فخر موجودات ﷺ کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ میرے حق میں سب سے زیادہ نقصان دہ اور خطرناک کون سی چیز قرار دیتے ہیں؟ تو حضور روحی فداہ ﷺ نے اپنی زبان اقدس پکڑ کر ارشاد فرمایا یہ ہے۔

(ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 129 کتاب الزہد رقم 298)

تشریح وتوضیح: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ زبان انسان کے تمام اعضاء میں سے خطرناک اور نقصان دہ حصہ ہے۔ چنانچہ

حضرت یونس بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہتے ہیں کہ ''میرا نفس بصرہ جیسے گرم شہر میں سخت ترین گرمی کے زمانے میں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہے۔ مگر میرا نفس لغو اور فحش گوئی سے زبان کو روکنے کی طاقت نہیں رکھتا۔''

ان بزرگ (علیہ الرحمۃ) کہ اس قول سے بھی معلوم ہوا کہ زبان تمام اعضاء میں سب سے زیادہ نقصان دہ اور خطرناک ہے اور اس کے علاوہ بھی زبان کی آفتیں (Calamities) ہیں۔ جن کو ہم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط کے (19) انیس حروف کی نسبت سے پیش کرتے ہیں۔

حدیث نمبر 16: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل نے انسان کے لیے اس کا حصہ زنا لکھ دیا ہے۔ جسے وہ لامحالہ پائے گا۔ پس آنکھ کا زنا دیکھنا ہے اور زبان کا زنا کلام کرنا ہے۔ دل خواہش اور تمنا کرتا ہے شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔ (بخاری شریف جلد 3 صفحہ 592 کتاب القدر رقم 1522)

marfat.com

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ زبان سے اچھی بات کہنی اور کرنی چاہیے کہ بری بات کرنا زبان کا زنا ہے اور اس کے علاوہ بھی زبان کی بے شمار آفتیں (Calamities) ہیں۔ جو کہ درج ذیل ہیں۔

1-جھوٹ بولنا۔ 2-لعنت کرنا۔ 3-طعنہ زنی کرنا۔ 4-کسی کی نقل اتارنا۔ 5-غیبت کرنا۔6-کسی کا مذاق اڑانا۔ 7-گالی دینا۔8-چغلی کھانا۔9-جھوٹا وعدہ کرنا۔ 10-جھوٹی گواہی دینا۔ 11-جھوٹی قسم کھانا۔ 12-لعنت کرنا۔ 13-گانا گانا۔ 14-فاسق کی تعریف کرنا۔ 15-جھوٹی تعریف کرنا۔ 16-منہ پر تعریف کرنا۔ 17-جھگڑا کرنا۔18-فحش کلامی کرنا۔19-کسی مسلمان کو کافر کہنا۔20-کسی کی مصیبت پر خوشی ظاہر کرنا۔

ان سب مذکورہ تمام گناہوں کا صدور زبان ہے۔ اللہ عزوجل ہماری ماؤں، بہنوں اور تمام مسلمانوں کو زبان کی آفتوں سے محفوظ رکھے۔

چپ رہنے میں سو سکھ ہیں کوئی اس میں نہیں شک
اے بھائی زباں پر تو لگا قفل مدینہ
نہ وسوسے آئیں نہ مجھے گندے خیالات
دے ذہن کا اور دل و زبان کا خدا قفل مدینہ

زبان کی پیدائش کا مقصد

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر (علیہ الرحمۃ) فرماتے ہیں کہ جب اللہ عزوجل نے حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام کے مبارک منہ میں زبان کو رکھنا چاہا تو زبان سے فرمایا کہ اے زبان! تجھے پیدا کرنے کا مقصد یہ ہے کہ تو میرے نام کے سوا کسی اور کا نام نہ لے اور میرے کلام کے سوا اور کوئی کلام نہ پڑھے۔ اگر اس کے علاوہ تو نے کچھ اور کہا تو یاد رکھ تو بھی اور باقی اعضاء بھی مصیبت میں گرفتار ہوں گے۔

(1-اسرار الاولیاء صفحہ 103)(2-قفل مدینہ از امیر اہلسنت مدظلہ صفحہ 15)

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری زبانیں اللہ عزوجل کی رضا کے بغیر کچھ بھی نہ بولیں۔

marfat.com

صرف اسی کا نام لیں' اس کے محبوبوں کا نام لیں' کام کی بات کریں' اس پروردگار کی مرضی کے بغیر اور خلاف کلام نہ کریں کیونکہ

دل یاد لئی بنایا اے تعریف لئی زباں
اکھیاں بنایاں سونے دے دیدار واسطے

جھوٹ کا وبال اور فرشتوں کو اس سے نفرت

حدیث نمبر 17: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور سید دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب انسان (مرد و عورت میں سے کوئی بھی) جھوٹ بولتا ہے تو فرشتے اس جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے اس انسان سے ایک میل دور چلے جاتے ہیں۔ (1-ترمذی شریف جلد 1 صفحہ 919 کتاب البر والصلۃ رقم 2039)

تشریح وتوضیح: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جھوٹ اتنا برا ہے کہ جس سے اللہ عزوجل کی مقرب مخلوق فرشتے اس سے نفرت کرتے ہیں اور ان کو ایسی گھن آتی ہے کہ جونہی کسی کے منہ سے جھوٹ نکلتا ہے تو فرشتے اس کے پاس چل نکلتے ہیں اور ایک میل تک چلے جاتے ہیں۔ ذرا سوچئے کہ اللہ عزوجل کی پیاری مخلوق کو تکلیف پہنچانا کتنا برا عمل ہے اور دوسرا یہ کہ جھوٹ والے کے نامہ اعمال میں گناہ لکھ دیا جاتا ہے۔

جھوٹ کی تعریف

جھوٹ کی تعریف جمہور کے نزدیک یہ ہے کہ خبر کا واقع کے مطابق نہ ہونا جھوٹ کہلاتا ہے۔ (تفسیر بیضاوی جلد 1 صفحہ 242)

اور اس کی مثال یوں سمجھئے کہ مثلاً کسی کو آپ کوئی کام کہتے ہیں کہ میرا پیغام فلاں میری دوست کو دینا اور سلام کہنا۔ وہ کہتی ہے ٹھیک ہے۔ لیکن جب دوسرے دن وہ آپ کو ملتی ہے اور کہتی ہے کہ میں آپ کی دوست کے مدرسے میں گئی تھی مگر مدرسہ بند تھا وہ مجھے ملی نہیں لہٰذا اس لیے میں آپ کا پیغام نہ پہنچا سکی۔ لیکن ہو معاملہ اس کے برعکس کہ مدرسہ تو کھلا تھا لیکن محترمہ وہاں گئی ہی نہیں اور بعد میں کہہ دیا کہ میں گئی تھی۔ مگر مدرسہ بند تھا۔ لہٰذا اس

marfat.com

عورت کا جواب دینا واقع کے مطابق نہیں اس لیے جھوٹ کہلائے گا۔

محترم اسلامی ماؤں، بہنوں، بیٹیو! جھوٹ ایک ایسی بری خصلت (Nature) ہے۔ ہر مذہب والے اس کی مذمت بیان کرتے ہیں اور ہو بھی کیوں نہ کہ جھوٹ ہر برائی کی جڑ ہے۔

حدیث نمبر 18: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سید دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص میں یہ چار باتیں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا اور جس شخص میں ان چار باتوں میں سے ایک ہوگی۔ اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی۔ یہاں تک کہ اس کو چھوڑ دے۔ 1- جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔ 2- جب بات کرے جھوٹ بولے۔ 3- جب کسی سے کوئی وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔ 4- اور جب جھگڑا کرے تو گالی دے۔

(بخاری شریف جلد 1 صفحہ 110 کتاب الایمان رقم 33)

حدیث نمبر 19: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین، راحت العاشقین ﷺ نے فرمایا کہ جو بندہ ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے کہ پہلے اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ پیدا ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ سارا قلب سیاہ ہو جاتا ہے اور اللہ عزوجل کے نزدیک وہ جھوٹوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔

(موطا امام مالک جلد 2 صفحہ 821 کتاب الکلام رقم 18)

جھوٹ رزق میں کمی کا سبب

حدیث نمبر 20: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نیر تاباں ﷺ نے فرمایا کہ "الکذب ینقص الرزق" ترجمہ: جھوٹ رزق کو کم کر دیتا ہے۔

(احیاء العلوم جلد 3 صفحہ 188)

تشریح و توضیح: اس حدیث بالا سے معلوم ہوا کہ جھوٹ جو بھی بولتا ہے۔ اس کے رزق میں کمی و بے برکتی آجاتی ہے۔ اس لیے رزق کو کم کر دینے والی چیز جھوٹ سے ہمیں ہر دم بچتے رہنا چاہیے۔

marfat.com

مومن، جھوٹا نہیں ہوسکتا

حدیث نمبر 21: حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور شافع محشر ﷺ سے سوال ہوا کہ کیا مومن بزدل ہوسکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر پوچھا گیا کیا مومن بخیل ہوسکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں ہوسکتا ہے۔ پھر پوچھا گیا کیا یارسول اللہ ﷺ کیا مومن جھوٹا ہوسکتا ہے؟ فرمایا: نہیں۔

(موطا امام مالک جلد 2 صفحہ 822 کتاب الکلام رقم 19)

تشریح وتوضیح: معلوم ہوا کہ جھوٹ بولنا مومن کی شایان شان نہیں اس لیے ہمیں جھوٹ سے بچنا چاہیے۔

حدیث نمبر 22: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ریحان ملت ﷺ نے فرمایا کہ جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ ایمان کے مخالف ہے۔

(1- مسلم امام احمد بن حنبل)(2- بہار شریعت جلد 2 صفحہ 780)

حدیث نمبر 23: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور روحی فداہ ﷺ نے فرمایا کہ جھوٹ بولنے سے منہ کالا ہوتا ہے اور چغلی سے قبر کا عذاب ہے۔

(1- بیہقی شریف)(2- بہار شریعت جلد 2 صفحہ 781)

جھوٹی گواہی شرک کے برابر ہے

حدیث نمبر 24: حضرت ایمن بن خزیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور مجسم ﷺ ایک دفعہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے تو فرمایا کہ اے لوگو! جھوٹی گواہی دینا اللہ عزوجل کے ساتھ شرک کے برابر ہے۔ (ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 89)

تشریح وتوضیح: اے میری محترم ماؤں، بہنوں، بیٹیوان مذکورہ بالا تمام احادیث میں جو کہ جھوٹ کی مذمت میں بیان ہوئی ہیں۔ ان میں مختلف جگہوں پر حضور پرنور ﷺ نے جھوٹ بولنے والے کے متعلق وعیدیں سنائی ہیں۔ سب سے پہلی حدیث مبارکہ میں فرمایا کہ جھوٹ منافق کی علامت ہے اور جو ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے تو مسلسل جھوٹ بولنے کی وجہ سے جھوٹ بولنے والے کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے۔ حتیٰ کہ سارا دل ہی سیاہ

marfat.com

ہو جاتا ہے اور اس کو جھوٹوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔ مزید فرمایا کہ جھوٹ رزق میں کمی کا سبب ہے۔ جھوٹ بولنا مسلمان کی شان نہیں اور فرمایا: جھوٹ ایمان کا مخالف ہے اور مزید فرمایا کہ جھوٹ بولنے والے کا منہ بروز قیامت کالا ہوگا اور فرمایا: جھوٹی گواہی دینا اللہ عزوجل کے ساتھ شرک کرنے کے برابر ہے۔ اس لیے تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو جھوٹ جیسی بری خصلت سے بچنا چاہیے۔

جھوٹ کی مذمت اور سچ کی برکت

حدیث نمبر 25: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سراج السالکین، راحت العاشقین ﷺ نے فرمایا کہ سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا اور نیکی جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ انسان اگر سچ بولتا رہتا ہے تو وہ صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ گناہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ انسان اگر جھوٹ بولتا رہتا ہے تو وہ اللہ عزوجل کے نزدیک جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

(1-بخاری شریف جلد 3 صفحہ 405 کتاب الادب رقم 1027) (2-مسلم شریف جلد 7 صفحہ 223 کتاب البر والادب رقم 6514) (3-ترمذی شریف جلد 1 صفحہ 919 ابواب البر والصلہ رقم 2038) (4-موطا امام مالک جلد 2 صفحہ 821 کتاب الکلام رقم 16) (5-ابوداؤد شریف جلد 3 صفحہ 562 کتاب الادب رقم 1553)

حدیث نمبر 26: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ نے فرمایا کہ جو مرد و عورت جھوٹ چھوڑ دے جو کہ ایک بری چیز ہے تو اللہ عزوجل اس جھوٹ چھوڑنے والے مرد و عورت کے لیے جنت کے کنارے میں گھر بنائے گا اور جو لڑائی جھگڑے چھوڑ دے حالانکہ حق پر ہو اس کے لیے جنت کے درمیان (Centre) میں گھر بنایا جائے گا اور جس کے اخلاق اچھے ہوں تو اس کے لیے جنت کے اوپر کے حصے میں گھر بنایا جائے گا۔ (مشکوٰۃ شریف جلد 2 صفحہ 533)

تشریح و توضیح: اس حدیث مذکورہ میں کتنی پیاری بشارت ہے۔ جھوٹ چھوڑنے والوں کے لیے حضرت شیخ سعدی (علیہ الرحمۃ) جھوٹ کی مذمت بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

marfat.com

''اے بیٹے! جس کا جھوٹ ہی مشغلو ہو وہ قیامت میں کب فلاح پانے والا ہوگا۔ جھوٹ سے برا کوئی کام نہیں ہے۔اس سے نیک نامی گم ہوجاتی ہے۔''

محترم اسلامی بہنوں! جھوٹ جیسے برے فعل کا صدور زبان ہے اور ہر اسلامی بہن و بھائی کو چاہیے کہ زبان پر قابو رکھے اور خاموش رہے اور جھوٹ سے بچتی رہے۔مرشدی شیخ طریقت امیر اہلسنّت مدظلہ فرماتے ہیں کہ

''سنت کے مطابق میں ہر اک کام کروں کاش
ہر ایک مرض سے تو گناہوں کے شفا دے''

زباں کی پیدائش کا مقصد

محترم اسلامی بہنوں! حضرت بابا فرید الدین گنج شکر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب اللہ عزوجل نے حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام کے مبارک منہ میں زبان کو رکھنا چاہا تو زبان سے فرمایا: اے زبان! تجھے پیدا کرنے کا مقصد یہ ہے کہ تو میرے نام کے سوا کسی اور کا نام نہ لے اور میرے کلام کے سوا اور کوئی کلام نہ پڑھے۔اگر اس کے علاوہ تو نے کچھ اور کہا تو یاد رکھ تو بھی اور باقی اعضاء (Parts) بھی مصیبت میں گرفتار ہوں گے۔(1-اسرار الاولیاء صفحہ 103)(2-قفل مدینہ صفحہ 15)

اسلامی بہنوں، بیٹیو! اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری زبانیں اللہ عزوجل کی رضا کے بغیر کچھ بھی نہ بولیں۔صرف اسی کا نام لیں اور اس کے محبوبوں کا نام لیں، کام کی بات کریں۔ اس بنانے والے پروردگار عزوجل کی مرضی کے خلاف ہماری زبان کوئی کلام نہ کرے کیونکہ

''دل یاد لئی بنایا اے تعریف لئی زبان
اکھیاں بنایاں سوہنے دے دیدار واسطے''

صلہ رحمی کی فضیلت

حدیث نمبر 27: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور محسن انسانیت ﷺ نے فرمایا کہ جو اپنے رزق میں کشادگی اور عمر میں اضافہ پسند کرتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اپنے رشتہ داروں (Relatives) سے تعلق جوڑے (صلہ رحمی)

marfat.com

رکھے۔(مسلم شریف جلد 7 کتاب البر والصلہ رقم2557)

حدیث نمبر28: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پاک، صاحب لولاک ﷺ نے فرمایا کہ بیشک اللہ عزوجل صدقہ اور صلہ رحمی کی وجہ سے عمر میں اضافہ کرتا ہے اور بری موت کو دور کرتا ہے اور مکروہ و ناپسندیدہ چیزوں سے بچاتا ہے۔(مسند ابو یعلیٰ جلد 3 صفحہ 398 رقم4090)

حدیث نمبر29: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور تاجدار رسالت ﷺ نے فرمایا کہ رحم عرش سے معلق (لٹکا ہے) ہے اور یہ کہہ رہا ہے کہ جس نے مجھے جوڑا اللہ عزوجل اس کو جوڑے اور جس نے مجھے کاٹا اللہ عزوجل اسے کاٹے۔

(1-مسلم شریف جلد 7 کتاب البر والصلہ رقم2555) (2-مصنف ابی شیبہ جلد 5 صفحہ 217 رقم 95388) (3- مسند ابو یعلیٰ جلد 7 صفحہ 423 رقم4446) (4-شعب الایمان جلد 6 صفحہ 215 رقم 7935)

حدیث نمبر30: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور کے پیکر ﷺ نے فرمایا کہ بیشک رشتہ داری پر چرخ کی سلاخ کی طرح ہے اور عرش کو پکڑے فصیح زبان میں کہتی ہے اے میرے اللہ عزوجل! جو میرے ساتھ تعلق جوڑے تو اس کے ساتھ تعلق جوڑ اور جو مجھ سے تعلق توڑے تو اس کے ساتھ تعلق توڑ لے۔ تو اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں رحمٰن و رحیم ہوں اور میں نے اپنے نام سے رحم (یعنی رشتہ داری) کو بنایا ہے۔ لہٰذا جو اس کے ساتھ تعلق جوڑتا ہے۔ میں اس کے ساتھ تعلق جوڑ لیتا ہوں اور جو اس کے ساتھ تعلق توڑتا ہے میں اس کے ساتھ تعلق توڑ لیتا ہوں۔

(الترغیب والترہیب جلد 3 صفحہ 230 کتاب البر والصلہ رقم20)

تشریح وتوضیح: ان مذکورہ ہر چند حدیثیں جو کہ صلہ رحمی کے متعلق عرض کی ہیں۔ ان میں صلہ رحمی کی فضیلت و عظمت کو اللہ عزوجل اور حضور سید دو عالم ﷺ نے بیان فرمایا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہمیں بھی ہر ایک کے ساتھ صلہ رحمی سے پیش آنا چاہیے۔ کیونکہ صلہ رحمی سے پیش آنے والوں کے رزق اور عمر و عزت میں اضافہ ہوتا ہے اور اللہ عزوجل کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ اللہ عزوجل ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

marfat.com

نیت کا بیان

نیت کی تعریف

نیت، ارادہ اور قصد ہم معنی الفاظ ہیں اور یہ ایک دل کی کیفیت اور صفت ہے۔

(احیاء العلوم جلد 1 صفحہ 12)

اچھی نیت کے فضائل

حدیث نمبر 31: سید المبلغین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (طبرانی کبیر جلد 6 صفحہ 185 رقم 5942)

تشریح وتوضیح: محترم اسلامی بہنوں! اس حدیث مذکورہ میں حضور نور مجسم ﷺ نے مومن کی نیت کو اس کے عمل پر ترجیح عطا فرمائی ہے اور یہ بات لائق توجہ ہے کہ بعض اوقات اس ترجیح کے بارے میں یہ خیال آتا ہے کہ نیت ایک مخفی عمل ہے۔ جسے رب علیم ہی جانتا ہے۔ جبکہ عمل ظاہر ہے۔ حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ ہر عبادت نیت اور عمل سے مل کر قرار پاتی ہے اور نیت بھی ایک قسم کی نیکی ہے اور عمل بھی ایک طرح کی بھلائی ہے تو عمل کی نسبت نیت بہتر نیکی ہے۔ کیونکہ نیکی و عمل میں سے ہر ایک مقصود (رضائے الٰہی کے حصول) پر اثر انداز ہوتا ہے۔ البتہ عمل کی نسبت نیت کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔

حدیث نمبر 32: کہ حضور سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص نیکی کا ارادہ کرے لیکن اس پر کسی وجہ سے عمل نہ کر سکے تو اس کے لیے اتنا ہی ثواب لکھا جاتا ہے۔ (مسلم شریف جلد 1 کتاب الایمان رقم)

تشریح وتوضیح: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر ہم کسی اچھے کام کے کرنے کی نیت کرتے ارادہ کرتے اور کسی وجہ سے کسی اگر ہم نیت کردہ کام کو نہیں کر پاتے تو اس کا ثواب نیت کرنے کی برکت سے مل جائے گا۔

حدیث نمبر 33: کہ حضور تاجدار رسالت ﷺ نے فرمایا کہ جو اللہ عزوجل کے لیے خوشبو لگائے تو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی خوشبو کستوری (Musk)

marfat.com

سے زیادہ مہک رہی ہوگی اور جو غیر اللہ (کو راضی کرنے) کے لیے خوشبو لگائے تو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی بدبو مردار سے زیادہ ہوگی۔

(مصنف عبدالرزاق جلد 4 صفحہ 319 رقم 7932)

تشریح وتوضیح: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر خوشبو لگاتے وقت بھی اگر نیت صحیح نہیں تو معاملہ کہاں سے کہاں تک چلا جاتا ہے کہ قیامت کے دن ''جس نے دنیا میں خوشبو اس لیے لگائی کہ مالی حیثیت جتائے یا ریاکاری کی نیت سے یا لوگوں میں واہ واہ بنانے یا غیر محرم مردوں کے دلوں میں محبوب بننے کے لیے لگائی'' وہ اس حال میں آئے گی کہ اس کی بدبو مردار سے زیادہ ہوگی۔ اس لیے جب بھی خوشبو لگائیں تو نیت یہ کریں کہ میں حضور تاجدار کائنات، فخر موجودات ﷺ کی سنت کی نیت سے خوشبو لگا رہی ہوں تو ثواب ملے گا۔ کیونکہ نیت اچھی تو اجر اچھا ملے گا۔

اچھی نیت کا پھل

زمانۂ قحط میں بنی اسرائیل کا ایک بھوکا شخص ریت کے ایک ٹیلے کے پاس سے گزرا تو اس نے اپنے دل میں سوچا کہ اگر یہ ریت غلہ ہوتی تو میں اسے لوگوں میں تقسیم کر دیتا۔ اس پر اللہ عزوجل نے اس وقت کے نبی علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اس سے فرما دیجئے کہ اللہ عزوجل نے تمہارا صدقہ قبول فرمایا اور تمہاری اچھی نیت کے بدلے میں اتنا ثواب دیا کہ واقعی اگر یہ ریت غلہ ہوتی اور تم صدقہ کرتے تو تمہیں اس قدر ثواب ملتا۔

(احیاء العلوم جلد 1 صفحہ 7)

اس سے معلوم ہوا کہ اچھی نیت کرنے کی وجہ سے اللہ عزوجل نے اس بھوکے شخص کو اتنا زیادہ اجر عطا فرمایا۔ اس لیے ہمیں بھی چاہیے کہ جب بھی کوئی نیک کام کرنے لگیں تو اپنی نیت درست کر لیں۔ انشاء اللہ اللہ عزوجل اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

بری نیت کے نقصانات

حدیث نمبر 34: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور مجسم ﷺ نے فرمایا کہ اعمال (کے ثواب) کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی کچھ

marfat.com

ہے جس کی اس نے نیت کی۔ پس جس کی ہجرت اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہو تو اس کی رسول ﷺ کی طرف ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا کی طرف ہو کہ اسے حاصل کرنا مقصود ہو یا کسی عورت کی طرف کہ اس سے شادی کرنا چاہے تو وہ جس کی طرف ہجرت کرے گا اس کی ہجرت اسی طرف شمار ہوگی۔ (بخاری شریف جلد 1 کتاب الوحی رقم 1)

بری نیت والا زانی اور چور

حدیث نمبر 35: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور سید المبلغین ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی عورت سے مہر پر نکاح کرے لیکن اس کی نیت ادائیگی کی نہ ہو تو وہ زانی ہے اور جو قرض لے اور ادا کرنے کی نیت نہ کرے تو وہ چور ہے۔

(الترغیب والترہیب جلد 2 صفحہ 602 کتاب البیوع)

تشریح وتوضیح: دیکھا آپ نے کہ بری نیت رکھنے والے کے لیے کتنی سخت وعیدیں ہیں۔ اس لیے ہمیں ہر کام سے پہلے اپنی نیت کو بہتر کر لینا چاہیے کیونکہ فرمان رسول ﷺ ہے کہ

حدیث نمبر 36: حضور نیر تاباں ﷺ نے فرمایا کہ ہر انسان کو اسی (نیت) پر اٹھایا جائے گا۔ جس پر وہ دنیا سے گیا۔ (مسلم شریف جلد 7 کتاب الجنۃ)

اہل خانہ پر خرچ کرنے کی فضیلت

حدیث نمبر 37: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سلطان بحر و بر ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص ثواب کی نیت سے اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتا ہے تو اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے۔

(1- بخاری شریف جلد 1 کتاب الایمان رقم 55) (2- مسلم شریف جلد 1 کتاب الزکوۃ رقم 1002)
(3- مسند امام احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 122)

حدیث نمبر 38: حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا کہ کسی حاجت مند کو صدقہ دینا (صرف) ایک صدقہ ہے اور رشتہ داروں پر خرچ کرنا دو صدقے ہیں۔ ایک تو صدقہ (یعنی خرچ کرنا) اور دوسرا صلہ رحمی۔

marfat.com

(1-ترمذی شریف کتاب الزکوٰۃ رقم658) (2-نسائی شریف جلد 2 کتاب الزکوٰۃ رقم2582)
(3-ابن ماجہ شریف جلد2 کتاب الزکوٰۃ رقم1844)(4-مستدرک حاکم جلد1 صفحہ564رقم1476)

تشریح وتوضیحات: ان مذکورہ دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ اپنے خاندان والوں پر خرچ کرنے کا دگنا ثواب ہے۔

یتیم کی کفالت اوراس پر خرچ کرنے کا ثواب

حدیث نمبر39: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہ مدینہ راحت قلب وسینہ ﷺ نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔ پھر انگلی شہادت اور بیچ والی انگلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان دونوں کو کھول دیا۔ (بخاری شریف جلد3 کتاب الادب رقم6005)

حدیث نمبر40: حضرت زرارہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور کے پیکر ﷺ نے فرمایا کہ جس نے دو مسلمانوں کے سامنے کسی یتیم کے کھانے اور پینے کی ذمہ داری (Responsibility) لی یہاں تک کہ اسے بے پرواہ کر دیا تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (مجمع الزوائد جلد8 صفحہ295 کتاب البر والصلہ رقم13516)

حدیث نمبر41: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور محسن انسانیت ﷺ نے فرمایا کہ میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھولوں گا۔ مگر ایک عورت کو خود سے سبقت لے جاتے دیکھوں گا تو اس سے پوچھوں گا کہ تجھے کیا ہوا؟ اور تو کون ہے؟ تو وہ کہے گی کہ میں وہ عورت ہوں جس نے خود کو اپنے یتیم بچوں کی پرورش کے لیے وقف کر دیا تھا۔ (الترغیب والترہیب جلد3 صفحہ236 کتاب البر والصلہ رقم12)

حدیث نمبر42: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے پسندیدہ گھر وہ ہے جہاں یتیم کی عزت کی جائے۔ (طبرانی کبیر جلد12 صفحہ296رقم13434)

تشریح وتوضیح: ان تمام احادیث بالا سے معلوم ہوا کہ یتیم کی کفالت اوراس پر خرچ کرنے کی بہت فضیلت ہے۔

marfat.com

یتیم کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرنے کی فضیلت

حدیث نمبر 43: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور قرار قلب و سینہ ﷺ نے فرمایا کہ جو اللہ عزوجل کی رضا کے لیے کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے گا تو جس جس بال پر سے اس کا ہاتھ گزرے گا۔ اس کے عوض ہاتھ پھیرنے والے کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی۔ (مسند امام احمد بن حنبل جلد 8 صفحہ 272 رقم 22215)

مسلمان کو خوش کرنے کا ثواب

حدیث نمبر 44: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سید دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کے نزدیک فرائض کی ادائیگی کے بعد سب سے افضل عمل مسلمان (مرد و عورت) کے دل میں خوشی داخل کرنا ہے۔

(طبرانی جلد 11 صفحہ 59 رقم 11079)

حدیث نمبر 45: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سیاح افلاک ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا اپنے مسلمان بھائی (بہن) کے دل میں خوشی داخل کرنا مغفرت کو واجب کرنے والے اعمال سے ہے۔

(مجمع الزوائد جلد 8 صفحہ 352 کتاب البر والصلہ رقم 13719)

تشریح وتوضیح: اس لیے ہمیں اپنے جتنے ملنے والے اور قریب رہنے والے ہیں ان کو ہر وقت خوش رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

مریض کی عبادت کے فضائل

حدیث نمبر 46: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدار رسالت، محبوب رب العزت ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان (مرد و عورت) کسی مریض کی عیادت کرتا ہے تو ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہے کہ (اے میرے بندے) خوش ہو جا کہ تیرا یہ چلنا مبارک ہے اور تو نے اپنا ٹھکانہ جنت میں بنالیا ہے۔ (ابن ماجہ شریف جلد 1 کتاب الجنائز رقم 1443)

حدیث نمبر 47: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور طٰہٰ ویٰسٓ ﷺ نے فرمایا کہ جس (مرد و عورت) نے اچھے طریقے سے وضو کیا اور ثواب کی امید پر

marfat.com

اپنے کسی مسلمان بھائی (بہن) کی عیادت کی۔ اسے جہنم سے ستر سال کے فاصلے تک دور کر دیا جائے گا۔ (ابوداؤد شریف جلد 1 کتاب الجنائز رقم 3097)

حدیث نمبر 48: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور کے پیکر، سلطان بحر و بر ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کسی مسلمان کی عیادت کرتا ہے وہ دریائے رحمت میں غوطے لگاتا ہے۔ جب وہ مریض کے پاس بیٹھتا ہے یا بیٹھتی ہے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! یہ تو اس تندرست (Healthy) کے لیے ہے جو کہ مریض کی عیادت کرتا (یا کرتی ہے) اس مریض (جس کی عیادت کی جاتی ہے) اس مریض کے لیے کیا (اجر و ثواب) ہے؟ حضور نیر تاباں؟ نے فرمایا کہ اس (مریض) کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ مریض گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے جنا تھا۔

(مجمع الزوائد جلد 3 صفحہ 20 کتاب الجنائز رقم 3764)

عیادت کرنے والے کے لیے فرشتوں کی دعائے مغفرت

حدیث نمبر 49: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور شفیع المذنبین ﷺ نے فرمایا کہ جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی (بہن) کی عیادت کرتا ہے تو وہ مریض کے پاس بیٹھنے تک جنت کے باغ میں چہل قدمی کرتا ہے (کرتی ہے) جب وہ بیٹھتا ہے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے۔ جب کوئی شام کے وقت کسی کی عیادت کرتا ہے تو اس (عیادت کرنے والے) کے ساتھ ستر ہزار فرشتے بھی نکلتے ہیں جو صبح تک اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور جو صبح کے وقت کسی مریض کی عیادت کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں جو شام تک اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور ایک حدیث میں ہے کہ اس کے لیے جنت میں ایک باغ لگا دیا جاتا ہے۔

(الترغیب والترہیب جلد 4 صفحہ 164 کتاب الجنائز رقم 11)

مریض کے لیے دعا کرنے کی برکت

حدیث نمبر 50: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور

marfat.com

شہنشاہ مدینہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی ایسے مریض کی عیادت کی جس کی موت کا وقت قریب نہ آیا ہو اور وہ یہ دعا سات مرتبہ مانگے کہ

"اسئل اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک"

ترجمہ: میں عظمت والے عرش کے مالک اللہ عزوجل تیرے لیے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔

تو مریض کو اس مرض سے شفا مل جائے گی۔ جس میں وہ مبتلا ہو۔

(ابوداؤد شریف جلد 1 کتاب الجنائز رقم 3106)

تشریح وتوضیح: ان ہر چند جو کہ مریض کی عیادت کے متعلق بیان کردہ احادیث ہیں ان میں مریض کی عیادت کے بہت زیادہ فضائل و برکات ہیں جن کو آپ نے ملاحظہ فرمایا اور مریض کی عیادت کرنا یہ حضور پرنور ﷺ کی بہت ہی پیاری سنت ہے اور اس کے بے شمار دنیاوی فوائد بھی ہیں۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ اگر کوئی بیمار ہو جائے اپنے خاندان والوں میں، رشتہ داروں میں یا محلے داروں میں یا اپنے دوست احباب میں سے تو اس کی عیادت کریں۔

حیاء کی برکات

حدیث نمبر 51: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور سروراں ﷺ نے فرمایا کہ ہر دین کا ایک خلق ہوتا ہے اور اسلام کا خلق حیاء ہے۔

(ابن ماجہ شریف جلد 1 کتاب الزہد رقم 4182)

حدیث نمبر 52: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکمل واطہر ﷺ نے فرمایا کہ ایمان کی تہتر یا تریسٹھ سے زیادہ شاخیں (Branches) ہیں۔ ان میں سے سب سے افضل لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور سب سے کم تر درجہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کر دینا ہے اور حیاء ایمان کی ایک شاخ ہے۔ (مسلم شریف جلد 1 کتاب الایمان رقم 35)

تشریح وتوضیح: حضور رحمت دو عالم ﷺ نے حیاء کی برکات کے متعلق فرمایا کہ حیاء اسلام کا خلق ہے اور مزید فرمایا کہ حیاء ایمان کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے۔ اسی لیے تو

marfat.com

حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''اے انسان جب تجھ میں حیاء نہ رہے تو جو چاہے کر'' تو نے ایمان کی ایک شاخ کو اپنے اندر سے ختم کر دیا ہے۔اس کے علاوہ حیاء تو فرمان رسول ﷺ کے مطابق زینت بخش ہے۔چنانچہ

حدیث نمبر 53: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور طیب و طاہر ﷺ نے فرمایا کہ بے حیائی جس چیز میں ہو اسے عیب دار کر دیتی ہے اور حیاء جس چیز میں ہو اسے زینت (یعنی خوبصورتی) بخشتی ہے۔(ابن ماجہ شریف جلد 1 کتاب الزہد رقم 4185)

حکم اختیار کرنے اور غصہ پینے کی فضیلت

حدیث نمبر 54: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نور مجسم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت منذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جن کو اللہ عزوجل پسند فرمایا کہ تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جن کو اللہ عزوجل پسند فرماتا ہے: ایک حلم اور دوسری بردباری۔(مسلم شریف کتاب الایمان رقم 17)

تشریح وتوضیح: سبحان اللہ! حلم ایک ایسی صفت ہے جو کہ اللہ عزوجل کو بھی محبوب ہے اس لیے اس کو اپنانا چاہیے۔

حلم والا روزے داروں اور قیام کرنے والوں کے درجہ میں

حدیث نمبر 55: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور شفیع المذنبین ﷺ نے فرمایا کہ بیشک بندہ حلم یعنی بردباری کے ذریعے دن کو روزہ رکھنے والے اور رات کو قیام کرنے والے کا درجہ پالیتا یا لیتی ہے۔(الترغیب والترہیب جلد 3 صفحہ 381 کتاب الادب رقم 19)

غصہ پینے کی فضیلت

حدیث نمبر 56: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پاک ﷺ سے میں نے حضور ﷺ سے سوال کیا کہ کون سا عمل مجھے اللہ عزوجل کے غضب سے بچا سکتا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: غصہ نہ کرسکو۔

(مسند امام احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 587 رقم 6646)

marfat.com

حدیث نمبر 57: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور پیکر حسن و جمال ﷺ سے عرض کیا: مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے تو آپ ﷺ نے فرمایا: غصہ مت کیا کرو۔ تمہیں جنت حاصل ہو جائے گی۔

(طبرانی اوسط جلد 2 صفحہ 20 رقم 2353)

تشریح وتوضیح: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ غصہ پینے والوں کو جنت میں داخلہ ملے گا۔

کمزور مخلوق پر شفقت ورحمت کی فضیلت

حدیث نمبر 58: حضرت عبداللہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور حبیب پروردگار ﷺ نے فرمایا کہ رحم کرنے والوں پر رحمٰن عزوجل رحم فرماتا ہے۔ تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا۔ (ترمذی شریف جلد 2 کتاب البر والصلہ رقم 1931)

حدیث نمبر 59: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور شفیع محشر ﷺ نے فرمایا کہ رحم کیا کرو تم پر بھی رحم کیا جائے گا اور معاف کر دیا کرو تمہاری مغفرت کر دی جائے گی اور نصیحت سن کر ان سنی کرنے والوں کے لیے ہلاکت (Destruction) ہے اور جان بوجھ کر اپنے فعل (یعنی گناہ) پر اصرار کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔

(مسند امام احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 565 رقم 6552)

حدیث نمبر 60: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نیر تاباں ﷺ نے فرمایا کہ تین خصلتیں جس میں ہوں گی اللہ عزوجل اس پر اپنی رحمت نازل فرمائے گا اور اسے اپنی جنت میں داخل فرمائے گا۔ 1- کمزوروں پر رحم کرنا۔ 2- والدین پر شفقت کرنا۔ 3- حکمرانوں کے ساتھ بھلائی کرنا۔ (الترغیب والترہیب جلد 3 صفحہ 279 کتاب الادب رقم 10)

حدیث نمبر 61: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا کہ ایک کتا کنویں کے گرد گھوم رہا تھا اور قریب تھا کہ پیاس کی شدت اسے ہلاک کر دیتی۔ اسی اثناء میں بنی اسرائیل کی۔ بدکار عورتوں میں سے ایک عورت نے اسے دیکھا اپنا موزہ اتار کر اس سے پانی پلایا تو اس کے اس عمل کے سبب اس کی مغفرت کر دی

marfat.com

گئی۔ (صحیح ابن حبان جلد 1 صفحہ 377 کتاب من البر ولا احسان رقم 544)

تشریح وتوضیح: ان مذکورہ احادیث میں اللہ عزوجل کے محبوب ﷺ نے مخلوق پر رحم کرنے کے فضائل کو بیان فرمایا۔ یہاں تک فرمایا کہ اس دنیا کی حقیر ترین چیز کتے پر شفقت کے سبب بدکار عورت کی مغفرت ہوگئی تو اگر ہم جانوروں پر شفقت کریں گے تو کیوں نہ اللہ عزوجل ہماری مغفرت فرمائے گا۔

مسلمان کی پردہ پوشی کا ثواب

حدیث نمبر 62: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور شہنشاہ مدینہ ﷺ نے فرمایا کہ جو انسان (مرد وعورت) دنیا میں کسی انسان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ عزوجل قیامت کے دن اس انسان کی پردہ پوشی کرے گا۔

(مسلم شریف جلد 7 کتاب البر والصلہ رقم 2590)

حدیث نمبر 63: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صاحب لولاک ﷺ نے فرمایا کہ جو اپنے کسی بھائی (بہن) کے کسی عیب کو دیکھ لے اور اس کی پردہ پوشی کرے تو اللہ عزوجل اسے پردہ پوشی کی وجہ سے جنت میں داخل کرے گا۔ (طبرانی کبیر جلد 17 صفحہ 288 رقم 795)

حدیث نمبر 64: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکمل واطہر ﷺ نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی (بہن) کے کسی عیب کو دیکھ لے اور اس کی پردہ پوشی کرے تو اللہ عزوجل قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جو اپنے بھائی (بہن) کے راز کو کھولے گا۔ اللہ عزوجل اس کا راز ظاہر کردے گا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے گھر ہی میں رسواء ہو جائے گا۔ (ابن ماجہ شریف جلد 1 کتاب الحدود رقم 2546)

حدیث نمبر 65: حضرت رجاء بن حیات رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار رسالت ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مومن کی پردہ پوشی کی تو گویا کہ اس نے زندہ درگور کی گئی بچی کو زندہ کیا۔ (طبرانی اوسط جلد 6 صفحہ 97 رقم 8133)

تشریح وتوضیح: ان احادیث مذکورہ کا ماخذ یہ ہے کہ اپنے مومن بھائی بہن کی پردہ

marfat.com

پوشی کے لیے ہمیں بھی کوشش کرنی چاہیے۔تا کہ قیامت کے دن اللہ عزوجل ہماری پردہ پوشی کرے کہ جس دن تمام نبیوں کی امتیں وہاں جمع ہوں گی۔

ناراضگی والوں کے درمیان صلح کرانے کا ثواب

حدیث نمبر 66: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور کے پیکر ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں روزہ، نماز اور صدقہ سے افضل عمل نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ ضرور بتایئے فرمایا کہ وہ عمل آپس میں روٹھنے والوں میں صلح کرا دینا ہے کیونکہ روٹھنے والوں میں ہونے والا فساد خیر کو کاٹ دیتا ہے۔

(ابوداؤد شریف جلد 2 کتاب الادب رقم 4919)

حدیث نمبر 67: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور رسول بے مثال ﷺ نے فرمایا کہ سب سے افضل صدقہ روٹھے ہوئے لوگوں میں صلح کرا دینا ہے۔(الترغیب والترہیب جلد 3 صفحہ 321 کتاب الادب رقم 6)

حدیث نمبر 68: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور طٰہٰ ویٰسٓ ﷺ نے فرمایا کہ جو انسان لوگوں کے درمیان صلح کرائے گا۔ اللہ عزوجل اس کا معاملہ درست فرما دے گا اور اسے (یعنی صلح کروانے والے کو) ہر کلمہ بولنے پر ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا اور جب وہ لوٹے گا تو اپنے پچھلے گناہوں سے مغفرت یافتہ ہو کر لوٹے گا۔(الترغیب والترہیب جلد 3 صفحہ 321 کتاب الادب رقم 9)

تشریح وتوضیح: معلوم ہوا کہ دونوں ناراض ہوئے مومنوں کے درمیان صلح کروانا بہت بڑی سعادت کی بات ہے۔

بخار کے فضائل

حدیث نمبر 69: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور العین ﷺ ام سائب کے پاس تشریف لائے تو ان سے پوچھا کیا ہوا؟ کیوں کانپ رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: مجھے بخار ہے۔ اللہ عزوجل اس میں برکت نہ دے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ بخار کو برا نہ کہو۔ کیونکہ یہ مسلمان کے گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے

marfat.com

کے زنگ (Rust) کودور کردیتی ہے۔ (مسلم شریف جلد 7 کتاب البر والصلہ رقم 2575)

حدیث نمبر 70: حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور جناب صادق وامین ﷺ نے فرمایا کہ جب مومن کولوگتی ہے یا بخار ہوتا ہے تو اس کی مثال اس لوہے کی طرح ہوتی ہے جسے آگ میں ڈالا گیا تو آگ نے اسکا زنگ دور کر دیا اور اچھائی باقی رکھی۔ (مستدرک حاکم جلد 4 صفحہ 536 کتاب معرفۃ الصحابہ)

حدیث نمبر 71: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور روحی فداہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان مرد وعورت مسلسل بخار یا سر درد میں مبتلا ہو اور اس پر احد پہاڑ کی مثل گناہ ہوں تو جب وہ بیماری اس سے جدا ہوتی ہے تو ان کے سر پر رائی کے برابر بھی گناہ نہیں ہوتے۔ (الترغیب والترہیب جلد 4 صفحہ 151 کتاب الجنائز رقم 67)

حدیث نمبر 72: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ ﷺ نے فرمایا کہ جو ایک رات بخار میں مبتلا ہو اور اس پر صبر کرے اور اللہ عزوجل سے راضی رہے تو اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ (شعب الایمان جلد 7 صفحہ 167 رقم 9868)

تشریح وتوضیح: معلوم ہوا کہ بخار یا سر درد ہونا برا نہیں بلکہ یہ تو مسلمان کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ اس لیے بخار کو برا بھلا نہیں کہنا چاہیے۔

اللہ عزوجل کے خوف سے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی فضیلت

حدیث نمبر 73: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سلطان بحر و بر ﷺ نے فرمایا کہ جو (مرد وعورت) مجھے اپنی داڑھوں کے درمیان والی چیز (یعنی زبان) اور دو ٹانگوں کے درمیان والی چیز (یعنی شرم گاہ) کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ (بخاری شریف جلد 3 کتاب الرقائق رقم 6474)

حدیث نمبر 74: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اللہ عزوجل کے محبوب ﷺ نے فرمایا کہ جس نے زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کی وہ جنت میں داخل ہو گا۔ (طبرانی کبیر جلد 1 صفحہ 311 رقم 919)

marfat.com

حدیث نمبر 75: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار مدینہ ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت جب پانچوں نمازیں ادا کرے' اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے گی۔

(صحیح ابن حبان: جلد 6 صفحہ 184 کتاب النکاح رقم 4151)

تشریح وتوضیح: ان حدیثوں میں زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کرنے والوں کو جنت کا مژدہ سنایا گیا ہے۔ اس لیے ہمیں اپنی زبان کی حفاظت کرنی چاہیے اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرنی چاہیے اور ان کو حکم الٰہی کے علاوہ ہرگز استعمال نہ کریں۔

توبہ کے فضائل و برکات

حدیث نمبر 76: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا کہ اگر (اے غافل انسان) تم گناہ کرتے رہو۔ یہاں تک کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تم توبہ کرو تو اللہ عزوجل تمہاری توبہ قبول فرمالے گا۔

(ابن ماجہ شریف جلد 2 کتاب الزہد رقم 4248)

حدیث نمبر 77: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور سروراں ﷺ نے فرمایا کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ سات دروازے بند ہیں اور ایک دروازہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک توبہ کے لیے کھلا ہوا ہے۔

(طبرانی کبیر جلد 10 صفحہ 206 رقم 10479)

حدیث نمبر 78: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور مجسم ﷺ نے فرمایا کہ جب مسلمان اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اللہ عزوجل گناہوں کے لکھنے والے فرشتوں کو اس کے گناہ بھلا دیتا ہے۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن جب وہ اللہ عزوجل سے ملے گا تو اللہ عزوجل کی طرف سے اس کے گناہ پر کوئی گواہ نہ ہوگا۔

(الترغیب والترہیب جلد 4 صفحہ 48 رقم 17)

حدیث نمبر 79: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور

marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔

(ابن ماجہ شریف جلد 2 کتاب الزہد رقم 4250)

تشریح وتوضیح: اللہ عزوجل بہت رحیم وکریم ہے اور بندے کو چاہیے کہ اپنے گناہوں سے جلد از جلد تائب ہو۔ ورنہ

کرے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
ورنہ ہو گی سزا جہنم کی کڑی

قابل غور بات

حدیث نمبر 80: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور طیب وطاہر صلی اللہ علیہ وسلم گناہ پر قائم رہتے ہوئے توبہ کرنے والا اپنے رب عزوجل سے مذاق (Joke) کرنے والا ہے۔ (الترغیب والترہیب جلد 4 صفحہ 48 رقم 19)

تشریح وتوضیح: معلوم ہوا کہ جب انسان دل میں قائم رہے اور ظاہری طور پر دعا کرتا رہے یا اللہ معاف کردے۔ فلاں کام نہیں کروں گا' شراب نہیں پیوں گا' بدگاہی نہ کروں گا تو ایسا کرنے والا یا والی اللہ عزوجل سے مذاق کرنے والا یا والی ہے۔

خوف الٰہی سے رونے کا اجر وثواب

حدیث نمبر 81: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ عزوجل کو یاد کرے اور اس کی آنکھیں خوف خدا عزوجل سے بہنا شروع کردیں۔ یہاں تک کہ اس کے آنسو زمین پر گر جائیں تو اس کو بروز قیامت عذاب نہیں دیا جائے گا۔ (مستدرک حاکم جلد 5 صفحہ 369 کتاب التوبہ رقم 9489)

حدیث نمبر 82: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو آنکھوں کو جہنم نہ چھو سکے گی۔ ایک وہ آنکھ جو رات کو اللہ عزوجل کی راہ میں پہرہ دے اور دوسری وہ آنکھ جو خوف الٰہی کی وجہ سے روئے۔

(مجمع الزوائد جلد 5 صفحہ 524 کتاب الجہاد رقم 9489)

حدیث نمبر 83: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے

marfat.com

عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میں کس چیز کے ذریعے جہنم سے بچ سکتا ہوں؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنی آنکھوں کے آنسوؤں کے ذریعے سے کیونکہ جو آنکھ اللہ عزوجل کے خوف سے روتی ہے۔ اسے جہنم کی آگ کبھی نہ چھوئے گی۔

(الترغیب والترہیب جلد 4 کتاب التوبہ والزہد رقم 19)

حدیث نمبر 84: حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور محسن انسانیت ﷺ نے فرمایا کہ جو آنکھ آنسوؤں سے بھر جائے اللہ عزوجل اس پورے جسم کو جہنم پر حرام فرما دیتا ہے اور جو قطرہ آنکھ سے بہہ کر رخسار پر بہہ جائے اس چہرے کو ذلت' تنگدستی نہ پہنچے گی۔ اگر کسی امت میں ایک بھی رونے والا ہو تو اس کی وجہ سے ساری امت پر رحم کیا جاتا ہے اور ہر چیز کی ایک مقدار اور وزن ہوتا ہے۔ مگر اللہ عزوجل کے خوف سے رونے والا آنسو آگ کے سمندروں کو بہا دے گا۔ (شعب الایمان جلد 1 صفحہ 494 رقم 811)

حدیث نمبر 85: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! نجات کیا ہے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنی زبان قابو میں رکھو اور اپنے گھر کو وسیع رکھو اور اپنے گناہ پر رویا کرو۔ (ترمذی شریف جلد 2 کتاب الزہد رقم 2414)

والدین کے حقوق

والدین کے حقوق میں ہم پہلے باپ کے مقام و مرتبہ کو بیان کرتے ہیں اور باپ کے بعد ماں کے حقوق خدمت کے فضائل پیش کریں گے۔

والد کا مقام

حدیث نمبر 85: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور طٰہٰ ویس ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کی رضا باپ کی رضامندی میں ہے اور اللہ عزوجل کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔ (ترمذی شریف جلد 1 صفحہ 895 ابواب البر والصلہ رقم 1962)

تشریح وتوضیح: اس حدیث مبارکہ سے والد کے مقام و مرتبہ کا پتہ چلا کہ حضور پرنور' شفیع روز محشر ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کی رضا باپ کی رضا میں ہے۔ یعنی یوں سمجھئے کہ

marfat.com

جس مرد وعورت اور اولاد کے والد صاحب راضی ہیں تو اس کا رب عزوجل بھی اس پر راضی ہے اور آگے فرمایا کہ اللہ عزوجل کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔ یعنی مطلب یہ ہے کہ اگر مرد وعورت اور اولاد کے والد صاحب اگر ان پر ناراض ہیں تو ان کا رب عزوجل ان سے ناراض ہے۔

حدیث نمبر 86: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین، راحت العاشقین ﷺ نے فرمایا کہ باپ جنت کا درمیان والا دروازہ ہے۔ اب تیرا جی چاہے اسے گرادے اور جی چاہے قائم رکھ۔

(1-ابن ماجہ شریف جلد 2 ابواب الادب رقم 1457)(2-ترمذی شریف جلد 1 ابواب البر والصلہ رقم 1961)

تشریح وتوضیح: اس حدیث بالا سے معلوم ہوا کہ جو اپنے والد کی اطاعت کرے گی، خدمت کرے گی وہ جنت کے درمیان والے دروازے سے جنت میں داخل ہوگی۔

باپ کو تیز نظر سے دیکھنا منع ہے

حدیث نمبر 87: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور فخر بنی آدم ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص نے اپنے باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ نہیں کیا جس نے اپنے باپ کو تیز نظر سے دیکھا (یعنی ناراضگی کا اظہار کیا)۔ (تفسیر درمنثور جلد 4 صفحہ 171)

ماں کا مقام

حدیث نمبر 88: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نیر تاباں ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ لوگوں میں میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق (Deserving) کون ہے؟ حضور نور مجسم ﷺ نے فرمایا: تمہاری والدہ۔ انہوں نے عرض کیا پھر کون ہے؟ حضور نور مجسم ﷺ نے فرمایا: تمہاری والدہ۔ انہوں نے عرض کیا: پھر کون ہے؟ حضور نور مجسم ﷺ نے فرمایا: تمہاری والدہ ہے۔ انہوں نے عرض کیا: پھر کون ہے؟ حضور نور مجسم ﷺ نے فرمایا: پھر تمہارا والد ہے۔

(1-بخاری شریف جلد 3 کتاب الادب رقم 5626)(2-مسلم شریف جلد 7 کتاب البر والصلۃ رقم

marfat.com

2548)(3-ابن ماجہ شریف جلد 2 کتاب الادب رقم 6094)(4-مسند امام احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 5)
(5 صحیح ابن حبان جلد 2 صفحہ 175 رقم 433)

حدیث نمبر 89: حضرت طلحہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور رحمت دو عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں جہاد فی سبیل اللہ کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری ماں زندہ ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے پیروں کے ساتھ چمٹے رہو وہیں جنت ہے۔ (مجمع الزوائد جلد 8 صفحہ 138)

حدیث نمبر 90: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا کہ جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ (کنز الاعمال جلد 16 صفحہ 461)

ماں کو بوسہ جہنم کی آگ سے حجاب

حدیث نمبر 91: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس شخص نے اپنی ماں کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا وہ بوسہ اس کے لیے جہنم کی آگ سے حجاب ہو گا۔ (کنز الاعمال جلد 16 صفحہ 462)

تشریح وتوضیح: معلوم ہوا کہ جس نے والدہ کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا یعنی والدہ کی پیشانی کو چوما تو اس کا یہ چومنا بروز قیامت اسے چومنے والے کے لیے جہنم کی آگ سے حجاب ہوگا۔

والدین کا مقام

والدین کے مقام کو واضح کرنے کے لیے ہم نے اپنے والد کے مقام کو علیحدہ بیان کیا اور اس کے بعد ماں کے مقام کو پیش کیا اور اب اس کے بعد ہم اب وہ حدیثیں پیش کرتے ہیں کہ جن میں ماں اور باپ دونوں کے مقام کو حضور تاجدار رسالت ﷺ نے اکٹھا بیان فرمایا ہے۔

حدیث نمبر 92: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ ﷺ سے میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اللہ عزوجل کو کون

marfat.com

سا عمل سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے عرض کیا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنا۔

(1-بخاری شریف جلد 3 کتاب الادب رقم 3662)(2-الترغیب والترہیب جلد 3 صفحہ 216 رقم 3739)

تشریح وتوضیح: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مسلمان (مرد وعورت) کے لیے اس کے والدین جنت بھی ہیں اور دوزخ بھی مطلب یہ کہ اگر انسان ان کو راضی کرے گا تو جنت میں جائے گا اور اگر ناراض کر دیا تو جہنم میں جائے گا۔

حدیث نمبر 95: حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور روحی فداہ ﷺ کی خدمت میں میں جہاد کا مشورہ (Consultation) لینے کے لیے حاضر ہوا تو حضور طٰہٰ ویٰسٓ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں (زندہ ہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہی کے ساتھ رہو کہ جنت ان کے پاؤں تلے ہے۔

(1-نسائی شریف جلد 2 صفحہ 303 رقم 30104)(2-طبرانی کبیر جلد 2 صفحہ 289 رقم 2202)

حدیث نمبر 96: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جو مسلمان (مرد وعورت) اپنے ماں باپ کے چہرے کی طرف محبت سے ایک نظر دیکھتا ہے۔ اللہ عزوجل اس کو ایک مقبول حج کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ (کنز الاعمال جلد 16 صفحہ 469)

عمر اور رزق میں زیادتی والا عمل

حدیث نمبر 97: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو مسلمان (مرد وعورت) یہ چاہتا ہے کہ اس کی عمر بڑھا دی جائے اور اس کے رزق میں اضافہ کیا جائے۔ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرے اور صلہ رحمی کرے۔

(کنز الاعمال جلد 16 صفحہ 475)

تشریح وتوضیح: معلوم ہوا کہ جو ہماری اسلامی ماں، بہن، بیٹی یہ چاہتی ہے کہ میرے رزق میں اللہ عزوجل اضافہ فرمائے اور میری عمر میں اضافہ فرمائے تو اس کو چاہیے کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی اور صلہ رحمی کرے۔

marfat.com

تین چیزوں کی طرف دیکھنا عبادت اور ثواب کا ذریعہ

حدیث نمبر 98: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ تین چیزوں کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ 1-والدین کے چہرے کو دیکھنا' 2-قرآن مجید کو دیکھنا۔ 3-اور سمندر کو۔ (کنز الاعمال جلد 16 صفحہ 478)

تشریح وتوضیح: معلوم ہوا کہ والدین کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے اور ثواب کا ذریعہ ہے۔

اُف کا کفارہ

ایک دفعہ حضرت عون علیہ الرحمۃ اپنی ماں کی کسی بات کا جواب ''ہوں'' میں دے بیٹھے۔ پھر یاد آیا کہ اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں حکم دے کر ہم انسانوں کو والدین کے سامنے اُف تک کہنے سے منع کیا ہے۔ آپ علیہ الرحمۃ اٹھے اور فوراً ہی کفارہ میں دو غلام آزاد کر دیئے اور اللہ عزوجل سے معافی طلب کی اور بار بار توبہ کرتے رہے۔ (ماں کا تقدس صفحہ 37)

والدین کی پسند پسند کرو

حدیث نمبر 99: حضرت حمزہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ ایک عورت میرے نکاح میں تھی اور میں اسے پسند کرتا تھا۔ جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے ناپسند فرماتے تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اسے طلاق دے دو تو میں نے انکار کیا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور ریحان ملت ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس بات کا ذکر کیا تو حضور مختار کل کائنات ﷺ نے فرمایا کہ اسے طلاق دے دو۔

(ابوداؤد شریف جلد 3 ابواب النوم رقم 1697)

تشریح وتوضیح: حضور پرنور ﷺ کے اس حکم سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ اگر باپ حکم دے تو بیوی کو طلاق دے دینی چاہیے۔ ورنہ باپ کا نافرمان شمار ہوگا۔ کیونکہ علماء فرماتے ہیں کہ اگر والدین حق پر ہوں جب تو بیوی کو طلاق دینا واجب ہے اور اگر بیوی حق پر ہو جب بھی والدین کی رضامندی کے لیے طلاق دینا جائز ہے۔ (بہار شریعت جلد 2 صفحہ 801)

marfat.com

مقام عبرت

آج جبکہ اسلام سے ہماری وابستگی برائے نام رہ گئی تو اکثر یہی دیکھنے میں آتا ہے کہ بیویوں کے کہنے پر ماں باپ کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ والدین کے نافرمان بننا منظور کر لیتے ہیں۔ کوشش کرتے ہیں کہ بیوی کے فرمانبردار ہونے میں حرف نہ آئے۔ اے ہمارے رب عزوجل! ہمیں اپنے والدین کے مقام کو سمجھنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

والدین کے نافرمان کو سزا

حدیث نمبر 100: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر گناہ کی سزا کو اللہ عزوجل جتنی دیر چاہتا ہے مؤخر کر دیتا ہے اور ماں باپ کے نافرمان کو اللہ عزوجل موت سے پہلے دنیا میں جلد سزا دیتا ہے۔ (کنز الاعمال جلد 16 صفحہ 480)

والدہ کے سامنے زبان درازی کا انجام

حضرت عوام علیہ الرحمۃ (جو تبع تابعین میں سے ہیں) فرماتے ہیں کہ میں ایک محلے میں گیا۔ اس محلے کے کنارے پر قبرستان تھا۔ میں نے اس قبرستان میں دیکھا کہ نماز عصر کے وقت ایک قبر شق ہوئی اور اس میں سے ایک آدمی نکلا جس کا سر گدھے کا اور باقی بدن انسان کی طرح تھا۔ اس نے تین آوازیں گدھے کی طرح نکالیں۔ پھر قبر بند ہو گئی۔ وہاں قریب ہی ایک بڑھیا (Old Lady) بیٹھی (چرخا) کات رہی تھی۔ ایک عورت نے مجھ سے کہا: ان بڑی بی کو دیکھتے ہو؟ میں نے کہا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ یہ بڑھیا قبر والے کی اماں ہے۔ وہ شراب پیتا تھا۔ جب شام کو گھر آتا تو ماں نصیحت کرتی کہ اے بیٹے! خدا سے ڈر۔ کب تک ناپاک چیز کو پیئے گا۔ یہ جواب دیتا کہ گدھے کی طرح چلاتی ہے۔ یہ شخص عصر کے بعد مرا جب سے ہر روز نماز عصر کے بعد اس کی قبر شق ہوتی ہے اور وہ تین آوازیں گدھے کی نکال کر بند ہو جاتی ہے۔ (شرح الصدور، الادب المفرد للبخاری)

اس واقعہ سے ہمیں عبرت حاصل کرنی چاہیے۔ جو والدین کی نافرمانی کرے گا اس کو جلد از جلد اللہ عزوجل کا عذاب پکڑ لے گا۔ اس لئے اپنے والدین کی نافرمانی سے توبہ کر لو

marfat.com

اورانہیں ادب سے بلایا کرو۔

گالی نہ دیا کرواور جھڑکا کرواور نہ گھور کر دیکھا کرو۔

والدین کی وفات کے بعد ان سے نیکی

حدیث نمبر 101: حضرت ابواسید مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم حضور فخر بنی آدم ﷺ کی بارگاہ میں موجود تھے کہ قبیلہ بنی سلمہ کا ایک شخص حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: کیا والدین کی وفات کے بعد ان کے ساتھ نیکی کرنے کی کوئی صورت باقی ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ ان کے لیے دعا و استغفار کرنا' ان کے بعد ان کے وعدے کو پورا کرنا' اس رشتے کو جوڑنا جو ان کی وجہ سے جڑتا تھا اور ان کے دوستوں کی تعظیم و تکریم کرنا (والدین سے بعد وفات نیکی کی صورت ہے)۔

(ابوداؤد شریف جلد 3 ابواب النوم رقم 1701)

حدیث نمبر 102: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور راحت العاشقین ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ مسلمان اپنے باپ کے دوستوں سے نیکی کرے۔ ان کی وفات کے بعد۔ (ابوداؤد شریف جلد 3 ابواب النوم رقم 1702)

حدیث نمبر 103: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو مسلمان ہر جمعہ کے دن اپنے ماں باپ یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت کرے اور وہاں سورۃ یٰسین پڑھے تو اس شخص کی مغفرت ہو جائے گی۔ (کنز الاعمال جلد 16 صفحہ 468)

حدیث نمبر 104: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس شخص نے اپنے ماں باپ یا ان میں سے کسی ایک قبر کی ثواب کی نیت سے زیارت کی تو اس کو ایک مقبول حج کا ثواب ملے گا اور جو شخص ماں باپ کی زیارت کرے گا۔ فرشتے اس کی قبر کی زیارت کریں گے۔ (کنز الایمان جلد 16 صفحہ 479)

تشریح و توضیح: ان قبرستان والی حدیثوں پر خواتین اپنے بیٹوں اور خاوند کو عمل کی ترغیب دلائیں۔ قبرستان خود نہ جائیں کیونکہ اسی میں بہتری ہے۔

marfat.com

عورتیں قبرستان یا مزارات اولیاء پر جاسکتی ہیں یا نہیں؟

عورتوں کے لیے بعض علماء نے زیارت قبور کو جائز بتایا۔ درمختار میں یہی قول اختیار کیا۔ مگر عزیزوں کی قبور پر جائیں گی تو جزع وفزع (یعنی رونا پیٹنا) کریں گی۔ لہٰذا ممنوع ہے اور صالحین کی قبور پر برکت کے لیے جائیں تو بوڑھیوں کے لیے حرج نہیں اور جوان لڑکیوں اور عورتوں کے لیے ممنوع ہے۔ (ردالمحتار جلد 1 صفحہ 843)

میرے آقا اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ نے عورتوں کے مزارات پر جانے کی جابجا ممانعت فرمائی۔ چنانچہ ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ ''حضرت امام قاضی علیہ الرحمۃ سے استفسار (سوال) ہوا کہ عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا: ایسی جگہ جواز وعدم جواز (یعنی جائز و ناجائز کا) نہیں پوچھتے۔ یہ پوچھو کہ اس میں عورت پر کتنی لعنت پڑتی ہے۔ عورت جب گھر سے قبور کی جانب چلنے کا ارادہ کرتی ہے تو اللہ عزوجل اور فرشتوں کی لعنت ہوتی ہے۔ جب گھر سے باہر نکلتی ہے تو سب طرفوں سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں۔ جب قبر تک پہنچتی ہے تو میت کی روح اس پر لعنت کرتی ہے۔ جب تک واپس آتی ہے اللہ عزوجل کی لعنت میں ہوتی ہے۔'' (فتاویٰ رضویہ جلد 4 صفحہ 172)

گھر میں مدنی ماحول بنانے کے لیے (12) مدنی پھول

1- گھر میں آتے جاتے سلام ضرور کریں۔
2- والدین کو آتا دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جائیں۔
3- دن میں کم از کم ایک بار اسلامی بھائی والد صاحب کا اور اسلامی بہنیں ماں کا ہاتھ چوما کریں۔
4- والدین کے سامنے ہمیشہ آواز پست (یعنی آہستہ) رکھیں اور ان سے آنکھیں ہرگز نہ ملائیں۔
5- ان کا سونپا ہر وہ کام جو خلافِ شرع نہ ہو تو فوراً کر ڈالیں۔
6- ماں بلکہ گھر (اور باہر) کے ایک دن کے بچے کو بھی آپ کہہ کر ہی مخاطب ہوں۔

marfat.com

7- بعد از نماز عشاء جلد تر سونے کی عادت ڈالیں۔

8- گھر میں اگر نماز کی سستی، بے پردگی، فلموں اور گانے بجانے کا سلسلہ ہو تو بار بار ٹوکنے کے بجائے سب کو نرمی کے ساتھ شیخ طریقت امیر اہلسنّت، عاشق اعلیٰ حضرت، مرشدی، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ کے بیان کی کیسٹیں سننے پر راضی کریں۔ انشاء اللہ عزوجل مدنی نتائج برآمد ہوں گے۔

9- گھر میں کتنی ہی ڈانٹ بلکہ مار بھی پڑے زبان ہرگز نہ چلائیں۔

10- غصہ، چڑچڑاپن اور جھاڑنے وغیرہ کی عادت بالکل ختم کر دیں۔

11- گھر میں روزانہ فیضان السنّت کا درس ضرور ضرور دیں۔

12- اپنے گھر والوں کی دنیا و آخرت کی بہتری کے لیے دل سوزی کے ساتھ دعا کرتے رہیں کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔

ہمسایوں کے حقوق

حدیث نمبر 105: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کے ہاں بہترین ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھی کے حق میں بہتر ہے اور اللہ عزوجل کے ہاں بہترین ہمسایہ وہ ہے جو اپنے ہمسائے کے حق میں بہتر ہے۔

(1-ترمذی شریف جلد 2 کتاب البر والصلہ رقم 1944) (2-مسند امام احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 167 رقم 6566) (3-مستدرک حاکم جلد 1 صفحہ 610 رقم 1620) (4-صحیح ابن خزیمہ جلد 4 صفحہ 140 رقم 2539)

حدیث نمبر 106: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور رحمت دو عالم، فخر بنی آدم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام مجھے ہمیشہ ہمسائے کے حقوق (RIGHTS) کے متعلق تاکید کرتے رہے۔ یہاں تک کہ مجھے خیال آنے لگا کہ یہ اسے وارث بنا دیں گے۔

(1-بخاری شریف جلد 3 کتاب الادب رقم 5668) (2-مسلم شریف جلد 7 کتاب البر والصلہ

marfat.com

رقم2624)(3-ترمذی شریف جلد 2 کتاب البر والصلہ رقم1942)(4-ابوداؤد شریف جلد 3 کتاب الادب رقم5151)(5-ابن ماجہ شریف جلد 2 کتاب الادب رقم3673)(6-مسند امام احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 85 رقم5577)

حدیث نمبر 107: حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی تاباں، سرور سروراں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ عزوجل پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو وہ اپنے ہمسائے کے ساتھ نیک سلوک کرے۔ (ابن ماجہ شریف جلد 2 ابواب الادب رقم3669)

تشریح وتوضیح: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ احادیث میں ہمسائے کے ساتھ حسن اخلاق کی جانب رغبت دلائی ہے۔

ہمسایہ کی تعریف

حضرت امام زہری علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور سرکار مدینہ راحت قلوب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہمسایہ کی شکایت کی گئی۔ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر اعلان کردو کہ ساتھ کے چالیس گھر ہمسائیگی میں داخل ہیں۔ حضرت امام زہری علیہ الرحمۃ نے کہا۔ چالیس گھر ادھر، چالیس گھر ادھر، چالیس گھر ادھر اور چالیس گھر ادھر اور چاروں سمتوں کی طرف اشارہ کیا۔ (مکاشفۃ القلوب صفحہ 447)

ہمسائے کے متعدد حقوق

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکمل واطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (اے لوگو) تمہیں معلوم ہے کہ ہمسایہ کا کیا حق ہے؟ اور پھر فرمایا، ہمسائے کا تم پر حق ہے کہ 1-وہ تم سے مدد مانگے تو مدد کرو۔ 2-جب قرض مانگے تو قرض دو۔ 3--جب محتاج ہو تو اسے دو۔ 4-جب بیمار ہو تو عیادت کرو۔ 5-جب اسے خیر پہنچے تو اسے مبارکباد دو۔ 6-جب مصیبت پہنچے تو تعزیت کرو۔ 7-اور مر جائے تو جنازے کے ساتھ جاؤ۔ 8-بغیر ہمسائے کی اجازت کے اپنی عمارت بلند نہ کرو کہ ہوا رک جائے۔ 9-اپنی ہانڈی سے اس کو ایذا نہ دو مگر اس میں سے اسے بھی کچھ دو۔ 10-میوے خریدو تو اس کے پاس بھی تحفہ بھیجو اور اگر ہدیہ نہ کرنا ہو تو چھپا کر مکان میں لاؤ اور تمہارے بچے اسے لے کر باہر نہ نکلیں کہ پڑوسی

marfat.com

کے بچوں کو رنج ہوگا۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ ہمسایہ کا کیا حق ہے؟ قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ پورے طور پر ہمسائے کا حق ادا کرنے والے تھوڑے ہیں یہ وہی ہیں جن پر اللہ عزوجل کی مہربانی ہے۔ (فیضان سنت قدیم صفحہ 842)

ہر وقت باوضو رہنے کا ثواب

حدیث نمبر 108: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور مجسم ﷺ نے فرمایا کہ دین پر ثابت قدم رہو اور جان لو کہ تمہارے اعمال میں سب سے بہتر عمل نماز ہے اور مومن ہی ہر وقت باوضو رہتا ہے۔ (ابن ماجہ شریف جلد 1 کتاب الطہارۃ رقم 277)

حدیث نمبر 109: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر میری امت پر مشکل نہ گزرتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت وضو اور اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ (مسند امام احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 72 رقم 7516)

چھپا کر صدقہ دینے کا ثواب

حدیث نمبر 110: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ چھپا کر صدقہ دینا اللہ عزوجل کے غضب کو بجھاتا ہے۔ (طبرانی کبیر جلد 8 صفحہ 261 رقم 8014)

حدیث نمبر 111: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور طٰہٰ ویٰسٓ ﷺ نے فرمایا کہ نیکیاں برائی کے دروازوں سے بچاتی ہیں اور پوشیدہ صدقہ اللہ عزوجل کے غضب سے بچاتا اور صلہ رحمی عمر میں اضافہ کرتی ہے۔

(طبرانی کبیر جلد 8 صفحہ 261 رقم 8014)

marfat.com

باب نمبر 10

زکوٰۃ کا بیان

زکوٰۃ ارکان اسلام میں سے تیسرا اہم رکن ہے۔ زکوۃ 2 ہجری میں مسلمانوں پر فرض ہوئی۔ حضور پُر نور، سیّد دو عالم، رؤف رحیم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نیک اور رحم دل پہلے ہی مسکینوں کے ہمدرد غریبوں کے امداد کرنے والے، دردمندوں کے غمگسار تھے اور اسلام میں شروع ہی سے مساکین اور غرباء کی دستگیری (Patronage) پر، مسلمانوں کی خصوصیت سے توجہ دلائی جاتی تھی۔ اسی لئے اللہ عزوجل نے زکوٰۃ کو فرض قرار دیا۔ زکوٰۃ درحقیقت اس صفت ہمدردی ورحم کے باقاعدہ استعمال کا نام ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے والے کو بہت زیادہ فضائل حاصل ہوتے ہیں۔

زکوٰۃ کی تعریف

زکوٰۃ شریعت میں اللہ عزوجل کے لئے مال کے ایک حصہ کا، جو شرع نے مقرر کیا ہے مسلمان فقیر کو مالک کر دینا ہے اور وہ فقیر نہ ہاشمی ہو نہ ہاشمی کا آزاد کردہ غلام اور اپنا نفع اس سے بالکل جدا کر دے۔ (درمختار جلد 3 صفحہ 170)

منکر زکوٰۃ کافر اور نہ دینے والا فاسق اور مستحق قتل ہے

زکوٰۃ فرض ہے اس کا منکر کافر اور نہ دینے والا فاسق اور قتل کا مستحق اور زکوٰۃ کے ادا میں تاخیر کرنے والا گنہگار و مردود شہادت ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 170)

زکوٰۃ کی فرضیت کی شرائط

زکوٰۃ کے واجب ہونے کے لئے چند شرطیں ہیں، جو کہ درج ذیل ہیں:

marfat.com

1-مسلمان ہونا

کیونکہ کافر پر زکوٰۃ نہیں

2-بلوغ، 3-عقل

کیونکہ نابالغ پر زکوٰۃ واجب نہیں اور جنون اگر پورے سال کو گھیرے تو زکوٰۃ واجب نہیں اور اگر سال کے اوّل آخر میں اضافہ ہوتا ہے اگرچہ باقی زمانہ جنون میں گزرتا ہے تو زکوٰۃ واجب ہے۔

1- فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 172

2- ردالمحتار جلد 3 صفحہ 173

4 آزاد ہونا

کیونکہ غلام پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 171)

5-مال بقدر نصاب اس کی ملک میں ہونا

اگر نصاب سے کم ہے تو زکوٰۃ واجب نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 172)

6-پورے طور پر اس کا مالک ہو

یعنی مال پر قابض ہو۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 172)

7-نصاب کا دین (قرض) سے فارغ ہونا

نصاب کی مالک ہے مگر اس پر قرض ہے کہ قرض ادا کرنے کے بعد نصاب نہیں رہتی تو زکوٰۃ واجب نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 172)

8-نصاب حاجت اصلیہ سے فارغ ہو (ایضاً)

حاجت اصلیہ کی تعریف

حاجت اصلیہ یعنی جس کی طرف زندگی بسر کرنے میں آدمی کو ضرورت ہے۔ اس میں زکوٰۃ واجب نہیں مثلاً جیسے رہنے کا مکان، جاڑے گرمیوں میں پہننے کے کپڑے، خانہ داری

marfat.com

کے سامان' سواری کے جانور' خدمت کے لئے لونڈی غلام' آلات حرب (یعنی جنگی آلات) پیشہ وروں (Artisans) کے اوزار' اہل علم کے لئے حاجت کی کتابیں' اور کھانے کے لئے غلہ۔ (فتاوی عالمگیری جلد 1 صفحہ 172)

9-مال نامی ہونا

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ زکوٰۃ تین قسم کے مال پر ہے۔

1- ثمن یعنی سونا' چاندی (اس میں ہر ملک کی کرنسی اور پرائز بانڈ بھی داخل ہیں)

2- مال تجارت

3- سائمہ یعنی چرائی پر چھوڑے ہوئے جانور۔ (فتاوی عالمگیری جلد 1 صفحہ 174)

10-سال گزرنا

سال سے مراد قمری سال ہے۔ یعنی چاند کے مہینوں سے بارہ مہینے۔ شروع سال اور آخر سال میں نصاب کامل ہے مگر درمیان میں نصاب کی کمی ہوگئی تو یہ کمی کچھ اثر نہیں رکھتی یعنی زکوٰۃ واجب ہے۔ (فتاوی عالمگیری جلد 1 صفحہ 175)

زکوٰۃ ادا کرنے کا اجر وثواب

زکوٰۃ ادا کرنے والوں کا تذکرہ اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں فرمایا ہے چنانچہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ

ترجمہ کنز الایمان: ''بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی ان کا نیگ (یعنی انعام) ان کے ربّ کے پاس ہے اور نہ انہیں کوئی اندیشہ ہو اور نہ کچھ غم''۔

اللہ عزوجل نے زکوٰۃ ادا کرنے والوں کا تذکرہ قرآن مجید میں فرمایا اور ساتھ ہی ان کا اجر بھی بتا دیا ہے کہ ان کا انعام و بدلہ اللہ عزوجل کے پاس ہے اور قیامت کے دن ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی غم۔

marfat.com

احادیث مبارکہ سے زکوٰۃ ادا کرنے کے فضائل

حدیث نمبر 1: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے اسلام کی تکمیل یہ ہے کہ تم اپنے مال کی (کامل) زکوٰۃ ادا کیا کرو۔

(1-طبرانی کبیر جلد 18 صفحہ 8 رقم 6) (2-الترغیب والترہیب جلد 1 صفحہ 301 رقم 113) (3-مجمع الزوائد جلد 3 صفحہ 62)

مال محفوظ کرنے اور بُری موت سے بچنے کا سبب

حدیث نمبر 2: حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیّد دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے مال و دولت کو زکوٰۃ کے ذریعے بچاؤ اور اپنی بیماریوں کا علاج صدقہ کے ذریعے کرو اور مصیبت کی لہروں کا سامنا دعا اور گریہ وزاری کے ذریعے کرو۔

(1-طبرانی کبیر جلد 10 صفحہ 128 رقم 10194) (2-شعب الایمان جلد 3 صفحہ 282 رقم 3558) (3-الترغیب والترہیب جلد 1 صفحہ 301 رقم 1112) (4-مجمع الزوائد جلد 3 صفحہ 63)

حدیث نمبر 3: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ راحت قلب و مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک صدقہ اللہ عزوجل کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بُری موت سے بچاتا ہے۔

(1-ترمذی شریف جلد 2 کتاب الزکاۃ رقم 664) (2-صحیح ابن حبان جلد 8 صفحہ 103 رقم 3309) (3-شعب الایمان جلد 3 صفحہ 213 رقم 3351) (4-الترغیب والترہیب جلد 2 صفحہ 7 رقم 1283) (5-موارد الظمان جلد 1 صفحہ 209 رقم 816)

زکوٰۃ ادا کرنے پر جنت میں داخلہ

حدیث نمبر 4: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیّد المبغلین، راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نے ایک دن ہمیں خطاب کرتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں تین مرتبہ فرمایا قسم ہے اس ذات

marfat.com

کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر اقدس کو جھکا لیا تو ہم میں سے ہر شخص نے اپنا سر جھکا لیا اور رونے لگے حالانکہ ہم نہیں جانتے تھے کہ حضور سیّد دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلف کیوں اٹھایا؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر انور اٹھایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر ایسی خوشی تھی جو ہمیں سرخ اونٹوں سے زیادہ پسند تھی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص پانچوں نمازیں ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنے مال سے زکوٰۃ نکالے اور ساتھ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔ اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس سے کہا جاتا ہے کہ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(نسائی شریف جلد 2 کتاب الزکوٰۃ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتوں کو زکوٰۃ کی تلقین

حدیث نمبر 5: حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے مروی ہیں کہ دو عورتیں حضور طٰہٰ و یٰسین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا (اے عورتو!) تم نے ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم چاہتی ہو کہ اللہ عزوجل تمہیں آگ کے کنگن پہنائے عورتیں عرض کرنے لگیں نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زکوٰۃ ادا کرو۔ (ترمذی شریف جلد 2 ابواب الزکوٰۃ رقم 616)

زکوٰۃ کے متفرق مسائل

زکوٰۃ کی ادائیگی کیلئے نیت شرط ہے

زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے نیت شرط ہے۔ زکوٰۃ دیتے وقت یا زکوٰۃ کے لئے مال علیحدہ کرتے وقت نیت زکوٰۃ شرط ہے نیت کے یہ معنی ہیں کہ اگر پوچھا جائے تو بلا تامل بتا سکے زکوٰۃ ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 170)

marfat.com

مردہ کی تجہیز و تکفین و تعمیر مسجد میں زکوٰۃ خرچ نہیں کی جا سکتی

زکوٰۃ کا روپیہ پیسہ مردہ کی تجہیز و تکفین یا مسجد کی تعمیر نہیں خرچ کر سکتے کہ تملیک فقیر نہیں پائی گئی اور ان کاموں میں خرچ کرنا چاہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ فقیر کو مالک کر دیں اور وہ خرچ کرے اور ثواب دونوں کو ہوگا۔ (ردالمحتار جلد 3 صفحہ 191)

سونے چاندی کی زکوٰۃ

سونے کی نصاب بیس 20 مثقال ہے یعنی ساڑھے سات تولے اور چاندی کی دوسو (200) درہم یعنی ساڑھے باون تولے سونے چاندی کی زکوٰۃ میں وزن کا اعتبار ہے قیمت کا لحاظ نہیں۔ (ردالمحتار جلد 3 صفحہ 224)

نصاب سے بطور زکوٰۃ چالیسواں حصہ ادا کیا جائے گا

سونا و چاندی جبکہ بقدر نصاب ہوں تو ان کی زکوٰۃ چالیسواں حصہ ہے۔ مثلاً (7½) ساڑے سات تولہ سونا ہے تو دو ماشہ زکوٰۃ واجب ہے یا باون تولہ چھ ماشہ چاندی ہے تو ایک تولہ تین ماشہ چھ رتی۔ (درمختار جلد 3 صفحہ 227)

مالِ زکوٰۃ کن لوگوں پر خرچ کیا جائے

زکوٰۃ کا مال درج ذیل لوگوں پر خرچ کیا جا سکتا ہے۔

1- فقیر
2- مسکین
3- عامل (یعنی حکومت اسلامیہ کی جانب سے زکوٰۃ وصول کرنے والا)
4- رقاب (یعنی غلاموں کی آزادی کے لئے)
5- غارم (یعنی قرض میں جکڑا ہوا)
6- فی سبیل اللہ
7- مسافر

(درمختار جلد 3 صفحہ 283)

marfat.com

سونے چاندی کے زیورات اور مال پر زکوٰۃ نہ دینے پر وعید

حدیث نمبر 6: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نیر تاباں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مرد (وعورت) سونے اور چاندی کا مالک ہو اور اس کا حق (یعنی زکوٰۃ) ادا نہ کرے تو جب قیامت کا دن ہوگا اس کے لئے آگ کا پتھر بنائے جائیں گے اور ان پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی اور ان سے ان کی پیشانی' کروٹ اور پیٹھ داغی جائے گی۔ جب ٹھنڈے ہونے کو آئیں گے پھر ویسے ہی کر دیئے جائیں گے۔

1- مسلم شریف جلد 2 صفحہ 907 کتاب الزکوٰۃ رقم 2186) (2- فتاوی رضویہ جلد 10 صفحہ 174)

حدیث نمبر 7: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار عرب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل جس کو مال دے اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس کا مال ایک گنجے سانپ کی شکل بن کر جس کی آنکھوں پر دو کالے ٹپکے (یعنی داغ) ہوں گے اس کے گلے کا طوق ہو جائے گا۔ پھر اس کی دونوں باچھیں پکڑ کر کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔

(بخاری شریف جلد 1 صفحہ 625 کتاب الزکوٰۃ رقم 1321)

تشریح وتوضیح: ان مذکورہ دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جس کے پاس سونا اور چاندی ہوا اور مال ہو اور وہ زکوٰۃ نہ دیں تو اس کے بدلے میں قیامت کے دن ان کو جہنم میں ڈال کر ان کی پیشانی کروٹ اور پیٹھ داغی جائے گی اور اگر مال سے زکوٰۃ نہ ادا کی ہوگی تو اس کا مال گنجے سانپ کی شکل میں زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے والیوں کے گلے میں طوق ہو جائے گا اس لئے جہنم کے عذاب سے بچنے کے لئے اپنے سونے اور چاندی کے زیورات اور مال پر جنتی زکوٰۃ بنتی ہو ادا کر دیجئے۔

زکوٰۃ نکالنے کا طریقہ

زکوٰۃ نکالنے کے لئے ضروری ہے کہ معلوم ہو کہ زکوٰۃ کتنے روپوں پر نکلتی ہے۔ ہر سو (100) روپے پر اڑھائی روپے۔ ہر ہزار (1000) پر 25 روپے۔ ہر پانچ ہزار

marfat.com

(5000)روپے پراور(125)روپے۔(فتاویٰ عالمگیری)

غریب سیّدکوزکوٰۃ دینا کیسا ہے

حدیث نمبر 8: حضرت مطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور سر وراں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صدقہ جائز نہیں کہ یہ تو آدمیوں کے میل ہیں۔(مسلم شریف جلد 2 صفحہ 1012 کتاب الزکوٰۃ رقم 2377)

حدیث نمبر 9: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں ڈال لی تو حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھوتھو اسے پھینک دو پھر فرمایا کیا تمہیں نہیں معلوم ہم صدقہ نہیں کھاتے۔(مسلم شریف جلد 2 صفحہ 1010 کتاب الزکوٰۃ رقم 2369)

تشریح وتوضیح: احادیث مبارکہ سے معلوم ہو گیا کہ سیّد یعنی آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر زکوٰۃ وصدقات حرام ہیں۔

بدمذہب کوزکوٰۃ دینا کیسا ہے

بدمذہب کوزکوٰۃ دینا جائز نہیں۔(درمختار)

اور اسی طرح مرتدین کو بھی زکوٰۃ دینے سے ادا نہ ہوگی جو زبان سے اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان گھٹائے یا کسی اور ضروری دینی بات کا انکار کرتے ہیں۔(بہار شریعت جلد 1 صفحہ 386)

صدقہ فطر کا بیان

صدقۂ فطر واجب ہے عمر بھر اس کا وقت ہے یعنی اگر ادا نہ کیا ہو تو اب ادا کرے۔ادا نہ کرنے سے ساقط نہ ہوگا نہ اب ادا کرنا قضا ہے بلکہ اب بھی ادا ہی ہے۔اگرچہ مسنون قبل نماز عید ادا کر دینا ہے۔(درمختار جلد 3 صفحہ 310)

صدقۂ فطر مسلمان پر واجب ہے مال پر نہیں لہٰذا مر گیا مر گئی تو اس کے مال سے ادا نہیں کیا جائے گا۔

marfat.com

صدقۂ فطر کب واجب ہوتا ہے

عیدالفطر کے دن صبح صادق طلوع ہوتے ہی صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے لہٰذا جو شخص صبح ہونے سے پہلے مر گیا یا غنی تھا فقیر ہو گیا یا ہو گئی یا صبح طلوع ہونے کے بعد کافر مسلمان ہوا یا بچہ یا بچی پیدا ہوئی یا فقیر تھا یا تھی غنی ہو گیا تو صدقۂ فطر واجب ہوا۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 192)

صدقۂ فطر کس پر واجب ہے

صدقۂ فطر ہر مسلمان آزاد مالک نصاب پر، جس کی نصاب حاجت اصلیہ سے فارغ ہو واجب ہے اس میں عاقل بالغ اور مال نامی ہونے کی شرط نہیں۔

(درمختار مع ردالمحتار جلد 3 صفحہ 312)

نابالغ یا مجنون اگر مالک نصاب ہیں تو ان پر صدقۂ فطر واجب ہے ان کا ولی ان کے مال سے ادا کرے۔ (درمختار مع ردالمحتار جلد 3 صفحہ 315)

نابالغ لڑکی جو اس قابل ہے کہ شوہر کی خدمت کر سکے اس کا نکاح کر دیا اور شوہر کے ہاں اسے بھیج بھی دیا تو کسی پر اس کی طرف سے صدقۂ فطر واجب نہیں نہ شوہر پر نہ باپ پر اور اگر قابل خدمت نہیں یا شوہر کے یہاں اسے بھیجا نہیں تو بدستور اس کا صدقۂ فطر باپ پر ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار جلد 3 صفحہ 315)

ماں پر صدقۂ فطر اولاد کا واجب نہیں

ماں پر اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے صدقۂ فطر دینا واجب نہیں۔

(درمختار مع ردالمحتار جلد 3 صفحہ 315)

بغیر اجازت صدقۂ فطر دینا

عورت یا بالغ اولاد کا صدقہ فطر ان کی اجازت کے بغیر ادا کر دیا تو ہو گیا اور اگر عورت نے شوہر کا صدقۂ فطر بغیر شوہر کے حکم کے دے دیا تو ادا نہ ہوا۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 193)

marfat.com

صدقۂ فطر کی مقدار

صدقۂ فطر کی مقدار یہ ہے کہ گیہوں یا اس کا آٹا یا ستوع نصف صاع' کھجور یا منقہ یا جو یا اس کا آٹا یا ستوع ایک صاع۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 191)

صدقۂ فطر کی ادائیگی کا وقت

صدقۂ فطر کا مقدم کرنا مطلقاً جائز ہے جب کہ وہ شخص موجود ہو جس کی طرف سے پہلے ادا کرتا ہو یا کرتی ہو۔ اگر چہ رمضان سے پہلے ادا کرے اور اگر صدقہ فطر ادا کرتے وقت مالک نصاب نہ تھا پھر ہو گیا تو صدقہ فطر صحیح ہے اور بہتر یہ ہے کہ عید کی صبح صادق ہونے کے بعد اور عیدگاہ جانے سے پہلے ادا کرے۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 192)

صدقۂ فطر کے مصارف

صدقۂ فطر کے مصارف وہی ہیں جو کہ زکوٰۃ کے ہیں یعنی جن کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔ انہیں صدقہ فطر بھی دیا جا سکتا ہے اور جنہیں زکوٰۃ نہیں دے سکتے انہیں فطر بھی نہیں دے سکتے۔ سوا عامل کے کیوں کہ عامل کے لئے زکوٰۃ ہے فطر نہیں۔

(درمختار جلد ردالمحتار جلد 3 صفحہ 325)

marfat.com

باب نمبر 11

حج کا بیان

حج اسلام کا پانچواں یا نماز روزہ اور زکوٰۃ کے بعد چوتھا فریضہ ہے۔ جو اُمت محمدیہ کے ہر فرد پر، خواہ وہ دنیا کے کسی علاقہ کا رہنے والا ہو۔ عمر بھر میں صرف ایک بار فرض ہے مگر صرف ان پر جو وہاں جانے کی استطاعت (Power) رکھتے ہوں حج 9 میں فرض کیا گیا۔ اس کی فرضیت قطعی ہے جو اس کے فرض ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

(درمختار جلد 3 صفحہ 449)

حج کی تعریف

حج نام ہے احرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو عرفات میں ٹھہرنے اور کعبہ معظّمہ کے طواف کا اور اس کے لئے ایک خاص وقت مقرر ہے کہ اس میں یہ افعال کئے جائیں تو حج ہے۔

حج کا وقت

حج کا وقت شوال سے دسویں ذی الحجہ تک ہے کہ اس سے پہلے حج کے افعال نہیں ہو سکتے سوا احرام کے احرام اس سے پہلے بھی ہو سکتا ہے اگرچہ مکروہ ہے۔

(درمختار جلد 3 صفحہ 474)

نوٹ: حج کی فرضیت میں عورت و مرد دونوں کا ایک ہی حکم ہے جو راہ کی طاقت رکھتا ہے اس پر حج فرض ہے اور اگر ادا نہ کرے تو جہنم کے مستحق ہیں عورت کے لئے صرف اتنی بات زیادہ ہے کہ اسے بغیر شوہر یا محرم کے ساتھ لئے سفر کو جانا حرام ہے۔

marfat.com

حج فرض ہونے کی شرائط

حج فرض ہونے کی چند شرطیں ہیں جب تک وہ سب نہ پائی جائیں حج فرض نہیں۔

1-اسلام

حج فرض ہونے کی شرطوں میں سب سے پہلے حج کرنے والے کا مسلمان ہونا شرط ہے کہ کافر پر حج فرض نہیں۔

☆ حج کرنے کے بعد معاذ اللہ مرتد ہوگیا یا ہوگئی پھر اسلام لائی تو اگر استطاعت ہو تو پھر حج کرنا فرض ہے کہ مرتد ہونے سے حج وغیرہ سب اعمال باطل ہوگئے۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 217)

2-دارالحرب

اگر دارالحرب میں ہو تو بھی ضروری ہے کہ جانتا ہو کہ اسلام کے فرائض میں حج ہے اور دارالاسلام میں ہے تو اگرچہ حج فرض ہونا معلوم نہ ہو تو بھی حج فرض ہو جائے گا کیونکہ دارالسلام میں فرائض کا علم نہ ہونا عذر نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 217)

3-بلوغ

حج کرنے کے لئے مرد و عورت کا بالغ ہونا بھی شرط ہے اور اگر نابالغ نے حج کیا یعنی اپنے آپ سمجھدار ہو یا اس کے ولی نے اس کی طرف سے احرام باندھا ہو جب کہ ناسمجھ ہو بہرحال وہ حج نفل ہوا حجۃ الاسلام یعنی حج فرض کے قائم مقام نہیں ہوسکتا۔

(ردالمحتار جلد 3 صفحہ 467)

4-عاقل

حج کرنے والے یا والی کے لئے عاقل ہونا بھی شرط ہے کہ مجنون پر حج فرض نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 217)

5-آزاد ہونا

باندی غلام پر حج فرض نہیں اگر ان کے مالک نے حج کرنے کی اجازت دے دی ہو۔

marfat.com

اگر وہ مکہ معظمہ ہی میں ہوں۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 217)

6-سفرخرچ اور سواری پر قدرت

سفرِ خرچ کا یا کی مالک ہو اور سواری پر قادر ہو خواہ سواری اس کی ملک ہو یا اس کے پاس اتنا مال ہو کرایہ پر لے سکے۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 217)۔

7-وقت

یعنی حج کے مہینوں میں تمام شرائط پائے جائیں اور اگر شرائط ایسے وقت پائے گئے کہ اب نہیں پہنچے گا۔ تو فرض نہ ہوا۔ (ردالمحتار جلد 3 صفحہ 466)

اے خواتین! مجھے ضرور پڑھیے

عورت کو مکہ تک جانے میں تین دن یا زیادہ کا راستہ ہو تو اس کے ہمراہ شوہر یا محرم ہونا شرط ہے خواہ جوان ہو یا بڑھیا اور تین دن سے کم کی راہ ہو تو بغیر محرم اور شوہر کے بھی جا سکتی ہے محرم سے مراد وہ شخص ہے جس سے ہمیشہ کے لئے اس عورت کا نکاح حرام ہے۔ خواہ نسب کی وجہ سے نکاح حرام ہو جیسے باپ' بیٹا' بھائی وغیرہ یا دودھ کے رشتہ سے نکاح کی حرمت ہو جیسے رضائی بھائی باپ بیٹا وغیرہ یا سسرالی رشتہ سے حرمت آئی جیسے خسر' شوہر کا بیٹا وغیرہ' شوہر یا محرم جس کے ساتھ سفر کر سکتی ہے اس کا عاقل بالغ غیر فاسق ہونا شرط ہے۔ مجنون یا نابالغ یا فاسق کے ساتھ نہیں جا سکتی آزاد مسلمان ہونا شرط نہیں البتہ مجوسی کے اعتقاد سے محارم کے ساتھ نکاح جائز ہے۔ اس کے ہمراہ سفر نہیں کر سکتی۔ مراہق اور مراہقہ یعنی وہ لڑکا اور لڑکی جو بالغ ہونے کے قریب ہوں بالغ کے حکم میں ہیں یعنی مراہق کے ساتھ جا سکتی ہیں اور مراہقہ کو بھی بغیر محرم یا شوہر کے سفر کی ممانعت ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 219)

☆ محرم کے ساتھ جائے تو اس کا نفقہ عورت کے ذمہ ہے لہٰذا اب شرط یہ ہے کہ اپنے اور اس کے دونوں کے نفقہ پر قادر ہو۔

(1-درمختار جلد 3 صفحہ 464) (2-فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 219)

☆ حج پر جانے کے زمانے میں عورت عدت میں نہ ہو وہ عدت وفات کی ہو یا طلاق کی'

marfat.com

بائن کی ہو یا رجعی کی۔(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 219)

بلاوجہ شرعی حج میں تاخیر گناہ ہے

جب حج پر جانے پر قادر ہو حج فوراً فرض ہو گیا۔یعنی اسی سال میں اور اب تاخیر گناہ ہے اور اگر چند سال تک کیا تو فاسق ہے اور اس کی گواہی مردود مگر جب کرے گا یا کرے گی ادا ہی ہوگا قضا نہیں۔(درمختار جلد 3 صفحہ 453)

مال موجود تھا اور حج نہ کیا پھر مال تلف ہو گیا تو قرض لے کر جائے اگر چہ جانتا ہو کہ یہ قرض ادا نہ ہوگا' اگر نیت یہ ہو کہ اللہ عزوجل قدرت دے گا اور ادا کروں گا پھر اگر ادا نہ ہو سکا اور نیت ادا کی تھی تو امید ہے کہ اللہ عزوجل اس پر مواخذہ نہ فرمائے۔(درمختار جلد 3 صفحہ 455)

رشوت کے مال سے حج کرنا کیسا ہے

اگر کسی (مرد و عورت) کے پاس مال حلال بھی اتنا نہ ہو کہ جس سے حج ادا کر سکے اگر چہ رشوت ہزار ہا روپے ہوں تو اس پر حج فرض نہ ہوا۔ کیونکہ مال رشوت مال مغضوب ہے کیونکہ وہ اس کا یا کی مالک نہیں اور اگر مال حلال اس قدر اس کے پاس ہے یا کبھی پہلے ہوا تھا تو اس پر حج فرض ہے مگر رشوت وغیرہ میں حلال مال کا اس میں صرف کرنا (خرچ کرنا) حرام ہے اور وہ حج قابل قبول نہ ہوا اگر چہ فرض ساقط ہو جائے گا۔ کیونکہ

حدیث نمبر 1: حضور پُر نور' شافع روز محشر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حرام مال لے کر جو حج کو جاتا ہے جب وہ لبیک (تلبیہ) کہتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے نہ تیری حاضری قبول ہے نہ تیری خدمت قبول اور تیرا حج تیرے منہ پر مردود جب تک تو یہ مال حرام (رشوت والا مال) جو تیرے ہاتھ میں میں ہے واپس نہ کر دے۔

اب اس کے لئے حج کرنے کی صورت میں یہ ہے کہ قرض لے کر فرض ادا کرے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 10 صفحہ)

marfat.com

باب نمبر 12

فیضانِ صیام

جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں..... (اور ایک روایت میں بجائے 'ابوابِ جنت'' کے ''ابواب رحمت'' کا لفظ ہے..... (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

تشریح: استاذ الاساتذہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے ''حجۃ اللہ البالغہ'' میں اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے جو کچھ تحریر فرمایا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ اللہ کے صالح اور اطاعت شعار بندے رمضان میں چونکہ طاعات وحسنات میں مشغول ومنہمک ہو جاتے ہیں، وہ دنوں کو روزہ رکھ کے ذکر وتلاوت میں گزارتے ہیں اور راتوں کا بڑا حصہ تراویح وتہجد اور دُعا واستغفار میں بسر کرتے ہیں۔ اور ان کے انوار وبرکات سے متاثر ہو کر عوام مومنین کے قلوب بھی رمضان مبارک میں عبادات اور نیکیوں کی طرف زیادہ راغب اور بہت سے گناہوں سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں، تو اسلام اور ایمان کے حلقے میں سعادت اور تقویٰ کے اس عمومی رجحان اور نیکی اور عبادت کی اس عام فضا کے پیدا ہو جانے کی وجہ سے وہ تمام طبائع جن میں کچھ بھی صلاحیت ہوتی ہے' اللہ کی مرضیات کی جانب مائل اور شر وخباثت سے متنفر ہو جاتی ہیں' اور پھر اس ماہِ مبارک میں تھوڑے سے عمل خیر کی قیمت بھی اللہ تعالیٰ کی جانب سے دوسرے دنوں کی بہ نسبت بہت زیادہ بڑھا دی جاتی ہے، تو ان سب باتوں کا

marfat.com

نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے لئے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے ان پر بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین ان کو گمراہ کرنے سے عاجز اور بے بس ہو جاتے ہیں۔

اس تشریح کے مطابق ان تینوں باتوں (یعنی جنت ورحمت کے دروازے کھل جانے، دوزخ کے دروازے بند ہو جانے اور شیاطین کے مقید اور بے بس کر دیئے جانے) کا تعلق صرف ان اہل ایمان سے ہے جو رمضان مبارک میں خیر وسعادت حاصل کرنے کی طرف مائل ہوتے اور رمضان کی رحمتوں اور برکتوں سے مستفید ہونے کے لئے عبادات وطاعات کو اپنا شغل بناتے ہیں..... باقی رہے وہ کفار اور خدا ناشناس اور وہ خدا فراموش اور غفلت شعار لوگ، جو رمضان اور اس کے احکام و برکات سے کوئی سروکار ہی نہیں رکھتے اور نہ اس کے آنے پر ان کی زندگیوں میں کوئی تبدیلی ہوتی ہے، ظاہر ہے کہ اس قسم کی بشارتوں کا ان سے کوئی تعلق نہیں، انہوں نے جب اپنے آپ کو خود ہی محروم کر لیا ہے اور بارہ مہینے شیطان کی پیروی پر وہ مطمئن ہیں تو پھر اللہ کے یہاں بھی ان کے لئے محرومی کے سوا اور کچھ نہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دفعہ (روزے کی حالت میں) میرے اندر سخت تقاضا اور جذبہ پیدا ہوا' اور میں نے (اپنی بیوی کا) بوسہ لے لیا۔ اس کے بعد میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آج مجھ سے بہت بڑا قصور ہو گیا، میں نے روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بتاؤ اگر تم پانی منہ میں لے کر کلی کرو تو کیا اس سے تمہارے روزہ میں خرابی آئے گی؟ میں نے عرض کیا: اس سے تو کوئی خرابی نہ آئے گی، آپ ﷺ نے فرمایا، تو پھر خالی بوسہ لینے سے کیا ہوا۔

(سنن ابی داؤد)

تشریح: رسول اللہ ﷺ کے اس جواب سے صرف یہ جزئی مسئلہ ہی نہیں معلوم ہوا کہ خالی بوسہ لینے سے روزہ میں خرابی نہیں آتی، بلکہ ایک اصول اور قاعدہ کلیہ معلوم ہو گیا' اور وہ یہ کہ دراصل روزے کو توڑنے والی چیز کھانا پینا اور جماع ہے اور جس طرح کھانے پینے کی

marfat.com

کسی چیز کا صرف منہ میں رکھنا (جو کھانے پینے کا گویا مقدمہ اور دیباچہ ہوتا ہے) روزہ کو نہیں توڑتا، اسی طرح بوس و کنار وغیرہ (جو جماع کے صرف مقدمات ہوتے ہیں) روزے کو خراب نہیں کرتے..... ہاں جس آدمی کو یہ خطرہ ہو کہ وہ خواہش اور تقاضے سے مغلوب ہو کر کہیں جماع میں مبتلا نہ ہو جائے اس کو اس قسم کی باتوں سے روزے میں پورا پرہیز کرنا چاہئے۔

نفلی روزے:

نماز اور زکوٰۃ کی طرح روزوں کا ایک نصاب اور کورس تو اسلام کا رکن اور گویا شرط لازم قرار دی گئی ہے جس کے بغیر کسی مسلمان کی زندگی اسلامی زندگی نہیں بن سکتی اور وہ رمضان کے پورے مہینے کے روزے ہیں۔ اس کے علاوہ شریعتِ اسلام میں روحانی تربیت اور تزکیہ کیلئے اور اللہ تعالیٰ کا خاص تقرب حاصل کرنے کے لئے دوسری نفلی عبادات کی طرح نفلی روزوں کی بھی تعلیم دی گئی ہے اور بعض خاص دنوں اور تاریخوں کی خاص فضیلتیں اور برکتیں بیان فرما کے ان کے روزوں کی خصوصی ترغیب دی گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ زبانی تعلیم و تلقین کے علاوہ اپنے عمل سے بھی اُمت کو ان نفلی روزوں کی ترغیب دیتے تھے، لیکن اسی کے ساتھ آپ ﷺ اس کی بھی پوری احتیاط فرماتے تھے کہ لوگ نفلی روزوں میں حدِ اعتدال سے آگے نہ بڑھیں' اور ان کا اہتمام اور پابندی فرض روزوں کی طرح نہ کریں، بلکہ حدود اللہ کا لحاظ رکھتے ہوئے اپنے فرائض کو فرائض کی طرح ادا کریں اور نوافل کو نوافل کے درجے میں رکھیں..... اس مختصر تمہید کے بعد اس سلسلے کی حدیثیں ذیل میں پڑھئے!.....

روزہ جسم کی زکوٰۃ ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر چیز کی کوئی زکوٰۃ ہے (جس کے نکالنے سے وہ چیز پاک ہو جاتی ہے) اور جسم کی زکوٰۃ روزے ہیں..... (سنن ابن ماجہ)

marfat.com

ماہ شعبان میں نفلی روزوں کی کثرت:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دستور (نفلی روزوں کے بارے میں) یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کبھی کبھی) مسلسل بلا ناغہ روزے رکھنے شروع کرتے، یہاں تک کہ ہمیں خیال ہوتا کہ اب ناغہ ہی نہیں کریں گے' اور (کبھی اس کے برعکس ایسا ہوتا کہ) آپ روزے نہ رکھتے اور مسلسل بغیر روزے کے دن گزارتے، یہاں تک کہ ہمیں خیال ہوتا کہ اب آپ بلا روزے کے ہی رہا کریں گے.....

اور فرماتی ہیں، حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے علاوہ کسی پورے مہینے کے روزے رکھے ہوں' اور میں نے نہیں دیکھا کہ آپ کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ نفلی روزے رکھتے ہوں (اسی حدیث کی بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ آپ شعبان کے (قریباً) پورے مہینے ہی کے روزے رکھتے تھے)۔

(صحیح بخاری وصحیح مسلم)

تشریح: حدیث کے پہلے جُز کا مطلب تو یہ ہے کہ نفلی روزوں کے بارے میں آپ ﷺ کا کوئی لگا بندھا دستور و معمول نہیں تھا' بلکہ کبھی آپ ﷺ مسلسل بلا ناغہ روزے رکھتے تھے اور کبھی مسلسل بغیر روزے کے رہتے تھے۔ مقصد یہ تھا کہ اُمت کے لئے آپ ﷺ کی پیروی میں مشکل اور تنگی نہ ہو بلکہ وسعت کا راستہ کھلا رہے' اور ہر شخص اپنے حالات اور اپنی ہمت کے مطابق آپ ﷺ کے کسی رویہ کی پیروی کر سکے۔ دوسرے جز کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ پورے اہتمام سے پورے مہینے کے روزے صرف رمضان کے رکھتے تھے (جو اللہ نے فرض کئے ہیں) ہاں شعبان میں دوسرے مہینوں کی بہ نسبت زیادہ روزے رکھتے تھے۔ بلکہ اسی حدیث کی ایک روایت میں ہے کہ: قریب قریب پورے مہینے شعبان کے روزے رکھتے تھے اور بہت کم دن ناغہ فرماتے تھے۔

ماہِ شعبان میں رسول اللہ ﷺ کے زیادہ نفلی روزے رکھنے کے کئی سبب اور کئی حکمتیں بیان کی گئی ہیں جن میں سے بعض وہ ہیں جن کی طرف بعض حدیثوں میں بھی اشارہ ملتا ہے۔ چنانچہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث میں ہے کہ خود رسول اللہ

ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: اسی مہینے میں بارگاہِ الٰہی میں بندوں کے اعمال کی پیشی ہوتی ہے، میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرے اعمال کی پیشی ہو تو میں روزے سے ہوں۔

اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک حدیث مروی ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ماہِ شعبان میں بہت زیادہ روزے اس لئے رکھتے تھے کہ پورے سال میں مرنے والوں کی فہرست اسی مہینے میں ملک الموت کے حوالے کی جاتی ہے، آپ ﷺ چاہتے تھے کہ جب آپ ﷺ کی وفات کے بارے میں ملک الموت کو احکام دیئے جا رہے ہوں تو اس وقت آپ ﷺ روزے سے ہوں۔

اس کے علاوہ رمضان کا قرب اور اس کے خاص انوار و برکات سے مزید مناسبت پیدا کرنے کا شوق اور داعیہ بھی غالباً اس کا سبب اور محرک ہوگا' اور شعبان کے ان روزوں کو رمضان کے روزوں سے وہی نسبت ہوگی جو فرض نمازوں سے پہلے پڑھے جانے والے نوافل کو فرض سے ہوتی ہے' اور اسی طرح رمضان کے بعد شوال میں چھ نفلی روزوں کی تعلیم و ترغیب جو آگے درج ہونے والی حدیث میں آ رہی ہے، اس کو رمضان کے روزوں سے وہی نسبت ہوگی جو فرض نمازوں کے بعد والی سنتوں اور نفلوں کو فرضوں سے ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے:

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جس نے ماہِ رمضان کے روزے رکھے اس کے بعد ماہِ شوال میں چھ نفلی روزے رکھے تو اس کا یہ عمل ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہوگا۔ (صحیح مسلم)

تشریح: رمضان کا مہینہ اگر ۲۹ ہی دن کا ہو تب بھی اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے ۳۰ روزوں کا ثواب دیتے ہیں اور شوال کے ۶ نفلی روزے شامل کرنے کے بعد روزوں کی تعداد ۳۶ ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کریمانہ قانون ''الحسنة بعشر امثالها'' (ایک نیکی کا ثواب دس گنا) کے مطابق ۳۶ کا دس گنا ۳۶۰ ہو جاتا ہے اور پورے سال کے دن ۳۶۰ سے کم ہی ہوتے ہیں..... پس جس نے پورے رمضان مُبارک کے روزے رکھے

marfat.com

کے بعد شوال میں ۶ نفلی روزے رکھے وہ اس حساب سے ۳۶۰ روزوں کے ثواب کا مستحق ہوگا۔ پس اجر وثواب کے لحاظ سے یہ ایسا ہی ہوا جیسے کوئی بندہ سال کے ۳۶۰ دن برابر روزے رکھے۔

ہر مہینہ میں تین نفلی روزے کافی ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ: مجھے بتایا گیا ہے کہ تم نے یہ معمول بنا رکھا ہے کہ تم ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات بھر نوافل پڑھتے ہو (کیا واقعہ ایسا ہی ہے؟) میں نے عرض کیا کہ: ہاں حضرت! میں ایسا ہی کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ طریقہ چھوڑ دو روزے بھی رکھا کرو اور ناغہ بھی کیا کرو، اسی طرح رات کو نماز بھی پڑھا کرو اور سویا بھی کرو کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے (تمہیں اس کی اجازت نہیں ہے کہ جسم پر حد سے زیادہ بوجھ ڈالو اور اس کے ضروری تقاضے بھی پورے نہ کرو) اسی طرح تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے (کہ تم اس کو سونے اور آرام لینے کا موقع دو) اسی طرح تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے ملاقاتیوں مہمانوں کا بھی تم پر حق ہے (تم کو جائز نہیں کہ ان کی حق تلفی کر کے اللہ کی عبادت کرو، سنو) جو ہمیشہ بلا ناغہ روزہ رکھے اس نے گویا روزہ رکھا ہی نہیں، ہر مہینے میں تین دن کے نفلی روزے رکھ لینا ہمیشہ روزہ رکھنے کے حکم میں ہے، اس لئے تم ہر مہینے بس تین روزے رکھ لیا کرو اور مہینے میں ایک قرآنِ پاک (تہجد میں) ختم کر لیا کرو۔ (عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں) میں نے عرض کیا کہ: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں (اس لئے مجھے زیادہ کی اجازت مرحمت فرمایئے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر تم داؤد علیہ السلام کے روزوں کا طریقہ اختیار کر لو اور وہ یہ کہ ایک دن روزہ اور ایک دن افطار (یعنی روزہ کا ناغہ) اور تہجد میں سات راتوں میں ایک قرآن ختم کر لیا کرو اور اس سے زیادہ نہ کرو۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

تشریح: عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا ذوقِ عبادت بہت بڑھا ہوا تھا۔ وہ ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے اور رات بھر نوافل پڑھتے اور اس میں روزانہ پورا قرآن مجید ختم کر لیتے۔ رسول اللہ ﷺ کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ نے اس کو وہ ہدایت فرمائی

marfat.com

جو حدیث میں مذکور ہوئی اور ان کو عبادت میں اعتدال اور میانہ روی کا حکم دیا اور فرمایا کہ: تم پر اپنے جسم و جان اور اپنے اہل تعلق کی بھی ذمہ داریاں ہیں اور ان کی بھی رعایت اور ادائیگی ضروری ہے۔ آپ ﷺ نے پہلے انہیں مہینے میں تین نفلی روزے رکھنے اور تہجد میں پورے مہینے میں ایک قرآن پڑھنے کیلئے فرمایا اور جب انہوں نے عرض کیا کہ میں بآسانی اس سے زیادہ کر سکتا ہوں لہٰذا کچھ زیادہ کی مجھے اجازت دے دیجئے۔ تو آپ ﷺ نے ان کو صومِ داؤدی (یعنی ہمیشہ ایک دن روزہ اور ایک دن افطار کی) اور ہفتہ میں ایک قرآن مجید رات کے نوافل میں پورا کر لینے کی اجازت مرحمت فرما دی اور اس سے زیادہ کے لئے منع فرما دیا..... لیکن اس حدیث ہی سے یہ بات ظاہر ہے کہ آپ کی ممانعت کا منشاء یہ نہیں تھا کہ زیادہ عبادت کرنا کوئی بُری بات ہے' بلکہ یہ ممانعت بَر بنائے شفقت تھی (جس طرح چھوٹے بچوں کو زیادہ بوجھ اٹھانے سے منع کیا جاتا ہے) یہی وجہ ہے کہ ان کے یہ عرض کرنے پر کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں آپ ﷺ نے ان کو مہینہ میں صرف تین روزوں کے بجائے صوم داؤدی یعنی ۱۵ دن روزہ اور ۱۵ دن افطار کی اور مہینہ میں قرآن ختم کرنے کی بجائے ہفتہ میں قرآن ختم کرنے کی اجازت دے دی۔ بلکہ ترمذی کی روایت کے مطابق بعد میں صرف پانچ دن میں قرآن پاک ختم کرنے کی بھی اجازت دے دی تھی اور بعض صحابہ کو حضور ﷺ نے تین دن میں قرآن ختم کرنے کی بھی اجازت دی ہے۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اس نے حضور ﷺ پے یوچھا کہ: آپ ﷺ روزے کس طرح رکھتے ہیں؟ (یعنی نفلی روزے رکھنے کے بارے میں آپ ﷺ کا کیا معمول و دستور ہے؟) اس کے اس سوال سے رسول اللہ ﷺ کو ناگواری ہوئی (یعنی چہرہ مبارک پر تکدر اور برہمی کے آثار ظاہر ہوئے)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (جو حاضر تھے) جب آپ ﷺ کی ناگواری کی کیفیت کو محسوس کیا تو کہا:

رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا — ہم راضی ہیں اللہ کو اپنا رب مان کر اور
وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ — اسلام کو اپنا دین بنا کر اور محمد علیہ السلام کو نبی

marfat.com

غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ۔ مان کر، اللہ کی پناہ اس کی ناراضی سے اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضی سے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بار بار اپنی یہی بات دہراتے رہے' یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے مزاجِ مبارک میں جو ناگواری پیدا ہوگئی تھی اس کا اثر زائل ہوگیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ: یا رسول اللہ ﷺ! وہ شخص کیسا ہے جو ہمیشہ بلا ناغہ روزہ رکھے' اور اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟، آپ ﷺ نے فرمایا: نہ اس نے روزہ رکھا نہ افطار کیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اور اس آدمی کے بارے میں کیا ارشاد ہے جو دو دن روزے رکھے اور ایک دن ناغہ کرے یعنی بغیر روزے کے رہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا کسی میں اس کی طاقت ہے؟ (یعنی یہ بہت مشکل ہے ہمیشہ روزہ رکھنے سے بھی زیادہ مشکل ہے اس لئے اس کا ارادہ نہ کرنا چاہئے)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اور اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے: جو ہمیشہ ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن ناغہ کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ صوم داؤد ہے (یعنی حضرت داؤد علیہ السلام جن کو اللہ نے غیر معمولی جسمانی قوت بخشی تھی ان کا معمول یہی تھا کہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن ناغہ کرتے تھے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ: اس آدمی کے بارے میں کیا ارشاد ہے جو ایک دن روزہ رکھے اور دو دن ناغہ کرے؟ (اور اس طرح اوسطاً مہینے میں دس دن روزہ رکھے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: میرا جی چاہتا ہے کہ مجھے اس کی طاقت عطا فرمائی جائے..... پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مہینے کے تین نفلی روزے اور رمضان تا رمضان یہ (اجر و ثواب کے لحاظ سے) ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے (لہٰذا جو صوم دہر کا ثواب حاصل کرنا چاہے وہ اس کو اپنا معمول بنالے) اور یوم عرفہ (۹ ذی الحجہ) کے روزے کے بارے میں' میں امید کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کرم سے کہ وہ صفائی کردے گا اس سے پہلے سال کی اور بعد کے سال کی (یعنی اس کی برکت سے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کی گندگیاں دھل جائیں گی) اور یوم عاشورا (۱۰ محرم) کے روزے کے بارے میں میں امید کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے کہ وہ صفائی کردے گا اس سے پہلے سال کی۔..... (صحیح مسلم)

marfat.com

تشریح: حدیث کا اصل مفہوم ومقصد تو ظاہر ہے لیکن چند ضمنی باتیں وضاحت طلب ہیں، انہیں کے بارے میں کچھ عرض کیا جاتا ہے۔

حدیث کے بالکل شروع میں ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ: آپ ﷺ کس طرح روزے رکھتے ہیں؟ (یعنی نفلی روزوں کے بارے میں خود آپ ﷺ کا معمول اور طریقہ کیا ہے) آپ ﷺ کو اس سوال پر ناراضی اور ناگواری ہوئی..... یہ ناراضی اور ناگواری ایسی ہی تھی جیسی شفیق استاذ اور مربی کو کسی شاگرد اور زیر تربیت طالب و مرید کے غلط اور نامناسب سوال سے ہوتی ہے۔ سوال کرنے والے کو اصل بات دریافت کرنی چاہئے تھی، یعنی یہ پوچھنا چاہئے تھا کہ میرے لئے نفلی روزوں کے بارے میں کیا طرزِ عمل مناسب ہے؟ اس نے بجائے اس کے حضور ﷺ کا معمول دریافت کیا تھا۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ زندگی کے بہت سے شعبوں میں اُن بہت سے اسباب کی بنا پر جو آپ ﷺ کے منصب نبوت اور مصالح اُمت سے تعلق رکھتے تھے ایسا طرزِ عمل بھی اختیار فرماتے تھے جس کی تقلید ہر ایک کے لئے مناسب نہیں ہے اس لئے سائل کو آپ ﷺ کا معمول دریافت کرنے کے بجائے اصل مسئلہ دریافت کرنا چاہئے تھا..... استاذ اور مربی کی اس طرح کی ناگواری بھی دراصل تربیت ہی کا ایک جُز ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سوال سے حضور ﷺ کی ناگواری کو محسوس کر کے کُل مسلمانوں کی طرف سے عرض کیا: ''رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِ اللّٰہِ وَغَضَبِ رَسُوْلِہٖ''..... اس کے بعد آپ نے نفلی روزوں ہی کے بارے میں صحیح طریقے پر سوالات کئے اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے جوابات مرحمت فرمائے۔

جو شخص ہمیشہ بلا ناغہ روزہ رکھے اس کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ''لَاصَامَ وَلَا اَفْطَرَ'' (نہ اس نے روزہ رکھا نہ افطار کیا) اس سے آپ کا مقصد ناپسندیدگی کا اظہار ہے اور مطلب یہ ہے کہ یہ غلط ہے، نہ صوم ہے نہ افطار ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سوالات کے جوابات کے بعد آپ ﷺ نے اپنی طرف

marfat.com

سے جو مزید فرمایا اُس کا مطلب یہ ہے کہ روزہ کے باب میں عام مسلمین کے لئے بس اتنا کافی ہے کہ وہ رمضان کے فرض روزے رکھا کریں، اس کے علاوہ ہر مہینے میں تین نفلی روزے رکھ لیا کریں، جو ''الحسنة بعشر امثالها'' کے حساب سے ثواب میں تیس روزوں کے برابر ہوں گے اور اس طرح ان کو ''صومِ دہر'' کا ثواب مل جائے گا..... مزید نفع مندی اور کمائی کے لئے یوم عرفہ اور یوم عاشورا کے دو روزے بھی رکھ لیا کریں۔ حضور ﷺ نے امید ظاہر فرمائی کہ رب کریم کے کرم سے مجھے امید ہے کہ یوم عرفہ کا روزہ ایک سال پہلی اور ایک سال بعد کی خطا کاریوں کا اور یوم عاشورا کا روزہ پہلے سال کی غلط کاریوں کا کفارہ بن جائے گا۔

واضح رہے کہ عرفہ کے دن جو دراصل حج کا دن ہے روزہ کی یہ فضیلت اور ترغیب غیر حاجیوں کے لئے ہے، حاجیوں کی اس دن کی خاص الخاص اور مقبول ترین عبادت میدانِ عرفات کا وقوف ہے جس کے لئے ظہر و عصر کی نماز مختصر اور ایک ساتھ پڑھ لینے کا حکم ہے اور ظہر کی سنتیں بھی اس دن چھوڑ دینے کا حکم ہے، اگر حاجی لوگ اس دن روزہ رکھیں گے تو ان کے لئے عرفات میں وقوف اور آفتاب غروب ہوتے ہی مزدلفہ کو چل دینا مشکل ہوگا، اس لئے حاجیوں کے لئے عرفہ کے دن روزہ رکھنا پسندیدہ نہیں ہے (بلکہ ایک حدیث میں ممانعت بھی وارد ہوئی ہے) اور رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنے عمل سے بھی اسی کی تعلیم اُمت فرمادی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے عرفہ کے دن ٹھیک اُس وقت جبکہ آپ ﷺ میدان عرفات میں اپنے اونٹ پر تھے اور وقوف فرما رہے تھے سب کے سامنے دودھ نوش فرمایا تاکہ سب دیکھ لیں کہ آج آپ ﷺ روزہ سے نہیں ہیں۔

غیر حاجیوں کے لئے یوم عرفہ کا روزہ دراصل اس دن کی ان رحمتوں اور برکتوں میں شریک اور حصہ دار ہونے ہی کے لئے ہے جو عرفات میں حجاج پر نازل ہوتی ہیں، اور اس کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ اللہ کے جو صاحب ایمان بندے حج میں شریک نہیں ہیں وہ اس پورے دن روزہ رکھ کر اس دن کی خاص الخاص رحمتوں اور برکتوں میں اس درجے کا حصہ لے لیں۔ اسی طرح یوم النحر یعنی بقرعید کے دن غیر حاجیوں کو قربانی کا جو حکم دیا گیا ہے اس کا

marfat.com

رازبھی یہی ہے۔واللہ اعلم۔

یوم عاشورا کا روزہ نفلی روزوں میں اس لحاظ سے سب سے زیادہ اہم ہے کہ رمضان مبارک کے روزوں کی فرضیت سے پہلے وہی فرض تھا۔جب رمضان کے روزے فرض کئے گئے تو اس کی فرضیت منسوخ ہوگئی اور صرف نفلی درجہ رہ گیا۔اس کے بارے میں احادیث آگے مستقل عنوان کے تحت انشاءاللہ درج ہوں گی۔

مہینہ کے تین روزوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا معمول:

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ چار چیزیں وہ ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ کبھی نہیں چھوڑتے تھے،۱،عاشورہ کا روزہ،۲،عشرۂ ذی الحجہ (یعنی یکم ذی الحجہ سے یوم العرفہ نویں ذی الحجہ تک) کے روزے،۳، ہر مہینے کے تین روزے،۴، اور قبل فجر کی دو رکعتیں۔(سنن نسائی)

تشریح: مطلب یہ ہے کہ یہ چاروں چیزیں اگرچہ فرض یا واجب نہیں ہیں لیکن رسول اللہ ﷺ ان کا اتنا اہتمام اور ایسی پابندی فرماتے تھے کہ کبھی یہ چیزیں ترک نہیں ہوتی تھیں۔

معاذہ عدویہ سے روایت ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ ہر مہینہ تین روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! آپ ﷺ ہر مہینے تین روزے رکھتے تھے۔معاذہ نے پوچھا کہ: مہینے کے کس حصے میں (اور کن تاریخوں میں) رکھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کی فکر نہیں فرماتے تھے کہ مہینے کے کس حصے میں رکھیں۔(صحیح مسلم)

تشریح: بعض روایات میں ہر مہینے کے شروع میں تین روزے رکھنے کا حضور ﷺ کا معمول ذکر کیا گیا ہے۔اور بعض روایات میں مہینے کی تیرھویں، چودھویں اور پندرہویں کا اور بعض روایات میں ہفتہ کے خاص خاص تین دنوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے لیکن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اس بیان سے جیسا کہ معلوم ہوا ان میں سے کوئی بھی آپ ﷺ کا دوامی معمول نہیں تھا۔اس کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ آپ ﷺ کو سفر اور اس کے علاوہ بھی

marfat.com

دوسری چیزیں بکثرت پیش آتی رہتی تھیں جن کی وجہ سے آپ ﷺ کے لئے خاص تاریخوں یا دنوں کی پابندی مناسب نہیں تھی۔ دوسری وجہ یہ بھی تھی کہ آپ ﷺ کا خاص تاریخوں اور خاص دنوں میں ہمیشہ روزے رکھنا اُمت کے مختلف الحال لوگوں کے لئے باعثِ زحمت ہوتا اور اس سے یہ غلط فہمی بھی ہوسکتی تھی کہ یہ روزے واجبات میں سے ہیں۔ الغرض! اس طرح کی مصلحتوں کی وجہ سے آپ ﷺ خود خاص تاریخوں اور دنوں کی پابندی نہیں فرماتے تھے' اور آپ ﷺ کے حق میں یہی افضل اور اولیٰ تھا، لیکن صحابۂ کرام کو آپ ﷺ مہینے کے تین دن کے روزوں کے سلسلے میں اکثر ایام بیض (۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ) کی ترغیب دیتے تھے' جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیثوں سے معلوم ہوگا۔

ایام بیض کے روزے:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ: اے ابوذر! جب تم مہینے کے تین روزے رکھو تو تیرھویں' چودھویں' پندرھویں کے روزے رکھا کرو..... (جامع ترمذی، سنن نسائی)

(قریب قریب اسی مضمون کی ایک حدیث سنن نسائی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے، اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بھی یہی ہدایت فرمائی تھی)۔

حضرت قتادہ بن ملحان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں کو حکم فرماتے تھے کہ ہم ایامِ بیض یعنی مہینے کی تیرھویں' چودھویں' پندرھویں کو روزہ رکھا کریں۔ اور فرماتے تھے کہ مہینے کے ان تین دنوں کے روزے رکھنا اجر و ثواب کے لحاظ سے ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے..... (سنن ابی داؤد، سنن نسائی)

تشریح: یہاں تک جو حدیثیں درج ہوئیں اُن سے ایک بات تو یہ معلوم ہوئی کہ ہر مہینے تین نفلی روزے رکھنے والا صاحب ایمان بندہ "الحسنة بعشر امثالها" کے کریمانہ قانون کے حساب سے مہینے کے تیس دن یعنی ہمیشہ روزے رکھنے کے ثواب کا مستحق ہوگا۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ زیادہ بہتر یہ ہے کہ یہ روزے تیرھویں' چودھویں' پندرھویں کو

marfat.com

رکھے جائیں۔ چوتھی بات یہ معلوم ہوئی کہ خود رسول اللہ ﷺ ان اہم دینی مصالح کی وجہ سے، جن کا ذکر اوپر کیا گیا۔ ان تاریخوں کی پابندی نہیں فرماتے تھے، اور آپ ﷺ کے حق میں یہی افضل اور اولیٰ تھا۔

یوم عاشورہ کا روزہ اور اس کی تاریخی اہمیت:

اوپر جو حدیثیں ہر مہینے میں تین دن کے نفلی روزوں کے بارے میں درج ہوئیں، ان میں سے بھی بعض میں یومِ عاشورہ کے روزے کی فضیلت اور اس کے لئے رسول اللہ ﷺ کے خصوصی اہتمام و پابندی کا ذکر ضمناً آچکا ہے۔ ذیل میں چند حدیثیں درج کی جارہی ہیں جو خاص اسی سے متعلق ہیں، اور جن سے اس دن کی خصوصیت اور تاریخی اہمیت بھی معلوم ہوگی۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے یہود کو یومِ عاشورہ (۱۰ محرم) کا روزہ رکھتے دیکھا۔ آپ ﷺ نے اُن سے دریافت کیا (تمہاری مذہبی روایات میں) یہ کیا خاص دن ہے (اور اس کی کیا خصوصیت اور اہمیت ہے) کہ تم اس کا روزہ رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ: ہمارے ہاں یہ بڑی عظمت والا دن ہے، اس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم بنی اسرائیل کو نجات دی تھی اور فرعون اور اس کے لشکر کو غرقاب کیا تھا تو موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس انعام کے شکر میں اس دن کا روزہ رکھا تھا، اس لئے ہم بھی (ان کی پیروی میں) اس دن روزہ رکھتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اللہ کے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام سے ہمارا تعلق تم سے زیادہ ہے اور ہم اس کے زیادہ حقدار ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے خود بھی عاشورہ کا روزہ رکھا اور اُمت کو بھی اس دن کے روزے کا حکم دیا۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

تشریح: اس حدیث کے ظاہری الفاظ سے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے بعد مدینہ پہنچ کر ہی عاشورہ کے دن روزہ رکھنا شروع فرمایا، حالانکہ صحیح بخاری و صحیح مسلم ہی میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی صریح روایت موجود ہے کہ قریش مکہ میں

marfat.com

قبل از اسلام بھی یوم عاشورہ کے روزے کا رواج تھا اور خود رسول اللہ ﷺ بھی ہجرت سے پہلے مکہ معظمہ میں یہ روزہ رکھا کرتے تھے۔ پھر جب آپ ﷺ نے مدینہ ہجرت فرمائی تو یہاں آکر آپ ﷺ نے خود بھی یہ روزہ رکھا اور مسلمانوں کو اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

اصل واقعہ یہ ہے کہ یوم عاشورہ زمانۂ جاہلیت میں قریش مکہ کے نزدیک بھی بڑا محترم دن تھا۔ اسی دن خانۂ کعبہ پر نیا غلاف ڈالا جاتا تھا اور قریش اس دن روزہ رکھتے تھے۔ قیاس یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام و اسماعیل علیہ السلام کی کچھ روایات اس دن کے بارے میں اُن تک پہنچی ہوں گی اور رسول اللہ ﷺ کا دستور تھا کہ قریش ملتِ ابراہیمی کی نسبت سے جو اچھے کام کرتے تھے ان میں آپ ﷺ ان سے اتفاق اور اشتراک فرماتے تھے۔ اسی بنا پر حج میں بھی شرکت فرماتے تھے۔ پس اپنے اس اصول کی بنا پر آپ ﷺ قریش کے ساتھ عاشورہ کا روزہ بھی رکھتے تھے، لیکن دوسروں کو اس کا حکم نہیں دیتے تھے۔ پھر جب آپ ﷺ مدینۂ طیبہ تشریف لائے اور یہاں کے یہود کو بھی آپ ﷺ نے عاشورہ کا روزہ رکھتے دیکھا اور ان سے آپ ﷺ کو یہ معلوم ہوا کہ یہ وہ مبارک تاریخی دن ہے جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو اللہ نے نجات عطا فرمائی تھی اور فرعون اور اس کے لشکر کو غرقاب کیا تھا (اور مسند احمد وغیرہ کی روایت کے مطابق اسی یوم عاشورہ کو حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جودی پہاڑ پر لگی تھی) تو آپ ﷺ نے اس دن کے روزے کا زیادہ اہتمام فرمایا' اور مسلمانوں کو عمومی حکم دیا کہ وہ بھی اس دن روزہ رکھا کریں۔ بعض احادیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے اس کا ایسا تاکیدی حکم دیا جیسا حکم فرائض اور واجبات کے لئے دیا جاتا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہ اور سلمہ بن الاکوع سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم عاشورہ کی صبح مدینہ کے آس پاس کی ان بستیوں میں جن میں انصار رہتے تھے' یہ اطلاع بھجوائی کہ جن لوگوں نے ابھی کچھ کھایا پیا نہ ہو وہ آج کے دن روزہ رکھیں' اور جنہوں نے کچھ کھا پی لیا ہو وہ بھی دن کے باقی حصے میں کچھ نہ کھائیں پئیں، بلکہ روزہ داروں کی طرح رہیں۔ ان حدیثوں کی بنا پر بہت سے آئمہ نے یہ سمجھا ہے کہ شروع میں عاشورہ کا روزہ واجب تھا، بعد میں جب رمضان مبارک کے روزے

marfat.com

فرض ہوئے تو عاشورہ کے روزے کی فرضیت منسوخ ہوگئی اور اس کی حیثیت ایک نفلی روزے کی رہ گئی جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد ابھی اوپر گزر چکا ہے کہ ''مجھے اللہ تعالیٰ سے اُمید ہے کہ اس کی برکت سے پہلے ایک سال کے گناہوں کی صفائی ہو جائے گی'' اور صوم یوم عاشورہ کی فرضیت منسوخ ہو جانے کے بعد بھی رسول اللہ ﷺ کا معمول یہی رہا کہ آپ ﷺ رمضان مبارک کے فرض روزوں کے علاوہ سب سے زیادہ اہتمام نفلی روزوں میں اسی کا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ کسی فضیلت والے دن کے روزے کا بہت زیادہ اہتمام اور فکر کرتے ہوں، ماسوائے اس دن یوم عاشورہ کے اور سوائے اس ماہ مبارک رمضان کے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

تشریح: مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ کے طرزِ عمل سے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے یہی سمجھا کہ نفلی روزوں میں جس قدر اہتمام آپ ﷺ یومِ عاشورہ کے روزے کا کرتے تھے اتنا کسی دوسرے نفلی روزے کا نہیں کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت ﷺ نے یوم عاشورہ میں روزہ رکھنے کو اپنا اصول و معمول بنالیا اور مسلمانوں کو بھی اس کا حکم دیا تو بعض صحابہ نے عرض کیا کہ: یا رسول اللہ ﷺ! اس دن کو تو یہود و نصاریٰ بڑے دن کی حیثیت سے مناتے ہیں (اور یہ گویا ان کا قومی و مذہبی شعار ہے اور خاص اس دن ہمارے روزہ رکھنے سے ان کے ساتھ اشتراک اور تشابہ ہوتا ہے، تو کیا اس میں کوئی ایسی تبدیلی ہو سکتی ہے جس کے بعد یہ اشتراک اور تشابہ والی بات باقی نہ رہے)؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: انشاء اللہ! جب اگلا سال آئے گا تو ہم نویں کو روزہ رکھیں گے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، لیکن اگلے سال کا ماہ محرم آنے سے پہلے ہی رسول اللہ ﷺ کی وفات واقع ہوگئی۔ (صحیح مسلم)

تشریح: ظاہر ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اشکال عرض کرنے پر یہ بات رسول اللہ ﷺ نے وفات شریف سے بہت ہی پہلے فرمائی، اتنی پہلے کہ اس کے بعد محرم کا مہینے آیا

marfat.com

ہی نہیں اور اس لئے اس نئے فیصلے پر عمل درآمد حضور ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں نہیں ہو سکا، لیکن اُمت کو رہنمائی مل گئی کہ اس طرح کے اشتِراک اور تشابہ سے بچنا چاہئے۔ چنانچہ اسی مقصد سے آپ نے یہ طے فرمایا کہ انشاء اللہ آئندہ سال سے ہم نویں کا روزہ رکھیں گے۔

عشرۂ ذی الحجہ اور یوم العرفہ کا روزہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: دنوں میں سے کسی دن میں بھی بندے کا عبادت کرنا اللہ تعالیٰ کو اتنا محبوب نہیں جتنا کہ عشرۂ ذی الحجہ میں محبوب ہے (یعنی ان دنوں کی عبادت اللہ تعالیٰ کو دوسرے تمام دنوں سے زیادہ محبوب ہے) اس عشرہ کے ہر دن کا روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر ہے' اور اس کی ہر رات کے نوافل شب قدر کے نوافل کے برابر ہیں۔ (جامع ترمذی)

تشریح: اس سے پہلے بھی ایک حدیث میں ضمنی طور پر عشرۂ ذی الحجہ کے نفلی روزوں کا ذکر آچکا ہے اور وہاں یہ وضاحت کی جا چکی ہے کہ اس سے مراد یکم ذی الحجہ سے نویں ذی الحجہ تک کے ۹ دن ہیں، کیونکہ عید کے دن تو روزہ رکھنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ عرفہ کے دن کا روزہ اس کے بعد والے سال اور پہلے والے سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ (جامع ترمذی)

تشریح: حضرت ابو قتادہ کی ایک طویل حدیث صحیح مسلم کے حوالے سے زیرِ عنوان ''ہر مہینے کے تین نفلی روزے'' پہلے گزر چکی ہے' اس میں یہ مضمون بھی قریب قریب انہی الفاظ میں آچکا ہے اور وہاں دوسری احادیث کی روشنی میں یہ وضاحت بھی کی جا چکی ہے کہ یوم عرفہ کے روزہ کی یہ فضیلت اور ترغیب ان حجاج کے لئے نہیں ہے جو ادائے حج کے لئے عرفہ کے دن میدانِ عرفات میں حاضر ہوں۔ ان کے لئے وہاں روزہ نہ رکھنا افضل ہے' اور وہیں اس کی حکمت بھی بیان کی جا چکی ہے۔

فائدہ: بعض لوگ ایسی حدیثوں میں شک کرنے لگتے ہیں جن میں کسی عمل کا ثواب اور اجر وان کے خیال کے لحاظ سے بہت زیادہ اور غیر معمولی بیان کیا گیا ہو۔ جس طرح کہ اس

marfat.com

حدیث میں عرفہ کے روزے کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ: ''اس کی برکت سے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کے معاف ہو جانے کی امید ہے''۔ اس شک کی بنیاد ارحم الراحمین کی رحمت و کرم کی وسعت سے نا آشنائی ہے۔ اللہ تعالیٰ انتہائی کریم اور مختار مطلق ہے جس دن کے جس عمل کی اپنے کرم سے جتنی بڑی چاہے قیمت مقرر فرمائے۔ سال کی ایک رات ''لیلۃ القدر'' کو اس نے ''خیر من الف شھر'' ہزار مہینوں یعنی قریباً تیس ہزار دنوں اور راتوں سے بہتر قرار دیا ہے، یہ اس کی کریمی ہے۔ الغرض! جب حدیث صحیح ہو تو اس طرح کے وساوس مومن کو نہ ہونے چاہئیں۔

پندرھویں شعبان کا روزہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شعبان کی پندرھویں رات آئے تو اس رات میں اللہ کے حضور میں نوافل پڑھو اور اس دن کو روزہ رکھو، کیونکہ اس رات میں آفتاب غروب ہوتے ہی اللہ تعالیٰ کی خاص تجلی اور رحمت پہلے آسمان پر اترتی ہے اور وہ ارشاد فرماتا ہے کہ: کوئی بندہ ہے جو مجھ سے مغفرت اور بخشش طلب کرے اور میں اس کی مغفرت کا فیصلہ کروں، کوئی بندہ ہے جو روزی مانگے اور میں اس کو روزی دینے کا فیصلہ کروں، کوئی مبتلائے مصیبت بندہ ہے جو مجھ سے صحت و عافیت کا سوال کرے اور میں اس کو عافیت عطا کروں، اسی طرح مختلف قسم کے حاجت مندوں کو اللہ پکارتا ہے کہ وہ اس وقت مجھ سے اپنی حاجتیں مانگیں اور میں عطا کروں۔ غروب آفتاب سے لے کر صبح صادق تک اللہ تعالیٰ کی رحمت اسی طرح اپنے بندوں کو اس رات میں پکارتی رہتی ہے۔ (سنن ابن ماجہ)

تشریح: اسی حدیث کی بنا پر اکثر بلاد اسلامیہ کے دیندار حلقوں میں پندرھویں شعبان کے نفلی روزے کا رواج ہے۔

خاص دنوں میں نفلی روزے:

جس طرح اب تک کی درج ہونے والی حدیثوں میں سال کے بعض متعین مہینوں اور

marfat.com

مہینوں کی بعض مخصوص تاریخوں میں نفلی روزے رکھنے کی خاص ترغیب دی گئی ہے اسی طرح ہفتہ کے بعض مخصوص دنوں کے لئے بھی یہ ترغیب دی گئی ہے اور خود رسول اللہ ﷺ کے عمل سے بھی اس بارے میں رہنمائی ملتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پیر کو اور جمعرات کو اعمال کی ایک پیشی ہوتی ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ جب میرے عمل کی پیشی ہو تو میں اس دن روزہ سے ہوں۔ (جامع ترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ (جامع ترمذی، سنن نسائی)

حضور ﷺ نے اپنی ولادت کے دن روزہ رکھا

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پیر کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: میں پیر ہی کے دن پیدا ہوا' اور پیر ہی کے دن سے مجھ پر قرآن کا نزول شروع ہوا۔ (صحیح مسلم)

تشریح: مطلب یہ ہے کہ پیر کا دن بڑی برکت اور رحمت والا دن ہے' اسی دن میں تمہارے نبی ﷺ کی پیدائش ہوئی اور اسی دن کتاب اللہ کا نزول شروع ہوا، پھر اس دن کے روزے کا کیا پوچھنا! ..... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ جو پیر کے دن (کبھی کبھی یا اکثر) روزہ رکھتے تھے تو اس کا ایک محرک تو وہ تھا جس کا اوپر کی حدیث میں ذکر آیا، یعنی یہ کہ "اس دن اعمال کی ایک پیشی ہوتی ہے اور آپ چاہتے تھے کہ اس پیشی کے دن آپ روزہ کی حالت میں ہوں" اور دوسرا محرک اللہ تعالیٰ کی ان دو عظیم نعمتوں (ولادت اور وحی و نبوت) کے شکر کا جذبہ بھی تھا جو آپ کو پیر ہی کے دن عطا ہوئیں اور جو ساری دنیا کے لئے بھی نعمت اور رحمت ہیں۔ وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ ○

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کم ایسا ہوتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن روزہ نہ رکھتے۔ (جامع ترمذی، سنن نسائی)

marfat.com

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعہ کے دن اکثر و بیشتر آپ ﷺ کا روزہ ہوتا تھا' لیکن دوسری حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ اس سے منع فرماتے تھے کہ جمعہ کی فضیلت اور خصوصیت کی وجہ سے لوگ ایسا کرنے لگیں کہ نفلی روزے جمعہ ہی کو رکھیں اور شب بیداری اور عبادت کے لئے شب جمعہ ہی کو مخصوص کریں۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: تم لوگ راتوں میں سے جمعہ کی رات کو نماز اور عبادت کے لئے مخصوص نہ کرو اور اسی طرح دنوں میں سے جمعہ کے دن کو روزہ کے لئے مخصوص نہ کرو، الا یہ کہ جمعہ کسی ایسی تاریخ کو پڑ جائے جس کو تم میں سے کوئی روزہ رکھتا ہو (اس صورت میں اس جمعہ کے نفلی روزے میں کوئی مضائقہ نہیں)..... (صحیح مسلم)

تشریح: جمعہ کے دن اور اس کی رات کی خاص فضیلت کی وجہ سے چونکہ اس کا امکان زیادہ تھا کہ فضیلت پسند لوگ اس دن نفلی روزہ رکھنے کا اور اس کی رات میں شب بیداری اور عبادت کا بہت زیادہ اہتمام کرنے لگیں اور جس چیز کو اللہ و رسول ﷺ نے فرض و واجب نہیں بتایا اس کے ساتھ فرض و واجب کا سا معاملہ ہونے لگے، اس لئے رسول اللہ ﷺ نے یہ ممانعت فرمائی۔ اس کے علاوہ اس ممانعت کے علماء کرام نے اور بھی بعض مصالح لکھے ہیں۔ بہر حال یہ ممانعت انتظامی ہے اور منشا یہ ہے کہ جمعہ کا روزہ اور شب جمعہ کی شب بیداری ایک زاید رسم نہ بن جائے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (ایسا بھی کرتے تھے کہ) ایک مہینہ میں سنیچر، اتوار اور پیر کا روزہ رکھتے اور دوسرے مہینہ میں منگل، بدھ اور جمعرات کا۔ (جامع ترمذی)

تشریح: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی کی روایت سے پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ مہینہ کے تین، روزوں کے بارے میں حضور ﷺ کا کوئی لگا' بندھا معمول نہیں تھا اس لئے آپ ﷺ کی اس روایت کا مطلب صرف یہ ہے کہ آپ ﷺ ایسا بھی کرتے تھے کہ ایک مہینہ میں آپ ﷺ نے کسی ہفتہ کے پہلے تین دنوں سنیچر، اتوار، پیر کا روزہ رکھ لیا اور

marfat.com

دوسرے مہینہ میں بعد والے تین دنوں منگل، بدھ اور جمعرات کا۔ (اور جمعہ کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان گزر ہی چکا کہ آپ ﷺ جمعہ کے دن اکثر و بیشتر روزہ رکھتے تھے) گویا علاوہ ان مخصوص تاریخوں اور دنوں کے جن کے روزہ کی خاص فضیلت ہے آپ ﷺ اس کا بھی اہتمام فرماتے تھے کہ آپ ﷺ کا نفلی روزہ ہفتہ کے ہر دن میں پڑ جائے تاکہ لوگ جان لیں کہ اللہ کے بنائے ہوئے ساتوں دن مبارک اور عبادت کے دن ہیں۔

وہ جن میں نفلی روزہ رکھنا منع ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سال میں بعض مخصوص دن وہ بھی ہیں جن میں روزہ رکھنے کی ممانعت ہے اور اللہ تعالیٰ، حاکم مطلق ہے' اس نے نماز کو عظیم عبادت بھی قرار دیا اور بعض خاص اوقات میں (مثلاً طلوع وغروب اور استواء کے وقت) نماز کی ممانعت بھی فرمادی۔ اسی طرح اس نے روزہ کو محبوب ترین عبادت اور روحانی ترقی کا خاص وسیلہ بھی قرار دیا' اور بعض خاص دنوں میں روزہ رکھنا حرام بھی کر دیا، یہ بات حاکم مطلب کی شانِ حاکمیت کے عین مطابق ہے اور ہم بندوں کا کام بس حکم کی تعمیل اور فرمانبرداری۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے ''یوم الفطر'' کے روزے سے' اور قربانی کے دن کے روزہ رکھنے سے۔

(صحیح بخاری وصحیح مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ''یوم الضحیٰ'' اور ''یوم الفطر'' میں روزہ رکھنے سے۔ (صحیح مسلم)

ابوعبید مولیٰ ابن ازہر تابعی سے روایت ہے کہ میں نے عید کی نماز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں پڑھی۔ انہوں نے نماز پڑھائی، نماز سے فارغ ہو کر خطبہ دیا، اس میں فرمایا کہ: عید کے یہ دونوں دن وہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ ان میں سے ایک دن تو (پورے مہینے رمضان کے روزوں کے بعد) تمہارے فطر کا دن ہے' اور دوسرا اپنی قربانیوں کے گوشت کھانے کا دن ہے۔ (صحیح مسلم)

marfat.com

نبیشۃ ہذلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ایام تشریق (۱۱،۱۲،۱۳ ذی الحجہ) کھانے پینے کے اور اللہ کی یاد کے دن ہیں۔ (صحیح مسلم)

تشریح: حضرت ابوسعید خدری، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم کی مندرجہ بالا حدیثوں میں یوم الفطر اور یوم النحر کے دنوں میں روزہ رکھنے کی صریح ممانعت فرمائی گئی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ارشاد میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ یوم الفطر کا روزہ تو اس لئے منع ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے رمضان کے بعد ''فطر کا دن'' یعنی روزہ نہ رکھنے اور کھانے پینے کا دن قرار دیا ہے۔ اس لئے اس دن روزہ رکھنے میں منشاء الٰہی کی مخالفت ہے' اور یوم النحر کا روزہ اس لئے منع ہے کہ وہ قربانی کا گوشت کھانے کا دن ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کی مرضی یہ ہے کہ اس دن جو قربانیاں اللہ تعالیٰ کے لئے کی جائیں اس کے بندے ان قربانیوں کا گوشت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اس کی ضیافت سمجھ کر اور اس کے در کے فقیر بن کر شکر کے ساتھ کھائیں' اور وہ بندہ بلاشبہ بڑا متکبر اور کافرِ نعمت ہے جو اللہ کی عام ضیافت کے دن دانستہ روزہ رکھ لے' اور چونکہ ذی الحجہ کی گیارھویں اور بارھویں بھی قربانی کے دن ہیں، اس لئے ان کا حکم بھی یہی ہوگا اور بنیشۃ ہذلی کی آخری حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے پورے ایامِ تشریق کو کھانے پینے کے، یعنی اللہ تعالیٰ کی ضیافت کے دن فرمایا ہے جس میں ۱۳ ذی الحجہ بھی شامل ہے، اس لئے ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۳ ذی الحجہ تک پانچوں دن روزہ رکھنا ممنوع قرار دیا گیا ہے، اب ان دنوں میں روزہ رکھنا عبادت نہیں' بلکہ گناہ ہوگا۔

marfat.com

باب نمبر 13

تلاوت قرآن کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآن مجید کی تلاوت بھی ''ذکر اللہ'' کی ایک قسم ہے' اور بعض حیثیتوں سے سب سے افضل اور اعلیٰ قسم ہے۔ اس میں بندے کی مشغولیت اللہ تعالیٰ کو بے حد محبوب ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اُمت کو قرآن مجید کی عظمت سے آشنا کرنے اور اس کی تلاوت وغیرہ کی ترغیب دینے کے لئے مختلف عنوانات استعمال فرمائے ہیں۔ ہم نے بھی اس سلسلہ کی احادیث کو مختلف عنوانات میں تقسیم کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کے ان ارشادات سے وہ نفع اٹھانے کی توفیق دے' جو ان کا اصل مقصد ہے۔

قرآن مجید کی عظمت وفضیلت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآن مجید کی بے انتہا عظمت کے لئے بس اتنا کافی ہے کہ وہ کلام اللہ ہے' اور اللہ تعالیٰ کی حقیقی صفت ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اس دنیا میں جو کچھ بھی ہے، یہاں تک کہ زمینی مخلوقات میں کعبۃ اللہ اور انبیاء علیہم السلام کی مقدس ہستیاں' اور عالم بالا و عالم غیب کی مخلوقات میں عرش، کرسی، لوح وقلم، جنت اور جنت کی نعمتیں اور اللہ کے مقرب ترین فرشتے، یہ سب اپنی معلوم ومسلم عظمت کے باوجود غیر اللہ اور مخلوق ہیں۔ لیکن قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی اور اس سے الگ کی کوئی چیز نہیں ہے' بلکہ اس کی حقیقی صفت ہے جو اس کی ذات عالی کے ساتھ قائم ہے۔ یہ اللہ پاک کا بے انتہا کرم اور اس کی عظیم ترین

marfat.com

نعمت ہے کہ اس نے اپنے رسول امین ﷺ کے ذریعہ یہ کلام ہم تک پہنچایا اور ہمیں اس لائق بنایا کہ اس کی تلاوت کر سکیں اور اپنی زبان سے اس کو پڑھ سکیں، پھر اس کو سمجھ کر اپنی زندگی کا راہنما بنا سکیں۔

تلاوت قرآن کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کو قرآن نے مشغول رکھا میرے ذکر سے اور مجھ سے سوال اور دعا کرنے سے، میں اُس کو اُس سے افضل عطا کروں گا جو سائلوں اور دعا کرنے والوں کو عطا کرتا ہوں، اور دوسرے اور کلاموں کے مقابلہ میں اللہ کے کلام کو ویسی ہی عظمت وفضیلت حاصل ہے جیسی اپنی مخلوق کے مقابلہ میں اللہ کو۔

(جامع ترمذی، سنن دارمی، شعب الایمان، للبیہقی)

تشریح: اس سلسلۂ معارف الحدیث میں پہلے بھی ذکر کیا جا چکا ہے کہ جب کسی حدیث میں رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے حوالہ سے کوئی بات فرمائیں اور وہ بات قرآن میں نہ ہو تو خاص عرف واصطلاح میں ایسی حدیثوں کو "حدیث قدسی" کہتے ہیں۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بھی اسی طرح کی ہے۔ اس میں دو باتیں فرمائی گئی ہیں: ایک یہ کہ اللہ کے جس بندے کو اللہ تعالیٰ کے کلام پاک سے ایسا شغف ہو کہ وہ دن رات اسی میں لگا لپٹا رہتا ہو، یعنی اس کی تلاوت میں، اس کے یاد کرنے میں، اس کے تدبر اور تفکر میں، یا اس کے سیکھنے سکھانے میں اخلاص کیساتھ مشغول رہتا ہو، اور قرآنِ پاک میں اس [illegible] وقتی مشغولیت کی وجہ سے اس کے علاوہ اللہ کے ذکر اس کی حمد وتسبیح اور اس سے دعا [illegible] کرنے کا موقع ہی اس کو نہ ملتا ہو، تو وہ یہ نہ سمجھے کہ وہ کچھ خسارے میں رہے گا، ذکر ودعا کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ جو کچھ عطا فرماتا ہے وہ اس کو نہ پا سکے گا۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ ایسے بندوں کو میں اس سے زیادہ اور اس سے بہتر دوں گا جو ذکر کرنے والے اور دعائیں مانگنے والے اپنے بندوں کو دیتا ہوں۔ دوسری بات اس حدیث میں یہ فرمائی گئی ہے کہ اللہ کے کلام کو دوسرے کلاموں کے مقابلہ میں ویسی ہی عظمت و

marfat.com

فضیلت حاصل ہے جیسی کہ خود اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق کے مقابلہ میں' اور اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام اور اس کی صفت قائمہ ہے۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ ﷺ نے ایک دن فرمایا: آگاہ ہو جاؤ ایک بڑا فتنہ آنے والا ہے! میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اس فتنہ کے شر سے بچنے اور نجات پانے کا ذریعہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کتاب اللہ، اس میں تم سے پہلی امتوں کے (سبق اموز) واقعات ہیں اور تمہارے بعد کی اس میں اطلاعات ہیں، (یعنی اعمال و اخلاق کے جو دنیوی و اخروی نتائج و ثمرات مستقبل میں سامنے آنے والے ہیں، قرآن مجید میں ان سب سے بھی آگاہی دے دی گئی ہے) اور تمہارے درمیان جو مسائل پیدا ہوں قرآن میں اُن کا حکم اور فیصلہ موجود ہے (حق و باطل اور صحیح و غلط کے بارے میں) وہ قولِ فیصل ہے، وہ فضول بات اور یاوہ گوئی نہیں ہے۔ جو کوئی جابر و سرکش اس کو چھوڑے گا (یعنی غرور و سرکشی کی راہ سے قرآن سے منہ موڑے گا) اللہ تعالیٰ اس کو توڑ کے رکھ دے گا' اور جو کوئی ہدایت کو قرآن کے بغیر تلاش کرے گا اس کے حصہ میں اللہ کی طرف سے صرف گمراہی آئے گی (یعنی وہ ہدایت حق سے محروم رہے گا) قرآن ہی حبل اللہ المتین یعنی اللہ سے تعلق کا مضبوط وسیلہ ہے' اور محکم نصیحت نامہ ہے' اور وہی صراط مستقیم ہے۔ وہی وہ حق مبین ہے جس کے اتباع سے خیالات کجی سے محفوظ رہتے ہیں اور زبانیں اس کو گڑ بڑ نہیں کر سکتیں (یعنی جس طرح اگلی کتابوں میں زبانوں کی راہ سے تحریف داخل ہو گئی اور محرفین نے کچھ کا کچھ پڑھ کے اس کو محرف کر دیا اس طرح قرآن میں کوئی تحریف نہیں ہو سکے گی' اللہ تعالیٰ نے تا قیامت اس کے محفوظ رہنے کا انتظام فرما دیا ہے) اور علم والے کبھی اس کے علم سے سیر نہیں ہوں گے، یعنی قرآن میں تدبر کا عمل اور اس کے حقائق و معارف کی تلاش کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا اور کبھی ایسا وقت نہیں آئے گا کہ قرآن کا علم حاصل کرنے والے محسوس کریں کہ ہم نے علم قرآن پر پورا عبور حاصل کر لیا اور اب ہمارے حاصل کرنے کے لئے کچھ باقی نہیں رہا، بلکہ قرآن کے طالبین علم کا حال ہمیشہ یہ رہے گا کہ دو ٹکڑے ہیں، یا سیاہ رنگ کے دو سائبان ہیں جن میں نور کی

marfat.com

چمک ہے یا صف باندھے پرندوں کے دو پرے ہیں' اور وہ مدافعت اور وکالت کریں گی اپنے سے تعلق رکھنے والوں کی۔ (صحیح مسلم)

تشریح: اس حدیث کا مضمون قریب قریب وہی ہے جو حضرت ابوامامہ کی مندرجہ بالا حدیث کا ہے۔ ذرا تصور کیا جائے قیامت اور میدانِ حشر کی ہولنا کیوں کا۔ کیسے خوش نصیب ہوں گے اللہ کے وہ بندے جو قرآن پاک سے خاص تعلق اور شغف اور اس کے احکام کی فرمانبرداری کی برکت سے حشر کے اُس پرہول میدان میں اس شان سے آئیں گے کہ اللہ کا کلام پاک ان کا شفیع ووکیل بن کر ان کے ساتھ ہوگا' اور اس کی سب سے پہلی اور اہم نورانی سورتیں بقرہ اور آل عمران اپنے انوار کے ساتھ ان کے سروں پر سایہ افگن ہوں گی۔ ان احادیث پر مطلع ہو جانے کے بعد بھی جو بندے اس سعادت کے حاصل کرنے میں کوتاہی کریں، بلاشبہ وہ بڑے محروم ہیں۔

خاص خاص سورتوں اور آیتوں کے فضائل

پیارے بھائیو! بعض حدیثوں میں خاص خاص سورتوں اور آیتوں کے فضائل و برکات بھی بیان فرمائے گئے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ اور حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی مندرجہ بالا حدیثوں میں پورے قرآن کی فضیلت کے ساتھ خاص طور پے سورہ بقرہ اور آل عمران کی فضیلت بھی بیان ہوئی ہے۔

اسی طرح دوسری بعض سورتوں اور خاص خاص آیتوں کے فضائل و برکات بھی مختلف مواقع پر رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائے ہیں۔ ذیل میں اس سلسلہ کی بھی چند حدیثیں درج کی جارہی ہیں۔

سورۃ الفاتحہ کا مقام

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب سے فرمایا کہ: کیا تمہاری خواہش ہے کہ میں تم کو قرآن کی وہ سورت سکھاؤں جس کے مرتبہ کی کوئی سورت نہ توریت میں نازل ہوئی نہ انجیل میں، نہ زبور میں اور نہ قرآن ہی میں؟ اُبی

marfat.com

نے عرض کیا کہ: ہاں حضور ﷺ! مجھے وہ سورت بتادیں! آپ ﷺ نے فرمایا: تم نماز میں قرأت کس طرح کرتے ہو؟۔ اُبی نے آپ کو سورۂ فاتحہ پڑھ کر سنائی (کہ میں نماز میں یہ سورت پڑھتا ہوں' اور اس طرح پڑھتا ہوں) آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ توریت، انجیل، زبور میں سے کسی میں اور خود قرآن میں بھی اس جیسی کوئی سورت نازل نہیں ہوئی، یہی وہ ''سبعٌ من المثانی والقرآنُ العظیم'' ہے جو مجھے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔ (جامع ترمذی)

تشریح: قرآن مجید میں سورۂ حجر کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر اپنے خاص الخاص انعام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے: ''وَلَقَدْ اٰتَیْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْآنَ الْعَظِیْم'' (اور ہم نے تم کو سات آیتیں وظیفہ کے طور پر بار بار دہرائی جانے والی عطا کیں اور قرآن عظیم) رسول اللہ ﷺ نے مندرجۂ بالا حدیث میں اس آیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ ''سبعٌ من المثانی والقرآن العظیم'' سورۂ فاتحہ ہی ہے۔ اور یہ ایسی عظیم الشان اور عظیم البرکت سورت ہے کہ اس درجہ کی سورت کسی پہلی آسمانی کتاب میں بھی نازل نہیں کی گئی' اور قرآن میں بھی اس کے درجہ کی کوئی دوسری سورت نہیں ہے۔ یہ پورے قرآن کے مضامین پر حاوی ہے۔ اسی لئے اس کو ''ام القرآن'' بھی کہا جاتا ہے۔ اور اسی لئے اس کو قرآن کا افتتاحیہ قرار دیا گیا ہے' اور ہر نماز کی ہر رکعت میں اس کا پڑھنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اس حدیث کی بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ جس بندے کو سورہ فاتحہ یاد ہے اور اخلاص کے ساتھ اس کا پڑھنا اس کو نصیب ہوتا ہے اس کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑی دولت اور نعمت نصیب ہے۔ چاہئے کہ وہ اس کی قدر و عظمت کو محسوس کرے اور اس کا حق ادا کرے۔

سورۂ بقرہ کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ہر چیز کی کوئی چوٹی ہوتی ہے (جو سب سے اوپر اور بالاتر ہوتی ہے) اور قرآن کی چوٹی سورہ بقرہ ہے اور اس میں ایک آیت (آیت الکرسی) تمام آیاتِ قرآنی کی گویا سردار

marfat.com

ہے۔ (جامع ترمذی)

تشریح: اسلام کے بنیادی اصول وعقائد اور احکامِ شریعت کا جتنا تفصیلی بیان سورہ بقرہ میں کیا گیا ہے، اتنا اور ایسا قرآنِ پاک کی کسی دوسری سورت میں نہیں کیا گیا۔ غالباً اسی خصوصیت کی وجہ سے اس کو قرآن مجید میں سب سے مقدم رکھا گیا ہے اور غالباً اسی امتیاز کی وجہ سے اس کو اس حدیث میں ''سنام القرآن'' کا لقب دیا گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اپنے گھروں کو مقبرے نہ بنالو (یعنی جس طرح قبرستانوں میں مُردے ذکر و تلاوت نہیں کرتے اور اس کی وجہ سے قبرستانوں کی فضا ذکر و تلاوت کے انوار و آثار سے خالی رہتی ہے، تم اس طرح اپنے گھروں کو نہ بنالو، بلکہ گھروں کو ذکر و تلاوت سے معمور رکھا کرو) اور جس گھر میں (خاص کر) سورہ بقرہ پڑھی جائے اس گھر میں شیطان نہیں آسکتا۔ (جامع ترمذی)

تشریح: بعض سورتوں کے، اور اسی طرح بعض آیات کے کچھ خواص ہیں۔ اس حدیث میں سورہ بقرہ کی خاص برکت اور تاثیر یہ بیان فرمائی گئی ہے کہ جس گھر میں اس کی تلاوت کی جائے وہ شیطان کے اثرات اور تسلط سے محفوظ رہے گا۔

سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران کی بعض خاص فضیلتوں کا بیان اس سے پہلے بھی بعض حدیثوں میں ضمناً گزر چکا ہے۔

سورہ الکہف جمعہ کے دن پڑھنے کی فضیلت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو شخص جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھے اس کے لئے نور روشن ہو جائے گا دو جمعوں کے درمیان۔ (دعوات الکبیر للبیہقی)

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سورہ کہف کو جمعہ کے دن کے ساتھ کوئی خاص مناسبت ہے جس کی وجہ سے اس دن میں اس کی تلاوت کے لئے رسول اللہ ﷺ نے خصوصیت کے ساتھ ترغیب دی ہے اور فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن سورہ کہف کے پڑھنے سے قلب میں ایک خاص نور پیدا ہوگا جس کی روشنی اور برکت اگلے جمعہ تک رہے گی۔ اس

marfat.com

حدیث کو حاکم نے بھی مستدرک میں روایت کیا ہے اور کہا ہے: ''هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه''۔

پیارے اسلامی بھائیو! ایک دوسری حدیث میں (جس کو امام مسلم نے بھی روایت کیا ہے) سورہ کہف کی ابتدائی دس آیتوں کے بارے میں وارد ہوا ہے کہ: ''جو ان کو یاد کر لے گا اور پڑھے گا وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا''۔ اس کی توجیہ میں شارحینِ حدیث نے لکھا ہے کہ سورہ کہف کے ابتدائی حصہ میں جو تمہیدی مضمون ہے اور اسی کے ساتھ اصحاب کہف کا جو واقعہ بیان فرمایا گیا ہے اس میں ہر دجالی فتنہ کا پورا توڑ موجود ہے۔ اور جس دل کو ان حقائق اور مضامین کا یقین نصیب ہو جائے جو کہف کی ان ابتدائی آیتوں میں بیان کئے گئے ہیں وہ دل کسی دجالی فتنہ سے کبھی متاثر نہ ہوگا۔ اسی طرح اللہ کے جو بندے ان آیتوں کی اس خاصیت اور برکت پر یقین کرتے ہوئے ان کو اپنے دل و دماغ میں محفوظ کریں گے اور ان کی تلاوت کریں گے اللہ تعالیٰ ان کو بھی دجالی فتنوں سے محفوظ رکھے گا۔

سورہ یٰسین کی تلاوت کے فضائل:

حضرت معقل بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کی رضا کے لئے سورہ یٰسین پڑھی اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، لہٰذا یہ مبارک سورہ مرنے والوں کے پاس پڑھا کرو۔ (شعب الایمان للبیہقی)

تشریح: اس حدیث میں مرنے والوں کے پاس (عند موتاکم) یٰسین شریف پڑھنے کے لئے جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب بظاہر یہی ہے کہ مرنے والے کے پاس اُس کے آخری وقت میں یہ سورۃ پڑھی جائے اور اکثر علماء نے یہی سمجھا ہے اور اس لئے یہی معمول ہے لیکن دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مر جانے والے کی قبر پر یہ سورت پڑھی جائے تاکہ یہ اس کی مغفرت کا وسیلہ بن جائے۔

عطا بن ابی رباح تابعی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو بندہ دن کے ابتدائی حصے میں یعنی صبح الصباح [illegible] یٰسین پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی حاجتیں پوری فرمائے گا۔ (سنن دارمی)

marfat.com

ورہ واقعہ کی برکات:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہر رات سورہ واقعہ پڑھا کرے اسے کبھی فقر و فاقہ کی نوبت نہیں آئے گی۔ (نیچے کے راوی بیان کرتے ہیں) کہ خود حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ معمول تھا کہ اپنی صاحبزادیوں کو اس کی تاکید فرماتے تھے' اور وہ ہر رات کو سورہ واقعہ پڑھتی تھیں۔

(شعب الایمان للبیہقی)

سورہ الملک کے فضائل و برکات:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: قرآن کی ایک سورت نے جو صرف تیس آیتوں کی ہے اس نے ایک بندے کے حق میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں سفارش کی' یہاں تک کہ وہ بخش دیا گیا اور وہ سورہ ہے ''تَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ''۔ (مسند احمد، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ)

آلٓمٓ تنزیل کی قرأت کی فضیلت

حضرت جابر رضی اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک کہ ''الٓمٓ تَنْزِیْلُ'' اور ''تَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ'' نہ پڑھ لیتے۔ (یعنی رات کو سونے سے پہلے یہ دونوں سورتیں پڑھنے کا حضور ﷺ کا معمول تھا)۔

(مسند احمد، جامع ترمذی، سنن دارمی)

سورہ الاعلیٰ کی فضیلت:

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ سورۃ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی) خاص طور سے محبوب تھی۔ (مسند احمد)

تشریح: کتاب الصلوٰۃ میں وہ حدیثیں گزر چکی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کی نماز میں اور اسی طرح عیدین کی نماز میں اکثر پہلی رکعت میں، ''سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی'' پڑھتے تھے۔ آپ ﷺ کا یہ معمول اسی لئے تھا کہ یہ سورۃ اپنے خاص

marfat.com

مضمون اور پیغام کے لحاظ سے آپ ﷺ کو زیادہ محبوب تھی۔

سورۃ التکاثر کے فضائل:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی یہ نہیں کرسکتا کہ روزانہ ایک ہزار آیتیں قرآن پاک کی پڑھ لیا کرے؟ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: حضور ﷺ! کس میں یہ طاقت ہے کہ روزانہ ایک ہزار آیتیں پڑھے (یعنی یہ بات ہماری استطاعت سے باہر ہے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں کوئی اتنا نہیں کرسکتا کہ سورہ ''الھاکم التکاثر'' پڑھ لیا کرے۔ (شعب الایمان للبیہقی)

تشریح: قرآن مجید کی بعض بہت چھوٹی سورتیں ہیں جو اپنے مضمون اور پیغام کی اہمیت کی وجہ سے سینکڑوں یا ہزاروں آیتوں کے برابر ہیں۔ انہی میں سورہ تکاثر بھی ہے۔ اس میں دنیا پرستی اور آخرت فراموشی پر سخت ضرب لگائی گئی ہے اور آخرت کے محاسبہ اور دوزخ کے عذاب کا تذکرہ اس طرح کیا گیا ہے کہ اگر دل بالکل مُردہ نہ ہو گیا ہو تو اس میں فکر اور بیداری پیدا ہو جانا لازمی ہے۔ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے غالباً اسی لحاظ سے اس کے پڑھنے کو ہزار آیتیں پڑھنے کے قائم مقام بتایا ہے۔ آگے درج ہونے والی بعض حدیثوں میں جن دوسری چھوٹی چھوٹی سورتوں کو نصف قرآن یا تہائی قرآن یا چوتھائی قرآن کے برابر بتایا گیا ہے، ان کے بارے میں بھی اسی طرح سمجھ لینا چاہئے اور ممکن ہے ان کی تلاوت کا ثواب بھی اسی حساب سے زیادہ عطا فرمایا جائے۔ اللہ کا خزانہ ہمارے وہم و گمان سے زیادہ وسیع ہے۔

سورہ زلزال، سورہ کافرون، سورہ اخلاص کے فضائل و برکات:

حضرت عبداللہ ابن عباس اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورہ ''اذا زلزلت'' نصف قرآن کے برابر ہے اور ''قل ھو اللہ احد'' تہائی قرآن کے برابر ہے اور ''قل یایھا الکفرون'' چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ (جامع ترمذی)

marfat.com

تشریح: سورہ ''اذا زلزلت'' میں قیامت کا بیان اور اس کی منظر کشی نہایت ہی موثر انداز میں کی گئی ہے اور اسی طرح اس کی آخری آیت ''فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ'' میں جزا وسزا کا بیان اختصار کے باوجود ایسے موثر پیرایہ میں کیا گیا ہے کہ اگر اس موضوع پر پوری کتاب بھی لکھی جائے تو اس سے زیادہ موثر نہ ہوگی۔ غالباً اس سورت کی اسی خصوصیت کی وجہ سے اس حدیث میں اس کو نصف قرآن کے برابر بتایا گیا ہے۔ اسی طرح سورہ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) میں انتہائی اختصار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی توحید، اس کی تنزیہہ اور اس کا صفاتی کمال جس معجزانہ انداز میں بیان کیا گیا ہے وہ بھی اس سورت کی خصوصیت ہے' اور غالباً اسی کی وجہ سے اس کو تہائی قرآن کے برابر فرمایا گیا ہے اور ''قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ'' میں واشگاف طریقے پر شرک اور اہل شرک سے برأت اور بیزاری کا اعلان کر کے جس طرح خالص توحید کی تعلیم دی گئی ہے (جو دین کی جڑ اور بنیاد ہے) وہ اس سورت کی خصوصیت ہے' اور غالباً اسی کی وجہ سے اس سورت کو اس حدیث میں چوتھائی قرآن کے برابر کہا گیا ہے۔

فروۃ بن نوفل اپنے والد یا جد نوفل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ: مجھے کوئی ایسی چیز پڑھنے کو بتا دیجئے جس کو میں سوتے وقت بستر پر پڑھ لیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ'' پڑھ لیا کرو، اس میں شرک سے برأت ہے۔ (جامع ترمذی، سنن ابوداؤد، سنن نسائی)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس سے بھی عاجز ہے کہ ایک رات میں تہائی قرآن پڑھ لیا کرے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ایک رات میں تہائی قرآن کیسے پڑھا جا سکتا ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' تہائی قرآن کے برابر ہے (تو جس نے رات میں وہی پڑھی اس نے گویا تہائی قرآن پڑھ لیا) (صحیح مسلم)

اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہی حدیث حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور امام ترمذی نے اسی مضمون کی ایک حدیث حضرت ابو ایوب انصاری رحمۃ

marfat.com

اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ: حضرت ﷺ! مجھے یہ سورت ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' خاص طور سے محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سورت کے ساتھ تمہاری یہ محبت تم کو جنت میں پہنچادے گی۔ (جامع ترمذی)

(الفاظ وعبارت کے کچھ فرق کے ساتھ اسی مضمون کی ایک حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی روایت کی ہے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' پڑھتے ہوئے سنا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے لئے واجب ہوگئی''۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا چیز واجب ہوگئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت۔

(موطا امام مالک، جامع ترمذی، سنن نسائی)

تشریح: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنہوں نے تعلیم وتربیت براہ راست رسول اللہ ﷺ سے حاصل کی تھی اور جو ہر عمل میں آپ کی تقلید اور پیروی کے حریص تھے، ظاہر ہے کہ جب وہ قرآن پاک کی اور خاص کر ان سورتوں اور آیتوں کی تلاوت کرتے ہوں گے جن میں اللہ کی توحید اور صفات کا بیان نہایت موثر انداز میں کیا گیا ہے تو دوسروں کو بھی صاف محسوس ہوتا ہوگا کہ یہ ان کے دل کا حال ہے اور ان کی زبان پر اللہ بول رہا ہے۔ اس حدیث میں جن صحابی رضی اللہ عنہ کے (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) پڑھنے کا ذکر ہے ان کا حال اس وقت یہی ہوگا اور حضور ﷺ کو محسوس ہوا ہوگا کہ یہ پوری ایمانی کیفیت اور ایمانی ذوق کے ساتھ ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' پڑھ رہے ہیں۔ ایسے شخص کے لئے جنت واجب ہونے میں کیا شبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نعمت کا کچھ حصہ ہم کم نصیبوں کو بھی نصیب فرمائے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بستر پر سونے کا ارادہ کرے پھر وہ (سونے سے پہلے) ... فعہ سورہ ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ

marfat.com

اَحَدٌ'' پڑھے تو جب قیامت قائم ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا، اے میرے بندے! اپنے داہنے ہاتھ پر جنت میں چلا جا۔ (جامع ترمذی)

تشریح: ''عَلٰی یَمِیْنِكَ'' (اپنے داہنے ہاتھ پر) کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ بندہ حساب کے موقف میں جہاں ہوگا وہاں سے جنت اس کے داہنی جانب ہوگی اور اس سے فرمایا جائے گا کہ ''اپنے داہنے رخ پر چل کر جنت میں چلا جا'' دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خود جنت کا جو داہنی جانب کا حصہ ہوگا وہ بائیں جانب کے حصہ سے افضل ہوگا' اور اس بندے سے فرمایا جائے گا کہ ''تو داہنی جانب والی جنت میں چلا جا''۔ بلا شبہ بڑا سستا ہے یہ سودا کہ سونے سے پہلے صرف سو دفعہ ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ'' شریف پڑھنے پر یہ دولت نصیب ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ اللہ کے بعض بندوں کو دیکھا ہے کہ ان کا رات کو سونے سے پہلے کا روزہ مرہ کا معمول اس سے بہت زیادہ ہے۔

معوذتین کی فضیلت:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں آج رات جو آیتیں مجھ پر نازل ہوئی ہیں (وہ ایسی بے مثال ہیں کہ) ان کے مثل نہ کبھی دیکھی گئیں نہ سنی گئیں: ''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ'' اور ''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ''۔ (صحیح مسلم)

تشریح: یہ دونوں سورتیں اس لحاظ سے بے مثال ہیں کہ ان میں اول سے آخر تک تعوذ ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کی پناہ لی گئی ہے، ظاہر کے شرور سے بھی اور باطن کے شرور سے بھی۔ اور اللہ نے ان میں شرور سے حفاظت کی بے پناہ تاثیر رکھی ہے۔ گویا ہر قسم کے شرور سے حفاظت کے لئے یہ حصن حصین ہیں اور دونوں اختصار کے باوجود نہایت جامع اور کافی وافی ہیں۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا ''جحفۃ'' اور ''ابواء'' کے درمیان (یہ دونوں دو مشہور مقام تھے مدینہ اور مکہ کے درمیان) اچانک سخت آندھی آگئی اور سخت اندھیری چھا گئی۔ رسول اللہ ﷺ یہ دونوں

marfat.com

سورتیں (معوذتین) پڑھ کر اللہ سے پناہ مانگنے لگے اور مجھ سے ارشاد فرمانے لگے: عقبہ! تم بھی یہ دو سورتیں پڑھ کر اللہ کی پناہ لو۔ کسی پناہ لینے والے نے ان کی مثل پناہ نہیں لی (یعنی اللہ کی پناہ لینے کے لئے کوئی دعا ایسی نہیں ہے جو ان دونوں سورتوں کے مثل ہو' اس خصوصیت میں یہ بے مثل اور بے مثال ہیں)۔ (سنن ابی داؤد)

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کسی مصیبت اور خطرے کا سامنا ہو تو معوذتین پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی پناہ لینی چاہئے' اس سے بہتر بلکہ اس جیسا بھی کوئی دوسرا تعوذ نہیں ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ ہر رات کو جب آرام فرمانے کے لئے اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا لیتے (جس طرح دعا کے وقت دونوں ہاتھ ملائے جاتے ہیں) پھر ہاتھوں پر پھونکتے اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھتے، پھر جہاں تک ہو سکتا اپنے جسم مبارک پر اپنے دونوں ہاتھ پھیرتے، سر مبارک اور چہرۂ مبارک اور جسد اطہر کے سامنے کے حصے سے شروع فرماتے (اس کے بعد باقی جسم پر جہاں تک آپ ﷺ کے ہاتھ جا سکتے وہاں تک ہاتھ پھیرتے) یہ آپ ﷺ تین دفعہ کرتے۔ (صحیح بخاری)

تشریح: رات کو سونے سے پہلے کا یہ مختصر معمولِ نبوی ﷺ تو بہت آسان ہے' کم از کم اس کا اہتمام ہم سب کو کرنا چاہئے' اس کی برکات بیان سے باہر ہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

چند مخصوص آیات کی فضیلت و برکات:

مندرجہ بالا احادیث میں جس طرح خاص خاص سورتوں کے فضائل بیان ہوئے ہیں، اسی طرح بعض احادیث میں بعض مخصوص آیات کی فضیلت اور ان کا امتیاز بھی بیان فرمایا گیا ہے۔ اس سلسلے کی چند حدیثیں ذیل میں پڑھی جائیں۔

marfat.com

آیۃ الکرسی کے فضائل:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ان کی کنیت ابوالمنذر سے مخاطب کرتے ہوئے) ان سے فرمایا: اے ابوالمنذر! تم جانتے ہو کہ کتاب اللہ کی کون سی آیت تمہارے پاس سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟، میں نے عرض کیا کہ: اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ آپ ﷺ نے (مکرر) فرمایا: اے ابو المنذر: تم جانتے ہو کہ کتاب اللہ کی کون سی آیت تمہارے پاس سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟ میں نے عرض کیا: ''اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ'' تو آپ ﷺ نے میرا سینہ ٹھونکا (گویا اس جواب پر شاباش دی) اور فرمایا: اے ابوالمنذر! تجھے یہ علم موافق آئے اور مبارک ہو۔ (صحیح مسلم)

تشریح: رسول اللہ ﷺ کے سوال کے جواب میں اُبی بن کعب نے پہلے عرض کیا کہ ''اللّٰہ و رسولہ اعلم'' (اللہ اور اس کے رسول کو اس کا علم زیادہ ہے کہ کون سی آیت کتاب اللہ میں زیادہ عظمت والی ہے)، یہ جواب ادب کے تقاضے کے مطابق تھا، لیکن جب رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ وہی سوال فرمایا تو اُبی بن کعب نے اپنے علم وفہم کے مطابق جواب دیا کہ میرے خیال میں تو ''اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ'' یعنی آیۃ الکرسی قرآن مجید کی سب سے زیادہ عظمت والی آیت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس جواب کی تصویب فرمائی اور شاباش دی' اور اس شاباش میں ان کا سینہ آپ ﷺ نے غالباً اس لئے ٹھونکا کہ قلب (جو محلِ علم ومعرفت ہے) وہ سینہ ہی میں ہوتا ہے۔ بہر حال اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آیات قرآنی میں آیۃ الکرسی سب سے زیادہ باعظمت آیت ہے' اور یہ اس لئے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی توحید وتنزیہہ اور صفات کمال اور اس کی شانِ عالی کی عظمت ورفعت جس طرح بیان کی گئی ہے وہ اس میں منفرد اور بے مثال ہے۔

سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں اور ان کی تلاوت کے فضائل:

ابفع بن عبدالکلاعی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا

marfat.com

رسول اللہ ﷺ! قرآن کی کون سی سورت سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' اس نے عرض کیا، اور آیتوں میں قرآن کی کون سی آیت زیادہ عظمت والی ہے؟، آپ ﷺ نے فرمایا: آیۃ الکرسی ''اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ'' اس نے عرض کیا: اور قرآن کی کون سی آیت ہے جس کے بارے میں آپ ﷺ کی خاص طور سے خواہش ہے کہ اس کا فائدہ اور اس کی برکات آپ کو اور آپ ﷺ کی امت کو پہنچیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سورہ بقرہ کی آخری آیتیں ''امن الرسول'' سے ختم سورہ تک۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ آیتیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ان خاص الخاص خزانوں میں سے ہیں جو اس کے عرش عظیم کے تحت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیاتِ رحمت اس امت کو عطا فرمائی ہیں' یہ دنیا اور آخرت کی ہر بھلائی اور ہر خیر کو اپنے اندر لئے ہوئے ہیں۔ (مسند دارمی)

تشریح: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور آیۃ الکرسی کی عظمت اور امتیاز کے بارے میں اوپر عرض کیا جا چکا ہے۔ سورہ بقرہ کی آخری آیات کے متعلق جیسا کہ اس حدیث میں فرمایا گیا ہے بلاشبہ یہ آیتیں اللہ تعالیٰ کے خاص الخاص خزائن رحمت میں سے ہیں۔ شروع میں ''اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ'' سے ''لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ'' تک ایمان کی تلقین فرمائی گئی ہے، اس کے بعد ''سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا'' میں اسلام اور اطاعت و فرمانبرداری کا عہد لیا گیا ہے اس کے بعد ''غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ'' میں ان کوتاہیوں کی معافی اور مغفرت کی استدعا ہے جو ایمان اور عہد اطاعت کے بعد بھی ہم بندوں سے سرزد ہوتی ہیں۔ اس کے بعد ''لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا'' میں کمزور بندوں کو تسلی دی گئی ہے اور اطمینان دلایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی ایسا بوجھ بندوں پر نہیں ڈالا جاتا اور کسی ایسی چیز کا مطالبہ نہیں کیا جاتا جو ان کی حد استطاعت سے باہر ہو۔ اس کے بعد ''رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا'' سے آخر سورت تک نہایت جامع دعا کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ بلاشبہ یہ آیتیں بجائے خود رحمت الٰہی کا خزانہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی قدر شناسی اور ان سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔

marfat.com

جبیر بن نفیر تابعی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کو ایسی دو آیتوں پر ختم فرمایا ہے جو اس نے اپنے اس خاص خزانے سے مجھے عطا فرمائی ہیں جو اس کے عرش عظیم کے تحت ہے۔ تم لوگ ان کو سیکھو اور اپنی خواتین کو سکھاؤ، کیونکہ یہ آیتیں سراپا رحمت ہیں' اور اللہ تعالیٰ کے تقرب کا خاص وسیلہ ہیں' اور ان میں بڑی جامع دعا ہے۔ (مسند دارمی)

اس لئے یہ حدیث مرسل ہے، اسی طرح پہلی حدیث بھی مرسل ہے کیونکہ اس کے راوی ایفع بن عبد کلاعی بھی تابعی ہیں، انہوں نے بھی کسی صحابی کا حوالہ دیئے بغیر اس کو روایت کیا ہے۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: سورہ بقرہ کے آخر کی دو آیتیں جو کوئی کسی رات میں ان کو پڑھے گا وہ اس کیلئے کافی ہوں گی۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

تشریح: حدیث کا مطلب بظاہر یہ ہے کہ جو شخص رات کو بقرہ کی یہ آخری آیتیں پڑھ لے گا وہ انشاء اللہ ہر شر سے محفوظ رہے گا۔ دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اگر کوئی شخص تہجد میں صرف یہی آیتیں پڑھ لے تو اس کے لئے اتنا ہی کافی ہوگا۔

آل عمران کی آخری آیات کی برکات:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ: جو شخص کسی رات کو آل عمران کی آخری آیات پڑھے گا اس کے لئے پوری رات کی نماز کا ثواب لکھا جائے گا۔ (مسند دارمی)

تشریح: آخری آل عمران'' سے مراد ''ان فی خلق السموات والارض'' سے ختم سورت تک کی آیات ہیں۔ صحیح روایات میں وارد ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو جب تہجد کے لئے اٹھتے تو سب سے پہلے (وضو کرنے سے بھی پہلے) یہی آیات پڑھتے تھے۔

marfat.com

آل عمران کا یہ آخری رکوع بھی سورہ بقرہ کے آخری رکوع کی طرح نہایت جامع دعا پر مشتمل ہے' اور غالباً اس رکوع کی خاص فضیلت کا راز ان دعائیہ آیات ہی میں مضمر ہے۔ کائنات کی تخلیق میں تفکر کرنے والے اور ہر حال میں اللہ کو یاد کرنے والے بندوں کی زبان سے یہ جامع دعا اس رکوع میں اس طرح ذکر کی گئی ہے:

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلاً سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ط وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ○ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِىْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ف صلے رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ○ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ○

اے ہمارے پروردگار! تو نے یہ کارخانۂ ہستی بے مقصد نہیں پیدا کیا' تو اس بات سے پاک اور مقدس ہے کہ کوئی عبث کام کرے (یقیناً اس دنیوی زندگی کے بعد جزا و سزا برحق ہے) سو تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اے ہمارے رب! جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا بے شک اس کو تو نے رسوا کر دیا اور ایسے ظالموں کا کوئی بھی حمایتی اور مددگار نہیں ہوگا۔ اے ہمارے رب! ہم نے ایک داعی اور منادی کو سنا کہ وہ ایمان کی دعوت دیتا ہے اور کہتا ہے کہ لوگو! اپنے رب پر ایمان لاؤ، تو ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے رب! ہمارے گناہوں کو بخش دے' ہماری برائیوں کو ہم سے دور کر دے' اور ہمیں اپنے وفادار اور نیکوکار بندوں کیساتھ دنیا سے اٹھا' اور اے ہمارے رب! ہمیں وہ سب عطا فرما جس کا تو نے اپنے رسول کی زبانی اہل ایمان کے لئے وعدہ فرمایا ہے، اور ہمیں قیامت کے دن کی رسوائی سے بچا، بے شک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرے گا۔

آل عمران آخری رکوع

سورہ آل عمران کے آخری رکوع کی یہ دعا قرآن مجید کی جامع ترین دو تین دعاؤں میں سے ہے' اور جیسا کہ عرض کیا گیا اس رکوع کی خاص فضیلت ان دعائیہ آیات ہی کی وجہ سے ہے۔ واللہ اعلم۔

marfat.com

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جو یہ فرمایا کہ: ''جو شخص رات کو یہ آیتیں پڑھے اس کیلئے پوری رات کے نوافل کا ثواب لکھا جائے گا'' ظاہر ہے کہ یہ بات انہوں نے رسول اللہ ﷺ ہی سے سنی ہوگی۔ حضور ﷺ سے سنے بغیر کوئی صحابی رضی اللہ عنہ اپنی طرف سے ایسی بات نہیں کہہ سکتے، اس لئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد حدیث مرفوع ہی کے حکم میں ہے۔

فائدہ: امت مسلمہ مرحومہ پر اللہ تعالیٰ کی جو خاص رحمتیں ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ تھوڑے عمل پر بڑے اجر و ثواب کی بہت سی صورتیں اور بہت سے طریقے رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ اس امت کو بتلائے گئے ہیں تا کہ جو لوگ اپنے خاص حالات کی وجہ سے بڑے بڑے عمل نہ کر سکیں وہ یہ چھوٹے چھوٹے عمل کر کے ہی اللہ تعالیٰ کی خاص عنایات کے مستحق ہو سکیں۔

مندرجہ بالا حدیثیں جن میں رسول اللہ ﷺ نے خاص خاص سورتوں اور مخصوص آیتوں کے فضائل بیان فرمائے ہیں، یہ اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔ ان کا مقصد یہی ہے کہ بہت سے بندے جو اپنے خاص حالات کی وجہ سے قرآن مجید کی بہت زیادہ تلاوت نہیں کر سکتے' وہ ان مخصوص سورتوں اور آیتوں کی تلاوت کے ذریعہ بڑے! جر و ثواب اور اللہ تعالیٰ کی خاص عنایات کے قابل ہو جائیں۔ اس لئے ان حدیثوں کا حق ہے کہ ان پر یقین کر کے ان سورتوں اور آیات کا ہم خاص طور سے اہتمام کریں۔

marfat.com

باب نمبر 14

دُعائیں اور ان کے فضائل

اس باب میں دعا کے فضائل اور ان میں سے کچھ دعائیں جن کا تعلق خاص حالات یا اوقات اور مخصوص مقاصد و حاجات سے ہے' اور زیادہ تر وہ ہیں جن کی نوعیت عمومی ہے۔ ان دعاؤں کی قدر و قیمت اور افادیت کا ایک عام عملی پہلو تو یہ ہے کہ ان سے دعا کرنے اور اللہ سے اپنی حاجتیں مانگنے کا سلیقہ اور طریقہ معلوم ہوتا ہے' اور اس بات میں وہ رہنمائی ملتی ہے جو کہیں سے نہیں مل سکتی' اور ایک دوسرا خاص علمی اور عرفانی پہلو یہ ہے کہ ان سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی روح پاک کو اللہ تعالیٰ سے کتنی گہری اور ہمہ وقتی وابستگی تھی' اور آپ ﷺ کے قلب پر اس کا جلال و جمال کس قدر چھایا ہوا تھا' اور اپنی اور ساری کائنات کی بے بسی و لاچاری اور اس مالک الملک کی قدرت کاملہ اور ہمہ گیر رحمت و ربوبیت پر آپ ﷺ کو کس درجہ یقین تھا کہ گویا یہ آپ ﷺ کے لئے غیب نہیں شہود تھا۔ حدیث کے ذخیرے میں رسول اللہ ﷺ کی جو سینکڑوں دعائیں محفوظ ہیں ان میں اگر تفکر کیا جائے تو کھلے طور پر محسوس ہوگا کہ ان میں سے ہر دعا معرفت الٰہی کا شاہکار اور آپ ﷺ کے کمال روحانی و خدا آشنائی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ آپ ﷺ کے صدق تعلق کا مستقل برہان ہے اور اس لحاظ سے ہر ماثور دعا بجائے خود آپ ﷺ کا ایک روشن معجزہ ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس کے بعد چند وہ حدیثیں پڑھئے جن میں رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کی ترغیب دی ہے اور اس کی برکتیں بیان فرمائی ہیں، یا دعا کے

marfat.com

آداب بتائے ہیں' یا اس کے بارے میں کچھ ہدایتیں دی ہیں۔ ان کے بعد ایک خاص ترتیب کے ساتھ وہ حدیثیں درج کی جائیں گی جن میں وہ دعائیں مذکور ہیں جو مختلف موقعوں پر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں کیں، یا اُمت کو جن کی تلقین فرمائی۔

دعا کے فضائل:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''دعا عین عبادت ہے''۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے سند کے طور پر یہ آیت پڑھی۔ ''وقال ربکم ادعونی الخ'' (تمہارے رب کا فرمان ہے کہ مجھ سے دعا کرو اور مانگو، میں قبول کروں گا اور تم کو دوں گا، جو لوگ میری عبادت سے متکبرانہ روگردانی کریں گے ان کو ذلیل وخوار ہو کر جہنم میں جانا ہوگا)۔ (مسند احمد، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ)

تشریح: اصل حدیث صرف اتنی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دعا عین عبادت ہے''۔ غالباً حضور ﷺ کے اس ارشاد کا منشا یہ ہے کہ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ بندے جس طرح اپنی ضرورتوں اور حاجتوں کے لئے دوسری محنتیں اور کوششیں کرتے ہیں اسی طرح کی ایک کوشش دعا بھی ہے' جو اگر قبول ہوگئی تو بندہ کامیاب ہو گیا اور اس کو کوشش کا پھل مل گیا اور اگر قبول نہ ہوئی تو وہ کوشش بھی رائیگاں گئی۔ بلکہ دعا کی ایک مخصوص نوعیت ہے اور وہ یہ کہ وہ حصول مقصد کا وسیلہ ہونے کے علاوہ بذات خود عبادت ہے اور عین عبادت ہے اور اس پہلو سے وہ بندے کا ایک مقدس عمل ہے جس کا پھل اس کو آخرت میں ضرور ملے گا۔

محترم اسلامی بھائیو! جو آیت آپ نے سند کے طور پر تلاوت فرمائی اس سے یہ بات صراحۃً معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا عین عبادت ہے۔ آگے درج ہونے والی دوسری حدیث میں دعا کو عبادت کا مغز اور جوہر فرمایا گیا ہے۔

دعا عبادت کا مغز ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دعا عبادت کا مغز اور جوہر ہے۔ (جامع ترمذی)

marfat.com

تشریح: عبادت کی حقیقت ہے اللہ کے حضور میں خضوع وتذلل اور اپنی بندگی ومحتاجی کا مظاہرہ' اور دعا کا جزو وکل اور اول وآخر اور ظاہر و باطن یہی ہے، اس لئے دعا بلاشبہ عبادت کا مغز اور جوہر ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اللہ کے یہاں کوئی چیز اور کوئی عمل دعا سے زیادہ عزیز نہیں۔ (جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ)

تشریح: جب یہ معلوم ہو چکا کہ دعا عبادت کا مغز اور جوہر ہے اور عبادت ہی انسان کی تخلیق کا اصل مقصد ہے تو یہ بات خود بخود متعین ہوگئی کہ انسانوں کے اعمال واحوال میں دعا ہی سب سے زیادہ محترم اور قیمتی ہے' اور اللہ تعالیٰ کی رحمت وعنایت کو کھینچنے کی سب سے زیادہ طاقت اسی میں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تم میں سے جس کے لئے دعا کا دروازہ کھل گیا اس کے لئے رحمت کے دروازے کھل گئے۔ اور اللہ کو سوالوں اور دعاؤں میں سب سے زیادہ محبوب یہ ہے کہ بندے اس سے عافیت کی دعا کریں یعنی کوئی دعا اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ محبوب نہیں۔ (جامع ترمذی)

تشریح: عافیت کا مطلب ہے تمام دنیوی واُخروی اور ظاہری و باطنی آفات اور بلیات سے سلامتی اور تحفظ۔ تو جو شخص اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا مانگتا ہے وہ برملا اس بات کا اعتراف اور اظہار کرتا ہے کہ اللہ کی حفاظت اور کرم کے بغیر وہ زندہ اور سلامت بھی نہیں رہ سکتا اور کسی چھوٹی یا بڑی مصیبت اور تکلیف سے اپنے کو نہیں بچا سکتا۔ پس ایسی دعا اپنی کامل عاجزی و بے بسی اور سراپا محتاجی کا مظاہرہ ہے اور یہی کمالِ عبدیت ہے' اس لئے عافیت کی دعا اللہ تعالیٰ کو سب دعاؤں سے زیادہ محبوب ہے۔ دوسری بات حدیث میں یہ فرمائی گئی ہے کہ جس کے لئے دُعا کا دروازہ کھل گیا یعنی جس کو دعا کی حقیت نصیب ہوگئی اور اللہ سے مانگنا آ گیا اس کے لئے رحمتِ الٰہی کے دروازے کھل گئے۔

دعا نہ مانگنے والے پر اللہ عزوجل ناراض:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ

marfat.com

سے نہ مانگے اس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ (جامع ترمذی)

تشریح: دنیا میں کوئی نہیں ہے جو سوال نہ کرنے سے ناراض ہوتا ہو، ماں باپ تک کا یہ حال ہوتا ہے کہ اگر بچہ ہر وقت مانگے اور سوال کرے تو وہ بھی چڑھ جاتے ہیں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ ایسا رحیم و کریم اور بندوں پر اتنا مہربان ہے کہ جو بندہ اس سے نہ مانگے وہ اس سے ناراض ہوتا ہے اور مانگنے پر اسے پیار آتا ہے۔ اوپر حدیث گزر چکی ہے کہ اللہ کی نگاہ میں بندے کا سب سے عزیز اور قیمتی عمل دعا اور سوال ہے۔

لك الحمد يا رب العالمين ويا ارحم الراحمين۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے اس کا فضل مانگو (یعنی دعا کرو کہ وہ فضل و کرم فرمائے) کیونکہ اللہ کو یہ بات محبوب ہے کہ اس کے بندے اس سے دعا کریں اور مانگیں! اور فرمایا کہ: (اللہ تعالیٰ کے کرم سے امید رکھتے ہوئے) اس بات کا انتظار کرنا کہ وہ بلا اور پریشانی اپنے کرم سے دور فرمائے گا اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے (کیونکہ اس میں عاجزانہ اور سائلانہ طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ ہے)۔ (جامع ترمذی)

دعا کی مقبولیت اور فضیلت:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دعا کارآمد اور نفع مند ہوتی ہے ان حوادث میں بھی جو نازل ہو چکے ہیں اور ان میں بھی جو ابھی نازل نہیں ہوئے، پس اے خدا کے بندو دعا کا اہتمام کرو۔ (جامع ترمذی)

(اور امام احمد نے مسند میں اس حدیث کو بجائے عبداللہ بن عمر کے معاذ بن جبل سے روایت کیا ہے)

تشریح: مطلب یہ ہے کہ جو بلا اور مصیبت ابھی نازل نہیں ہوئی بلکہ اس کا صرف خطرہ اور اندیشہ ہے اس سے حفاظت کے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے۔ انشاء اللہ نفع مند ہوگی اور جو بلا یا مصیبت نازل ہو چکی ہے اس کے دفعیہ کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے۔ انشاء اللہ وہ بھی نافع ہوگی اور اللہ تعالیٰ اس کو دور فرما کر عافیت نصیب فرمائے گا۔

marfat.com

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: تمہارے پروردگار میں بدرجۂ غایت حیا اور کرم کی صفت ہے، جب بندہ اس کے آگے مانگنے کے لئے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اس کو شرم آتی ہے کہ ان کو خالی واپس کرے (کچھ نہ کچھ عطا فرمانے کا فیصلہ ضرور فرماتا ہے)۔ (جامع ترمذی، سنن ابی داؤد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ عمل بتاؤں جو تمہارے دشمنوں سے تمہارا بچاؤ کرے اور تمہیں بھرپور روزی دلائے۔ وہ یہ ہے کہ اپنے اللہ سے دعا کیا کرو رات میں اور دن میں، کیونکہ دعا مومن کا خاص ہتھیار یعنی اس کی خاص طاقت ہے۔ (مسند ابو یعلیٰ موصلی)

تشریح: دعا دراصل وہی ہے جو دل کی گہرائی سے اور اس یقین کی بنیاد پر ہو کہ زمین و آسمان کے سارے خزانے صرف اللہ تعالیٰ کے قبضہ و اختیار میں ہیں اور وہ اپنے در کے سائلوں، مانگنے والوں کو عطا فرماتا ہے، اور مجھے جب ہی ملے گا جب وہ عطا فرمائے گا، اس کے در کے سوا میں کہیں سے نہیں پا سکتا۔ اس یقین اور اپنی سخت محتاجی اور کامل بے بسی کے احساس سے بندے کے دل میں جو خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے جس کو قرآن مجید میں ''اضطرار'' سے تعبیر کیا گیا ہے وہ دعا کی روح ہے، اور یہ واقعہ ہے کہ کوئی بندہ جب اس اندرونی کیفیت کے ساتھ کسی دشمن کے حملہ سے یا کسی دوسری بلا اور آفت سے بچاؤ کے لئے یا وسعتِ رزق یا اس قسم کی کسی دوسری عام و خاص حاجت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تو اس کریم کا عام دستور ہے کہ وہ دعا قبول فرماتا ہے، اس لئے بلاشبہ دعا ان بندوں کا بہت بڑا ہتھیار اور میگزین ہے جن کو ایمان و یقین کی دولت اور دعا کی روح و حقیقت نصیب ہو۔

دعا سے متعلق سنتیں اور آداب:

رسول اللہ ﷺ نے دعا کے بارے میں کچھ ہدایات بھی دی ہیں، ضروری ہے کہ دعا کرنے والے بندے ان کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ سے مانگو اور دعا کرو تو اس یقین کے ساتھ کرو کہ وہ ضرور قبول کرے گا اور عطا فرمائے گا، اور

marfat.com

جان لواور یاد رکھو کہ اللہ اس کی دعا قبول نہیں کرتا جس کا دل (دعا کے وقت) اللہ سے غافل اور بے پرواہ ہو۔ (جامع ترمذی)

تشریح: مطلب یہ ہے کہ دعا کے وقت دل کو پوری طرح اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا چاہئے اور اس کی کریمی پر نگاہ رکھتے ہوئے یقین کے ساتھ قبولیت کی امید رکھنی چاہئے، تذبذب اور بے یقینی کے ساتھ جو دُعا ہوگی وہ بے جان اور روح سے خالی ہوگی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اس طرح نہ کہے کہ: ''اے اللہ! تو اگر چاہے تو مجھے بخش دے' اور تو چاہے تو مجھ پر رحمت فرما' اور تو چاہے تو مجھے روزی دے''۔ بلکہ اپنی طرف سے عزم اور قطعیت کے ساتھ اللہ کے حضور میں اپنی مانگ رکھے۔ بے شک وہ کرے گا وہی جو چاہے گا۔ کوئی ایسا نہیں جو زور ڈال کر اس سے کرا سکے۔ (صحیح بخاری)

تشریح: پیارے اسلامی بھائیو! مطلب یہ ہے کہ عاجزی اور محتاجی اور فقیری اور گدائی کا تقاضا یہی ہے کہ بندہ اپنے رب کریم سے بغیر کسی شک اور تذبذب کے اپنی حاجت مانگے، اس طرح نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو ایسا کر دے، اس میں استغنا کا شائبہ ہے اور یہ مقامِ عبدیت اور دعا کے منافی ہے، نیز ایسی دعا کبھی جاندار دعا نہیں ہو سکتی۔ اس لئے بندے کو چاہئے کہ اپنی طرف سے اس طرح عرض کرے کہ میرے مولا! میری یہ حاجت تو پوری کر ہی دے۔ بے شک اللہ تعالیٰ جو کچھ کرے گا وہ اپنے ارادہ اور مشیت سے کرے گا، کوئی ایسا نہیں ہے جو زور ڈال کر اس کی مشیت کے خلاف اس سے کچھ کرا لے۔

جو کوئی یہ چاہے کہ پریشانیوں اور تنگیوں کے وقت اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے' تو اس کو چاہئے کہ عافیت اور خوش حالی کے زمانہ میں دعا زیادہ کیا کرے۔ (جامع ترمذی)

تشریح: یہ تجربہ اور واقعہ ہے کہ جو لوگ صرف پریشانی اور مصیبت کے وقت ہی خدا کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اسی وقت ان کے ہاتھ دعا کے لئے اٹھتے ہیں، ان کا رابطہ اللہ کے ساتھ بہت ضعیف ہوتا ہے' اور خدا کی رحمت پر ان کو وہ اعتماد نہیں ہوتا جس سے دعا میں روح اور جان پیدا ہوتی ہے۔ اس کے برعکس جو بندے ہر حال میں اللہ سے مانگنے کے

marfat.com

عادی ہوتے ہیں' اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کا رابطہ قوی ہوتا ہے اور اللہ کے کرم اور اس کی رحمت پر ان کو بہت زیادہ اعتماد اور بھروسہ ہوتا ہے۔ اس لئے ان کی دعا قدرتی طور پر جاندار ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں یہی ہدایت دی ہے کہ بندوں کو چاہئے کہ عافیت اور خوش حالی کے دنوں میں بھی وہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ سے زیادہ دعا کیا کریں اور مانگا کریں، اس سے ان کو وہ مقام حاصل ہوگا کہ پریشانیوں اور تنگیوں کے پیش آنے پر جب وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو ان کی دعا خاص طور سے قبول ہوگی۔

دعا میں جلدی کی ممانعت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعا بندے کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں معروضہ کی پیشی ہے' اور وہ مالک کل اور قادرِ مطلق ہے' چاہے تو اسی لمحہ دعا کرنے والے بندے کو وہ عطا فرمادے جو وہ مانگ رہا ہے' لیکن اس کی حکمت کا تقاضا یہ نہیں ہے کہ وہ ظلوم وجہول بندے کی خواہش کی ایسی پابندی کرے۔ بلکہ بسا اوقات خود اس بندے کی مصلحت اسی میں ہوتی ہے کہ اس کی مانگ جلد پوری نہ ہو۔ لیکن انسان کے خمیر میں جو جلد بازی ہے اس کی وجہ سے وہ چاہتا ہے کہ جو میں مانگ رہا ہوں وہ مجھے فوراً مل جائے' اور جب ایسا نہیں ہوتا تو وہ مایوس ہو کر دُعا کرنا بھی چھوڑ دیتا ہے۔ یہ انسان کی وہ غلطی ہے جس کی وجہ سے وہ قبولیت دعا کا مستحق نہیں رہتا' اور گویا اس کی یہ جلد بازی ہی اس کی محرومی کا باعث بن جاتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: تمہاری دعائیں اس وقت تک قابل قبول ہوتی ہیں جب تک کہ جلد بازی سے کام نہ لیا جائے۔ (جلد بازی یہ ہے) کہ بندہ کہنے لگے کہ میں نے دُعا کی تھی مگر وہ قبول ہی نہیں ہوئی۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

تشریح: مطلب یہ ہے کہ بندہ اس جلد بازی اور مایوسی کی وجہ سے قبولیت کا استحقاق کھو دیتا ہے، اس لئے چاہئے کہ بندہ ہمیشہ اس کے در کا فقیر بنا رہے اور مانگتا رہے، یقین کرے کہ ارحم الراحمین کی رحمت دیر سویر ضرور اس کی طرف متوجہ ہوگی۔ کبھی کبھی بہت سے بندوں کی دعا جو وہ بڑے اخلاص واضطرار سے کرتے ہیں اس لئے بھی جلد قبول نہیں کی جاتی

marfat.com

کہ اس دعا کا تسلسل ان کے لئے ترقی اور تقرب الی اللہ کا خاص ذریعہ ہوتا ہے۔ اگر ان کی منشا کے مطابق ان کی دعا جلدی قبول کر لی جائے تو اس عظیم نعمت سے وہ محروم رہ جائیں۔

حرام کھانے اور پہننے والے کی دعا قبول نہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگو اللہ تعالیٰ پاک ہے وہ صرف پاک ہی کو قبول کرتا ہے' اور اس نے اس بارے میں جو حکم اپنے پیغمبروں کو دیا ہے وہی اپنے سب مومن بندوں کو دیا ہے۔ پیغمبروں کے لئے اس کا ارشاد ہے: ''اے رسولو! تم کھاؤ پاک اور حلال غذا' اور عمل کرو صالح' میں خوب جانتا ہوں تمہارے اعمال''۔ اور اہل ایمان کو مخاطب کر کے اس نے فرمایا ہے کہ: اے ایمان والو! تم ہمارے رزق میں سے حلال اور طیب کھاؤ (اور حرام سے بچو)''۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے ذکر فرمایا ایک ایسے آدمی کا' جو طویل سفر کر کے (کسی مقدس مقام پہ) ایسی حالت میں جاتا ہے کہ اس کے بال پراگندہ ہیں اور جسم اور کپڑوں پر گرد و غبار ہے' اور آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کے دعا کرتا ہے: ''اے میرے رب! اے میرے پروردگار!! اور حالت یہ ہے کہ اس کا کھانا حرام ہے، اس کا پینا حرام ہے، اس کا لباس بھی حرام ہے' اور حرام غذا سے اس کا نشو و نما ہوا ہے' تو اس آدمی کی دعا کیسے قبول ہوگی۔ (صحیح مسلم)

تشریح: آج بہت سے دعا نہ کرنے والوں کے دلوں میں یہ سوال اٹھتا ہے کہ جب دعا اور اس کی قبولیت برحق ہے اور دعا کرنے والوں کے لئے اللہ کا وعدہ ہے: ''اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ'' (تم دعا کرو میں قبول کروں گا) تو پھر ہماری دعائیں کیوں قبول نہیں ہوتیں؟

اس حدیث میں اس کا پورا جواب ہے، آج دعا کرنے والوں میں کتنے ہیں جن کو اطمینان ہے کہ وہ جو کھا رہے ہیں جو پی رہے ہیں جو پہن رہے ہیں وہ سب حلال اور طیب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔

وہ دعائیں جن کی ممانعت ہے:

پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! انسان بے صبرا اور جلد گھبرا جانے والا ہے' اور اس کا

marfat.com

علم بھی بہت محدود اور ناقص ہے۔ اس لئے بعض اوقات وہ اللہ تعالیٰ سے ایسی دعائیں بھی کرنے لگتا ہے جو اگر قبول ہو جائیں تو اس میں خود اسی کا خسارہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے ایسی دعاؤں سے منع فرمایا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم کبھی اپنے حق میں یا اپنی اولاد اور مال و جائیداد کے حق میں بددعا نہ کرو، مبادا وہ وقت دعا کی قبولیت کا ہو اور تمہاری وہ دعا اللہ تعالیٰ قبول فرمالے (جس کے نتیجہ میں خود تم پر یا تمہاری اولاد یا مال و جائیداد پر کوئی آفت آجائے)۔ (صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنی موت کی تمنا نہ کرے، نہ جلدی موت آنے کے لئے اللہ سے دعا کرے، کیونکہ جب موت آجائے گی تو عمل کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا (اور اللہ کی رضا و رحمت حاصل کرنے والا کوئی عمل بندہ نہیں کر سکے گا، جو عمل بھی کیا جا سکتا ہے جیتے جی ہی کیا جا سکتا ہے) اور بندۂ مومن کی عمر تو اس کے لئے خیر ہی میں اضافہ اور ترقی کا وسیلہ ہے (اس لئے موت کی تمنا اور دعا کرنا بڑی غلطی ہے)۔ (صحیح مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: تم لوگ موت کی دعا اور تمنا نہ کرو، اگر کوئی آدمی ایسی دعا کے لئے مضطر ہی ہو (اور کسی وجہ سے زندگی اس کے لئے دوبھر ہو) تو اللہ کے حضور میں یوں عرض کرے: ''اے اللہ! جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہے مجھے زندہ رکھ'' اور جب میرے لئے موت بہتر ہو تو دنیا سے مجھے اٹھا لے۔ (سنن نسائی)

تشریح: ان حدیثوں میں دراصل موت کی اس دعا اور تمنا سے ممانعت فرمائی گئی ہے جو کسی تکلیف اور پریشانی سے تنگ آکر زبان پر آجاتی ہے۔ بعض حدیثوں کے الفاظ میں اس کی صراحت بھی ہے۔ چنانچہ صحیحین میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''لایتمنین احدکم الموت لضر نزل بہ''۔ الحدیث (تم میں سے کوئی کسی پیش آجانے والی تکلیف کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کرے)۔

marfat.com

اس صورت میں موت کی تمنا اور دعا سے ممانعت کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ یہ صبر کی صفت کے خلاف ہے' اور دوسری اس سے بھی اہم وجہ یہ ہے کہ آدمی جب تک زندہ ہے اس کے لئے توبہ واستغفار کے ذریعہ اپنے کو پاک صاف کرنے کا اور حسنات وطاعات کے ذریعہ اپنے ذخیرۂ آخرت میں اضافہ اور اللہ تعالیٰ کا مزید تقرب حاصل کرنے کا راستہ کھلا ہوا ہے۔ پس موت کی دعا اس کھلے دروازے کو بند کرنے کی دعا ہے' اور ظاہر ہے کہ اس میں بندہ کے لئے خسارہ ہی خسارہ ہے۔ البتہ اللہ کے خاص مقرب بندے جب ان کا وقت موعود قریب آتا ہے تو لقاء الٰہی کے غلبہ شوق کی وجہ سے کبھی کبھی ان سے موت کی تمنا اور دعا کا ظہور بھی ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا:

''فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ○''

''اے زمین وآسمان کے پیدا کرنے والے تو ہی میرا مولا ہے دنیا اور آخرت میں مجھے اٹھا لے اس حالت میں کہ تیرا فرمانبردار بندہ ہوں' اور مجھے ساتھ کر دے اپنے اچھے نیک بندوں کے''۔

اور آخری وقت میں رسول اللہ ﷺ کی دعا: '' اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی '' (اے اللہ! میں رفیق اعلیٰ کا طالب وسائل ہوں) اسی قبیل سے ہیں۔

آداب دعا:

(دوسرے سے پہلے اپنے لئے دُعا)

محترم اسلامی بھائیو! دعا کا ایک ادب یہ ہے کہ جب کسی دوسرے کیلئے دُعا کرنی ہو تو پہلے اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے مانگے اس کے بعد دوسرے کے لئے۔ اگر صرف دوسرے کے لئے مانگے گا تو اسکی حیثیت محتاج سائل کی نہ ہوگی، بلکہ صرف ''سفارشی'' کی سی ہوگی' اور یہ بات دربار الٰہی کے کسی منگتا کے لئے مناسب نہیں ہے، اس لئے رسول اللہ ﷺ کا بھی یہی دستور تھا کہ جب آپ ﷺ کسی دوسرے کے لئے دعا فرمانا چاہتے تو پہلے اپنے لئے مانگتے۔ عبدیت کاملہ کا تقاضہ یہی تھا۔

marfat.com

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو یاد فرماتے اوراس کے لئے دُعا کرنا چاہتے تو پہلے اپنے لئے مانگتے' پھراس شخص کے لئے دعا فرماتے۔ (جامع ترمذی)

ہاتھ اٹھا کے دُعا کرنا سنت ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے اس طرح ہاتھ اٹھا کے مانگا کرو کہ ہتھیلیوں کا رُخ سامنے ہو، ہاتھ الٹے کر کے نہ مانگا کرو'اور جب دُعا کر چکوتو اٹھے ہوئے ہاتھ چہرے پر پھیرلو۔ (سنن ابی داؤد)

تشریح: دوسری بعض حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب آنے والی اور نازل ہونے والی کسی بلا کو رکوانے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تو ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف ہوتی تھی'اور جب دنیا یا آخرت کی کوئی خیر اور بھلائی مانگتے تھے تو سیدھے ہاتھ پھیلا کے مانگتے تھے جس طرح کسی سائل اور منگتا کو ہاتھ پسار کے اور پھیلا کے مانگنا چاہئے۔اس کی روشنی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کا مطلب یہی ہے کہ جب اللہ سے اپنی کوئی حاجت مانگی جائے تو اس کے سامنے فقیروں کی طرح ہاتھ سیدھے پھیلا کے مانگی جائے' اور آخر میں وہ پھیلے ہوئے ہاتھ منہ پر پھیر لئے جائیں اس تصور کے ساتھ کہ یہ پھیلے ہوئے ہاتھ خالی نہیں رہے ہیں، رب کریم کی رحمت و برکت کا کوئی حصہ ان کو ضرور ملا ہے۔

سائب بن یزید تابعی اپنے والد یزید بن سعید بن ثمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا دستور تھا کہ جب آپ ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگتے تو آخر میں اپنے ہاتھ چہرۂ مبارک پر پھیر لیتے تھے۔ (سنن ابی داؤد، دعوات کبیر للبیہقی)

تشریح: دعا میں ہاتھ اٹھانا اور آخر میں ہاتھ منہ پر پھیرنا رسول اللہ ﷺ سے قریب قریب بتواتر ثابت ہے۔جن لوگوں نے اس سے انکار کیا ہے ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت سے صرف غلط فہمی ہوئی ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے ''شرح مہذب'' میں قریباً تیس ۳۰ حدیثیں اس کے متعلق یکجا کر دی ہیں'اور تفصیل سے ان حضرات

marfat.com

کی غلط فہمی کی حقیقت واضح کی ہے۔

دعا سے قبل درود کی فضیلت:

فضالہ بن عبید راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو سنا اس نے نماز میں دعا کی، جس میں نہ اللہ کی حمد کی نہ نبی ﷺ پر درود بھیجا، تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ: اس آدمی نے دعا میں جلد بازی کی۔ پھر آپ ﷺ نے اس کو بلایا اور اس سے یا اس کی موجودگی میں دوسرے آدمی کو مخاطب کر کے آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو (دعا کرنے سے پہلے) اس کو چاہئے کہ اللہ کی حمد وثنا کرے، پھر اس کے رسول ﷺ پر درود بھیجے، اس کے بعد جو چاہے اللہ سے مانگے۔ (جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن نسائی)

دعا کے آخر میں آمین کہنے کی فضیلت:

ابو زہیر نمیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باہر نکلے۔ ہمارا گزر اللہ کے ایک بندے پر ہوا جو بڑے الحاح سے اللہ سے مانگ رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر اس کی دعا اور اللہ کے حضور میں اس کا مانگنا، گڑگڑانا سننے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے ہم لوگوں سے فرمایا کہ: اگر اس نے دعا کا خاتمہ صحیح کیا اور مُہر ٹھیک لگائی تو جو اس نے مانگا ہے اس کا اس نے فیصلہ کرالیا۔ ہم میں سے ایک نے پوچھا کہ: حضور ﷺ صحیح خاتمہ کا اور مُہر ٹھیک لگانے کا طریقہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آخر میں آمین کہہ کے دعا ختم کرے (تو اگر اس نے ایسا کیا تو بس اللہ سے طے کرالیا)۔ (رواہ ابوداؤد)

تشریح: ختم کے معنی ختم کرنے کے بھی ہیں اور مُہر لگانے کے بھی ہیں، بلکہ یہ دونوں دراصل ایک ہی حقیقت کی دو تعبیریں ہیں۔ اس لئے ترجمہ میں دونوں ہی لفظوں کو استعمال کیا گیا ہے۔ حدیث کا اصل سبق یہ ہے کہ ہر دُعا کے خاتمہ پر بندے کو آمین کہنا چاہئے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ! میری یہ دعا قبول فرما! اسی پر ہر دُعا کا خاتمہ ہونا چاہئے۔ اس کی حکمت پہلے ہی لکھی جا چکی ہے۔

marfat.com

اپنے سے چھوٹے سے دعا کروانا:

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان فرماتے ہیں کہ: ایک دفعہ میں نے عمرہ کرنے کے لئے مکہ معظّمہ جانے کی رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہی، تو آپ ﷺ نے مجھے اجازت عطا فرمادی، اور ارشاد فرمایا: بَھیّا ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں شامل کرنا اور ہم کو بھول نہ جانا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے مجھے مخاطب کر کے یہ بَھیّا کا جو کلمہ کہا، اگر مجھے اس کے عوض ساری دنیا دے دی جائے تو میں راضی نہ ہوں گا۔ (سنن ابی داؤد، جامع ترمذی)

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعا ایسی چیز ہے جس کی استدعا بڑوں کو بھی اپنے چھوٹوں سے کرنی چاہئے۔ بالخصوص اس وقت جبکہ وہ کسی ایسے مقبول عمل کے لئے یا ایسے مقدس مقام کو جارہا ہو جہاں قبولیت کی خاص امید ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ''اُخَیَّ'' کے لفظ سے خطاب فرمایا جو ''اَخِیْ'' کی تصغیر ہے اور جس کا لفظی ترجمہ ''بَھیّا'' ہے۔ اس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جتنی خوشی ہوئی (جس کا انہوں نے اظہار بھی فرمایا ہے) وہ بالکل بَرحق ہے۔ اسی کے ساتھ اس حدیث سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مقام کی رفعت اور بارگاہِ الٰہی میں ان کی مقبولیت کی جو شہادت ملتی ہے وہ بجائے خود بہت بڑی سند ہے۔

وہ دعائیں جو خصوصیت سے قبول ہوتی ہیں:

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کی اپنے بھائی کے لئے غائبانہ دعا قبول ہوتی ہے۔ اس کے پاس ایک فرشتہ ہے جس کی یہ ڈیوٹی ہے کہ جب وہ اپنے کسی بھائی کے لئے (غائبانہ) کوئی اچھی دُعا کرے تو وہ فرشتہ کہتا ہے کہ :: تیری یہ دعا اللہ قبول کرے، اور تیرے لئے بھی اسی طرح کا خیر عطا فرمائے۔ (صحیح مسلم)

marfat.com

تشریح: غائبانہ دُعا کی جس خصوصی قبولیت اور برکت کا اس حدیث میں ذکر ہے اس کی خاص وجہ بظاہر یہ ہے کہ ایسی دُعا میں اخلاص زیادہ ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین دعائیں ہیں جو خاص طور سے قبول ہوتی ہیں، ان کی قبولیت میں شک ہی نہیں ہے: ایک اولاد کے حق میں ماں باپ کی دعا، دوسرے مسافر اور پردیسی کی دعا، تیسرے مظلوم کی دعا۔

(جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن ابن ماجہ)

تشریح: ان دعاؤں کی مقبولیت کا خاص راز بھی یہی ہے کہ یہ دعائیں اخلاص سے اور دل سے ہوتی ہیں۔ اولاد کے لئے ماں باپ کا خلوص تو ظاہر ہے۔ اسی طرح بیچارے پردیسی اور مظلوم کا دل شکستہ ہوتا ہے' اور دل کی شکستگی میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کو کھینچنے کی خاص طاقت ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ آدمیوں کی دعائیں خاص طور پر قبول ہوتی ہیں، مظلوم کی دعا جب تک وہ بدلہ نہ لے لے' اور حج کرنے والے کی دعا جب تک وہ لوٹ کے اپنے گھر واپس نہ آئے اور راہ خدا میں جہاد کرنے والے کی دعا جب تک وہ شہید ہو کے دنیا سے لاپتہ نہ ہو جائے' اور بیمار کی دعا جب تک وہ شفایاب نہ ہو اور ایک بھائی کی دوسرے بھائی کے لئے غائبانہ دعا۔ یہ سب بیان فرمانے کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اور ان دعاؤں میں سب سے جلدی قبول ہونے والی دُعا کسی بھائی کے لئے غائبانہ دعا ہے۔ (دعوات کبیر للبیہقی)

تشریح: دعا اگر حقیقتاً دعا ہو اور خود دعا کرنے والے کی ذات اور اس کے اعمال میں کوئی ایسی چیز نہ ہو جو قبولیت میں مانع ہوتی ہے تو دعا عموماً قبول ہی ہوتی ہے لیکن بندۂ مومن کے بعض خاص احوال یا اعمال ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی وجہ سے رحمت الٰہی خصوصیت سے متوجہ ہوتی ہے اور دعا کی قبولیت کا خصوصی استحقاق پیدا ہو جاتا ہے۔ اس حدیث میں جن پانچ آدمیوں کی دعاؤں کا ذکر ہے ان میں سے مظلوم کی دعا اور غائبانہ دعا کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور حج اور جہاد ایسے اعمال ہیں کہ جب تک بندہ ان میں مشغول ہو وہ گویا اللہ کی بارگاہ

marfat.com

میں ہے اور اس سے قریب تر ہے۔ اسی طرح مرد مومن کی بیماری گناہوں سے اس کی تطہیر کا ذریعہ اور قرب الٰہی کی راہ میں اس کی غیر معمولی ترقی کا وسیلہ ہوتی ہے' اور بیماری کے بستر پر وہ ولایت کی منزلیں طے کرتا ہے اس لئے اس کی دعا بھی خاص طور پر قبول ہوتی ہے۔

قبولیت دعا کے خاص احوال واوقات:

پیارے اسلامی بھائیو! دعا کی قبولیت میں بنیادی دخل تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ دُعا کرنے والے کے تعلق اور اس اندرونی کیفیت کو ہوتا ہے جس کو قرآن مجید میں ''اضطرار'' اور ابتہال'' سے تعبیر فرمایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ خاص احوال اور اوقات بھی ایسے ہوتے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی رحمت وعنایت کی خاص طور سے امید کی جاتی ہے۔ مندرجہ ذیل حدیثوں میں رسول اللہ ﷺ نے ان احوال واوقات کی خاص طور سے نشاندہی فرمائی ہے۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ فرض نماز پڑھے (اور اس کے بعد دل سے دعا کرے) تو اس کی دعا قبول ہوگی، اسی طرح جو آدمی قرآن مجید ختم کرے (اور دعا کرے) تو اس کی دعا بھی قبول ہوگی۔

(معجم کبیر للطبرانی)

تشریح: نماز اور خاص کر فرض نماز میں اور قرآن پاک کی تلاوت کے وقت بندہ اللہ تعالیٰ سے قریب تر اور اس سے ہمکلام ہوتا ہے، بشرطیکہ نماز اور تلاوت کی صرف صورت نہ ہو، بلکہ حقیقت ہو۔ گویا یہ دونوں عمل بندۂ مومن کی معراج ہیں۔ پس ان دونوں کے ختم پر بندہ اللہ تعالیٰ سے جو دعا کرے وہ اس کی مستحق ہے کہ رحمت الٰہی خود آگے بڑھ کے اس کا استقبال کرے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اذان اور اقامت کے درمیان دُعا رَد نہیں ہوتی قبول ہی ہوتی ہے۔ (جامع ترمذی، سنن ابی داؤد)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار موقعہ ہیں جن میں دعا خصوصیت سے قبول ہوتی ہے: ۱، راہ خدا میں جنگ کے وقت، اور ۲، جس

marfat.com

وقت آسمان سے بارش ہورہی ہو (اور رحمت کا سماں ہو)' اور ۳، نماز کے وقت اور ۴، جب کعبۃ اللہ نظر کے سامنے ہو۔ (معجم کبیر طبرانی)

حضرت ربیعہ بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین موقع ایسے ہیں کہ ان میں دعا کی جائے تو وہ رد نہیں ہوگی (بلکہ لازماً قبول ہی ہوگی) ایک یہ کہ کوئی آدمی ایسے جنگل بیابان میں ہو جہاں خدا کے سوا کوئی اسے دیکھنے والا نہ ہو وہاں وہ خدا کے حضور میں کھڑے ہو کر نماز پڑھے (اور پھر دعا کرے)' دوسرے یہ کہ کوئی شخص میدانِ جہاد میں (دشمن کی فوج کے سامنے) ہو، اس کے ساتھی میدان چھوڑ کر بھاگ گئے ہوں، مگر وہ (دشمنوں کے نرغہ میں) ثابت قدم رہا ہو (اور اس حال میں دعا کرے)۔ تیسرے وہ آدمی جو رات کے آخری حصہ میں (بستر چھوڑ کے) اللہ کے حضور میں کھڑا ہو (اور پھر دعا کرے) تو ان بندوں کی یہ دعائیں ضرور قبول ہوں گی۔ (مسند ابن مندہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' بیان فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی ہے کہ: رات میں ایک خاص وقت ہے جو مومن بندہ اس وقت میں اللہ تعالیٰ سے دنیا یا آخرت کی کوئی خیر اور بھلائی مانگے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور عطا فرمادے گا۔ اور اس میں کسی خاص رات کی خصوصیت نہیں بلکہ اللہ کا یہ کرم ہر رات میں ہوتا ہے۔
(صحیح مسلم)

تشریح: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث (معارف الحدیث کی جلد سوم میں) تہجد کے بیان میں صحیحین کے حوالہ سے ذکر کی جا چکی ہے جس میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ: جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ سماء دنیا کی طرف نزول فرماتے ہیں اور خود ان کی طرف سے پکار ہوتی ہے کہ کوئی ہے مانگنے والا کہ میں اس کو عطا کروں، کوئی ہے بخشش چاہنے والا کہ میں اس کی بخشش کا فیصلہ کروں، کوئی ہے مجھ سے دعا کرنے والا کہ میں اس کی دعا قبول کروں۔ اس حدیث کی روشنی میں یہ متعین ہو جاتا ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی مندرجہ بالا حدیث میں ہر رات میں قبولیت دعا کے جس خاص وقت کا ذکر کیا گیا ہے وہ رات کا آخری حصہ ہے۔ واللہ اعلم۔

marfat.com

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مندرجہ بالا حدیثوں سے دعا کی قبولیت کے جو خاص احوال و اوقات معلوم ہوئے ہیں' وہ یہ ہیں:

فرض نمازوں کے بعد ختم قرآن کے بعد' اذان اور اقامت کے درمیان، میدان جہاد میں جنگ کے وقت، بارانِ رحمت کے نزول کے وقت، جس وقت کعبۃ اللہ آنکھوں کے سامنے ہو، ایسے جنگل بیابان میں نماز پڑھ کے جہاں خدا کے سوا کوئی دیکھنے والا نہ ہو، میدانِ جہاد میں جب کمزور ساتھیوں نے بھی ساتھ چھوڑ دیا ہو' اور رات کے آخری حصے میں۔

وہ حدیثیں اپنے موقع پر پہلے ذکر کی جا چکی ہیں جن میں شب قدر میں اور عرفہ کے دن میدان عرفات میں اور جمعہ کی خاص ساعت میں اور روزہ کے افطار کے وقت' اور سفر حج اور سفر جہاد میں اور بیماری اور مسافری کی حالت میں دعاؤں کی قبولیت کی خاص توقع دلائی گئی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

لیکن یہ بات برابر ملحوظ رہنی چاہئے کہ دعا کا مطلب' دعا کے الفاظ اور صرف اسکی صورت نہیں ہے' بلکہ اس کی وہ حقیقت ہے جو پہلے ذکر کی جا چکی ہے، پودا اسی دانے سے اگتا ہے جس میں مغز ہو۔ اسی طرح آگے درج ہونے والی احادیث سے دعا کی قبولیت کا مطلب بھی سمجھ لینا چاہئے۔

دعا قبول ہونے کا مطلب اور کیفیات:

محترم اسلامی بھائیو! بہت سے لوگ ناواقفیت سے قبولیت دعا کا مطلب صرف یہ سمجھتے ہیں کہ بندہ اللہ سے جو کچھ مانگے وہ اس کو مل جائے' اور اگر وہ نہیں ملتا تو سمجھتے ہیں کہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے۔ بندے کا علم بے حد ناقص ہے، بلکہ اپنی خلقت کے لحاظ سے وہ ظلوم و جہول ہے۔ بہت سے بندے ہیں جن کے لئے دولتمندی نعمت ہے' اور بہت سے ہیں جن کے لئے دولت فتنہ ہے۔ بہت سے بندے ہیں جن کے لئے حکومت اور اقتدار قربِ خداوندی کا وسیلہ ہے۔ اور حجاج اور ابن زیاد کی طرح بہت سے ہیں جن کے لئے حکومتی اقتدار خدا سے دوری اور اس کے غضب کا سبب بن جاتا ہے۔ بندہ

marfat.com

نہیں جانتا کہ کیا چیز میرے لئے بہتر ہے اور کیا میرے لئے فتنہ اور زہر ہے' اس لئے بسا اوقات وہ ایسی چیز اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے جو اس کے لئے بہتر نہیں ہوتی، یا اس کا عطا کرنا حکمتِ الٰہی کے خلاف ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ جو حکیم و دانا ہے، یہ بات اس کے علم و حکمت کے خلاف ہے کہ ہر بندہ جو مانگے وہ اس کو ضرور عطا فرما دے۔ دوسری طرف اس کی کریمی کا یہ تقاضا ہے کہ جب اس کا بندہ ایک محتاج اور مسکین کی طرح اس کے حضور میں ہاتھ پھیلائے اور دُعا کرے تو وہ اس کو خالی ہاتھ نہ لوٹائے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کا یہ دستور ہے کہ وہ دعا کرنے والے بندے کو محروم نہیں لوٹاتا، کبھی تو اس کو وہی عطا فرما دیتا ہے جو دُعا میں اس نے مانگا اور کبھی اس کی دُعا کے عوض آخرت کی بیش بہا نعمتوں کا فیصلہ فرما دیتا ہے اور اس طرح اس کی یہ دعا اس کے لئے ذخیرۂ آخرت بن جاتی ہے' اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اس دنیا میں اسباب و مسببات کا جو سلسلہ ہی اس کے حساب سے اس دعا کرنے والے بندے پر کوئی آفت اور مصیبت نازل ہونے والی ہوتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی اس دعا کے نتیجے میں اس آنے والی بلا اور مصیبت کو روک دیتا ہے۔ بہر حال دعا کے قبول ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دعا رائیگاں نہیں جاتی' اور دعا کرنے والا محروم نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ اپنے علم و حکمت کے مطابق مذکورہ بالا صورتوں میں سے کسی نہ کسی طرح اس کو ضرور نوازتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بڑی وضاحت کے ساتھ اس حقیقت کو بیان فرمایا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مومن بندہ کوئی دعا کرتا ہے جس میں کوئی گناہ کی بات نہ ہو اور نہ قطع رحمی ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو تین چیزوں میں سے کوئی ایک چیز ضرور عطا ہوتی ہے: یا تو جو اس نے مانگا ہے وہی اس کو ہاتھ کے ہاتھ عطا فرما دیا جاتا ہے' یا اس کی دعا کو آخرت میں اس کا ذخیرہ بنا دیا جاتا ہے' یا آنے والی کوئی مصیبت اور تکلیف اس دعا کے حساب میں روک دی جاتی ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جب بات یہ ہے (کہ ہر دعا ضرور قبول ہوتی ہے اور اس کے حساب میں کچھ نہ کچھ ضرور ملتا ہے) تو ہم بہت زیادہ دعائیں کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے پاس اس سے بھی زیادہ ہے۔ (رواہ احمد)

marfat.com

تشریح: مطلب یہ ہے کہ اللہ کا خزانہ لا انتہاء اور غیر فانی ہے۔ اگر سارے بندے ہر وقت اس سے مانگیں اور وہ ہر ایک کے لئے عطا فرمانے کا فیصلہ کرے تو اس کے خزانہ میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ مستدرک حاکم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ: اللہ تعالیٰ جب اس بندے کو جس نے دنیا میں بہت سی ایسی دعائیں کی ہوں گی جو بظاہر دنیا میں قبول نہیں ہوئی ہوں گی ان دعاؤں کے حساب میں جمع شدہ ذخیرہ آخرت میں عطا فرمائیں گے تو بندے کی زبان سے نکلے گا:

يَا لَيْتَهٗ لَمْ يُعَجَّلْ لَهٗ شَيْءٌ مِّنْ دُعَائِهٖ۔

اے کاش! میری کوئی بھی دعا دنیا میں قبول نہ ہوئی ہوتی' اور ہر دعا کا پھل مجھے یہیں ملتا۔

(کنز العمال ۵۷ جلد ۲)

marfat.com

سرکارِ مدینہ ﷺ کی دعائیں

پیارے اور میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعا سے متعلق جو حدیثیں یہاں تک مذکور ہوئیں' ان میں یا تو دعا کی ترغیب اور اس کی عظمت و برکات کا بیان تھا یا دعا کے آداب اور اس سے متعلق ہدایات اور موجباتِ قبولیت بیان فرمائے گئے تھے۔ یہ سب مضامین گویا تمہیدی تھے۔ اب رسول اللہ ﷺ کی وہ اصل دعائیں اور سوز و گداز سے بھری ہوئی بارگاہِ خداوندی میں آپ ﷺ کی وہ مناجاتیں پڑھئے جو آپ ﷺ کے مقامِ معرفت اور قلبی کیفیات و واردات کو ممکن حد تک جاننے کا بہترین وسیلہ اور امت کے لئے آپ ﷺ کا عظیم ترین ورثہ ہیں' اور جن کو پورے ذخیرۂ حدیث کا بجا طور پر گل سرسبد کہا جا سکتا ہے۔

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مختلف اوقات میں پڑھی جانے والی پیاری دعائیں

1-سوتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی .

ترجمہ: اے اللہ عزوجل میں تیرے نام پر مرتا ہوں اور جیتا ہوں۔

(بخاری شریف جلد 3 صفحہ 489)

2-نیند سے بیدار ہونے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْر .

marfat.com

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لیے جس نے ہمیں موت (نیند) کے بعد حیات (بیداری) عطا فرمائی اور ہمیں اس کی طرف لوٹنا ہے۔

(بخاری شریف جلد 3 صفحہ 489)

3-بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 42)

4-بیت الخلاء سے باہر آنے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ

ترجمہ: اللہ عزوجل کا شکر ہے جس نے مجھ سے اذیت دور کی اور مجھے عافیت دی۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ 44)

5-گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا ۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل میں تجھ سے اندر آنے اور باہر جانے کی بھلائی طلب کرتا ہوں۔ اللہ عزوجل کے نام سے ہم اندر آئے اور اللہ عزوجل کے نام سے باہر نکلے اور اللہ عزوجل پر جو ہمارا رب ہے بھروسہ کیا۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 215)

6-گھر سے نکلتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے (گھر سے نکلتا ہوں) میں نے اللہ عزوجل پر بھروسہ کیا۔ اللہ عزوجل کے بغیر نہ طاقت گناہوں سے بچنے کی اور نہ قوت نیکیاں کرنے کی۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ 215)

7-مومن سے مومن کی ملاقات کے وقت کی دعا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ

marfat.com

ترجمہ: تم پر سلامتی ہو۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 398)

8-مصافحہ کرتے وقت کی دعا

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ .

ترجمہ: اللہ عزوجل ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 401)

9-کسی مسلمان کو ہنستا دیکھ کر پڑھنے کی دعا

اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ .

ترجمہ: اللہ عزوجل تجھے ہنستا رکھے۔ (بخاری شریف صفحہ 899)

10-مغفرت کی دعا دینے پر اس کے لیے دعا

وَغَفَرَ اللّٰهُ لَكَ

ترجمہ: اللہ عزوجل تیری مغفرت فرمائے۔ (حصن حصین صفحہ 106)

11-محسن کا شکریہ ادا کرنے کی دعا

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا .

ترجمہ: اللہ عزوجل تجھے (احسان کرنے کی) جزا دے۔ (حصن حصین صفحہ 106)

12-ہدیہ لیتے وقت کی دعا

بَارَكَ اللّٰهُ فِىْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ .

ترجمہ: اللہ عزوجل تیرے اہل و مال میں برکت عطا فرمائے۔ (حصن حصین صفحہ 106)

13-ادائے قرض کی دعا

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِىْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِىْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ .

ترجمہ: اے اللہ عزوجل مجھے کفایت دے۔ (مشکوٰۃ صفحہ 216)

14-ادائے قرض پر قرض خواہ کی دعا

اَوْفَيْتَنِىْ اَوْفَى اللّٰهُ بِكَ .

marfat.com

ترجمہ: اللہ عزوجل تجھے پورا ثواب عطا فرمائے۔ (حصن حصین صفحہ 106)

15-غصہ آنے کے وقت کی دعا

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ .

ترجمہ: میں شیطان مردود سے اللہ عزوجل کی پناہ چاہتا ہوں۔

(ترمذی جلد 2 صفحہ 601)

16-تھکن کے وقت کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ . (مشکوٰۃ شریف جلد 209)

17-چھینک آنے پر دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لیے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 405)

18-چھینک آنے پر الحمد للہ کہنے والے کے لیے دعا

یَرْحَمُکَ اللّٰہُ

ترجمہ: اللہ عزوجل تجھ پر رحم فرمائے۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 405)

19-چھینک آنے پر کوئی جواب دینے والا ہو تو اس وقت کی دعا

یَغْفِرُ اللّٰہُ لِیْ وَلَکُمْ .

ترجمہ: اللہ میری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 394)

20-چھینک کا جواب دینے والا اگر کافر ہو تو اس وقت کی دعا

یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ

ترجمہ: اللہ عزوجل تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ 406)

21-جماہی کے وقت کی دعا

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ .

marfat.com

ترجمہ: نہیں طاقت (گناہوں سے بچنے کی) اور نہیں طاقت (نیکیاں کرنے کی)۔ مگر اللہ عزوجل کی مدد سے جو بلند و بالا عظمت والا ہے۔

(بخاری شریف جلد 2 صفحہ 919)

22-کوئی بھی نیا کام شروع کرتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرِهَا وَمُرْسٰهَا ط اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ .

ترجمہ کنز الایمان: اللہ کے نام پر اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا بے شک میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔ (سورۃ ہود آیت نمبر 41)

23-علم میں اضافے کی دعا

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا .

ترجمہ: اے میرے رب مجھے علم زیادہ دے۔ (سورۃ طٰہٰ آیت نمبر 114)

24-جب بھی چاند پر نظر پڑے اس وقت کی دعا

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْغَاسِقِ .

ترجمہ: میں اللہ عزوجل کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ اس تاریک ہو جانے والے کی برائی سے۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 217)

25-آئینہ دیکھتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ .

ترجمہ: یا اللہ عزوجل تو نے میری صورت اچھی بنائی تو میری سیرت (اخلاق) بھی اچھی کر دے۔ (حصن حصین صفحہ 104)

26-ستاروں کو دیکھتے وقت کی دعا

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلاً سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ .

ترجمہ: اے ہمارے رب تو نے اس کو بے کار نہ بنایا پاکی تیرے لیے پس ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا۔ (سورۃ آل عمران آیت نمبر 191)

marfat.com

27-مرغ کی بانگ سن کر پڑھنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ .

ترجمہ: یااللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔(مشکوٰۃ شریف صفحہ213)

28-گدھے کی رینکنے (آواز) پر پڑھنے کی دعا

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ .(مشکوٰۃ شریف صفحہ373)

ترجمہ: میں اللہ عزوجل کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے۔

29-طلب بارش کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَسْقِنَا 2مرتبہ اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا 3مرتبہ۔

ترجمہ: یاالٰہی ہمیں پانی دے یاالٰہی ہمیں بارش دے۔(بخاری شریف صفحہ138)

30-سورج گرہن اور چاند گرہن کے وقت کی دعا

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ترجمہ: اللہ عزوجل سب سے بڑا ہے۔(بخاری شریف جلد1 صفحہ142)

31-نیا پھل لیتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ کَمَا اَرَیْتَنَا اَوَّلَہٗ فَارِنَا اٰخِرَہٗ .

ترجمہ: یاالٰہی جس طرح تو نے ہمیں اس کا اول دکھایا ہے تو اس کا آخر دکھا۔

(بہار شریعت حصہ14 صفحہ53)

32-وضو کرتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے شروع جو بڑا مہربان بہت رحمت والا ہے۔

(ابوداؤد شریف صفحہ14)

33-مسجد کو دیکھتے وقت کی دعا

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

marfat.com

ترجمہ: یارسول اللہ آپ پر صلوٰۃ اور سلام ہو اور آپ کی آل واصحاب پر اے اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم۔ (القول البدیع صفحہ 183)

34-مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ وَعَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 68)

ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے میں (داخل ہوتا ہوں) اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو۔

35-مسجد سے نکلتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ (مشکوٰۃ شریف 68)

ترجمہ: اے اللہ عزوجل میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

36-نماز فجر اور مغرب کے بعد کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 210)

ترجمہ: یاالٰہی مجھے دوزخ کی آگ سے بچا۔

37-انگوٹھے چومتے وقت کی دعا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ ۔ (شامی شریف جلد 1 صفحہ 370)

ترجمہ: اے اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر اللہ عزوجل رحمت کاملہ نازل فرمائے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ الٰہی مجھے سننے اور دیکھنے (کی قوت سے) فائدہ اٹھانے والا کر۔

38-شب قدر کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ۔

ترجمہ: الٰہی تو بہت معاف کرنے والا ہے معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے۔ پس مجھے معاف فرمادے۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 183)

marfat.com

39-کھانا کھانے سے پہلے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ .

ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے کہ جس کی برکت سے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان(Loss) نہیں پہنچا سکتی۔اے ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والے۔

(بہار شریعت حصہ شانزدہم صفحہ 24)

40-ہر لقمہ کھاتے وقت کی دعا

یَا وَاجِدُ ترجمہ: اے بہت بڑے غنی (حصن حصین صفحہ 52)

41-کھانے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ .

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا' پلایا اور مسلمانوں میں سے بنایا۔(مشکوٰۃ شریف صفحہ 365)

42-دعوت کھانے کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ .

ترجمہ: یا الٰہی اس کو کھلا جس نے مجھے کھلایا اور اس کو پلا جس نے مجھے پلایا۔

(مسلم شریف جلد 2 صفحہ 184)

43-کھانا کھانے سے قبل اگر بسم اللہ بھول جائے تو یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ .

ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے اس کے پہلے اور اس کے آخر۔(مشکوٰۃ شریف صفحہ 395)

44-دودھ پینے کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ .

ترجمہ: یا الٰہی ہمارے لیے اس میں برکت دے اور ہمیں اس سے زیادہ عنایت

marfat.com

فرما۔(مشکوٰۃ شریف صفحہ371)

45-افطار کے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ .

ترجمہ: یا الٰہی میں نے تیری رضا کے لیے روزہ رکھا اور تیرے دیئے ہوئے رزق حلال سے افطار کیا۔(مشکوٰۃ شریف صفحہ175)

46-آب زم زم پیتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ .

ترجمہ: یا الٰہی میں تجھ سے علم نافع کا اور رزق کی کشادگی کا اور بیماری سے شفایابی کا سوال کرتا ہوں۔(حصن حصین صفحہ88)

47-لباس اتارتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ

ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے (کپڑے اتارتا ہوں)۔(مصنف ابن ابی شیبہ)

48-لباس پہنتے وقت کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ لِھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃَ .

ترجمہ: تمام خوبیاں اللہ عزوجل کے لیے جس نے مجھ کو یہ کپڑا پہنایا اور میری قوت وطاقت کے بغیر مجھ کو عطا فرمایا۔(مشکوٰۃ شریف صفحہ375)

49-دوست کو نیا کپڑا پہنتے ہوئے دیکھتے وقت کی دعا

تُبْلِیْ وَیُخْلِفُ اللّٰہُ .

ترجمہ: اللہ عزوجل مجھے پہننا اور پھاڑنا نصیب کرے اور زیادہ دے۔
(ابوداؤد شریف صفحہ558)

50-تیل اور عطر لگاتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

marfat.com

51- نکاح کے بعد دولہا دلہن کے لیے دعا

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَ جَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ ۔

ترجمہ: اللہ عزوجل تجھ کو برکت دے اور تجھ پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں میں بھلائی رکھے۔ (بخاری شریف حصن حصین صفحہ 73)

52-شب زفاف (سہاگ رات) میں ملاقات کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّمَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ ۔

ترجمہ: یا الٰہی میں تجھ سے اس (یعنی بیوی) کی بھلائی اور فطری عادتوں کی بھلائی مانگتا ہوں۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 215)

53-بیوی کے ساتھ صحبت کے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ۔

ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے یا الٰہی ہمیں شیطان سے بچا اور اسے (یعنی اولاد کو) شیطان سے بچا جو تو ہمیں عطا کرے۔

(مشکوٰۃ صفحہ 212)

54-بچہ کی ولادت کے بعد کی دعا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ (یعنی اذان دینا دائیں کان میں)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ (یعنی اقامت دینا بائیں کان میں)

(ابوداؤد شریف، حصن حصین صفحہ 75)

55-طلب اولاد کی دعا

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ ۔

ترجمہ: اے میرے رب مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔

(سورۃ انبیاء آیت نمبر 89)

marfat.com

56-بلندی پر چڑھتے وقت کی دعا

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ترجمہ: اللہ عزوجل سب سے بڑا ہے۔ (بخاری شریف جلد 1 صفحہ 420)

57-بلندی سے اترتے وقت کی دعا

سُبْحَانَ اللّٰہِ ترجمہ: پاک ہے اللہ عزوجل۔ (بخاری شریف جلد 1 صفحہ 420)

58-نظر بد لگنے پر پڑھنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ حَرَّھَا وَ بَرْدَھَا وَ وَمَبَھَا ۔

ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے یا الٰہی اس کی گرمی اور سردی اور اس کی مصیبت دور کر دے۔ (ابن ماجہ شریف، حصن حصین صفحہ 111)

59-پاؤں سن ہونے کے وقت کی دعا

یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ

ترجمہ: اے بہت تعریف کئے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کی رحمت کاملہ و سلامتی نازل ہو۔ (القول البدیع صفحہ 225)

60-جب کوئی چیز غمگین کرے اس وقت کی دعا

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ ۔

ترجمہ: اے حی وقیوم تیری رحمت سے مدد مانگتا ہوں۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 216)

61-ناگواری اور خلاف مرضی بات ہونے پر دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

ترجمہ: اللہ عزوجل کا شکر ہے ہر حال میں۔ (ابن ماجہ شریف)

62-سخت خطرے کے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اسْتُرْدَعَوْ رَاتَنَا وَاٰمِنْ رَّوْعَتِنَا

ترجمہ: الٰہی ہماری پردہ داری فرما اور ہماری گھبراہٹ کو بے خوفی واطمینان سے بدل دے۔ (مشکوٰۃ صفحہ 216)

marfat.com

63-کفروفقر سے پناہ کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ ۔

ترجمہ: الٰہی میں پناہ لیتا ہوں کفروفقیری سے۔(مشکوٰۃ شریف صفحہ 218)

64-دردسر کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ ۔(مشکوٰۃ شریف صفحہ 135)

ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے جو بڑا ہے اور میں پناہ چاہتا ہوں اللہ عزوجل کی ہر اچھلنے والی رگ اور آگ کی گرمی کے نقصان سے۔

65-ستر بلاؤں سے عافیت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۔

ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے اور طاقت نہیں (گناہوں سے بچنے کی) اور طاقت نہیں (نیکیاں کرنے کی) مگر اللہ بزرگ وبرتر عظمت والے کی مدد سے۔

(مدارج النبورۃ جلد 1 صفحہ 425)

66-جانکنی کے وقت تلقین کرنے کی دعا

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔

ترجمہ: اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔(مشکوٰۃ شریف صفحہ 140)

67-جنازہ اٹھاتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے (حصن حصین صفحہ 119)

68-قبرستان میں داخل ہوتے وقت کی دعا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَاَنْتُمْ سَلَفُنَا

marfat.com

وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ (مشکوٰۃ شریف 154)

ترجمہ: اے قبر والو! تم پر سلام ہو۔ اللہ عزوجل ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے اور تم ہم سے پہلے پہنچ گئے اور ہم پیچھے آنے والے ہیں۔

69-انتقال کے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحمنی والحقنی با الرفیق الاعلٰی ۔

ترجمہ: الٰہی مجھے معاف کردے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ سے ملادے۔

(بخاری شریف جلد 1 صفحہ 639)

70-سوالات قبر کی آسانی کے لیے دعا

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ عَلٰی سُوَالِ مُّنْکَرٍ وَّنَکِیْرٍ ۔

ترجمہ: الٰہی تو ثابت رکھ منکر ونکیر کے سوال پر۔ (ابوداؤد شریف)

marfat.com

باب15

علاج وامراض

عورتوں کی بیماریاں اوران کا علاج

اندام نہانی

جماع کرنے کا وہ عضو ہے جو امعاء قولون (پاخانہ کی نالی کے سامنے اور مثانے پیشاب کی طرف) کے پیچھے اور کسی قدر نیچے واقع ہے۔ یہ طول میں پانچ سے گیارہ انگل تک ہوتا ہے۔اس میں پیشاب کا سوراخ اور بچہ دانی کا منہ کھلتا ہے۔

رحم یا بچہ دانی

یہ وہ عضو ہے جس میں مرد وعورت ہر دو کی منی منعقد ہو کر نطفہ قرار پاتا ہے۔ جوں جوں جنین بڑھتا ہے، بچہ دانی بھی ساتھ ہی بڑی ہوتی جاتی ہے۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد یہ سکڑ کر اپنی اصلی حالت پر آجایا کرتی ہے۔ مرغی کے انڈے یا امرود سے اس کی شکل ملتی ہے۔ اس کا ایک سوراخ تو اندام نہانی میں کھلتا ہے، دوسرا وہ سوراخ جس کے رستہ سے عورت کی منی رحم تک پہنچتی ہے۔

خصیئے:

مرد کی طرح عورت کے بھی دو خصیئے ہیں۔ جو وہی کام سرانجام دیتے ہیں جو مرد کے۔ عورت کا ہر ایک خصیہ ران اور پیٹ کے ملاپ والی (چڈے) کے عین درمیان میں پیچھے کی طرف واقع ہے یعنی خصیئے منی پیدا کرتے ہیں۔ یہ مشہور ہے کہ عورت کی منی سر میں پیدا ہوتی ہے، بالکل غلط ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ منی کا عصبی حکمران دماغ ہے جہاں سے اوّل احکام جاری ہوتے ہیں۔

marfat.com

خون:

جب لڑکی سن بلوغت کو پہنچتی ہے تو رحم کی دیواروں سے ایک قسم کا خون ملا سا پانی خارج ہوتا ہے جو اس بات کی نشانی ہے کہ عورت اب حمل ٹھہرنے اور اولاد پیدا کرنے کے قابل ہوگئی ہے۔ یہ خون تندرست عورت کو ہر ماہ کے بعد تین پانچ یا سات دن تک آیا کرتا ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ عورت کا مزاج اعتدال پر آجاتا ہے اور جسم کے زہریلے مواد خارج ہو جاتے ہیں۔ یہ رحم کی صفائی کے لئے گویا قدرتی ماہواری جلاب ہے۔ اگر خون حیض دماغ کی طرف چڑھ جائے تو عورت کے دیوانے ہو جانے کا خطرہ ہے۔ اگر پھیپھڑوں پر اثر کر لے تو سل دق کا اندیشہ۔ علیٰ ہذا سارے جسم کے واسطے مضر ہے اور عورت کے لئے اس ماہواری کا ہر ماہ باقاعدہ آنا تندرستی اور خوشی کی نشانی ہے۔ جن عورتوں کو خون نہیں آتا یا درد سے رک کر آتا ہے وہ بہت تکلیف اٹھاتی ہیں۔ اگر عورت کا حیض درست ہے تو سب کچھ درست ہے۔ اگر حیض بے قاعدہ ہے تو اس سے بڑھ کر اس کے واسطے کوئی دکھ نہیں۔ جب تک عورت کو خون حیض کھل کر نہ آئے کبھی نطفہ ٹھہر نہیں سکتا۔ پہلے زمانہ میں حیض کو لوگ نہایت نجس تصور کیا کرتے تھے اور بعض کا یہ خیال ہے کہ چاند کی روشنی یا خاص قسم کے سیاروں کی گردش کے باعث عورت کو حیض آتا ہے۔ یاد رکھو کہ جب عورت اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتی تو خون حیض کا آنا بھی بند ہو جاتا ہے اور رحم سکڑ جاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب عورت کو حمل ٹھہر جاتا ہے تو یہ خون بند ہو جاتا ہے اور جب تک بچہ کو دودھ پلاتی رہتی ہے۔ (عموماً دو برس تک) یہ خون بند ہی رہتا ہے اور حالت حمل میں جنین اس خون سے پرورش پاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر ایک فرد بشر کو عمر میں ایک مرتبہ کم و بیش چیچک وغیرہ ضرور نکلا کرتی ہے۔ عورتیں حیض آنے کو کپڑے آنا، پھول آنا، سر پلید ہونے وغیرہ ناموں سے پکارا کرتی ہیں۔

عورتوں کی حیض کی بیماریاں:

(۱) حیض کا بند ہو جانا۔

marfat.com

(۲)خون حیض کا تکلیف سے آنا۔

(۳)خون حیض کا بکثرت بہت زیادہ آنا۔

(۴)عورت کا جریان (سیلان الرحم یا سفید رطوبت) کا بہنا۔ یہی آج کل کی کثیر الوقوع بیماریاں ہیں۔انہی کا تیر بہدف علاج درج کرتا ہوں۔

خون حیض کا بند ہو جانا:

مجیٹھ، سوٹھ، ہلدی سونف، اجوائن، کلونجی، تخم مولی، تخم گاجر، تخم، سویا، تخم میتھرا ہر ایک ایک تولہ لے کر معمولی کوٹ کر ایک سیر پانی میں پکائیں۔ جب آدھ سیر پانی رہ جائے تو اتار کر کپڑ چھان کر کے اور سرد کر کے قند سیاہ (پرانا گڑ) ملا کر عورت کو صبح کو پلا دیں۔ ایسا ہی ایک نسخہ رات کو پلا دیں۔ان کے ہمراہ اکسیر حیض نمبر۲ کی ایک ایک گولی کھلانا از حد مفید ہے اور کسی لوہے کے کراچھے میں تھوڑا سا گھی گرم کر کے قند سیاہ ملا دیں۔ بعدہ، تھوڑا سا بہروزہ مشک ملا کر ایک جان کر کے ایک بتی یا گولی بنا کر عورت رحم کے منہ میں رکھے اور ایک بڑے دیگچے میں کیسو کے پھول خوب جوش دے کر ایک بڑے برتن آہنی ٹب' بالٹی وغیرہ میں الٹا دیں۔ جب بدن برداشت کر سکے تو عورت پردہ دار جگہ میں ننگی ہو کر بیٹھ جائے۔اس طرح کہ وہ پانی عورت کی ناف کے اوپر تک رہے کوئی ۱۵ منٹ تک بیٹھی رہے اور اپنے پیٹ کی نرمی سے اپنے ہاتھ سے مالش کرتی رہے۔ اگر وہی پھول جوش دے کر رات کو پیٹ پر باندھے رکھے تو بہت بہتر ہے۔اور حنظل (تمہ) کے گودہ اندرونی جسم کی عورت اندام نہانی میں دھونی لے۔ مصالحہ دار غذا کھائے۔ چائے قہوہ نوش کرے' گرم اشیاء کھائے' سرد چیزوں سے پرہیز کریں' سرزمین پر ننگے پاؤں نہ چلے' سرد پانی سے منہ ہاتھ وغیرہ نہ دھوئے' ہاتھ پاؤں میں جرابیں پہنے' بدن گرم رکھے' پیٹ پر گرم پانی کی بوتل یا مٹی کے گرم ڈھیلے یا جوان کی گرم پوٹلی سے سنیک کرتی رہے خواہ کسی باعث سے حیض ہو گیا ہو ایک دو دن حد چار پانچ روز تک ضرور خدا کے حکم سے حیض کی گرہ کھل جاتی ہے۔ یہ کئی مرتبہ کا آزمودہ ہے۔ ایک بات کا خیال رہے کہ اگر لڑکی کنواری ہے۔حیض بند کی تکلیف معلوم کرنی ہے تو دیکھ لیا جائے

marfat.com

کہ بکارت کی جھلی پھٹی ہے کہ نہیں تو دار سے بذریعہ نشتر چیر ڈالیں۔

خون حیض کا تکلیف سے آنا:

ایام حیض میں جو عورت مضرات مذکورہ سے پرہیز نہیں کرتی' سرد اشیاء کھالیتی ہے' سرد پانی سے ہاتھ منہ دھولیا یا سرد پانی سے غسل کرلیا۔ یا گوشت کھالیا وغیرہ اس کو ضرور یہ مرض ہو جاتی ہے' خون جم کر تھتھے بن جاتا ہے۔ اس کا مجرب علاج اکسیر حیض نمبر ۲ ہے۔

اکسیر حیض نمبر ۲:

سوہاگہ ایک تولہ' ہینگ ۶ ماشہ' کشتہ فولاد ۶ ماشہ' ان کا ملا کر دو دو رتی کی گولیاں بنائیں۔ جب عورت کے حیض کے دن قریب آجائیں تو دو چار روز پہلے سے صبح کو دو گولیاں اور رات کو سوتے وقت دو گولیاں گرم پانی کے گھونٹ کے ہمراہ کھلا دیا کریں۔ اس مرتبہ حیض کھل کر آجائے گا۔ دو تین ماہ تو ایسا ہی کریں۔ بعد اگر عورت نے پرہیز رکھا تو بغیر دوا کے فراغت آجایا کرے گا اور جسم کندن کی طرح رہے گا۔

اکسیر حیض نمبر ۳:

پرمنگے نٹ آف پوٹاش کو باریک پیس کر گوند کے ہمراہ ایک ایک رتی کی گولیاں بنا دیں اور ہر چار گھنٹہ کے بعد ایک ایک گولی عورت کو حیض میں یا حیض آنے کے ایک دو دن پہلے کھلاتے رہیں۔ حیض کھل کر آئے گا۔

مدر حیض نمبر ۴ (ڈاکٹری)

آیوڈوفام ۱ ماشہ' ٹوڈا سیٹی سلاس ۳ ماشہ' سوہاگہ ۳ ماشہ کی ترکیب بالا کے مطابق گولیاں بنا کر عورت کو کھلائیں۔ خون حیض بافراغت آجائے گا۔

مدر حیض نمبر ۵ (ڈاکٹری)

سلیف آف آئرن ایک گرین' فیری ایٹ کونین سٹراس ایک گرین' پے کے کوآنا ایک گرین' ان کو ملا کر ایک گولی بنا دیں۔ ایک گولی حیض شروع ہونے کے دو گھنٹہ بعد کھلائیں

marfat.com

اور تین گھنٹہ کے بعد ایک گولی اور کھلائیں۔نہایت موثر ہے۔

ہدایات: اکسیر حیض نمبرا کا عمل اگر عورت کو کرایا جائے تو بہترین علاج ہے۔ نیز اگر عورت کو تیز جلاب کرایا جائے تو وہ بھی بہت موثر ہوا کرتا ہے۔

خون حیض کا بکثرت آنا:

یہ خون درحقیقت بدن کا اصلی خون ہوتا ہے کہ جس پر زندگی کا دارومدار ہوتا ہے۔حیض کا خون سرخ پانی ملا سا ہوتا ہے۔اور یہ خالص سرخ خون کے آنے سے عورت دن بدن کمزور ہو جاتی ہے۔رنگ زرد کمر درد بدن کا چرخہ ڈھیلا ہو جاتا ہے۔بعض دفعہ رحم اور اندام نہانی باہر نکل آتے ہیں۔ یہ مرض ایام حیض کی بد پرہیز جلق (چپٹی کھیلنا' حمل کے بار بار گر جانے سے رحم یا خصیوں میں سوزش ہونے یا رحم کے اندر زخم ہونے) کے باعث سے ہو جایا کرتا ہے۔

سفوف شفا:

مرض بالا کا خون بند کرتا ہے پسپال چھلکا انار ایک تولہ' پھول انار ۶ ماشہ' مازو ۶ ماشہ' طباشیر ۶ ماشہ حب آلاس ۶ ماشہ۔ سب کو باریک کوٹ کر پارچہ پنیر کر کے ہم وزن مصری ملائیں۔۳ ماشہ صبح کو اور ۳ ماشہ شام کو ایک رتی کشتہ ہڑتال ملا کر شربت خشخاش کے ہمراہ کھا لیا کریں۔ چند دنوں تک عورت کو حرکت کرنے (چلنے پھرنے) سے باز رکھیں۔سیڑھی پر نہ چڑھے' مصالحہ دار سامان نہ کھائے' برف والے پانی میں کپڑے کی پٹی تر کر کے بار بار پیٹ پر رکھتی رہے' برف اور صندل شربت کا استعمال رکھے، غذا ہلکی زود ہضم، عورت سرد پانی کی پچکاری اندام نہانی میں کرلے جب خون بند ہو جائے تو کئی دن بعد تک دوا کھاتی رہے۔مرد سے ہم بستر نہ ہو۔ ہوا خوری کرتی رہے، شفاء ہوگی۔

ہدایت: اگر حمل کی حالت میں یہ حمل خام گر جانے کے باعث خون بکثرت آ رہا ہو تو یہی نسخہ از بس مفید ہوا کرتا ہے۔

عورت کا جریان:

یہ مرض عورت کے واسطے ایسا ہی ہے جس طرح مرد کے لئے جریان، کثرت مباشرت

marfat.com

(انگریزی دوائی) میں کپڑا تر کر کے قضیب کے گرد لپیٹ دیں یا نیم کے پتوں کا ابلا ہوا پانی استعمال کریں یا پوست خشخاش کی ٹکور کریں اور بعد اس کے پیشاب کی رکاوٹ دور ہونے کے بعد مندرجہ ذیل مجرب نسخہ جات سے کوئی ایک۔ مریض کو کھلاتے رہیں۔ مریض کو گرم اشیاء سے پرہیز کرائیں۔ غذا ڈبل روٹی' دودھ چاول' دال مونگ (جس میں نمک کم ملا ہو) وغیرہ ہلکی زود ہضم۔

اکسیر سوزاک نمبر۱:

گندہ بیروزہ ۲ تولہ' سلاجیت ۱ تولہ' گلوکا آٹا ایک تولہ' دانہ چھوٹی الائچی ۶ ماشہ' لوبان (کوڑیہ) ۶ ماشہ' کشتہ قلعی ۶ ماشہ سب کو کوٹ کر آپس میں ملا کر بہیدانہ یا اسپغول کے لعاب میں چنے کے برابر گولیاں باندھیں۔ دو گولیاں صبح اور شام کو چھاچھ کے ہمراہ گیارہ دن تک کھاتے رہیں۔ سینکڑوں مریض ان گولیوں سے تندرست ہو گئے۔

اکسیر سوزاک نمبر۲:

ہالیول ۱ تولہ' کاکنج چھ ماشہ' اردگلو ۶ ماشہ' کتھ سفید ۱ تولہ' دانہ الائچی چھوٹی ۶ ماشہ' پھٹکری سوختہ ۳ ماشہ' سوہاگہ سوختہ ۳ ماشہ' سنگ یہود سوختہ ۶ ماشہ' کشتہ قلعی ۱ ماشہ' کشتہ سکہ ۳ ماشہ' قلعی شورہ ۶ ماشہ سب کو کوٹ کر باہم ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ دو گولی صبح دو شام تا صحت کھاتے رہیں۔

دافع سوزاک نمبر۳:

اولیم لوپے مار ایک انگریزی تیل کے چار پانچ قطرے بتاشہ پر ڈال کر صبح اور شام کو تا صحت کھلاتے رہیں' بہت مفید ہے۔

نسخہ ڈاکٹری دافع سوزاک نمبر۴:

سوڈا بائی کارب ۱۰ گرین' پوٹاسی ٹارٹار ایسڈ ۱۰ گرین' آیوڈائیڈ آف پوٹاشیم پانچ گرین' نائٹریٹ آف پوٹاش دس گرین۔ ان سب کو ایک چھٹانک پانی میں حل کر کے نوش

marfat.com

کریں۔ایسی تین خوراکیں دن بھر میں تا صحت کھاتے رہیں۔

اکسیر سوزاک نمبر۵:

گندہ بیروزہ دس تولہ' کباب چینی ۵ تولہ' تخم سرس (شہرس) ۲ تولہ' تخم کپاس ۳ تولہ' رال سفید ایک تولہ' دانہ الائچی خورد ایک تولہ۔ سب کو باریک پیس کر گولیاں بنا کر تپال جنتر کے ذریعے تیل نکالیں۔ تین چار قطرے پتاشہ میں ڈال کر دو وقت کھاتے رہیں' بہت مفید ہے۔

آتشک:

یہ کوئی ایسی مرض تو نہیں ہے جو چھپانے سے چھپ جائے۔ یہ بھی سوزاک کی طرح ایک سے دوسرے کو جماع کرنے سے لگ جاتا ہے عموماً زانی مرد اور بازاری ڈکیہ عورتیں اس مرض میں مبتلا ہوتی ہیں۔اس کی دو قسمیں ہیں: نر آتشک اور مادی آتشک۔نر آتشک کا اثر قضیب ہی پر ہوتا ہے۔خون میں داخل نہیں کرتا۔ مادی آتشک تو خدا کی پناہ بڑی تکلیف دیتا ہے۔اس کا زہر خون میں سرایت کر کے ہڈیوں تک کو نقصان پہنچاتا ہے اور کئی پشت اس کا اثر برابر چلا جاتا ہے۔اگر آتشک بگڑ جائے تو جذام (کوڑھ) ہو جاتا ہے صورت مسخ ہو جاتی ہے' کوئی پاس بیٹھنے نہیں دیتا' سب عیاشی اور بازاری زنا کے کرشمے ہیں۔ ہماری مہربانی گورنمنٹ اپنی وفادار رعایا پر رحم کر کے آتشک اور آتشک فروشی کی دکانیں حکماً بند کر دے۔ یہ مرض مغربی ممالک کی سوغات ہے۔اس واسطے اس کو آبلہ فرنگ یا باد فرنگ کے نام سے نیز بڑی گرمی کے نام سے پکارتے ہیں۔

نر آتشک:

جماع کرنے کے بعد قضیب پر مواد لگ کر ۲۴ گھنٹہ کے اندر اندر جگہ سرخ ہو جاتی ہے۔دو چار دنوں کے بعد ورم ہو کر ایک پھنسی سی ہو جاتی ہے جس کے کنارے سرخ ہوتے ہیں اور درمیان سے سیاہی مائل ہوتی ہے۔ پانچویں چھٹے دن اس میں بیپ پڑ کر زخم ہو جاتا ہے۔

marfat.com

علاج آتشک:

نرآتشک کا علاج کچھ مشکل نہیں ہے۔عضو کی صفائی کا خیال رکھیں اور نیم کے جوشاندہ سے زخم کر دھو کر اوپر زنک آئنٹمنٹ (جست کی مرہم ڈاکٹری) لگا کر پٹی باندھ دیں یا آیوڈوفارم چھڑک پٹی باندھ دیا کریں اور احتیاطاً عرق عشبہ خون کی صفائی کے لئے پیتے رہیں۔

مادی آتشک:

جب نرآتشک کا علاج پورا نہ کیا جائے اور بعض ۲۰ روز اور بعض کو اس سے زیادہ دن مادہ دو ماہ تک یہ آتشک کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔اس کا زہر خون میں داخل ہو کر بدن میں داخل ہو کر بدن کے ہر رگ و ریشہ ہڈیوں میں سرایت کر جاتا ہے۔جلد اور ہڈیوں میں گہرے زخم ہو جاتے ہیں۔جسم پر ثبورات خورد و کلاں سوزش دار نکل آتے ہیں۔عضو تناسل ابلے ہوئے شکر قند کی طرح ہو جاتا ہے۔اب مکھیاں اُڑایا کرو اور زنا کی لذت کو یاد کرو کہ یہی آتشک ہے جو علاج کے بعد بھی اپنے باقیماندہ اثر سے وراثتاً چلا جاتا ہے۔

اکسیر آتشک نمبر ۱:

یاد رہے کہ پارہ، رسکپور، دار چکنا وغیرہ سے مریض کو ایسا منہ آجاتا ہے کہ دل گھبرا گھبرا کر مریض قریب المرگ ہو جاتا ہے۔میں ان کو ناقص اور واہیات خیال کرتا ہوں اور ایک ایسا نسخہ لکھ دیتا ہوں جو بالکل بے خطا اور نہایت مجرب ہے۔وہ یہ ہے کہ بیس سیر گائے کے دودھ میں عشبہ ایک پاؤ، چوب چینی آدھا پاؤ، شاہترہ ایک پاؤ، چرائتہ ایک پاؤ، سنا مکی ایک پاؤ، بنفشہ ایک چھٹانک، گلاب کے پھول آدھا پاؤ ملا کر کسی عطار سے عرق کشید کرالیں۔ہر روز دس تولہ عرق صبح کو نہار تا صحت نوش کیا کریں۔دوا جابت ہر روز ہوا کریں گی اور زہر آتشک خارج ہو جائے گا۔غذا صبح کو اسہال آنے کے بعد چاول بے نمک دیں اور رات کو دال مونگ قدرے نمک ملا کر چاول یا روٹی گھی سے چپڑی ہوئی۔

marfat.com

اکسیر آتشک نمبر۲:

کشتہ سنکھیا ایک چاول بھر دو تولہ مکھن کے ہمراہ صبح کو ایک پڑیا قدرے مربہ پیٹھا کھا کر اوپر سے کھالیا کریں۔ اگر ضرورت ہو تو اس کے کھانے سے پہلے جلاب لینا از حد مفید ہے۔ اس سے بیسیوں مریض تندرست ہو گئے۔

نسخہ ڈاکٹری نمبر۳:

ڈیکاکشن سارسا پریلا ایک اونس اڑھائی تولہ' آیوڈائڈ آف پوتاں ۵ گرین' ٹنکچر سٹیل ۵ بوند ملا کر ایسی ایک خوراک دن بھر میں تین مرتبہ استعمال کرائیں۔

متفرق بیماریاں اور ان کا علاج:

درد پیٹ: شیر گرم پانی یا عرق گلاب میں پانچ بوند ملا کر نوش کرائیں جھٹ پٹ چین آجائے گا۔

خونی قے: آب برگ بانسہ ایک ماشہ میں تین یا چار بوند ملا کر شربت انجبار کے ہمراہ کھلائیں دن میں تین مرتبہ، پرہیز گرم اشیاء' غذا زود ہضم دودھ چاول ڈبل روٹی۔

درد پسلی: مقام درد پر اس اکسیر کو مالش کر کے اوپر ہلدی یا سونٹھ دھوڑ کر گرم کپڑے سے باندھیں۔ نصف گھنٹے کے اندر آرام ہو جاتا ہے۔ سرد اشیاء سے پرہیز' غذا شوربا مصالحہ دار چاول یا روٹی۔

ترکھانسی: شربت خشخاش تین تولہ میں تین بوند ملا کر پلا دیں۔

کھانسی خشک: لعاب بہیدانہ پانچ تولہ یا ایک تولہ مسکہ میں تین بوند ملا کر کھلائیں' ہر قسم کی کھانسی میں ترش اشیاء اور جماع سے پرہیز کریں۔

مرض دسہ: سہانہ بھونا ہوا ہو نصف' شبہ فلفل دراز کوفتہ چار رتی میں چار بوند ڈال کر شربت زوفا کے ہمراہ کھلانا بہت مفید ہے۔ غذا شوربا کبوتر' مرغ' بٹیر وغیرہ ساتھ روٹی گندم اور پرہیز چھاچھ' دہی' ترش اشیاء۔

جل جانا: تیزاب' آگ' گرم گھی' گرم تیل یا گرم پانی وغیرہ سے روغن السی ایک

marfat.com

چھٹانک میں بیس بوند ملا کر الگ رکھیں۔ پھر رال سفید دو ٹولہ کو باریک پیس کر اوپر لگالیں

چوٹ لگنا اور خون بہنا: تھوڑے سے پانی میں پانچ بوند یہ دوائی ملا کر مالش کریں۔ اگر ضرورت ہو تو کپڑا تر کر کے اوپر باندھیں۔

دھدر: سوہاگہ ایک تولہ' گندھک ایک تولہ' نوشادر ایک ماشہ کو خوب باریک پیس کر مرغی کے انڈے کی سفیدی ملا کر مرہم بنائیں۔ اس میں ۱۵ بوند یہ دوائی ملا کر دھدر پر لگاتے رہیں۔ چند دنوں میں بالکل آرام ہو جائے گا۔

چنبل کے لئے بھی بطریق بالا مفید ہے۔

پھوڑا: اگر پھوڑا پکا ہوا اور اس سے پیپ بہتی ہو تو روئی کا پھویہ اس دوائی میں تر کر کے پھوڑے پر باندھیں بہت جلد آرام ہوگا اور اگر پھوڑا خام ہوگا تو اس کے لگاتے رہنے سے دب جائے گا۔

بالوں سے کان کا پکنا: صرف اسی اکسیر کو روئی سے کانوں پر لگائیں۔

پھنسی: ہر قسم آملہ کو جلا کر اس کی راکھ تیل سرسوں میں ملا دیں اور اس میں بقدر مناسب یہ دوائی ملا کر پھنسیوں پر ملتے رہیں' بہت جلد آرام ہوگا۔

طاعون: اس کے واسطے دو بوندیں روح کیوڑہ ایک تولہ میں ملا کر دن میں کئی مرتبہ پلائیں۔

جلاب:

نمبر۱: پارہ ایک تولہ' گندھک آملہ سار ایک تولہ' ان دونوں کو اتنا کھرل کریں کہ پارا بالکل بے دانہ بے چمک ہو کر نہایت سیاہ رنگ کا سفوف بن جائے۔ کالی مرچ ایک تولہ' عشق پیچہ ایک تولہ' بدسفید (تروی) ایک تولہ' جمالگوٹہ پتہ نکلا ہوا ایک تولہ' سب کو کوٹ کر اس سیاہ سفوف کو ملا کر خوب یک ذات کر کے کالی مرچ کے گولیاں باندھیں۔ جوان آدمی کو دو یا تین اور بوڑھے آدمی کو ایک یا ڈیڑھ گولی صبح کو دودھ یا پانی کے ہمراہ کھلا دیں۔ خوب کھل کھل کر اجابت ہوا کرتی ہے ہر قسم کی خلط خارج ہو کر پیٹ صاف اور بدن کندن ہو جاتا ہے۔

نمبر۲: جمالگوٹہ پانچ تولہ کو پانچ سیر دودھ میں جوش دے کر جغرات دہی جمالیں۔ صبح

marfat.com

کو مکھن مسکہ نکالیں۔ مکھن کو جوش دے کر گھی بنالیں دو پتاشہ پر ایک دو بوند ڈال کر کھلا دیں۔ خوب اسہال آئیں گے۔

نمبر۳: کوئی چھ ماشہ بھر سنا مکی کے پتوں کو ایک پیالہ پانی میں جوس دے کر کپڑا چھان کر کے چھٹانک مینگنیشیا سلفاس انگریزی مشہور دواحل کر کے پی جائیں۔ پانچ چھ کھل کر آئیں گے۔

تریاق آنکھ:

جب آنکھ دکھنے آئے اور سرخ ہو جائے تو ایک چھٹانک عرق گلاب میں چار رتی بھر رنگ سلفاس حل کر کے آنکھ میں دو دو قطرے دن بھر میں دو تین مرتبہ ڈال دیا کریں۔ یہی رنگ لوشن ہے۔ بہت مفید ہے۔ ایک پیسہ کی لاگت سے سینکڑوں مریضوں کی دل داری اور ثواب عظیم حاصل ہوتا ہے۔

لیپ چشم نمبر۲:

پھٹکڑی ۳ ماشہ، قلمی شورہ ایک تولہ، عقرقرحا ۲ ماشہ، انار دانہ ایک تولہ، املی ایک تولہ، رشوت ایک تولہ، پوست خشخاش ۲ عدد، افیون ایک ماشہ، نسپال ۶ ماشہ، سب کو آدھ سیر پانی میں رات کو بھگو دیں صبح کو صاف ہاتھوں سے مل کر کپڑ چھان کر کے لوہے کی کڑاہی میں پکائیں۔ لکڑی سے ہلاتے جائیں جب گاڑھا ہو جائے اتار لیں۔ بوقت ضرورت پانی میں گھول کر آنکھ میں لگائیں۔ بڑا مفید لیپ ہے۔

نمبر۳ سرمہ دافع دھند و غبار و جالہ چشم:

سرمہ سیاہ ایک، تولہ، زنک سلفاس ایک ماشہ، پھٹکڑی ایک ماشہ، شیشہ نمک ۳ ماشہ، نوشادر ایک ماشہ، قلمی شورہ ۱۵ ماشہ، سب کو کھرل میں ڈال کر عرق لیموں کے ہمراہ ایک دن کامل خوب رگڑتے رہیں۔ رات کو سوتے وقت سلائی سے آنکھ میں لگائیں نہایت مفید ہے۔ نظر تیز کرتا ہے۔

نمبر۴: نسخہ نمبر۳ یا نوشادر کے جوہر کے استعمال کے دو سال کا پھولا چشم رفتہ رفتہ رفع ہو جاتا ہے۔

marfat.com

تریاق بخار:

بخار دور کرنے کے واسطے جلاب نمبر ۳ کا استعمال کریں۔ جب آنتیں صاف ہو جائیں تو اینٹی فیرین پانی نس ٹین چار رتی کے قریب سرد پانی کے ہمراہ کھلا کر چادر اوڑھ لیں۔ پسینہ کے آنے سے بخار اتر جائے گا۔

ہیضہ

ہیضہ چار اسباب سے ہوا کرتا ہے: ۱، اناج غلہ جات فاسدہ کے باعث، ۲، گرم آبی کے باعث۔ ۳، گرم لگسی یعنی سبز مکھی موٹے سر والی کا بکثرت پیدا ہونا' ان تین اسباب کا ہیضہ وبائی طور پر نہیں پھیلتا بلکہ محدود رہتا ہے۔ چوتھا سبب کرم ہوائی کا بذریعہ سانس اندر چلا جاتا ہے۔ یہ ہیضہ وبائی ہوتا ہے اور عام پھیل جاتا ہے۔

نمبر ۱: پارہ ۲ تولہ' مصری سفید ۵ تولہ دونوں کو یہاں تک کھرل کیا جائے کہ پارہ بالکل بے چمک ہو کر سیاہ رنگ کا سفوف بن جائے۔ ہر نصف گھنٹہ کے بعد تین تین ماشہ کھلائیں۔

نمبر ۲: افیون ۶ ماشہ' ہینگ چھ ماشہ' فلفل سرخ ۶ ماشہ' سب کو ملا کر مونگ کے برابر گولیاں بنا کر ایک گولی ہر گھنٹہ کے بعد سکنجبین کے ہمراہ کھلاتے رہیں۔

نمبر ۳: کافور ایک تولہ' افیون ۶ ماشہ' شراب اعلیٰ ۲ تولہ ایک شیشی میں ڈال دو۔ کچھ دیر کے بعد خود بخود تیل بن جائے گا۔ سکنجبین میں دو تین بوند ملا کر ہر گھنٹہ کے بعد پلاؤ۔

نمبر ۴: ست لیموں ایک تولہ' فلفل سیاہ ۴ تولہ' گندھک' آملہ سار ۶ ماشہ' ہڑتال ورقیہ ۳ ماشہ' سب کو کوٹ کر سکنجبین کے ہمراہ دانہ مسور کے برابر گولیاں باندھیں بترکیب بالا کام میں لائیں۔

نمبر ۵: سرخ مرچ کے بیج سالم پانچ عدد لے کر بقدر مناسب موم سفید میں چھپا کر مریض کو نگلوا دیں۔ خدا نے چاہا تو ست وقتے سب موقوف ہو جائیں گے۔

نمبر ۶: ست لیموں نمک سونچل کالی مرچ ہر ایک ایک تولہ آک کے پھول ۲ تولہ' آک کی جڑ ۱ تولہ مثل سرمہ باریک کر کے سکنجبین کے ہمراہ چنے کے برابر گولیاں بنا کر بطریق بالا کام میں لائیں' بہت اکسیر ہے۔

marfat.com

نوٹ: ہیضہ کے دنوں میں کافور یافینائل کی گولیاں اپنے پاس رکھیں۔ یہ ہوائی کرموں کی قاتل ہیں۔صبح کوبطور حفظ ماتقدم نمبر۶ کی ایک گولی یاروح عقاقیر کی ایک بوند کھا لیا کریں۔خدانے چاہاتو ہیضہ نہ ہوگا۔

طاعون:

یہ مرض ہےتو قاتل لیکن جس کوخداچاہے بچالے۔چنانچہ ایام طاعون میں جب میں نے راہ خدامیں بذریعہ اشتہار ہرخاص وعام کودوائی مفت تقسیم کی تو خداکے حکم سے ذیل کی ادویات سے بہتوں کوشفاہوگئی۔ ہلکے جلاب کے بعد مریض کو ہرنصف گھنٹہ کے بعد روح کیوڑہ میں ایک بوند روح عقاقیر ملاکر پلاتے رہیں۔ طاعونی بخار کوازحد مفید ہے۔لخلخہ مذکورہ بالا بخاروالاسونگھنے کودیں۔مکھن میں کافوررگڑکر بدن پرنرم نرم مالش کریں۔صفائی کا خیال کریں، دودھ نوش کرنے کودیں۔یازہرمہرہ روح کیوڑہ میں ایک روزکھرل کرکے خشک کرکے بوزن ایک دورتی حسب طاقت مریض کو بوقفہ گھنٹہ گھنٹہ دودھ یاروح کیوڑہ کے ہمراہ کھانے کودیں اورگلٹی طاعون پرذیل کے نسخہ جات سے کوئی استعمال کریں:

لیپ طاعون نمبرا:

شیرآک ۶ ماشہ، تنگچرآیوڈین ایک اونس دونوں کوملاکرروئی سے لیپ کریں۔

نمبر۲: لہسن اتولہ، سنکھیاسفیدایک ماشہ کھرل کرکے گلٹی پرباندھیں۔پھوٹ کرگلٹی بہہ جائے گی۔

نمبر۳: نربسی کچلہ یامیٹھاتیلیہ پتھرپرگھس کرورم طاعون پرلیپ کریں۔نمک کی ٹکور کریں۔اگرمریض طاقتورہوتوجونکیں لگوادیں۔

نمبر۴: گڑ۲ تولہ، صابن ۶ ماشہ، مصبر ۳ ماشہ، میدہ گندم۲ تولہ، ریوندچینی ۳ ماشہ، گھی ۲ تولہ کاحلوابناکرگلٹی طاعون پرباندھیں۔

بواسیرخونی:

نمبرا: پوٹاس ٹارٹارایسڈ صبح کواورشام کودس دس رتی سرد پانی میں حل کرکے مریض کو

marfat.com

پلائیں۔تین چار روز تک پلائیں۔خون بواسیر بند ہو جاتا ہے۔

نمبر۲: رسوت ۲ تولہ، قلمی شورہ ایک تولہ، مولی کے پانی میں حل کر کے گولیاں بنائیں، ایک گولی صبح ایک شام کو سرد پانی کے ہمراہ کھاتے رہیں، آزمودہ ہیں۔

نمبر۳: تخم نیم، تخم بکائن (دھریک) رسوت مساوی لے کر مولی کے پانی میں حل کر کے گولیاں بنا کر بطریق بالا کھاتے رہیں۔ یہ بڑی مفید گولیاں ہیں۔ دودھ، گھی، مکھن بکثرت کھائیں۔

جماع، سرخ مرچ اور گرم اشیاء سے پرہیز کریں۔روغن کنجد (میٹھا تیل) ایک پاؤں میں اب دھتورہ ۱/۲ پاؤ، لوبان کوڑیہ ایک تولہ، کندر ۶ ماشہ، اکلیل الملک ایک ماشہ، موم سفید ۱ تولہ جلا کر مسوں پر مالش کریں یا بھلاواں ایک عدد ایک چھٹانک روغن میں جلا کر یا کچھور کی ہڈی یا لوٹا سجر کی دھونی لیتے رہیں، مسے خشک ہو کر جھڑ جائیں گے۔اس مرض میں قبض کا بہت خیال رکھیں، سرخ مرچ اور گرم اشیاء سے پرہیز کریں۔

کھانسی بلغمی:

ملٹھی ایک چھٹانک، کاکڑاسنگی ۲ تولہ، پوست خشخاش ایک تولہ، عصارہ یوند ایک تولہ، کالی مرچ ایک تولہ سب کو باریک کر کے کپڑ چھان کر کے شربت بنفشہ کے ہمراہ چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ایک گولی صبح دوپہر، ایک رات کو شیر گرم، پانی کے گھونٹ کے ہمراہ یا شربت خشخاش کے ہمراہ کھالیا کریں۔یہ اکسیر اعظم گولیاں ہیں۔

پیچش (مروڑ)

پہلے اسپغول کھا کر دیکھیں۔اگر پاخانہ کے ساتھ اسپغول نہ نکلے تو سدہ کی علامت ہے۔پہلے جلاب (کسٹر ائیل روغن ارنڈ) کریں بعد ڈوڈرس پوڈر (انگریزی دوا) صبح دوپہر وشام کو تین تین رتی سرد پانی کے ہمراہ کھلائیں۔بہت مفید ہے یا گیرو ۱/۲ ماشہ میں ایک رتی کشتہ ہڑتال ملا کر شربت بنفشہ کے ہمراہ کھلائیں، آرام ہو جائے گا۔اگر آوں بھی آتی ہو تو ۲ رتی گوگل اضافہ کر کے عرق سونف کے ہمراہ کھائیں۔

marfat.com

باب نمبر 16

بچوں کی بیماریاں اوران کا علاج

بچوں کی قسمیں: بچے عمر کے لحاظ سے تین قسم کے ہوتے ہیں۔

۱-صرف دودھ پینے والے،۲-دودھ کے ساتھ اناج کھانے والے،

۳-صرف اناج کھانے والے۔

پہلی دو قسم کے بچوں کو عام طور پر والدہ یا دودھ والی دایہ کی خرابی سے اکثر بیماریاں لاحق ہوتی ہیں۔ کیونکہ بیرونی اسباب کے علاوہ خراب دودھ' والدہ کا بھاری' ثقیل' قابض اور گلی سڑی' بادی اشیاء کا کھانا بچے کے لئے مرض کا سبب ہوتا ہے۔

تیسری قسم کے بچے بیرونی اسباب کے علاوہ اکثر بہت کھانے پینے سے بیمار ہوتے ہیں۔اور پچاس فیصدی بچے قبض اور بدہضمی کی وجہ سے بیمار ہوتے ہیں۔

بچوں کی اکثر بیماریاں بڑے آدمیوں کی مانند ہوتی ہیں۔لیکن بعض بیماریاں بچوں سے مخصوص ہیں۔جن کا ہر ایک معالج کو جاننا ضروری ہوتا ہے۔

بیمار بچے کا معائنہ: بچہ چونکہ اپنی تکالیف خود بیان نہیں کرسکتا۔اس لئے بیمار بچہ کا معائنہ کرنے سے پہلے اس کی والدہ سے دریافت کر لینا ضروری ہوتا ہے اور اکثر بیشتر تکالیف والدہ سے معلوم کر کے مرض کی صحیح تشخیص کی جاسکتی ہے' اور ایک تجربہ کار معالج بچوں کی اکثر بیماریاں صرف نگاہ سے ہی جان لیتا ہے۔مثلاً چہرے اور جسم سے رنگت' مختلف نشانات' سانس کی تیزی' آنکھوں کی کیفیت' ہوش وحواس اور جسمانی ساخت سے پتہ چل جاتا ہے۔

marfat.com

بعض بیماریاں قدرے تجسس، محنت اور آلات تشخیص سے معلوم کرنی پڑتی ہیں۔ مثلاً بخار، منہ، حلق، ناک، کان، معدہ، اعضاء گردہ، مثانہ، سینہ کی بیماریاں وغیرہ۔

یاد رہے بچے کا معائنہ کرتے وقت بچے کو حیلے، بہانے اور کھلونے وغیرہ سے مطمئن رکھیں۔ کیونکہ بچے کے رونے اور دیگر حرکات سے تشخیص میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔

اب ہم اپنے تجربہ کی بنا پر بچوں کی اکثر بیماریوں کی تشخیص بیان کر رہے ہیں۔ کئی ایک بیماریاں بچے کے چہرہ سے نمایاں ہوتی ہیں۔

(۱) تنگی تنفس کی وجہ سے نتھنوں کا چلنا، حنجرہ کا خناق، وبائی نمونیہ، قصبۃ الریہہ میں کسی خارجی چیز کے داخل ہو جانے کے سبب سے ہوتا ہے۔

(۲) چہرے پر سرخ نشان پڑ جانا خسرہ کی علامت۔

(۳) آنکھوں کا اندر دھنس جانا اور چہرے کی بے رونقی شدید اسہال، قے اور پیچش کی علامت ہے۔

(۴) چہرہ پر ورم آ جانا، رنگ کا پھیکا پڑ جانا، ورم گردہ کی علامت آنکھوں کی تکالیف بھی چہرہ سے نکایاں ہوتی ہیں۔

(۵) چہرہ کی سرخی بخار اور درد کی علامت ہے۔

(۶) لبوں کی گلابی رنگت صحت کی علامت ہے۔ رنگت کی کمی، کمی خون، کی علامت ہے، اور لبوں کا نیلا ہونا نمونیہ اور امراض قلب کی علامت ہے۔ بخار میں لب خشک ہو جاتے ہیں۔

(۷) اگر بچہ کے کسی حصہ جسم یا کسی عضو میں درد ہو تو بچہ بار بار اس کو چھوتا ہے یا اس طرف ہاتھ لے جاتا ہے۔

(۸) اگر بچہ کے سر درد ہو تو سر کا چمڑا قدرے سخت ہو جاتا ہے۔ آنکھیں بند رکھتا ہے۔ سر کو گرا دیتا ہے اور چہرہ پر سرخی ہوتی ہے۔

(۹) اگر بچہ لگاتار روتا رہے اور بہت بے چین ہو تو کان کا ملاحظہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ کان کو دیکھنے کے لئے آلہ ایئر سکوپ ملتا ہے۔ عام طور پر بچوں کے کان درد میں کان کا

marfat.com

پردہ متورم ہوتا ہے۔ جس کا رنگ گہرا سرخ ہوتا ہے۔ چند روز درد رہنے سے بہنے لگتا ہے' اور کبھی کان کی نالی میں پھنسی کی وجہ سے بھی درد ہوتا ہے' اور بچہ کان کی طرف ہاتھ لے جاتا ہے' اور کان کو ہاتھ لگانے سے روتا ہے۔

(۱۰) ہاضمہ کی خرابی' قبض' ورم لوز تین' بوسیدہ دانت اور منہ میں چھالے ہونے کی وجہ سے سالس بدبودار ہو جاتا ہے۔

(۱۱) اگر بچہ کی زبان پر میل جمی ہوئی ہو تو اسے قبض اور بدہضمی ہوتی ہے۔ شدید اسہال میں زبان خشک ہوتی ہے۔ بچہ پیاس کی زیادتی کی وجہ سے زبان بار بار باہر نکالتا ہے۔

(۱۲) بخاروں میں بھی زبان پر میل جمع ہو جاتی ہے۔ معیادی بخار میں زبان کے درمیان میں میل ہوتی ہے۔ زبان کے کنارے اور سرا بالکل خشک ہوتا ہے اور اس پر چھوٹے چھوٹے دانے ہوتے ہیں۔

(۱۳) تلی اور جگر کے بڑھ جانے سے نیچے کی پسلیاں سرک جاتی ہیں اور پسلیوں کے نیچے ہاتھ کے ساتھ دبانے سے تلی اور جگر بڑھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

(۱۴) اگر پیٹ بڑھ گیا ہو اور چہرے کا رنگ زرد ہو گیا ہو یا تلی اور جگر بڑھا ہوا ہو تو بچہ کو مٹی کھانے کی عادت ہے۔

(۱۵) اگر آنکھیں زرد ہو گئی ہوں تو مرض یرقان سمجھنا چاہئے۔

(۱۶) اگر بچہ پیشاب کرتے وقت اپنی آلت کو پکڑے' اور رونا شروع کر دے۔ قطرہ قطرہ پیشاب کرے۔ تو مثانہ یا گردہ کی بیماری سمجھیں۔ عام طور پر مثانہ کی پتھری' درد مثانہ یا پیشاب بند ہو جانے سے یہ تکلیف رونما ہوتی ہے۔

(۱۷) اگر بچہ کو نزلہ و زکام ہو اور چہرہ کی رنگت سرخ ہو۔ بخار کی حالت میں بار بار چھینکیں مارے تو خسرہ یا چیچک ظاہر ہونے کی علامت ہے۔

(۱۸) بچہ کو مسلسل دست یا پیچش آنا اور جلد کا نام ہو جانا۔ سینہ میں بلغم کی کھڑکھڑاہٹ' کھانسی' ہلکا ہلکا بخار' چوتڑوں پر جھریاں پڑنا' جسم کا دن بدن کمزور ہوتے جانا' پیٹ کا بڑھ جانا اور ٹانگوں کا سوکھ جانا بچوں کی تپ دق اور سوکڑا کی علامت ہے۔

marfat.com

(۱۹) اگر بچہ کو ہلکا بخار اور کھانسی ہو۔ سانس جلد جلد لیتا ہو اور سانس تنگی سے آئے۔ سانس لیتے وقت نتھنے پھولتے ہوں اور سانس لیتے وقت پسلی کے نیچے گڑھا پڑتا ہو تو یہ نمونیہ اور ذات الجنب کی علامت ہے۔

(۲۰) اگر بچہ کا پیٹ بڑھا ہوا ہو تو نفخ شکم، قبض شدید، کساح دق باریطون سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ ان امراض میں بچہ کا پیٹ بڑھ جاتا ہے۔

(۲۱) اگر فوطوں میں سوزش ہو تو پاخانہ کا رنگ سبز ہوگا۔ جس میں پانی اور بلغم زیادہ مقدار میں خارج ہوں گے۔ چوتڑ سرخ ہو جائیں گے۔

تجربہ اور مشاہدہ سے بچوں کی بیماریوں کی تشخیص میں کوئی مشکل نہیں رہتی۔ جلد بازی سے غلط تشخیص ہو کر علاج میں ناکامی کا سامنا ہوتا ہے۔

یاد رکھنے کی چند باتیں: بچوں کی پرورش اور نگہداشت والدین پر فرض ہوتی ہے، اور بچے کی بیماری کی حالت میں بھی تمام تکالیف اور اخراجات علاج وغیرہ بھی والدین کو برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ نیز طرح طرح کی مصیبتیں اور پریشانیاں جھیلنی پڑتی ہیں۔ بعض اوقات جب بیماری آخری درجات پر ہوتی ہے، اور بچہ موت کے قریب تر ہوتا ہے تو والدین سے یہ سنا گیا ہے کہ اس بچے کی بجائے ہمیں یہ بیماری آجائے اور وہ زندہ رہے۔ لیکن جب اس کی بیماری اس حد تک پہنچ چکی ہو کہ اس سے بچنا امر محال ہو۔ تو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ موت نہ آئے۔ آخر بچہ کی موت کا صدمہ بھی سہنا پڑتا ہے۔ پھر اس مصیبت اور جدائی کا اندازہ وہی شخص لگا سکتا ہے جو اس میں مبتلا ہو۔ لہٰذا والدین کو مندرجہ ذیل باتوں کا خاص خیال رکھنا چاہئے:

(۱) بچے کو بلحاظ موسم لباس پہنانا چاہئے۔ گرمیوں میں گرمی اور سردیوں میں سردی سے بچہ کو محفوظ رکھنا بے حد ضروری ہے۔

(۲) اگر بچہ کی صحت میں کسی قسم کا فرق آنے لگے، اور بچہ حسب سابق نہ ہو تو فوراً کسی لائق حکیم یا ڈاکٹر کے پاس لے جا کر ملاحظہ کرانا چاہئے۔

(۳) قبض اور بدہضمی کا خاص خیال رکھیں۔ یہ مرض بچوں کو اکثر ہو جاتا ہے۔

marfat.com

(۴) دست اور پیچش بچے کی جان لیوا بیماریاں ہیں۔ان سے بچہ بہت جلد کمزور ہو جاتا ہے۔اس کا فوراً علاج کرانا چاہئے۔

(۵) نزلہ اور زکام بھی بچوں کے لئے بہت بڑی مرض ہے۔ کیونکہ کھانسی' نمونیہ' خسرہ' چیچک وغیرہ اس کی وجہ سے ہو جاتی ہیں۔

(۶) بچو میں گلے' حلق اور کان کی تکالیف عام ہوتی ہیں' گاہے گاہے کسی معالج کو دکھاتے رہنا چاہئے۔

(۷) بیمار بچے کو تندرست بچوں سے علیحدہ رکھنا چاہئے۔اگر علیحدہ کمرہ میں نہ رکھ سکیں تو کم از کم بیمار بچے کے ساتھ تندرست بچہ کو نہ سلائیں۔

(۸) بچہ کی والدہ کو ہدایت کرنی چاہئے کہ بچے کو افیون یا اور کوئی نشہ آور دوا ہرگز نہ کھلائے۔ کیونکہ اکثر مائیں کام کاج کی خاطر افیون وغیرہ کھلا دیتی ہیں۔یہ بچے کے لئے بہت مضر ہے۔

(۹) والدہ کی غذا صاف ستھری اور تازہ ہونی چاہئے۔اگر ہو سکے تو دودھ اور مکھن زیادہ استعمال کرائیں۔

(۱۰) اگر والدہ کو کوئلہ' مٹی اور گندی اشیاء کھانے کی عادت ہو۔تو اسے ترک کروانی چاہئے۔

دانت نکالنا:

وجوہات و تشخیص: چھ ماہ کا بچہ دودھ کے دانت نکالنا شروع کر دیتا ہے اور تین سال تک عارضی دانت نکل آتے ہیں۔ مستقل دانت ۶ سال کے بعد نکلنے شروع ہوتے ہیں۔ بارہویں سال تک عقل دانت کے سوائے سب دانت نکل آتے ہیں۔دانت نکالنے کے زمانہ میں بچہ کو طرح طرح کی تکالیف' بے چینی' دست' قبض' درد کان' کان بہنا وغیرہ ہو جاتی ہیں۔اکثر تشنج بھی ہو جاتا ہے۔

علاج: معالج کو ایسی کوشش کرنی چاہئے جس سے دانت آسانی سے نکل آئیں' اور

marfat.com

عارضی علامات بخار، دست وغیرہ کا علاج کرے۔

دانت نکالنے کے زمانہ میں بچے کو کوئی لچکدار ربڑ کی چیز ہاتھ میں دینی چاہئے۔ تاکہ بچہ منہ میں ڈال کر دُباتا رہے۔ نیم بریاں گوشت کا ٹکڑا مرچ مصالحہ سے دھو کر دینا بھی اچھا ہے۔ اس کو چبانے سے اوپر کا گوشت کم ہو کر دانت آسانی سے نکل آتے ہیں۔

ٹی تھنگ پاؤڈر: مرکری ودھ چاک آدھ گرین، کمپونڈ روبرب پوڈر ۲ گرین۔ ایسی ایک ایک خوراک صبح وشام پلائیں۔ یہ مقدار خوراک ایک سال کے بچہ کے لئے ہے۔ اس کے استعمال سے بچہ دانت بآسانی نکال لیتا ہے۔

کالزانہ ایک ٹکیہ دودھ میں حل کر کے دن میں تین ٹکیہ دیں۔

کیلسی مل ڈی، بی ایچ: ایک ٹکیہ دودھ میں حل کر کے دن میں تین بار دیں۔ یہ دونوں دائیں دانت نکالنے میں مدد دیتی ہیں۔ دانتوں کو کیڑا لگنے سے محفوظ رکھتی ہیں۔

اکسیر دانت نکالنا: کلکیر یا فاس x ۶ (۳ گرین) دن میں ۶ مرتبہ پانی سے کھلائیں۔ بچہ کے دانت نکالنے کے زمانہ کی تمام تکالیف قے، اسہال، نفخ شکم کمزوری وغیرہ کے لئے مفید ومجرب دوا ہے۔ اس کے استعمال سے بچہ ۲ دانت بآسانی نکال لیتا ہے۔ نیز بچوں کے سوکھا بخار میں بھی یہ دوا مفید ہے۔

کیمومیلا x ۶: اگر دانت تکلیف سے نکلیں تو بچے کا ہاضمہ خراب ہے۔ پیٹ میں درد، سبز رنگ کے دست آئیں تو ہر چار گھنٹہ بعد دوائی دیتے رہیں۔

بے بی سیرپ: برگ اڑوسہ ایک سیر، گاؤزبان ۲۰ تولہ، گل نیلوفر ۲۰ تولہ، خوب کلاں ۱۰ تولہ، ملٹھی ۱۰ تولہ، سرطان نہری ۳ تولہ۔

تمام ادویات کو صاف کر کے آٹھ سیر پانی میں بھگو دیں۔ ۲۴ گھنٹہ کے بعد قرع انبیق کے ذریعہ ۶ بوتل عرق کشید کریں۔

کشید شدہ عرق میں ۴ تولہ چونا ان بجھ ڈال دیں اور ۶ گھنٹہ بعد عرق کو نتھار لیں۔ اب عرق مذکور میں ۲ اونس سپرٹ کیمفر ملا لیں۔ پھر اس میں ۶ سیر چینی سفید ملا کر بطریق معروف شربت تیار کر لیں۔ تیار شدہ شربت میں روز کلر ملا کر شربت کا رنگ سرخ کر دیں۔ بس تیار

marfat.com

ہے۔

مقدار خوراک: ایک ماشہ سے ۶ ماشہ تا ایک تولہ عمر کے لحاظ سے پانی میں ملا کر دیں۔ یہ شربت بچوں کی اکثر امراض دست پیچش، کھانسی، بخار، بدہضمی، دودھ الٹنا اور سوکڑا یعنی دق الاطفال کے لئے اکسیر ہے۔ اس کے استعمال سے بچے موٹے تازے ہو جاتے ہیں، اور دانت بآسانی نکال لیتے ہیں۔ حجازی شفاخانہ میں یہ شربت اسی نام سے تیار ہوتا ہے۔

ہیضہ اطفال:

وجوہات و تشخیص: موسم گرما میں شیر خوار بچوں میں پیاس کی شدت ایک مرض کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ بے چینی، ہونٹ خشک، پانی کو دیکھ کر بے اختیار ہو جانا، تیز بخار، دماغی جھلیوں میں ورم، سر کو ادھر ادھر مارنا، بے خوابی، خوف کے مارے ادھر ادھر دیکھنا، قے اور دستوں کی شدت، بعض اوقات ہاتھ پاؤں میں تشنج بھی ہو جاتا ہے۔ اس مرض کا بڑا سبب موسم کی گرمی ہے۔ گرمی میں محنت، مشقت اور آگ کے پاس بیٹھ کر کام کرنے والی عورتوں کے بچے اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ جماع کرنے کے بعد ماں کا بچے کو دودھ پلانے سے بھی یہ مرض ہو جاتی ہیں۔ اگر بروقت علاج نہ کیا جائے تو بچے ہلاک ہو جاتے ہیں۔

علاج: گرمی رفع کرنے کی کوشش کریں۔ بچے کو برف سے سرد کیا ہوا پانی تھوڑا تھوڑا پلائیں۔ دو تین گھنٹہ سے پہلے دودھ نہ پلانا چاہئے۔ اگر گائے بھینس کا دودھ پلانا ہو تو اس میں آدھا پانی ملا کر قلعی شدہ برتن میں ابال کر ٹھنڈا کر کے دینا چاہئے۔ سر پر گل روغن، سرکہ اور گلاب میں پٹی تر کر کے رکھیں۔ برف سے سرد کر کے گلوکوز واٹر پلانا پیاس رفع کرنے کے لئے مفید ہے۔

دوائے عطاس: زہر مہرہ، طباشیر، انار دانہ، سماق، الائچی خورد، نارجیل دریائی ہر ایک ہم وزن لے کر باریک پیس لیں، اور دو تین رتی عمر کے مطابق دیں۔

marfat.com

فوائد: اسہال' قے' شدت کی پیاس اور گرمی کے امراض میں بے حد مفید ہے۔

سسپنشن آف سلفا گٹناڈین:

مقدار خوراک: ایک ڈرام دن میں چار خوراک دیں' عطاس کے لئے بے حد مفید ہے۔

ضماد گھنڈی: مازو' سپال ایک ایک تولہ' گوند کیکر ۲ تولہ' زعفران اماشہ' افیون ۴ رتی۔

ترکیب استعمال: ایک کاغذ کی گول ٹکیہ ایک انچ بنا کر درمیان میں سوراخ کر کے ذرا سی دوائی لے کر پانی میں حل کر کے کاغذی پر لگائیں۔ تالو سے بال اتروا کر کاغذی لگا دیں۔ تین دن متواتر لگی رہنے دیں۔ چوتھے دن اس کے اوپر تیل سرسوں لگا دیں۔ کاغذی خود بخود اتر جائے گی۔

فوائد: بچوں کے مزمن عطاس' بے قراری' تالو کا جلنا' ورم دماغ' اسہال وغیرہ کے لئے بے حد مفید ہے۔

مکسچر عطاس: سلفا گٹناڈین ۳ گولی' گوند کیکر ۵ گرین' پوٹاشیم برومائیڈ ۶ گرین' کلوروڈین ۱۵ قطرے، گلوکوز ۶ ڈرام، سوڈامنٹ ۲ تکیہ۔

ترکیب: تمام دواؤں کو کھرل میں ڈال کر خوب باریک کریں' اور ایک چھٹانک عرق پودینہ ملا کر حل کر لیں۔ بس تیار ہے۔ یہ ایک دوائی کی چار خوراک ہیں۔ دن میں چار بار دیں۔

فوائد: عطاس زیادتی پیاس' بے چینی' اضطراب قے' اسہال پیچش کے لئے اکسیری مکسچر ہے۔

یہ ایک دو سال کے بچہ کے لئے مفید و مجرب ہے۔ معمول مطب ہے۔

سر پر ضماد گھنڈی کا لیپ (پھایہ) لگا دیں۔ بچہ ہر قسم کی تکالیف سے بچا رہے گا۔

کھانسی:

وجوہات و تشخیص: یہ مرض بچوں کو عام ہوتی ہے۔ اکثر گلے کی خرابی زکام' نمونیہ و خسرہ'

marfat.com

سردی لگنا وغیرہ سے ہو جاتی ہے۔

علاج: اصل سبب کو رفع کریں اور مندرجہ ذیل نسخوں کا استعمال کریں۔

جوشاندہ کھانسی: گل بنفشہ ۱ ماشہ' عناب ۱ عدد' لسوڑیاں ۲ عدد، تخم خطمی ۱ ماشہ' گاؤزبان اماشہ' اصل السوس اماشہ۔

ترکیب: ایک چھٹانک پانی میں ابال کر چھان کر قند سفید ملا کر پلائیں۔ دن میں تین چار دفعہ کھانسی کے لئے بے حد مفید ہے۔

کرشنا آدی چورن: فلفل دراز' اتیس' ناگر موتھ' کاکڑا سینگی' ان چاروں ادویات کو برابر وزن میں باریک پیس کر ملا لیں۔

مقدار خوراک: ۲ رتی شہد میں ملا کر یا شربت بنفشہ میں ملا کر کھلائیں۔ بچوں کے بخار' کھانسی' دمہ اور قے کے لئے اکسیر ہے۔ بدہضمی اور دودھ کی الٹی کا مجرب علاج ہے۔

زیفرول' کفرول' کھانسول وغیرہ ناموں سے کھانسی کے شربت بازار میں ملتے ہیں۔ ہر قسم کی کھانسی کے لئے مفید و مجرب ہیں۔

مکسچر کھانسی: سلفاڈایازین ۲ گولی' سوڈامنٹ ۱ گولی' لیفیڈرین ایک ٹکیہ' پانی ایک اونس' گوند کیکر ۱۰ گرین۔

تمام دواؤں کو کھرل میں ڈال کر حل کر کے شیشی میں ڈال لیں۔ تیار ہے۔ دن میں ۴ مرتبہ پلائیں۔

فوائد: کھانسی' نزلہ' زکام' تنگی نفس' بخار' نمونیہ کے لئے اکسیری مکسچر ہے۔

کھانسی کا ٹیکہ: سٹرپٹو پینی سی لین ۲ لاکھ ڈیڑھ گرام کا عضلاتی انجکشن لگوائیں ہر قسم کی کھانسی کے لئے اکسیر ہے۔

مکسچر کھانسی: ایمونیا کارب ۴ گرین، وائنم اپیکاک ۳۰ منم' سیرپ سلا ۳۰ منم' ٹنکچر سینگا ۱ ڈرام' ایکوا ۱۲ اونس۔

اس میں سے ایک چمچہ چائے دن میں چار بار دیں۔ ایک سال کے بچے کے لئے مفید ہے۔ کھانسی کے لئے بہترین دوا ہے۔

marfat.com

جب ہوا کی نالیوں میں بلغم بکثرت جمع ہوتو ایسی حالت میں بلغم خارج کرنے والی ادویات استعمال کرنی چاہئیں۔افیون اوراس کے مرکبات ہرگز نہ دیں۔

مکسچر کھانسی: سوڈیم سائٹراس ۵ گرین، ٹنکچرا پیکاک ۵ منم، ٹنکچر کیمفر کو ۵ منم، سمپل سیرپ ۱۵ منم، ایکوا کلوروفارم ۶۰ منم۔

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین بار دیں۔

بعض اوقات بچوں کو پھیپھڑوں کی باریک نالیوں کی سوزش کی وجہ سے شدید کھانسی ہوتی ہے۔جس میں نہ تو افیون کے مرکبات دیئے جاسکتے ہیں اور نہ ہی مخرج بلغم ادویات استعمال کی جاسکتی ہیں۔ایسی حالت میں یہ نسخہ دیں:

آریومائی سین: ایک کیپ شول، گلوکوز ۱ ڈرام باہم ملالیں۔آٹھ خوراک تیار کریں۔دن میں ۴ خوراک دیں۔دو دن کے استعمال سے بے حد افاقہ ہوجاتا ہے۔

بچوں کی کھانسی کے لئے ہومیو پیتھک ادویات اکونائٹ، بیلاڈونا برائیونا، آرسنک، سپونجیا، ہیپر سلفر مفید ہے۔

کالی کھانسی:

ہوپنگ کف (Whooping Cough):

وجوہات وتشخیص: یہ بچوں کا ایک متعدی مرض ہے۔چھوت لگنے کے بعد ایک ہفتہ سے ۲ ہفتہ تک ظاہر ہوجاتا ہے۔شروع میں سخت کھانسی، زکام، بخار، پھر صرف کھانسی کے شدید دورے ہوتے ہیں۔جس میں اکثر بچے الٹی کردیتے ہیں۔

علاج: اس مرض کا شافی علاج معلوم ہو چکا ہے۔اب اس کے علاج کی کوئی دقت نہیں رہی۔

دوائے کالی کھانسی: گندم ۱ تولہ، قند سیاہ ۲ تولہ، نمک لاہوری ۱ تولہ، کاکڑا سینگی ۱ تولہ، کوزہ گلی میں گل حکمت کرکے ۱۰ سیر اوپلوں کی آگ دیں۔سرد ہونے پر باریک پیس لیں۔

مقدار خوراک: اماشہ شہد میں ملا کر چٹائیں۔کالی کھانسی کی مجرب دوا ہے۔

marfat.com

اکسیر کالی کھانسی: سہاگہ سفید ۵ تولہ' سنکھیا سفید ا تولہ' دونوں کو کوار گندل کے رس میں تین دن کھرل کر کے ٹکیہ بنالیں۔ خشک کر کے مٹی کے کوزے میں بند کر کے گل حکمت کر کے ایک من اوپلوں کی آنچ دیں۔ سرد ہونے پر نکال کر اچھی طرح کھرل کریں' اور اس میں ۳۰ تولہ کوزہ مصری ڈال لیں۔ بس تیار ہے۔

مقدار خوراک: ارتی تا ۲ رتی ہمراہ شہد' شربت یا پانی' کالی کھانسی کے لئے اکسیر ہے۔

دمہ اطفال:

وجوہات و تشخیص: اس مرض میں بچہ کو سانس مشکل سے آتا ہے۔ چھاتی میں کھڑکھڑاہٹ ہوتی ہے اور مریض کو دمہ کی طرح جملہ علامات ہو جاتی ہیں۔ کمزور بچوں کو اکثر یہ مرض ہوتی ہے۔

علاج: بچے کا مناسب علاج کرنے سے بالکل صحت ہو جاتی ہے۔ دورہ رفع کرنے کے بعد مقویات کا استعمال بے حد مفید ہے۔

لیفیڈرین تہائی گرین' ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو بار صبح و شام دیں' ۵ سال سے کم عمر کے بچوں کے لئے ہے۔ دمہ کے لئے بے حد مفید ہے۔

(۱) سکائش ایملشن واٹر بریز کمپونڈ۔

(۲) کیپلو کاڈلیور آئل۔

پھیپھڑوں کو تقویت دینے کے لئے بے حد مفید ادویہ ہیں۔

ذبہ اطفال (نمونیہ):

وجوہات و تشخیص: یہ مرض بچوں کا نمونیہ ہے۔ سانس لیتے وقت بچہ کی دونوں پسلیوں کے نیچے گڑھا سا پڑتا ہے' اور سانس کھینچ کر لیتا ہے اور جلد جلد لیتا ہے۔ بخار' کھانسی وغیرہ اس مرض کے ہمراہ ہوتے ہیں۔

علاج: ایسی علامات شروع ہوتے وقت بچہ کی چھاتی پر انٹی فلوجسٹین کا پلستر یا روغن

marfat.com

تارپین کی مالش کر کے روئی کا گرم نمدہ باندھ دیں' اور گرم لباس پہنائیں اور سردی سے محفوظ رکھیں۔ حقنہ' پچکاری یا دوائی سے قبض رفع کریں۔

ایم' بی ۶۹۳ حسب عمر ہمراہ سوڈا بائی کارب استعمال کرنا نمونیہ کا شافی علاج ہے۔ یا مکسچر وغیرہ استعمال کریں۔

سبازول گولیاں بھی بلحاظ عمر استعمال کرانے سے ڈبہ اطفال کو آرام آجاتا ہے۔

اکسیر ڈبہ اطفال: مغز جمالگوٹہ (پتہ دور کردہ)' پرانا نارجیل سڑا ہوا' ہر ایک ڈیڑھ ماشہ' مغز بادام ۳ ماشہ' خوب باریک پیس کر حبوب بقدر دانہ باجرہ بنالیں۔

طریق استعمال: بچہ کو بوقت ضرورت ایک گولی پانی میں گھس کر پلائیں۔ دست اور قے ہو کر خراب سے خراب حالت میں بھی آرام ہو جاتا ہے۔ ڈبہ کا مریض خواہ کتنا ہی خراب حالت میں ہو' مایوسی کی علامت ظاہر ہو چکی ہوں' یہ گولی استعمال کرانے سے آناً فاناً آرام آجاتا ہے۔ بچہ اسی وقت آنکھیں کھول کر ہوش میں آجاتا ہے۔ ناامیدی امید سے بدل جاتی ہے۔ نہایت ہی بے خطا اور پرتاثیر نسخہ ہے۔

ڈبہ کا مجرب نسخہ: سہاگہ نیم بریاں ۱ تولہ: لونگ ۶ ماشہ، ایلوا ۳ ماشہ، باریک پیس کر نخودی گولیاں بنائیں۔ بوقت ضرورت ایک گولی ماں کے دودھ میں گھس کر پلا دیں اور بچے کی ماں آدھ گھنٹہ تک گرم لحاف میں لیٹی رہے۔ تاکہ بچہ کو گرمی آجائے۔ ایک گولی سے آرام ہوگا۔ اگر کچھ کسر رہ جائے تو ایک دو گولیاں اور دے دیں۔

بدہضمی:

وجوہات و تشخیص: یہ بچوں کو عام ہونیوالی مرض ہے۔ خراب غذا اس کا خاص سبب ہے۔

علاج: خراب غذا کو ترک کریں اور مندرجہ ذیل نسخہ جات کا استعمال کریں:

نسخہ: تروی سفید مقشر' پوست ہلیلہ زرد' پوست ہلیلہ کابلی' پودینہ باغی ہموزن باریک پیس کر محفوظ رکھیں۔

marfat.com

مقدار خوراک: ایک سال کے بچے کو ایک ماشہ' دو سال کے بچے کو ۲ ماشہ گرم پانی میں حل کر کے دیں۔ ایک دو دست ہو کر طبیعت صاف ہو جائے گی۔

نسخہ: عرق سونف، عرق پودینہ، عرق اجوائن ہر ایک تولہ تولہ بچہ کو پلانے سے ہر قسم کی بدہضمی' پیٹ درد' اپھارہ دور ہو جاتا ہے۔

اکسیر اطفال: جلابہ ہریڑ' ریوند خطائی امیگنیشیا کارب ہر ایک تولہ تولہ' سنڈھ ۶ ماشہ' کھانڈ ۲ تولہ' سب دواؤں کو کوٹ چھان کر رکھ لیں۔

خوراک: ۲ رتی ہمراہ پانی دن میں تین بار دیں۔ بدہضمی' قبض' اپھارہ نفخ' پیٹ درد' بخار' دودھ پھٹنا' خرابی غذا کی وجہ سے اسہال کا آنا کے لئے بے حد مفید ہے۔

دوائے بدہضمی: رہ برب ۴ گرین' سوڈا بائیکارب ۳ گرین' جنجر پاؤڈر آدھ گرین تمام ادویات کو باہم ملا کر حل کر لیں۔ یہ ایک سے دو سال کے بچہ کے لئے ہے۔ ایسی ایک خوراک بوقت ضرورت دیں۔

فوائد: بدہضمی' پیٹ درد' نفخ شکم' قبض غرض یہ کہ خرابی غذا سے پیدا شدہ تمام تکالیف کے لئے مفید ہے۔

قے' متلی:

وجوہات و تشخیص: عموماً زیادہ دودھ پینے یا غذا کی خرابی سے بچوں کو قے اور متلی ہو جاتی ہے۔

علاج. اصل سبب کو رفع کریں۔

نسخہ: الائچی خورد' سونف' پودینہ' سونٹھ تین تین ماشہ لے کر کوٹ لیں' اور آدھ پاؤ پانی میں جوش دیں۔ جب پانی آدھا رہ جائے تو ٹھنڈا کر کے ذرا سا میٹھا ملا کر تہائی حصہ پلائیں۔ الٹی قے وغیرہ فوراً بند ہو جائے گی۔

برائے قے اطفال: سفوف ملٹھی' طباشیر' کشتہ سنکھ' سوڈا بائیکارب' دانہ الائچی خورد ہر ایک مساوی الوزن لے کر سفوف تیار کریں۔ بقدر ۲ رتی ہمراہ شربت انار یا

marfat.com

شہد چٹانے سے سخت سے سخت قے رک جاتی ہے۔

دوائے مجرب: کیلومل ڈیڑھ منم کھانڈ میں ملا کر کھلانا بھی قے کو روکتا ہے۔

پیٹ درد:

وجوہات و تشخیص: یہ بچوں کی عام بیماری ہے۔ بچہ روتا ہے۔ پیٹ سخت اور نفخ ہو جاتا ہے۔ گھٹنے سیکڑ کر پیٹ کو دباتا ہے۔

علاج: گلیسرین کی پچکاری یا بتی سے قبض رفع کریں۔ بچہ کے لئے ۱۲، اونس گلیسرین انیما کے لئے کافی ہے۔

دوائے پیٹ درد: پلو دیہائی ۶ گرین، سوڈا بائیکارب ۶ گرین پانی میں حل کر کے پلا دیں۔ پیٹ درد، اپھارہ، قبض وغیرہ کے لئے مفید ہے۔

سیپاز دو سیپالجین ایک گولی، ملک شوگر ۱۰ گرین، باریک پیس کر چار پڑیا تیار کریں۔ ہر تین گھنٹہ بعد ایک ایک پڑیا گرم پانی کے ساتھ کھلائیں۔ دن میں دو یا تین خوراک دینے سے ہر قسم کے پیٹ درد کو فائدہ ہو جاتا ہے۔

اسی طرح بیلا ڈینال (سنڈوز) کی ٹکیہ کا چوتھا حصہ دو سال کے بچہ کو کھلانا درد شکم کے لئے نافع ہے۔

بچوں کو پیچش:

وجوہات و تشخیص: اس مرض میں بچہ کو پاخانہ کی بار بار حاجت ہوتی ہے۔ خون، آؤں اور بلغم بھی خارج ہوتا ہے۔ جس سے بچہ بہت جلد کمزور ہو جاتا ہے۔

علاج: اگر سدہ ہو تو پہلے کیسٹرائل حسب عمر دے کر قبض رفع کریں۔ بعد ازاں قابضات کا استعمال کریں۔ بچوں کی پیچش میں کیسٹرائیل ایملشن مسیحائی اثر رکھتا ہے۔

کیسٹرائیل ایملشن: سلفاڈایازین ۲ گولی، گم اکیشیاو (گوند کیکر) ۱۱ اڈرام، کیسٹرائل اڈرام، آب تازہ یا عرق سونف ایک اونس یہ بڑے آدمی کی خوراک ہے۔

ترکیب ساخت: اول گولیوں کو کھرل کریں۔ پھر گوند کیکر ملا دیں۔ تھوڑا سا پانی

marfat.com

حل کر کے خوب کھرل کریں۔ پھر قطرہ قطرہ کیسٹرائیل ڈالتے جائیں حتیٰ کہ کیسٹرائیل ختم ہو جائے۔ پھر باقیماندہ پانی ملا کر کھرل کریں۔ لسی جیسا سفید محلول تیار ہو جائے گا۔ بچوں کو حسب عمر دن میں تین چار بار دیں۔

فوائد: ہر قسم کی پیچش خونی، بلغمی، آؤں، خون کا آنا، بخار، کھانسی وغیرہ کا ایک روزہ علاج ہے۔ ایک مریض کے لئے چھ خوراک کافی ہیں بچوں، بوڑھوں اور جوانوں کے لئے یکساں مفید ہے۔

بچوں کو قبض:

وجوہات و تشخیص: بچوں کو یہ مرض اکثر ہو جاتا ہے۔ جب بچہ کو باقاعدہ بافراغت کھل کر پاخانہ نہ آئے تو بچہ کو قبض اور اس کے ہمراہ دیگر امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ اگر بچے کی والدہ کو بھی قبض ہو تو بچے کی والدہ کو زود ہضم، قبض کشا، طاقت بخش پھل، سبزیاں زیادہ مقدار میں استعمال کرانی چاہئیں، بچوں کی قبض کے لئے نہایت بے ضرر اور مفید ہیں۔

جنم گھٹی: جب بچہ پہلے پیدا ہوتا ہے تو اسے سیاہ رنگ کا پاخانہ آیا کرتا ہے۔ اگر کسی بچے کو پاخانہ نہ اترے تو یہ گھٹی استعمال کرنی چاہئے۔ اس کے استعمال سے پیٹ کے اندر جس قدر غلاظت ہوگی نکل جائے گی۔ زمانہ قدیم سے مستعمل ہے اور بہت مفید و مجرب ہے۔

نسخہ: برگ گاؤزبان، گل بنفشہ، ملٹھی، منقے، عناب، گل سرخ سنا مکی ہر ایک ماشہ ماشہ لے کر پانی میں جوش دے کر چھان لیں اور گرم گرم حالت میں گود ۱۱ ملتاس ۶ ماشہ، ترنجبین ۶ ماشہ بھگو کر حل کر لیں۔

صاف کر کے چمچہ چمچہ بچہ کو پلائیں۔ بچوں کو ہر قسم کی قبض کے لئے مفید ہے۔

حب قبض کشا: ایلوا ۱۰ تولہ، مصطگی رومی ۶ ماشہ، ریوند عصارہ ۱ تولہ، کھرل کر کے پانی کی مدد سے دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنالیں۔ بوقت ضرورت ایک گولی ہمراہ شیر مادر گھس کر پلا دیں۔ رفع قبض کے لئے مفید ہے۔

marfat.com

بچوں کی قبض کے علاج میں کیسٹرائیل بہترین دوا ہے۔فوری ضرورت کے طور پر گلیسرین کا انیما زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے۔شربت بنفشہ عمر کے مطابق عرق گلاب میں ملا کر دینے سے بھی قبض رفع ہو جاتی ہے۔

برکولیکس کا استعمال حسب عمر بچوں کی قبض کو رفع کرتا ہے۔ نیز نکس وامیکا' برائیونیا' لائیکوپوڈیم ہومیوپیتھی ادویات بھی قبض کے لئے بہترین ادویہ ہیں۔

بچوں کا بستر پر پیشاب کر دینا:

علاج: لیفیڈرین چوتھائی تا آدھ گرین' دن میں ۲ خوراک صبح و شام دیں۔ ٹنکچر بلاڈونا ۵ منم، کلوروفارم واٹرا ڈرام۔ ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو بار پلائیں۔ بول بستری کے لئے مفید ہے۔ جب زیادہ خشکی ہو تو بند کر دیں۔

یہ دوا سیپیا ۶X بچوں کے بستر پر پیشاب کر دینے کو روکنے کے لئے مفید ہے۔ خصوصاً لڑکیوں کے لئے رات کو سوتے وقت ایک خورام دیں۔ نکس وامیکا، کلکیر یا کارب اور سلفر بھی مفید ادویات ہیں۔

بندش بول:

وجوہات و تشخیص: اس مرض میں بچے کا پیشاب رک جاتا ہے۔ گل کینسو ۲ تولہ کو پانی میں ابال کر مثانہ پر گرم ٹکور کریں۔

دوائے بول بند: جوکھار، نوشادر ہم وزن بقدر ۲ رتی ہمراہ آب کھلانے سے فوراً پیشاب کھل جاتا ہے۔

ملیریا بخار:

وجوہات و تشخیص: سردی اور لرزہ سے بخار ہوتا ہے۔ پیٹ کو ٹٹولنے سے تلی اور جگر بھی بڑے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔

علاج: اول دافع بخار ادویہ دیں۔ قبض کو رفع کریں۔ نوبت سے پہلے بخار کو روکنے والی ادویہ کا استعمال کریں۔

marfat.com

نسخہ: یوکونین ۴ گرین، پلورہائی کو ۳ گرین، سوڈا بائیکارب ۲ گرین۔
سادہ پانی یا دودھ وغیرہ کے ساتھ حل کر کے بخار سے پہلے ایسی تین خوراک دیں۔
بچوں کے ملیریا بخار میں از حد مفید ہے۔

بچوں کو خسرہ:

وجوہات و تشخیص: یہ ایک متعدی مرض ہے۔ یہ مرض اکثر بچوں کو ہوتا ہے۔ جسم پر گلابی رنگ کے دانے نکلتے ہیں۔

ابتدائی علامات: ناک سے پانی بہتا ہے۔ چھینکیں آتی ہیں۔ کھانسی اور ساتھ ہی بخار بھی ہوتا ہے۔ اس کے دانے ۲۴ گھنٹہ سے لے کر ۳۶ گھنٹہ تک مڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ مرض اکثر موسم بہار میں ہوتا ہے۔ خفیف خسرہ کا انجام بخیر ہوتا ہے۔ لیکن شدید خسرہ بچوں کے لئے مہلک ہے۔

علاج: جب خسرے کی علامات ظاہر ہوں تو مریض کو سردی سے محفوظ رکھنا چاہئے، اور گرم کرنا چاہئے تا کہ دانے بخوبی نکل آئیں اور مندرجہ ذیل ادویہ استعمال کریں:

سبازول (Sibazol) یہ گولیاں بنی بنائی انگریزی دوافروشوں سے مل جاتی ہیں۔ مقدار خوراک آدھ گولی یا کم و بیش حسب عمر ہمراہ آب گرم دن میں تین بار دیں۔

یہ دوائی خسرہ، چیچک، لاکڑا کاکڑا اور دیگر خون سے پیدا ہونے والی امراض کے لئے بہترین مسلمہ دوائی ہے۔

مکسچر: لائیکوار ایمونیا ایسی ٹاس ڈائیلیوٹ آدھ ڈرام، سپرٹ ایتھر نائٹروسائی ۵ منم، پوٹاسیم سائٹراس ۴ گرین، وائینم اپی کاک ۵ منم، ایکسٹرکٹ گلسرہائزا ۵۱ منم، سپرٹ ٹولو ۵ منم، یہ پانچ سال کے بچہ کی ایک خوراک ہے۔ ایسی ایک خوراک ہر تین گھنٹہ بعد چار خوراک روزانہ پلا دیں۔ سبازول گولی اور مکسچر باری باری دیں۔

یہ نسخہ بچوں کے نزلہ زکام، کھانسی، بخار، خسرہ، لاکڑا کاکڑا، تپ تورکی وغیرہ کے لئے از حد مفید ہے۔

marfat.com

چیچک:

وجوہات و تشخیص: چیچک میں تین روز کمر بخار' شدید درد سر اور درد کمر ہوتا ہے۔ تیسرے دن تمام جلد پر سرخ نشان ظاہر ہو جاتے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد یہ نشان موٹے ہو جاتے ہیں۔ پھر ان میں پانی بھر جاتا ہے۔ تین دن کے بعد خشک ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ پھر چھلکا اتر کر بدنما داغ رہ کر مرض رفع ہو جاتا ہے۔

علاج: یہ مرض چونکہ چھوت دار ہے۔ اس سے تندرست آدمیوں کو پرہیز کرنا چاہئے اور صفائی کا انتظام رکھنا چاہئے' اور بطور حفظ ماتقدم چیچک کا مشہور و معروف ٹیکہ جو گورنمنٹ کی طرف سے لازمی طور پر مفت لگایا جاتا ہے' بہترین اور کامیاب دوا ہے۔

مرض ہو جانے کے بعد کوئی علاج اس کی مدت اور نتائج میں نمایاں طور پر شافی نہیں ہو سکتا' اور نہ ہی اس کا کوئی کامیاب علاج ہے۔ صرف اس کے عوارضات نمونیا' بخار' کھانسی' قبض' اسہال' درد وغیرہ کا علاج کریں۔ جیسا کہ مرض خسرہ میں مذکور ہیں۔

ایم' بی ۶۹۳' سلفا پیراڈین' سلفاڈایازین یا سبازول کے استعمال سے چیچک کے عوارضات زور نہیں پکڑتے۔ مریض کی آنکھ' منہ' گلا اور ناک کو صاف رکھنا چاہئے۔ شربت عناب کا استعمال مرض چیچک' خسرہ' لاکڑا کاکڑا' خرابی خون اور خون کا جوش بٹھانے کے لئے عجیب الاثر دوا ہے۔

مقدار خوراک: بچہ کو ایک تولہ' جوان کو ۳ تولہ دینا مفید ہے۔ تندرست اشخاص کو بطور حفظ ماتقدم ویکسین لف کا ٹیکہ لوانا چیچک سے محفوظ رکھتا ہے۔

رال بہنا:

تعریف: اس مرض میں بچوں کے منہ سے رال بہتی ہے۔

وجوہات: پیٹ کے کیڑے' خرابی ہاضمہ اور دانت نکلنے کے زمانہ میں یہ مرض عام بچوں میں پائی جاتی ہے۔

علاج: بچہ کا ہاضمہ درست کریں۔ اگر پیٹ میں کیڑے ہوں تو کرم کش ادویہ کا

marfat.com

استعمال کریں۔ مازو پیس کر باریک کر کے گلیسرین میں ملا کر منہ میں لگائیں۔ اگر بچہ کمزور ہے تو مقوی ادویات دیں۔ اگر وٹامن کی کمی ہو تو سیٹامین ۱۰۰ مائیکروگرام کا ہر روز انجکشن کریں۔ انجکشن لگنے پر بچہ تندرست ہو جائے گا۔

سٹرپٹو پینی سلین جی چوتھائی گرام ۲ لاکھ اور بی ۱۲' ۲۵۰ مائیکروگرام کا عضلاتی انجکشن کریں۔ پہلے ٹیکہ سے ہی رال بہنی بند ہو جائے گی۔

ہاضمہ کے لئے عرق زیرہ میں سوڈا بائیکارب قدرے ملا کر تھوڑا تھوڑا پلائیں۔ ہومیو پیتھی دوا بیلا ڈونا مرکیورس کا استعمال نہایت مفید و مجرب ہے۔

قلاع الفم:

تعریف: اس مرض میں بچہ کے منہ میں چھالے ہو جاتے ہیں۔

وجوہات: خرابی ہاضمہ اس کا خاص سبب ہے۔ بعض اوقات کمزوری اور وٹامن کی کمی ہونے پر بھی منہ آ جاتا ہے۔ گرم چیزوں کے کھانے اور خرابی خون بھی اس کا باعث ہو سکتا ہے۔

تشخیص: اس مرض میں بچہ کو کھانے اور والدہ کا دودھ پینے سے سخت تکلیف ہوتی ہے اور غذا نہ پہنچنے کے باعث بچہ کمزور ہو جاتا ہے۔

علاج: بچے کا ہاضمہ درست کریں۔ اگر وٹامن کی کمی ہو تو وٹامن کے انجکشن کرائی۔ منہ میں ایکری فلیوین اینڈ گلیسرین پھریری سے لگائیں۔ خرابی خون سے ہو تو سلفا گروپ کا استعمال کریں۔

قلاع الفم کا ٹیکہ: سٹرپٹو مائی سین آدھ گرام' پینی سلین ۲ لاکھ' بی ۱۲ ۵۰۰ مائیکروگرام باہم ملا کر عضلاتی انجکشن کریں۔ ایک دو انجکشنوں سے قلاع الفلم رفع ہو جائے گا' اور منہ کے اندر بھی مندرجہ بالا لوشن تیار کر کے دن میں تین چار مرتبہ لگائیں۔

نسخہ نوشن: پینی سلین ایک لاکھ' بی ۱۲ ۱۰۰ مائیکروگرام' ایکوا ۵ سی سی باہم ملا لیں۔ منہ میں ڈراپر سے ٹپکائیں۔

marfat.com

بچے کا یرقان:

تعریف: یرقان کی دو قسمیں ہیں: ایک مہلک اور ایک معمولی۔

وجوہات: اس کا سبب آتشک خرابی خون ہے۔ جدید ماہرین کا خیال ہے کہ اس مرض کا باعث تسم الدم ہے۔ کیونکہ جو بچے یرقان میں مبتلا ہوتے ہیں' ان کی والدہ کو زنانہ حمل میں اکثر قے آتی رہتی ہے۔

تشخیص: معمولی یرقان تو جلد ہی ظاہر ہو جاتا ہے۔ آنکھوں میں زردی اور جلد کی رنگت بھی زرد ہو جاتی ہے۔ شدید یرقان میں قارورے کی رنگت صفرا میں بدل جاتی ہے' اور بہت جلد شدت اختیار کر جاتا ہے۔

یہ ایک چھوت دار بیماری ہے۔ اس لئے ایک بچے سے دوسرے بچہ کو بھی یرقان ہو سکتا ہے۔

بچوں میں یرقان پیدائش سے دو تین دن بعد ظاہر ہوتا ہے۔ اگر صفرا کی نالی میں پیدائشی نقص ہو تو شدید یرقان ہو جاتا ہے۔ نیز جگر اور تلی بھی بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ خطرناک ہوتا ہے اور بہت جلد شدت اختیار کر جاتا ہے۔ آنکھوں میں زردی شدید حالتوں میں ہی پائی جاتی ہے' اور قارورہ میں صفرا بھی شدید حالات میں پایا جاتا ہے۔

یہ مرض موروثی یا خاندانی ہوتا ہے۔ اس لئے بچے کی والدہ کا علاج کرنا چاہئے' بچہ تندرست ہو جائے گا۔ اگر ماں کو آئندہ حمل سے چوتھے مہینہ کے شروع میں لورا ایکسٹرکٹ کے انجکشن لگائے جائیں تو آئندہ کے لئے اس مرض کو روکا جا سکتا ہے۔

marfat.com

باب نمبر 17

مردوں کی بیماریاں اوران کا علاج

احتلام:

تعریف مرض: نیند کی حالت میں منی خارج ہو جاتی ہے یعنی انزال ہو جاتا ہے، اس کی دو قسمیں ہیں: ا- احتلام طبعی (غیر مرضی) کثرت منی سے مہینہ میں ایک دو بار نو جوانوں کو طبعی طور پر ہوتا ہے، یہ مرض نہیں ہے۔ ۲- احتلام غیر طبعی (مرضی) اعضائے تناسل کی ذکاوت حس اور کمزوری سے ہوتا ہے۔ یہ جریان منی کی ایک قسم ہے۔

وجوہات: کنوارا رہنا، جلق و مباشرت کی زیادتی، قبض کا رہنا، زیادہ کھانا اور گندے خیالات کا پیدا ہونا وغیرہ وغیرہ۔

علامات: نیند میں خواب کے ساتھ یا بعض اوقات بغیر خواب کے انزال ہو جاتا ہے۔ عموماً ابتدا میں خواب کے ساتھ انتشار میں جنسی تعلق سے ہفتہ عشرہ میں احتلام ہو جاتا ہے، لیکن جب مرض شدید ہوتا ہے تو بے خبری میں بغیر خواب یا انتشار کے ہفتہ میں دو تین دفعہ یا ہر روز یا گاہے ایک ہی رات میں دو تین بار احتلام ہو جاتا ہے۔ اس کے ہمراہ کمزوری اور نسیان اور جریان وغیرہ اس کی مخصوص علامات ہیں۔

احتلام کو ہر وقت اور ہر حالت میں مرض قرار نہیں دیا جا سکتا۔ جو لوگ نو جوان ہوں اور ان کی شادی نہ ہوئی ہو اور نہ کوئی ایسے وسائل اختیار کریں جن سے منی کا اخراج ہو جایا کرے، یعنی وہ جوان اور پرہیز گار ہوں، اس لئے ایسے لوگوں کو مہینہ میں ایک بار یا زیادہ سے زیادہ دو بار احتلام ہو جائے تو اسے مرض قرار نہیں دیا جا سکتا بشرطیکہ اس سے کمزوری پیدا نہ ہو، بلکہ ایسے

marfat.com

نوجوانوں کے لئے ماہوار یا پندرہ روزہ احتلام ضروریات میں سے ہے۔ اس سے ان کو راحت حاصل ہوتی ہے اور طبیعت سے گرانی دور ہوتی ہے، مگر جب پندرہ روزہ احتلام سے نوبت بڑھ جائے اور جلدی جلدی احتلام شروع ہو جائے اور جب کہ اس کے بعد کمزوری محسوس ہو تو اسے احتلام کا مرض سمجھنا چاہئے۔ اور یہ مرض کی وہ منزل ہے جس کے لئے فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ اگر اس وقت غفلت سے کام لیا گیا تو جریان کا عارضہ لاحق ہو جائے گا۔ اگرچہ احتلام کا پندرہ روزہ یا ماہوار ہونا پرہیزگار نوجوانوں کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے، لیکن اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ احتلام کی عادت کا مستقل قائم ہو جانا سخت مضرِ صحت ہے اور یہ عادت پرانی ہو جانے پر مرض مشکل سے دور ہوتا ہے۔

علاج: اصل سبب مرض کو دور کریں، رات کو غذا زود ہضم و کم مقدار میں سونے سے تین گھنٹہ پہلے کھائیں، نرم بستر کی بجائے سخت بستر پر سلائیں۔ تمام محرک شہوت امور سے بچیں، سونے سے پہلے اعضاء تناسل کو سرد پانی سے دھوئیں اور رفع حاجت کر لیں، علی الصباح اٹھیں کثرت منی ہو تو ملاپ کی ہدایت کریں یا فاقہ اور ورزش کرائیں۔ قبض ہو تو سوتے وقت مربہ ہرڑ دو عدد یا اسپغول ۹ ماشہ ہمراہ پاؤ بھر دودھ کے ہمراہ دیں۔

اگر چت لیٹنے کی عادت ہے اور چت لیٹنے سے احتلام ہوتا ہے تو اس عادت کو دور کرنے کے لئے کپڑے پر گرہ لگا کر کمر سے باندھ دیں کریں تا کہ چت ہونے پر اس گرہ کے اٹکنے سے نیند کھل جائے۔ جب رات کے پچھلے حصہ میں پیشاب کی حاجت ہو تو فوراً اٹھ کر پیشاب کر لیں اور جب موسم سرما ہو تو نیم گرم پانی سے غسل کریں اور قواعد حفظِ صحت کی پابندی کراتے رہیں۔ اس سلسلے میں اعضائے تناسل کی بڑھی ہوئی حس کو کم کرنے کے لئے پہلے مریض کو دافع ذکاوت حس ادویہ کا استعمال کرائیں، جب ان ادویہ کے استعمال سے ذکاوت حس دور ہو جائے اور احتلام رک جائے تو پھر مقویات پر عمل کریں۔

ڈاکٹری علاج: پوٹاسیم برومائیڈ کا استعمال مفید ہے لیکن اسے متواتر استعمال نہ کیا جائے۔ اس کے علاوہ مندرجہ نسخہ بھی مفید ہے۔ پوٹاسیم برومائیڈ دس گرین، ٹنکچر بیلاڈونا پانچ بوند، ٹنکچر ہایوسائمس پانچ بوند، ایکوا کلوروفارم ایک اونس، کھانا کھانے کے بعد صبح و شام

marfat.com

قدرے پانی ملا کر پلائیں۔

نامردی:

نامردی کی تعریف جب مرد اچھی طرح جماع نہ کر سکے اور عورت کو خوش نہ کر سکے۔ آلہ تناسل میں تندی' تیزی' چستی اور سختی نہ رہے۔ ایستادگی دیر نہ ہو یا پوری پوری ایستادگی نہ رہے تو مرد کی اس بیماری کا نام نامردی ہے۔ اس کے پیدا ہونے کے یہ باعث ہیں:

(۱) خاص آلہ تناسل (قضیب) میں کسی ناجائز حرکت مثل مشت زنی' بچہ بازی کرنے سے عضو مذکور کا کمزور ہو جانا' رگوں میں گندہ پانی کا جمع ہونا اور عضو کا ڈھیلا اور سست ہو جانا ہے جس کے باعث جماع کا فعل نہ کر سکنا یا ادھورہ رہ جانا یا دروازے کے قریب غش کھا کر گر پڑنا۔ برائے نام مردوں سے عورت ہرگز خوش نہیں رہتی بلکہ ان کا چہرہ دیکھنا بھی پسند نہیں کرتی۔

(۲) بدن کے اندرونی اعضاء خاص کر دل' دماغ' جگر میں سے کسی ایک کا بھی کم طاقت ہو جانا خواہ کسی بیماری کی وجہ سے یا قوت ہاضمہ کی کمزوری سے کیونکہ معدہ جب اپنی ڈیوٹی کو اچھی طرح ادا نہیں کرتا' غذا کو ٹھیک طور پر ہضم نہیں کرتا تو بدن میں اس کی وجہ سے خون کافی مقدار میں اعضائے تناسل کی طرف نہیں بھیج سکتا۔ بھلا خصیئے ایسی حالت میں کس چیز سے منی پیدا کریں۔ یہ ایک بڑی بھاری وجہ ہے جس کی طرف آج کل کے دوا فروش خیال نہیں کرتے۔ خوب یاد رکھو کہ جس شخص کا ہاضمہ درست ہے' غذا کامل طور سے جزو بدن بن جائے' کچی غیر منہضم خوراک غذائیت کے جوہر پاخانہ کے ساتھ لے کر نکلے اس شخص کو کبھی کمزوری باہ ہو نہیں سکتی بشرط کہ قضیب میں کوئی نقص نہ ہو۔ آج کل ہر ایک اشتہاری ایسی ہی محرک باہ ادویات کا استعمال کراتا ہے کہ جس سے خون کو جوش آ جائے اور کچھ عرصہ کے لئے تو قوت باہ تیز ہو جاتی ہے لیکن وہ شخص جس کے بدن میں خون کافی مقدار میں موجود نہیں وہ اکثر ایسی ادویات سے بالکل اور کامل طور پر ست ہو جاتا ہے۔

اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ ہنڈیا کا شوربا چولہے پر ابلتا رہتا ہے اور نیچے اتر کر سرد

marfat.com

اور غیر متحرک ہو جاتا ہے۔ اس بحث سے یہ نتیجہ نکالا کہ ضعف باہ کے علاج کے لئے اگر بدن میں خون نا کافی ہے۔ سب سے اول کافی مقدار میں خون پیدا کرنا چاہئے۔ اس کے بعد خون کو جوش دیا جائے۔

(۳) منی کا کافی مقدار میں پیدا نہ ہونا ضعف باہ کرتا ہے اور منی کا پیدا ہونا خون کی تولید پر منحصر ہے۔ جتنا خون بدن میں زیادہ ہوتا رہے گا اتنی ہی منی زیادہ پیدا ہوگی اور جتنی منی زیادہ پیدا ہوگی خواہش جماع بھی زیادہ ہوگی۔

(۴) جو لوگ نشہ دار اشیاء افیون، بھنگ، کوکین، چرس وغیرہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ ان کی منی سست ہو جاتی ہے۔ منی کے کرم مر جاتے ہیں۔ یہی وجہ کمزوری ہے۔

(۵) سوزاک، آتشک، جریان منی کا پتلا ہونا، سرعت انزال یا رات کو احتلام ہوتے رہیں۔ انجام ان کا بھی یہی ہوتا ہے کہ قوت مردمی ضعیف ہو جاتی ہے۔ یہ تو کمزوری کے بڑے اسباب ہیں اور فی زمانہ انہی کے باعث نامردی، سستی اور کمزوری پیدا ہو رہی ہے۔ اب علاج کی طرف خیال فرمائیے۔

علاج نامردی:

علاج شروع کرنے سے پہلے یہ نہایت ضروری ہے کہ سب سے اوّل معلوم کر لیا جائے کہ نامردی کن کن اسباب سے پیدا ہوئی۔ آیا کوئی خاص جسمانی بیماری تو نہیں۔ اگر ہے تو پہلے اس کا علاج کرو تا کہ اعضاء طاقت کی دوائی کو قبول کرنے کے لئے مستعد ہو جائیں اور طاقت کو پکڑے رکھیں۔ دوسرا یہ بھی دیکھا جائے کہ مریض کے آلت میں کیا کیا نقص ہیں۔ مثلاً کجی لاغری وغیرہ جو جلق وغیرہ کے باعث ہو جاتی ہیں۔ اگر مریض نے مشت زنی یا بچہ بازی کی ہو تو ذیل کے طلاؤں مالش کے تیل یا ضمادوں (پٹی) ہی سے کسی ایک کا استعمال بھی لواؤ اور اندرونی طور پر کھانے کے لئے بھی دوائی دو، ضرور کامیاب ہوگی۔ اگر مریض نے جلق نہیں کیا ہوا تو صرف کھانے کی دوائی کافی ہوگی لیکن ذیل کے اصولوں کو کئی بار سمجھ سمجھ کر خوب ذہن نشین کرو:

(۱) اگر نامردی کے مریض کی منی پتلی ہے یا فراغت فوراً ہی ہو جاتی ہے، احتلام بکثرت

marfat.com

ہوتے ہوں یا جریان منی پیشاب کے ہمراہ یا چلتے پھرتے بغیر ارادہ جماع منی کا نکلنا کا عارضہ لاحق ہو یا سوزاک وغیرہ ہو تو جب تک ان کا علاج پہلے نہ کیا جائے' طاقت کی دوا ہرگز کھانے کو نہ دی جائے اور نہ ہی کوئی طلاء یا لیپ کرایا جائے۔ کیونکہ ایسی حالت میں منی کو جوش پہنچتا ہے۔ وہ مقدار میں خارج ہونے لگ جاتی ہے اور بجائے فائدہ کے نقصان ہو جاتا ہے۔ ان بیماریوں کے تیر بہدف نسخہ جات اگلے صفحوں پر درج ہیں۔

(۲) اگر مریض کو بھنگ یا افیون' چرس وغیرہ نشہ دار اشیاء کی عادت ہے تو پہلے یہ عادت ترک کراؤ۔

(۳) اگر مریض کا ہاضمہ خراب ہے تو کھانا کھانے کے بعد مریض کو چورن ہاضمہ طعام کھلاؤ۔ چورن شاہی یا نمک سلیمانی کا نسخہ آخر میں درج ہے۔

(۴) اگر مریض بہت لاغر ہو' بدن میں خوب گھسٹ گیا ہو تو پہلے چند دن مریض کو نصف رتی کی مقدار میں کشتہ فولاد دیا۔

عرض فولاد کھلاؤ یا اس طرح کرو کہ ایک وقت فولاد کھلاؤ اور ایک وقت طاقت کی دوائیں۔ انہی اصولوں پر کاربند رہا ہوں اس واسطے خدا کے فضل سے ہر جگہ کامیاب ہوتا رہا ہوں۔ برسوں کے پرانے مایوس مریض نامردی شفا پذیر ہو گئے۔

(۵) جب علاج کیا جا رہا ہو تو مریض کا خون فصد وغیرہ کے ذریعہ ہرگز نہ نکلوایا جائے۔ ایسا کرنے سے جو طاقت دوائی سے پیدا ہوئی ہوگی تلف ہو جائے گی اور نہ ہی تیز جلاب دیا جائے۔ اگر ضرورت ہو تو معمولی قبض کشا گولیاں کھائی جائیں۔

(۶) ورزش کا خاص خیال رہے۔ ہر چوبیس گھنٹہ کے بعد دس بارہ منٹ ضرور ورزش کیا کریں۔

(۷) جب تک پوری طاقت پیدا نہ ہو جائے عورت سے ہم بستری نہ کریں۔

(۸) نامردی کے مریض دوران علاج میں عشقیہ ناول کی کتابیں اور خوب صورت شہوت انگیز زنانہ تصاویر دیکھتے رہا کریں۔ لیکن خوب یاد رہے کہ جریان سرعت انزال' احتلام اور سوزاک کے مریض ہرگز کوئی تصویر نہ دیکھا کریں۔ بلکہ ہر وقت خیالات کو

marfat.com

پاک رکھیں ورنہ حرص پرستی کی آگ سے منی رقیق ہوہو کر زیادہ بہنے لگ جائے گی۔

(۹) چونکہ ایسی بیماریاں آج کل قانون قدرت کے برخلاف کارروائی کرنے سے یا بدکاری زنا وغیرہ کے باعث پیدا ہوتی ہیں اس واسطے قدرت سزا دیتی ہے لیکن خدائے پاک کی ذات پاک پھر بھی کیسی رحیم ہے کہ اس نے ہر مرض کی ستر (۷۰) دوائیں پیدا فرمائیں۔ یہ اس کا احسان اور بندہ نوازی ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو مریض مدت العمر تک زندہ درگور رہتے اور اپنی خود کردہ کرتوت کا ماتم ہر دم کرتے رہتے۔ پس ضروری معلوم ہوا کہ علاج کرنے سے پہلے محسن حقیقی کا شکریہ ادا کیا جائے اور پشیمان ہو کر گزشتہ کرتوت سے بخلوص دل سچی توبہ کا معاہدہ کر کے بارگاہ اعلیٰ میں شفا کے لئے دعا کی جائے۔ ضرور ہے کہ شفائے کلی حاصل ہوگی۔

پرہیز:

اعضائے تناسل کے مریض ترش اشیاء، گڑ، تیل، کثرت سرخ مرچ اور جماع سے پرہیز کریں اور سرد اور بے حس کرنے والی ادویات جو قوت باہ کو کمزور کرتی ہیں، ہرگز استعمال میں نہ لائیں۔

وہ ادویات یہ ہیں: کافور، دھنیا، کاسنی، کاہو خرفہ، نارنگی، آلو بخارا، املی، لیموں، انار دانہ، کلورل ہیڈریٹ، ایمونیم برومائیڈ، پوٹاسی برومائیڈ، کونائیم وغیرہ۔

نسخہ جات

اکسیر نامردی:

ناظرین شاید یہ کہیں گے کہ میں نے نامردی میں کشتہ جات سے کام لیا ہے۔ بے شک یہ سچ ہے لیکن کوئی بُوٹی بھی ایسی نظر نہیں آئی جو نامردی کو شفا دے سکے کہ جس کو بھگو کر یا جوش دے کر پی لیا جائے اور آرام ہو جائے۔ بوٹیوں سے فلزات بدنی کی کمی ہرگز پوری نہیں ہو سکتی۔ یہ دھاتوں ہی کی ڈیوٹی ہے۔ ڈاکٹری میں بھی ان کے دھاتوں کے جوہرست وغیرہ استعمال کرائے جاتے ہیں۔ جو بجائے خود ایک کشتہ کی قسم ہیں۔ تیزابی کشتہ

marfat.com

جات اتنے زیادہ مفید نہیں ہوتے جتنے بوٹیوں سے بنے ہوئے۔ان کے ہمراہ دودھ' گھی خوب کھائیں' کوئی خطرہ نہیں۔

اکسیر نامردی نسخہ نمبر ا:

قوت باہ کی ترقی اور نامردی کے شافی اور مستقل علاج کے واسطے سونے کا نمبر سب سے اول ہے۔اگر چہ یہ ایک گراں قیمت دھات ہے لیکن اس کا کشتہ تیار ہو جاتا ہے تو فی خوراک چند پیسے ہی لاگت آتی ہے۔جس طرح سونا تمام دھاتوں کا بادشاہ ہے اسی طرح اس کا کشتہ بھی فوائد کے لحاظ سے تمام مقویات باہ کا بادشاہ ہے۔میں نے اسی لئے اس کو بطور نسخہ اول جگہ دی ہے۔کئی مرتبہ میں نے بتایا ہے ہر جگہ مثل اکسیر پایا ہے۔نامردی کا جانی دشمن ہے۔نامردی اس طرح سے اس کے مقابلے سے بھاگ جاتی ہے جس طرح مچھر ہوا سے۔معدہ کو خوب طاقت دیتا ہے۔ضعف جگر کا نام ونشان باقی نہیں رہتا' یہاں تک کہ دمہ کو بھی حکماً شفا دیتا ہے۔جسم انسانی کو مثل کندن بنا دیتا ہے۔بالکل بے ضرر ہے کوئی نقصان نہیں دیتا۔دودھ' گھی بکثرت ہضم کراتا ہے۔دل ودماغ' جگر' گردہ' مثانہ کے ضعف کو دور کرتا ہے۔شاید ناظرین یہ اعتراض کریں کہ جوان آدمی چالیس برس کی عمر کو دھات کھلانا جائز نہیں یہ بالکل غلط ہے۔بدن انسان میں فلزات قدرتی طور پر پائے جاتے ہیں جب وہ بدن سے کم ہو جاتے ہیں تو اس قسم کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں آج کل کے ایسے نوجوان پرانے زمانہ کے چالیس سالہ اشخاص کی مانند بن گئے ہیں۔اس لئے اس عمر میں بھی کشتہ کا کھلانا جائز ہوا۔میں نسخہ کی غلط تعریف کرنا گناہ کبیرہ خیال کرتا ہوں۔آس بیشک ایک مرتبہ آزمائش کر کے دیکھیں مطابق فوائد مذکورہ کے پائیں گے۔آپ اس کے تیار کرنے کی ترکیب بغور ملاحظہ فرمالیجئے اور وہ یہ ہے کہ خالص سونا تین ماشہ کا سوہن سے باریک برادہ کر لیں۔گلاب کے پھول (درجہ اول) یا برگ نیم کو گھوٹ کر ایک پاؤ بھر یعنی چار چھٹانک پانی نکال لیا جائے۔اب برادہ کو کسی عمدہ پتھر کی کھرل میں ڈال کر تھوڑا تھوڑا گلاب کا پانی ڈالتے جائیں اور خوب رگڑتے رہیں جب تمام پانی جذب ہو جائے اور برادہ باریک مثل سرمہ کے ہو جائے تو اس کی ایک ٹکیہ بنالیں۔خواہ باریک مثل سرمہ ہی رہنے دیں۔اب اس کو ایک مٹی

marfat.com

کی پیالی میں ڈال دیں اور دوسری پیالی اس طرح الٹا کر رکھ دیں کہ لب ہر دو پیالیوں کے بند رہیں۔ اب ان دونوں پیالیوں کو مٹی سے معمولی طور پر لیپ کر کے خشک کریں اور صحن میں ایک اتنا گڑھا کھود دیں کہ جس میں بارہ سیر اوپلہ (تھاپیاں) آجائیں۔ اس گڑھے میں چھ سیر اوپلے بچھا دیں ان پر پیالی رکھ دیں۔ باقی چھ سیر اوپلے پیالی کے اوپر رکھ دیں۔ اب اوپر سے آگ لگا دیں۔ جب آگ سرد ہو جائے تو پیالی کو نکال کر کشتہ جو بے چمک پھولا ہوا ہوگا بحفاظت کپڑے سے چھان کر کسی شیشی میں رکھ لیں۔ پس اکسیر تیار ہوگئی۔

ترکیب استعمال: جوان آدمی یا ضعیف آدمی ہو دو تولہ مسکہ (مکھن) میں ایک دانہ خشخاش کے برابر صبح کو نہار منہ کھلا دو۔ ہر روز ایک دانہ خشخاش کے وزن برابر بڑھاتے جاؤ' حد ایک دانہ چاول تک۔ دودھ اور گھی جس قدر ہضم ہو سکے خوب کھاؤ' سب ہضم ہو جائے گا۔ جو لوگ مسکہ کو پسند نہ کریں وہ بالائی کے ہمراہ کھا لیا کریں' لیکن یاد رہے کہ موسم سردی کا ہو اور سال بھر میں تین رتی سے زیادہ نہ کھایا جائے۔ ایک نامردی کے مریض کو چوتھی خوراک نے عجیب کرشمہ دکھلایا۔ یاد رہے کہ جس شخص کو یہ اکسیر کھلائی جائے اس کو فولاد یا عرق فولاد کھلانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ صرف یہی اکسیر کافی ہے۔ نامرد خدائے پاک شافی کی رحمت کے گیت گا گا کر باہم خوش زندگی بسر کرے گا اور مرد کامل بن جائے گا۔

تریاق نامردی:

سم الفار (سنکھیا) کا کشتہ بھی نامردی کے لئے نہایت ہی موثر' زود اثر اور عجیب الکیفیت ہے۔ ہزاروں مرتبہ آزمایا جا چکا ہے۔ چند خوراکوں سے نامردی کافور ہو جاتی ہے۔ ہر صبح کشتہ سنکھیا ایک چاول بھر تین تولہ مکھن یا ملائی کے ہمراہ کھا لیا کریں۔ نہار منہ کشتہ کھانا منہ ہے۔ اس کے ہمراہ بھی دودھ' گھی کا بکثرت استعمال رکھیں اور قدرت خدا کا مشاہدہ کریں۔ اس کے کشتہ کرنے کی ترکیب حصہ کشتہ جات ملاحظہ فرمائیں۔ اگر کچا سنکھیا ہی نصف چاول سے ایک چاول تک ہر روز کھلایا جائے تو کئی دنوں کے بعد ضعف باہ وغیرہ سب دور ہو جاتے ہیں۔ بعض حکیم سنکھیا کے جوہر اڑا کر استعمال کراتے ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ مفید کشتہ ہی ہوتا ہے۔

marfat.com

اکسیر نامردی نمبر۳:

شنگرف رومی کا کشتہ بھی نامردی کا جانی دشمن ہے اور کشتہ سنکھیا سے کسی صورت میں کم فوائد نہیں رکھتا۔ ترکیب استعمال وہی ہے جو کشتہ سنکھیا کی نصف چاول سے ایک چاول تک خوراک ہے۔ دودھ گھی خوب ہضم کراتا ہے۔ یہ سب اکسیری نسخہ جات ہیں۔

سنیاسیوں اور یونانیوں کا دارومدار انہی کشتہ جات پر ہے۔ ترکیب بنانے کی حصہ کشتہ جات میں ملاحظہ ہو۔

تریاق نامردی نمبر۴:

کشتہ تانبا نامردی کو دور کرنے میں جادو کا اثر رکھتا ہے۔ خوراک ہر روز صبح کے وقت نصف چاول سے ایک چاول تک مکھن وغیرہ میں گھی' دودھ بکثرت استعمال کریں۔ بے مثل طاقت پیدا کرتا ہے۔ ترکیب اس کی بھی حصہ کشتہ جات میں درج ہے۔

اکسیر نامردی نمبر۵:

کشتہ پارہ بھی نامرد کو مرد بنانے میں بے مثل ہے۔ خوراک نصف چاول سے ایک چاول تک بطریق بالا کام میں لائیں۔ بڑا زود اثر کشتہ ہے۔ ترکیب آگے درج ہوگی۔

اکسیر نامردی نمبر۶:

سنکھیا سفید ایک ماشہ' اکسٹراکٹ نکس وامیکا انگریزی دوائی کچلہ کا ست ایک رتی دونوں کو باہم خوب سحق کریں کہ یک جان ہو جائیں۔ ایک تولہ کتھ کے باریک سفوف میں یہ مجموعہ ملا کر ۶۰ گولیاں بنائیں' ایک گولی صبح کو اور ایک رات کو کھانا کھانے کے بعد ایک گھنٹہ بعد دودھ کے ہمراہ کھاتے رہیں۔ ایک مہینے تک کھائیں نامردی دور ہو جائے گی۔ اس کا استعمال موسم سرما میں کرنا چاہیے۔

اکسیر نامردی نمبر 7

گولڈن ٹانک پلز (سونے کی مقوی گولیاں) ان گولیوں کا نسخہ ولایت کے ڈاکٹروں

marfat.com

کا نامردی کے لئے تسلیم کردہ نہایت مفید ہے۔ نسخہ یہ ہے اکسٹراکٹ ڈمیانہ ڈرام' اکسٹراکٹ نکسی وامیکا 25 گرین' کلورائڈ آف گولڈ اینڈ سوڈیم ایک گرین' کونین سلفائیڈ ایک ڈرام تمام کوملا گوند کے پانی کے ہمراہ ایک سو گولیاں بنادیں۔

ایک گولی دن کو ایک دوپہر کو' ایک گولی رات کو طعام کھانے کے ہمراہ کھاتے رہیں۔

اکسیر نامردی نمبر 8

نامردی کے دفعیہ کے لئے فاسفورس بھی نہایت معزز و معتبر ادویات میں سے چوٹی کی دوائی ہے۔ اس سے بنا ہوا ایک نسخہ گولیاں کا نام گولڈ فاسفورس پلز ہے۔ بہتر یہی ہے کہ بنی بنائی استعمال کی جائیں یا اپنے روبرو کسی ڈاکٹر سے تیار کرائی جائیں۔ نسخہ یہ ہے کہ کلورائیڈ آف گولڈ اڑھائی گرین' فری ایٹ کونین سٹراس اڑھائی ڈرام' اکسٹرکٹ نکس وامیکا 16 گرین' اکسٹریٹ ڈامیانہ سوا تین گرین' فاسفورس 3 گرین دو دو رتی وزن برابر گولیاں بنائیں۔ ایک گولی دن کو ایک رات کو بعد طعام خواہ دودھ کے کھاتے رہیں۔

دافع نامردی نسخہ نمبر 9

فرائی سلفاس دو ڈرام' اکسٹراکٹ نکس وامیکا 3 گرین' فاسفورس 3 گرین' جنشن حسب ضرورملا کر 120 گولیاں بنوائیں۔ خوراک ایک گولی صبح ایک شام ہمراہ دودھ بعد از طعام۔

دافع نامردی نسخہ نمبر 10

کنتھیریڈیز 5 گرین' اکسٹرکٹ کوکا ایک سو گرین' فاسفورس 1 گرین' اکسٹرکٹ نکس وامیکا 12 گرین' اکسٹرکٹ ڈامیانہ ایک گرین سب ملا کر ایک سو گولیاں بنوائیں۔ دن میں 3,3 مرتبہ ایک ایک گولی بعد طعام دودھ کے ہمراہ کھاتے رہیں۔

نوٹ: ایک ڈرام چار ماشہ کے برابر ہوتا ہے اور ایک گرین نصف رتی کے قریب۔

معجون مقوی باہ

تودری زرد' تودری سفید' گوکھرو خورد' گوکھرو کلاں' موصلی سفید ہر ایک ایک تولہ' شقاقل' طباشیر' دارچینی ہر ایک 6 ماشہ بہمن سفید' بہمن سرخ ہر ایک ایک تولہ' ثعلب مصری

marfat.com

اندر جوسمندر سوکھ ایک ایک تولہ تال مکھانہ' ایک تولہ مغز پستہ' مغز چلغوزہ' مغز بادام شیریں ایک آدھ پاؤ سب کوکوٹ کر باہم ملا دیں اور مصری یا چینی کھانڈ نصف سیر کا قوام کریں۔ (پکا کرلیسدار شیرہ بنائیں۔) شیرہ سرد ہونے پر تمام ادویات ملا دیں۔ ہر روز صبح کو ایک تولہ بھر میں ایک رتی کشتہ قلعی یا ایک چاول کشتہ سنکھیا ملا کر کھایا کریں۔

سفوف مقوی باہ

پان کی چڑھ ایک چھٹا نک' دار چینی 2 تولہ' زعفران 3 ماشہ کوکوٹ کر ململ کے باریک کپڑے سے چھان لیں۔ ہر روز صبح کو 2 ماشہ کے قریب لے کر نصف رتی کشتہ فولا ملا کر دودھ کے ہمراہ موسم سرما میں کھالیا کریں۔ خوب طاقت دیتا ہے۔ ہاضمہ کو تیز کرتا ہے۔ چہرہ رنگ سرخ کر دیتا ہے۔

حلوہ مقوی باہ

مرغی کا ایک انڈہ لے کر ایک طرف ذرا سا توڑ کر زردی وسفیدی کال نکال لیں۔ انڈر کے خول میں پیاز کا پانی بھر کردہ بھی زردی وسفیدی میں ملا دیں۔ اسی طرح دہی خول شہد کا بھر کر ملا کر سب کو ایک جان کر دیں۔ چینی (کھانڈ) ڈال کر شیریں کر لیں۔

کر چھ میں تھوڑی سی نمی ڈال کر جوش دیں پھر مجموعہ مذکور ڈال دیں۔ خیال رہے کہ یہ مجموعہ بہت نہ جل جائے۔ دو چار جوش کافی ہیں۔ ٹھنڈا کر کے کھاؤ اور قوت کے تماشے ملاحظہ فرماؤ۔

عرق ماءاللحم

بدن کو تیار کرے۔ خون بکثرت پیدا کرے دل و دماغ وجگر' گردہ' معدہ کو طاقت دے۔ جماع کی خواہش کو تیز کرے۔ اس کے بے شمار فوائد ہیں۔ ترکیب یہ ہے کہ گوشت بکری 5 سیر' گوشت مرغ جوان 5 سیر' گوشت بٹیر 20 عدد' گوشت کبوتر 5 عدد' گوشت چڑیا نر 40 عدد۔ پہلے گوشت کی ہڈیوں اور چربی سے علیحدہ کریں۔ ایک بڑے دیگچہ میں ڈیڑھ من پانی ڈال کر سب گوشت ملا کر ڈال دیں۔ ان کی یخنی نکال لیں۔ جب یخنی ایک من کے

marfat.com

قریب رہ جائے تو اس یخنی میں اشیاء ذیل ڈال کر عرق کشید کراؤ۔ انگور 2 سیر، کشمش سیر، سیب کشمیری دو درجن، زعفران ایک تولہ، دارچینی ایک چھٹانک، مصطگی رومی ایک تولہ، لونگ ایک تولہ، فلفل دراز ایک تولہ، پان کی جڑ ایک تولہ، چوب چینی 2 تولہ، شاہترہ 2 تولہ، گلاب کے پھول 2 تولہ، گاؤزبان ایک تولہ، عقرقرحا 2 تولہ، جب عرق تیار ہو جائے تو بوتلوں میں بند کر لیں۔ سردی کے موسم میں تین تولہ سے دس تولہ تک نوش کریں۔ واقعی اکسیر بدن ہے۔

نسخہ جات طلا و پٹی کیمیائے آلہ تناسل

واضح ہو کہ جن اشتہاریوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ہمارے طلا سے ہر قسم کی نامردی دور ہو جاتی ہے وہ سراسر کاذب ہیں۔ طلا صرف اس نامردی کو شفا دے سکتا ہے جو بوجہ مشت زنی وغیرہ خاص آلہ تناسل کے پٹھوں کے نقائص کی وجہ سے ہو اگر اعضاء رئیسہ کی کمزوری کے باعث نامردی ہے تو وہاں طلا کیا کر سکتا ہے۔ میں نے اپنی کتاب خفیہ حکم میں کئی ایک طلا کے نسخہ جات قلمبند کر دیئے تھے لیکن یہاں صرف دو نسخوں کا ذکر کروں گا۔ یہ دونوں نسخے تمام طلاؤں کے بادشاہ ہیں اور سب ان کی رعایا بنانے میں بھی آسان ہیں۔ ان طلاؤں سے آلہ تناسل کی کمزوری، سستی، کجی وغیرہ سب دور ہو جاتی ہے۔ یاد رہے کہ سنکھیا ہر ایک طلا کا جزو اعظم ہے۔ اس کے بغیر کوئی طلا پورے فوائد نہیں دے سکتا۔

نسخہ طلائے شاہی

سنکھیا سفید کی ایک ڈلی وزنی ایک چھٹانک کو پانچ روز تک مدار (آک) کے دودھ میں تر رکھو پھر پانچ روز تک ڈنڈا تھوہر کے دودھ میں تر رکھو پھر ڈلی کو تھوہر کی موٹی شاخ میں سوراخ کر کے رکھ آؤ۔ بعد میعاد مذکور گائے کے مکھن وزنی آدھ پاؤ یعنی دس تولہ میں پانچ دن تک خوب کھرل کراتے رہیں۔ ایک خاص آدمی اس کام پر چاہئے بعد میں ایک چینی کی رکابی میں ڈال کر رکابی کو دھوپ تیز میں رکھ کر ذرا سا ترچھا کر دیں تا کہ اس سے گھی پگھل پگھل کر نیچے کی طرف آتا جائے وہ گھی کسی صاف برتن میں ڈالتے جائیں اس بات کا خیال رہے کہ سنکھیا کی جسمیت گھی میں نہ آنے پائے۔ جتنا گھی نکلے اس کو وزن کر لیں اور ہر فی

marfat.com

تولہ گھی میں بحساب عقرقرحا ایک ماشہ' لونگ ٹوپی دار ایک ماشہ' جائفل ایک ماشہ' زعفران کشمیری ۳ رتی' بیر بہوٹی (کرم مخمل برساتی) ایک ماشہ' کیچوے خشک ایک ماشہ' سفید کنیر کی جڑ ایک ماشہ' کستوری ۲ رتی ڈالکر دو دن تک کھرل کرتے رہیں بعد میں جلد پر ذرا سا ملیں اگر جلد کے اندر جذب ہو جائے تو سمجھ لو تیار ہے۔ ورنہ اور کھرل کرتے جاؤ' جلد میں جذب ہوگا تو فائدہ بھی تب ہی دے گا ورنہ ناقص رہے گا۔ یہ طلا درحقیقت نہایت ہی اکسیر ہے سینکڑوں مریض کامیاب ہو گئے۔ ایسے مفید نسخہ کا اظہار کیا دریا دلی نہیں تو اور کیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں دنیا بھر کے سب طلاء بالکل بے وقعت ہیں۔

طلائے نایاب دافع نامردی ضرر جلق وغیرہ

لونگ کلاہ دار دار چینی' کچلہ' جمالگوٹہ مالکنگنی' عقرقرحا' مصطگی رومی مٹھا' نیلیہ' جائفل' جلوتری' تخم دھتورا' مغز' چلغوزہ' تمبا کو خشک سفید کنیر کی جڑ' تخم مولی زعفران 3 ماشہ' باقی ہر ایک ایک تولہ کو باریک کوٹ کر مرغی کے انڈوں کی زردی چھ تولہ شراب برانڈی ایک پاؤ کے ہمراہ خوب کھرل کر کے گولیاں بنائیں۔ ایک آتشی شیشہ کی بوتل میں گولیاں بھر کر بذریعہ پتال جنتر روغن کشید کریں۔ (ترکیب آسان ہے) کسی دوائی پیشہ سے دریافت کر لیں بعدہٗ چربی شیر ایک تولہ چربی ریچھ 1 تولہ گرم کر کے ملائیں۔ ترکیب استعمال طلا طلاشاہی یا طلائے نایاب کے دو تین قطرے انگلی سے لگا کر آلہ تناسل کے اوپر اور دائیں بائیں مالش کریں حشفہ کا اگلا حصہ بچائے رکھیں۔ صبح کو اور رات کو دو دفعہ مالش کیا کریں۔ مالش کے بعد بھوج پتر یا ارنڈ کا پتا وغیرہ باندھ دیا کریں۔ مالش کرنے سے پہلے معمولی طور پر موٹے کپڑے سے عضو خاص کو ذرا رگڑ لیں تو وہ بہت مناسب ہوگا۔ سرد پانی سے طہارت نہ کریں۔ چند دنوں کے بعد چھوٹے چھوٹے دانے پت کے نکل آئیں گے۔ عضو کا گندہ پانی جذب ہو جائے گا۔ اب مالش موقوف کر دیں۔ اگر کچھ باقی رہ گئی ہو تو ایک ہفتہ کے بعد دوبارہ مالش کریں۔

نسخہ پٹی یا لیپ

بعض طبیب طلا کی نسبت پٹی کو زیادہ سمجھتے ہیں اس سے آبلہ پیدا ہو کر گندہ پانی نکال

marfat.com

دیا جاتا ہے اور طلا گندہ پانی کو اندر خشک کر کے عضو میں طاقت بھر دیتا ہے۔ نسخہ پٹی کا مجرب المجرب یہ ہے: لونگ دار چینی، شنگرف رومی ہر ایک ایک ماشہ، جمال گوٹہ 3 دانہ، سنکھیا سفید 4 رتی، پارہ 6 ماشہ، گندھک 6 ماشہ۔

ترکیب: پہلے ایک صاف کھرل میں پارہ اور گندھک کو خوب ملحق کریں کہ دونوں یکجان ہو کر سیاہ رنگ کا سفوف بن جائے۔ اب باقی اشیاء کوٹ کر ملائے۔ خوب کھرل کریں کہ مانند غبار یا سرمہ باریک ہو جائے۔ چند قطرے پانی کے ڈال کر یک جان کر لیں۔ نامرد کے آلہ تناسل کے اوپر جڑ قضیب کے قریب ایک چنے کے دانہ برابر یہ دوائی رکھ کر اوپر پٹی باندھ دیں۔ بعض کو ایک دن میں بعض کو دو تین دن میں آبلہ پیدا ہو گا۔

احتیاط: جب آبلہ پیدا ہو جائے گا تو خصیوں وغیرہ کو روئی سے خوب محفوظ کر کے سوئی سے آبلہ کو ذرا سا چھیڑ دیں گندہ پانی بہہ جائے گا۔ خیال ہے کہ وہ زہریلا پانی بدن کے کسی حصہ پر نہ لگنے پائے ورنہ زخم ہو جائیں گے اور سخت تکلیف ہو گی۔ اس ترکیب سے عضو میں تندرستی آ جاتی ہے۔ اب آبلہ کے زخم پر گھی لگا دیا کریں، زخم مٹ جائے گا۔

نوٹ: دوائی پٹی کی باقی بچ رہے۔ وہ قفل لگا کر بحفاظت رکھیں کیونکر زہریلا مرکب ہے۔

پٹی نمبر 2

لنتھر یڈس پلاسٹر ایک انگریزی دوائی تیلیہ جانور سے بنائی جاتی ہے۔ جو انگریزی دوافروشوں کے ہاں سے بہت مل جاتی ہے۔ اس کا لیپ بھی ترکیب بالا کی طرح مجلوق کو کامل فائدہ بخشتا ہے۔ مجرب ہے۔ علاوہ ان کے احقر کو کئی پٹی کے کئی ایک نسخہ جات معلوم ہیں لیکن مفید ترین بیان درج کر دیئے ہیں۔

ٹکور

طلاء پٹی کے استعمال کے بعد لونگ 3 ماشہ، دار چینی 3 ماشہ، سفید کنیر کی جڑ تولہ، جائفل تین عدد، جلوتری 6 ماشہ کو کوٹ کر ہاتھی دانت کا برادہ 2 تولہ ملا کر دو عدد پوٹلیاں ململ کے

marfat.com

باریک کپڑے میں باندھ دیں۔ایک دیگچی میں بھیڑ کا دودھ ڈال کر جوش دیں۔دیگچی کے اوپر باریک کپڑا باندھ دیں۔اس کپڑے پر پوٹلیاں دودھ کی بھاپ سے گرم کر کے آلہ تناسل کو حشفہ چھوڑ کر دس پندرہ منٹ تک کئی دن خوب سینکتے رہیں اور سرد پانی سے نہ دھوئیں۔ایسی سختی اور تندرستی پیدا ہو جاتی ہے کہ بیان سے باہر۔

نوٹ: آج کل زمانہ میں برقی طاقت سے بھی آلہ تناسل کی بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے لیکن تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ وہ علاج دیرپا اور مستقل نہیں ہے۔بہت جلد اثر زائل ہو جاتا ہے۔

کوتاہی ولاغری آلہ تناسل

جب نوجوان عین شباب میں مشت زنی وغیرہ کرتا ہے اور قضیب نقصان پذیر ہو جاتا ہے تو اس دن سے آلہ تناسب کافی نشوونما پانے سے رک جاتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ 30 سالہ مجلوق مرد کا قضیب سات سالہ لڑکے کے آلہ تناسل کے برابر ہوتا ہے۔جب طلایا پٹی سے عضو کا گندہ پانی نکالا جائے اور کبھی ڈھیلا پن دور ہو جائے تو عضو کو لمبا اور موٹا کرنے کا علاج کرنا چاہیے۔لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ 30 برس عمر کے بعد علاج کرنے سے آلہ تناسل قدرتی لمبائی اور موٹائی حاصل نہیں کر سکتا۔تاہم علاج سے بہت کچھ فائدہ ہو جاتا ہے۔درازگی کی زیادہ تر ضرورت اس لئے ہے کہ اگر عضو چھ انگل سے کم لمبا ہو تو عورت کے رحم بچہ دانی کے منہ میں داخل نہیں ہو سکتا۔ایسے مرد بچہ دانی کے منہ کے قریب ہی انزال ہو جاتا ہے اس لئے اولاد سے محرومی رہتی ہے۔اچھے بھلے آلہ تناسل کو لمبا یا موٹا کرنے کی کوشش کرو گے تو بجائے فائدہ کے نقصان ہوگا۔

نسخہ دافع کوتاہی ولاغری آلہ تناسب

بنولہ (تخم کپاس) کا تیل 2 تولہ' بکری کے پتہ کا پانی 6 ماشہ' جونک خشک 3 ماشہ' بیرو بہوٹی 3 ماشہ' قبرستان کے مکوڑے 20 عدد' بھڑ زنبور 10 عدد' چربی بط ایک تولہ' چربی مچھلی 6 ماشہ پہلے سب ادویات کو سوائے چربی کے روغن بنولہ و روغن چنبیلی میں ایک دن تک کھرل

marfat.com

گرم کر کے اس مجموعہ میں ملا کر خوب کھرل کریں۔

آلہ تناسل پر حشفہ چھوڑ کر اوپر کی جانب گاڑھا گاڑھا لیپ کرتے رہیں۔ لیپ کرنے سے پہلے عضو کو موٹے کپڑے سے ذرا رگڑ لیں اور بھوج پتر یا ارنڈ کا پتہ رکھ کر پٹی باندھ دیا کریں۔ بیس اکیس روز تک ایسا ہی کریں۔

جریان منی

جب پیشاب کے پہلے یا بعد میں رات کو خواب یا دن کو بیداری میں اُٹھتے بیٹھتے یا نماز کے رکوع سجود یا صرف بوسہ لینے سے منی کا قطرہ ضائع ہو جائے تو اس کو جریان منی کی بیماری کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ بیماروں کے حالات سے یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ مراحل یکدم ہی نہیں ہو جاتا۔ عموماً جُلق کے باعث پہلے احتلام (رات کو نیند میں خیالی جماع کرنے سے بدن کا ناپاک ہو جانا) ایک ایک ہفتہ میں کئی کئی بار ہوا کرتا ہے۔ اس کے بعد سرعت انزال (جماع سے پہلے فارغ ہو جانا) کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔ جب اور ترقی ہوئی تو منی پیشاب کے آگے یا بعد میں خود بخود خارج ہونے لگ جاتی ہے۔ یہ بھی بڑی موذی اور منحوس مرض ہے۔ اخیر میں ایسی نامردی ہو جاتی ہے کہ جو علاج پذیر نہیں ہو سکتی ہے۔ اس مرض سے بدن کا سارا چرخہ ڈھیلا ہو جاتا ہے کمر درد، ضعف نظر، کمزور بدن اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ اگر بدن میں گرمی زیادہ ہو گئی ہو اور پیشاب سرخ رنگ کا آتا تو پہلے سرد دوائی مثل شربت آنار، شربت صندل وغیرہ لعاب بیہدانہ میں ملا کر نوش کرتے رہیں۔ جب گرمی دور ہو جائے تو منی کو گاڑھا کرنے کی دوائی مندرجہ ذیل کھائیں: گوند کیکر 1 تولہ، گوند کتیرا 1 تولہ، موصلی سفید ایک تولہ، سپاری دکھنی ایک تولہ، باشیر 2 ماشہ، دانہ الائچی سفید 3 ماشہ، سرد چینی 4 ماشہ، قلمی شورہ 6 ماشہ سب کو کوٹ چھان کر بقدر نصف مصری پیس کر ملا دیں۔ چار ماشہ سے چھ ماشہ تک ہر روز صبح کو پانی کے ہمراہ کھاتے رہیں۔ احتلام و سرعت انزال دور اور منی گاڑھی ہو جائے گی۔

تریاق جریان نمبر 1

کیکر کے درخت کی پھلیوں کو جن میں بیج نہ پڑا ہو گھوٹ کر لیسدار پانی نکال لو۔ ایک

marfat.com

لوہے کی کڑاہی میں وہ پانی ڈال کر بحساب فی سیر پانی موصلی سفید 5 تولہ' سپاری دکھنی 5 تولہ کوٹ پیس کر کپڑ چھان کر کے ملا کر پکائیں اور کسی لکڑی سے خوب ہلاتے جائیں تا کہ دوا سڑ نہ جائے۔ جب خشک ہونے کے قریب ہو جائے تو اتار کر سرد کر کے چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ ہر ایک گولی میں نصف رتی کشتہ چاندی ملائی جائے۔ ایک گولی صبح کو ایک شام کو دودھ کے ہمراہ کھاتے رہیں۔ پرانا جریان بھی اس سے دور ہو جاتا ہے۔ ثابت قدمی سے دوا کھاتے رہیں۔ یاد رہے کہ جریان کا مرض ذرا دیر میں شفا پذیر ہوا کرتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ چند روز کے بعد نسخہ کو غیر مفید سمجھ کر ہمت ہار کر بیٹھ جائیں۔

نمبر 2

تالمکھانہ ایک پاؤ' سپاری دکھنی ایک چھٹانک' گوند کیکر ایک چھٹانک' شقاقل 2 تولہ' ثعلب 2 تولہ' موصلی سفید 2 تولہ' تودری زرد 2 تولہ کو الگ باریک کوٹ کر کپڑ چھان کر کے آپس میں ملا دو اور کیکری کی پھلی (خواہ تازہ ہو یا خشک) نصف پاؤ' درخت برگد (بوہڑ) کی ڈاڑھ ایک چھٹانک' بوہڑ کا دودھ 20 تولہ۔ پھلی اور ڈاڑھ کو ڈیڑھ سیر پانی میں رات کو بھگو رکھو' صبح کو خوب گھوٹ کر کپڑ چھان کر کے پانی نکلوالو۔ اس میں بوہڑ کا دودھ ملا کر خوب ہلا دو۔ بعدہٗ سفوف بالا ملا کر نصف نصف چینی ملا کر ہر روز صبح کو تین ماشہ سے 6 ماشہ تک دودھ کے ہمراہ کھاتے رہو اور ان دنوں سوائے دودھ کے کوئی روٹی وغیرہ نہ کھاؤ۔ دودھ پر ہی گزار کرو۔ اس عمل سے پندرہ برس کا جریان دور ہو جائے گا اور منی بکثرت پیدا ہوتی ہے اور بدن میں عمدہ طاقت آ جاتی ہے۔ گھبرائیں نہیں پہلے ذرا محنت کرنی پڑتی ہے اور سفوف پسند نہ ہو تو اسی کی گولیاں بنا سکتے ہیں۔ مجرب المجرب ہے۔

نمبر 3

ایک مریض جریان کو اس شفا سے حاصل ہو گئی۔ چھلکا اسپغول اماشہ' طباشیر اماشہ' دانہ الائچی خود کوٹا ہوا ایک ماشہ' کشتہ سیسہ (سکہ) ایک رتی (یہ ایک خوراک ہے)۔ 21 دن تک ایسی خوراک صبح کو دودھ کے ہمراہ کھلاتے رہیں۔

marfat.com

نمبر 4

کشتہ سہ (3) دھارنتہ قلعی، سکہ، جست ایک رتی بھر دو تولہ مکھن میں ہر روز صبح کو 4 دن تک کھاتے رہیں۔ نہایت ہی مفید ہے ترکیب کشتہ آگے درج ہوگی۔

نمبر 5

درخت گولر کا پھل ایک چھٹانک، سپاری دکھنی 3 تولہ، سنگھاڑہ کا آٹا 3 تولہ، طباشیر ایک تولہ کوٹ چھان کر چار ماشہ صبح چار ماشہ شام رتی قلعی ملا کر دودھ کے ہمراہ کھایا کریں۔ چار دن تک مجرب ہے۔

نمبر 6

بہو پھلی 6 ماشہ، موصلی 3 ماشہ رات کو پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح کو گھوٹ کر لعاب کپڑ چھان کر کے میٹھا ملا کر نوش کر جائیں۔ 14 دن تک ضرور نوش کرتے رہیں۔ چلتا دریا گوند کی طرح جم جاتا ہے اور کمر درد بوجہ جریان کا نام و نشان ہی نہیں رہتا۔ خزانہ منی پُر ہو جاتا ہے۔

نمبر 7

گوند کیکر کو کوٹ کر گھی میں بریاں کر کے چینی ملا کر 6 ماشہ روز صبح کو ہمراہ کھانا مجرب علاج ہے۔ کوٹ کر پارچہ پنیر کر کے تین ماشہ صبح و تین ماشہ شام کو ایک رتی کشتہ چاندی یا قلعی یا سہ دھانتہ ملا کر دودھ کے ہمراہ 40 دن کھانا جریان منی مذی کے واسطے مجرب ہے۔

نوٹ: جریان کے مریض خیالات کو پاک رکھیں۔ شہوت انگیز قصے نہ پڑھیں، نہ سنیں۔ زنانہ خوبصورت تصاویر نہ دیکھیں۔ آگ نہ سینکیں۔ جماع نہ کریں۔ ترش اشیاء نہ کھائیں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ قبض اس مرض کی بڑی معاون مددگار ہے۔ صبح کو ہر روز سرد پانی سے غسل کیا کریں۔ تیل اور گڑ نہ کھائیں۔ رات کو گرم دودھ یا چائے نہ پیا کریں۔

marfat.com

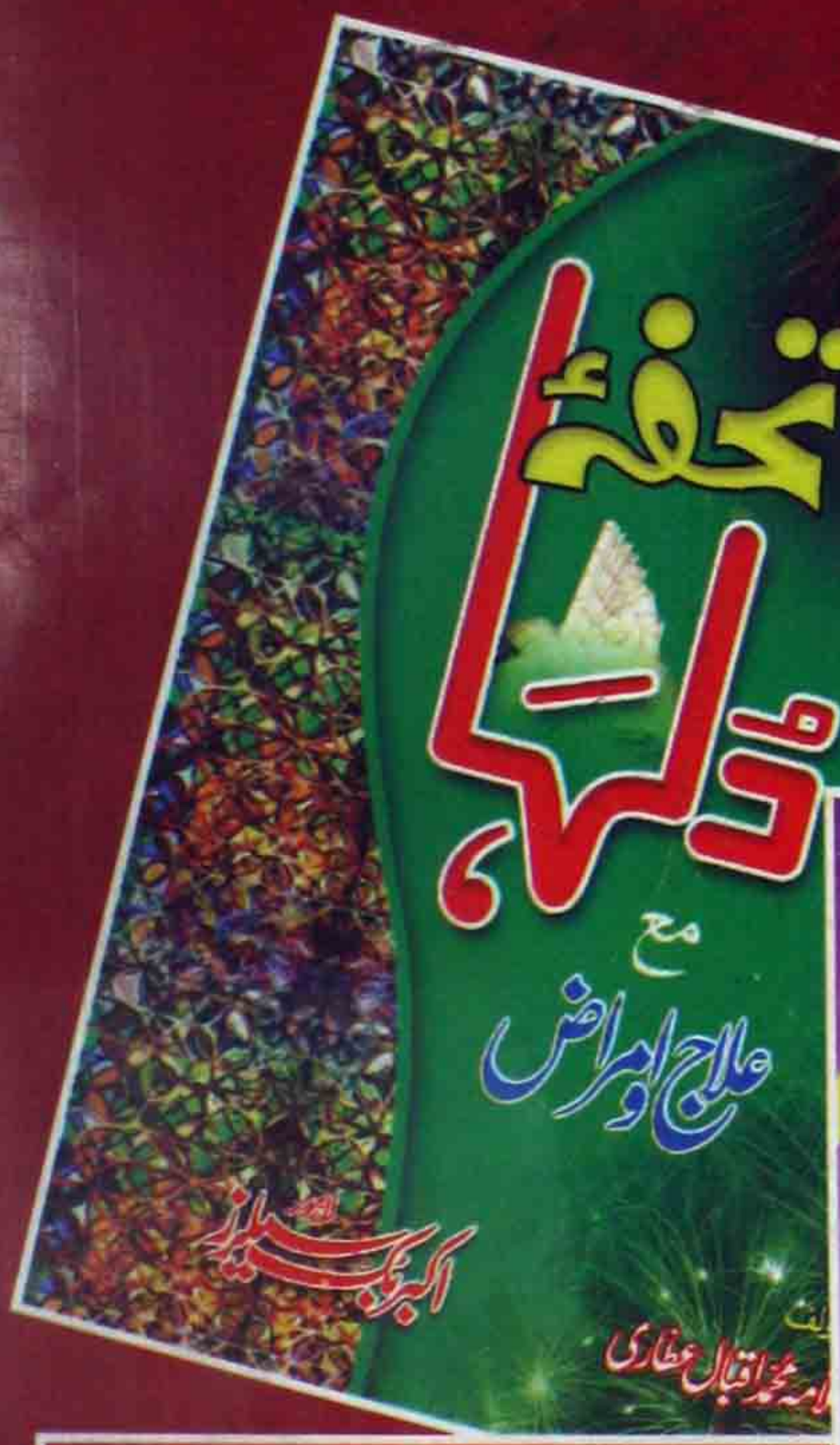

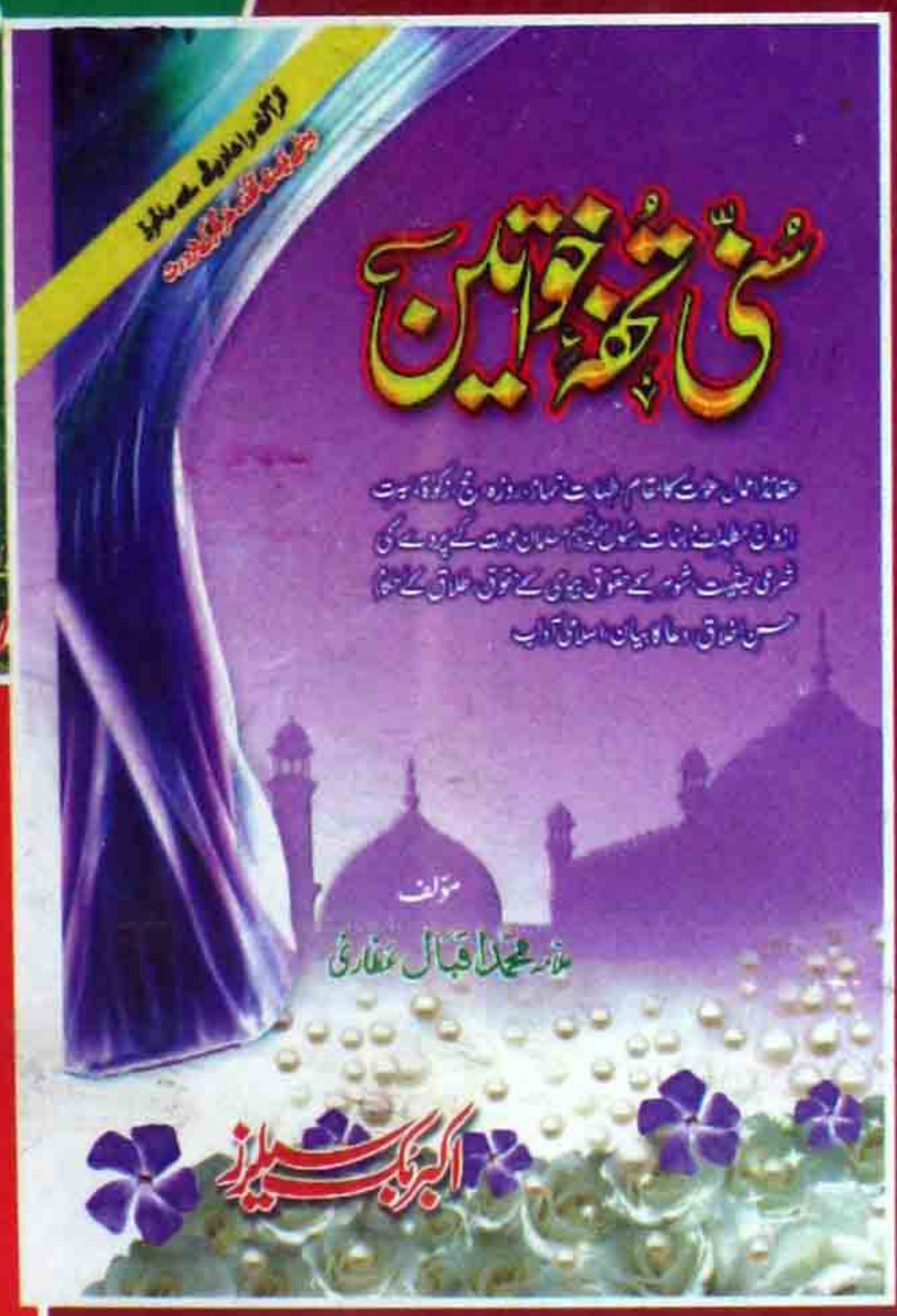

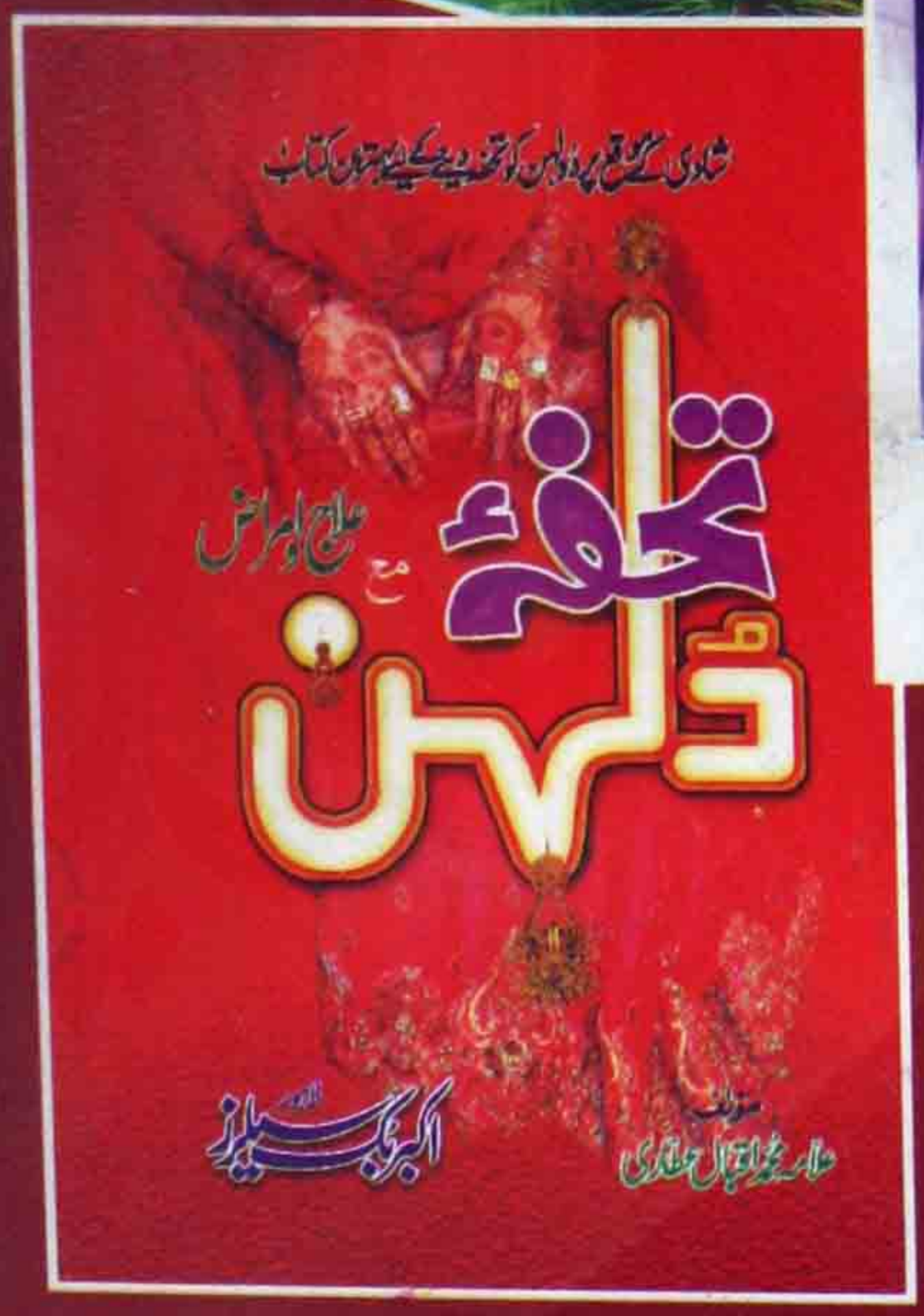

اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اُردو بازار لاہور
Ph:042-7352022-Mob:0300-4477371